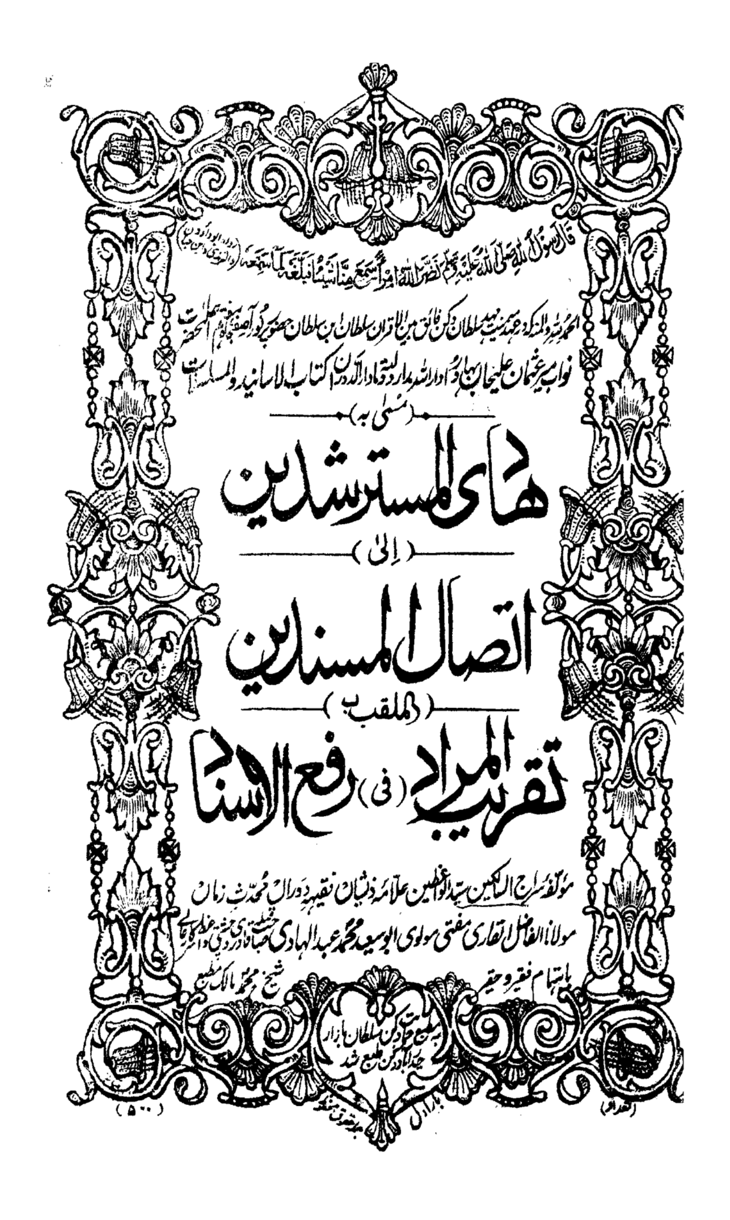


قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نضر الله امرأ سمع منا شیئا فبلغه کما سمعه (رواه ابوداود والترمذی وابن حبان)

الحمد لله والمنة که در عهد میمنت مهد سلطان دکن فائق من الاقران سلطان بن سلطان حضور پرنور آصفجاه سابع اعلیحضرت
نواب میر عثمان علیخان بهادر دام اقباله ادام الله ملکه الی ابد الآبدین کتاب الاسانید والمسلسلات

(مسمی به)

هادی المسترشدین

(الی)

اتصال المسندین

(الملقب)

تقریب المراد (فی) رفع الاسناد

مؤلفه سراج السالکین سید الواعظین علامه ذیشان فقیه دوران محدث زمان
مولانا الفاضل القاری مفتی مولوی ابوسعید محمد عبدالهادی صاحب قادری چشتی دام ظله العالی

باهتمام فقیر وحقیر شیخ محمود مالک مطبع

به مطبع ... دکن سلطان بازار
حیدرآباد دکن طبع شد

(تعداد) (۵۰۰) بار اول

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نضر الله امرأ سمع منا شيئاً فبلغه كما سمعه رواه ابو داؤد والترمذي وابن حبان

الحمد لله على ما من علينا في ايام سلطنة من اسس قواعد الدين بنشر عدله واحسانه المبين. سلطاننا الاعظم ومولانا الافخم السلطان ابن السلطان مير عثمان عليخان ادام الله ايامه ونشر على الخافقين بالتائيد اعلامه بطبع الكتاب المستطاب الذي ينفع العلماء الكاملين والطلاب اعني كتاب الاسانيد والمسلسلات الذي يوصل الطالب الى سيد البريات المسمى ب

هادي المسترشدين الى اتصال المسندين

سنه ١٣٥٥هـ

الملقب بتقريب المراد في رفع الاسناد

سنه ١٣٤٦ف

لعبد ذليل - لرب جليل - غبار تراب قدام العلماء العاملين - خادم الاسلام والمسلمين - ابي سعيد محمد بن المسكين - المدعو بعبد الهادي - كان له الله ذو الايادي - ابن مولانا الحاج محمد عبد الكريم تغمده الله بفضله الفخيم

بمطبع حماية الدكن الكائن بسلطان بازار الواقع بحيدر آباد الدكن صانها الله عن الشرور والفتن

مبسملاً و محمدلاً و مصلیاً و مسلماً۔ یہ دعاگو عرصۂ طویل سے ملازمان اعلیحضرت ظل اللہ ملکہ و دولتہ کا عقیدتمند
اور مخلص خیرخواہ ہے اور زمانۂ دراز سے اسکا سلسلۂ خدمت (وعظ و دعا و تالیف و افتاء وغیرہ سے) مسلسل قائم
اور برابر جاری ہے۔ جب کسی عقیدتمند کی مخلصانہ و فدویانہ خدمت خصوصاً جبکہ وہ خدمت علمی ہو تو بارگاہ عالی میں (جو
معدن فہم و علم و منبع فراست و ذکاوت ہے) ضرور مقبول و سرفراز ہوتی ہے۔ لہذا بصد ادب نہایت عقیدت و خلوص کیساتھ عرض ہے
کہ انسان کی علمی و عملی قوت کے کارنامے ہرگز یہ حیثیت نہیں رکھتے کہ ظہور کے بعد مثل حباب نابود ہو جائیں بلکہ وہ اس قابل ہیں کہ
جہاں تک ارضی آبادی کا سلسلہ ہے وہاں تک انکی اشاعت ہو۔ اور جبتک بقائے نوع انسانی ہے اسوقت تک سابقہ کارناموں سے
لاحقہ زمانہ مستفید ہوتا رہے۔ حق تعالی کی اس نعمت عظمی کا شکر کب ادا ہو سکتا ہے کہ اس نے ایسے آقائے ولی نعمت کے ظل عاطفت
میں ہمکو بامن رکھا ہے جو تمام ہندوستان میں صرف اسی ذات شاہانہ کو حامی اسلام و ماوا و ملجائے مسلمانان گردانا ہے ؎

پناہ می طلبی گر ز گردشِ ایام ٭ بیا بہ امنِ شاہ دکن امان انام ٭ فیوض بے عدد و بیشمار احسانات ٭ کنند حاصل ازو بے شبہ خواص و عوام
الہی دولت و ایں دائماً سلامت باد ٭ تبارک اسمک یا ذا الجلال والاکرام ٭

علم دین اسی شاہ ظل اللہ کی ذات عالی کے حصن حصین میں
پناہ گزیں ہے اور آپ ہی کے ذریعہ و توجہ عالی سے علوم و اہل علوم اوج کمال پر درخشاں تاباں ستارے نظر آ رہے ہیں جنہوں نے
اپنے اپنے زمانہ میں بڑے بڑے مہتم بالشان بہت سے کام انجام دئے اور امت محمدیہ علیہ الصلوۃ والتحیہ پر تصنیفات و تالیفات
کی زوردار بارشیں برسا دیں جنکے بحار و انہار سے بیشمار اشجار و اثمار دار بار جہاں میں بہار دے رہے ہیں اور خلق کو نفع پہنچا رہی ہیں
جنکی بدولت دارین کی خوبی اور کامیابی انہیں حاصل ہو رہی ہے۔ لیکن انہوں نے کتاب علم سند کی تحریر و تالیف شاید اس نادرۂ آفاق کیلئے
چھوڑ دی۔ جسکی تسوید بتوفیق رب متعال بعرصۂ یکسال اور تبییض و ترتیب و تصحیح من اولہ الی آخرہ بلا اعانۃ احد بحالت استقبال
قبلہ بعرصۂ دو سال انجام پائیں۔ یہ ایسا شریف علم ہے کہ اسکے حاصل کرنے والیکو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عظیم الشان تعلق
اور حقیقی واسطہ پیدا ہو جاتا ہے گویا ایک زنجیر کی کڑیوں میں اپنی کڑی داخل ہو گئی اور یہاں سے وہاں تک ایک ہی سلسلہ قائم ہو گیا۔ یہ ایسا
نفیس علم ہے کہ ہر عالم و فاضل و کامل اسکا ذائقہ و لطف حاصل کرنیکے بعد اسکا حریص ہو جاتا ہے۔ اپنے رسول علیہ السلام کے دور افتادگوں
کو قریب کرنیوالا اور درر منتشرہ کو سلک اسناد میں لانے والا یہی علم لطیف ہے۔ علم درایہ کا زیور اور کلام رسول انام علیہ الصلوۃ والسلام
تک پہنچنے کا زینہ یہی علم ہے۔ علم حدیث کا دارمدار اسی مبارک علم پر ہے۔ اسکو تو ائمہ دیں کہیں تو بجا ہے۔ اسکے ماہر کو خطاب خلیفہ عطا ہے۔
حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم ارحم خلفائی۔ صحابہ کرام نے پوچھا ومن خلفاءک یا رسول اللہ فرمایا
الذین یأتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونہا الناس۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔ سبحان اللہ یہ علم عزیز کیا
علو شان رکھتا ہے اور اس کے عالم کو کس مرتبہ پر پہنچاتا ہے وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون پس یہ علم اس امت مرحومہ کے
حق میں اعظم موہوبات الہیہ سے ہے۔ علمائے خلف نے اسکو سلف سے بوجہ کمال سیکھا اور ائمۃ العلوم نے اقتفاء آثار کیا حتی کہ انہیں علو اسناد
حاصل ہوا۔ بعض اکابر سلف نے صرف ایک سند جید و عالی کے حاصل کرنیکے لئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اسکی صعوبتیں برداشت
کیں۔ افسوس ہے کہ علوم اسلامیہ کے تنزل کی وجہ سے یہ علم فی زماننا نسیاً منسیاً ہو گیا۔ اللہ پاک علماء کرام و طلباء ذوی الاحترام کو اسکی
طرف اپنی توجہ منعطف کرا دے اور اس سے نفع تام اٹھانے کی رغبت اور توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین فقط ؎

لو کان ھذا العلم یدرک بالمنی ٭ ما کان یبقی فی البریۃ جاہل ٭ فاجہد ولا تکسل ولا تک غافلا ٭ فندامۃ العقبی لمن یتکاسل ٭

عبد ذلیل لرب جلیل

محمد عبد الہادی کان اللہ لہ ذوالایادی

ذکرِ اشاعۃ این کتاب مستطاب بیادگار تقریب جشن سیمین شاہِ دکن اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر ادام اللہ ملکہ و دولتہ و ادام الدوران

تاریخ عالم اس امر کا معائنہ کرا رہی ہے کہ ابتداے عالم سے دول عالم کے قابل و لائق افراد نے اپنی اپنی جانفشانی سے دین کی خدمت و حمایتہ اور اسکی شہرۃ و اشاعۃ میں قلم سے کام لیا ہے جس سے آج اس خدمت و حمایتہ کی ایک بہت بڑی کتاب الفہرست مرتب ہو سکتی ہے دعا گوئے دولت علیہ نے بھی اس سلسلہ میں چند کتابیں اور خصوصًا کتاب ھادی المسترشدین کی تالیف کرنیکا فخر و شرف حاصل کیا ہے جو بحمد اللہ علمائے ہند و عرب کی پسندیدہ اور مقبول اور انکی غیر معمولی تقاریظ سے مزّین ہے جسمیں علم سند پر مفصل نہایت دلچسپ بحث لکھی گئی ہے۔ گو کہ اس کتاب نادر الوجود نسخۂ مبارک و مسعود کی تالیف و ترتیب کو عرصۂ دراز منقضی ہوا لیکن چونکہ اسکی طباعت و اشاعۃ روز ازل سے وقت نادر الوجود پر موقوف تھی لہذا ایسے وقت زرّین و محمود و داوان مسعود میں اسکی تکمیل ہوئی جبکہ جشنِ سیمین عمدۂ سلاطینِ دکن ممدوح اہل زمن غیب الی اللہ خائف من اللہ سلطان ابن السلطان اعلیٰ حضرت میر عثمان علیخان خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نہایت شان و شوکۃ کے ساتھ منایا گیا۔

پس ایسے اہم موقع پر اس اہم المہمات کی اشاعۃ کیجانے کا شرف حاصل کیا جاتا ہے۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کے امتثال پر امور دین اور کارہائے خیر میں سبقت و سرعت بلا فتور و مہلت حضرت اعلیٰ کی فطرت و طبیعت راسخہ ہو گئی ہے جو سلاطین آصفیہ کی دو صد سالہ حکومت میں صرف اعلیٰ حضرت کی خصوصیات سے ہے ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَشَاءُ (اللہ تعالیٰ حضرت اعلیٰ کے اس دینی خیر و دینی حمایۃ کو لاتقف عند حدٍّ کا تا بیدی عروج عطا فرمائے) دعاگو کی کیا حقیقت کہ اس کو اپنی خدمت پر ناز ہو بلکہ اس کو فخر و ناز محض اس پر ہے کہ شاہانہ توجہات اس کی خدمت کو قبولیت کی عزّت عطا فرمائے ؎

رشکِ شاہانِ زماں ہے شہ عثمان علی
ذات میں فقر و غنا عدل بھی ایثار بھی ہے

نامِ عثمان غنی سے تو غنا حاصل ہے
طاقتِ نام علی حیدرِ کرّار بھی ہے

ہے دکن رشکِ چمن برکتِ عثمانی سے
حکمراں ظلِّ خدا زاہد و دیندار بھی ہے

بادِ صرصر سے زیاں کچھ نہ ہو انشاء اللہ
مالکِ باغ نگہباں ہے مددگار بھی ہے

عمر و اقبال بڑھے شاہ کا شہزادوں کا
یہی مسکیں کی تمنائے دل زار بھی ہے

غبار تراب اقدام العلماء العاملین

ابو سعید محمد عبد الہادی مسکین عفاعنہ اللہ المتین

فہرست مضامین ہادی المسترشدین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ

خلاصۂ فہرست کتاب مستطاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین

هذا ما قرظه العلامة النبيل الفهامة الجليل المحدث الاعظم الشيخ الافخم الحضرة الواصل الكامل مولانا محمد قيام الدين عبد الباري ادام الله فيضه الجاري

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام على من لا نبي بعده اما بعد فاني لما طالعت هذه الرسالة من اولها الى اخرها وجدتها مشتملة على شتات امور الاسانيد من المسلسلات والمسانيد فقلت سبحان الله كم ترك الاوائل للاواخر وكم وصل العلوم كابر عن كابر وشكرت الله على وجود مثل هذا الفاضل الاوهو المحدث الجامع الكامل والشيخ الواصل الحضرة العلامة الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي حفظه الله وكان له ثم لما امرني ان احدث له حديثا يسميه المحدثون المسلسل بالاولية امتثلت امره واجزت له جميع ما يجوز لي روايته وتصح عني درايته بالشرط المعتبر عند اهل الاثر واوصيه بتقوى الله في السر والعلانية وصلى الله على خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين

انا الفقير محمد قيام الدين عبد الباري عفا الله عنه ٢٥ ربيع الاول سنة ١٣٤٠

في بلدة حيدرآباد دكن

تقریظ مولانا العلامہ الحبر الفہامہ عین العلم والدرایہ ینبوع الحکم والروایہ شیخ العلماء زبدۃ الفضلاء الحضرۃ الشیخ محمد عبد الجبار ادام اللہ فیوضاتہ فی اناء اللیل والنہار صدر المدرسین بمدرسۃ الباقیات الصالحات الواقعۃ بویلور دار السرور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علیٰ ما من علینا بالاسلام وجعلنا من امۃ خیر الانام علیہ وعلیٰ آلہ العظام واصحابہ الکرام الف الف تحیۃ وسلام ما توالت اللیالی والایام اما بعد فانی طالعت کتاب ہادی المسترشدین الیٰ اتصال المسندین فقد وجدتہ بحرا مملوا بدرر الاسانید وکنزا مشحونا بجواہر المسانید ما رائیت قط قبل ہذا کتابا جامعا العلم الاسناد ومقربا للمراد فی رفع الاسناد حیث بدا المصنف العلام الفاضل المتوقد القمقام شمس الواعظین وبدر الکاملین حاج الحرمین الشریفین المتحلی بزیارۃ سید الکونین صاحب القبلتین حبیبنا المکرم صدیقنا المعظم حافظ القران المجید والماہر فی القراءۃ والتجوید واقف اسرار الشریعۃ الغراء حامی

الملة البيضاء فصيح اللسان طليق البيان فى المجالس والنوادى المولوى محمد عبد الهادى هدى بالله اهل الامصار والبوادى لله دره ومنه بره فذكر الطلاب والعلماء الصالحين ان يجمعوا اسانيدهم ويتبركوا بها وبمشائخهم ولا ينسوهم وهذا هو شكر لنعمائهم وقد قال النبى صلى الله عليه وسلم من لم يشكر الناس لم يشكر الله املاه بلسانه وكتبه ببنانه الراجى رحمة ربه الغفار

محمد عبد الجبار عفى عنه

تقريظ زبدة الافاضل جامع الفضائل العلامة النبيل الفهامة الجليل الشيخ عبد الرحيم ادام الله فيضه العميم مدرس مدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بويلور۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى انعم علينا وعلم ما لم نعلم والصلوة والسلام على من اوتى بجوامع الكلم والحكم وعلى آله وصحبه الذين هم منار الهداية والكرم اما بعد فانى لما طالعت الكتاب هادى المسترشدين الى اتصال المسندين الملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد

لمولانا المحدث سلطان الواعظين عمدة الافاضل ٥ وزبدة الاماثل المولوی الالمعی ٥ وحبّنا المکرم العالی ٥ الحاج الشیخ عبد الهادی ٥ المدراسی ثم الحیدرآبادی ٥ دامت فیوضاتهم الی یوم التنادی ٥ وصانه الله عن شرور الحسّاد والاعادی ٥ فوجدته احسن ما صنّف فی بابه ولله درّ المؤلف العلّامة کیف اعتنی فیه بجمع سائر اسانیده ومرویّاته عن شیوخه العظام کدأب علماء السلف الصالحین ٥ والحفّاظ المتقنین ٥ واحیا سنة قد امیتت فی هذا الزمان ٥ وترکت نسیا منسیّا من علماء هذا الاوان ٥ اللّهم تقبّل منه قبولا حسنا ٥ واجزه جزاء وافرا موفّرا ٥ فارجو من الله تعالی ان یتلقّی بالقبول العلماء الکرام ٥ والفضلاء الفخام ٥ وآخر دعونا ان الحمد لله رب العالمین ۵

انا الاحقر عبد الرحیم عفا عنه الکریم مدرس مدرسة الباقیات الصالحات فی ویلور یوم الاربعاء تاسع عشر من شهر الجمادی الاخری سنة ثلاث مائة وست واربعین بعد الالف من الهجرة

تقریظ العلامة الحبر الفهامة ادیب عصرہ فاضل دھرہ المحقق الکامل الحضرۃ الواصل مولانا الشیخ محمد عبد الصمد دام اللہ فیوضہا مدرس مدرسۃ الباقیات الصالحات الواقعۃ بدار السرور ویلور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الرحیم الرؤف بالعباد ۰ الذی جعل الاسناد الیہ عین الفوز والمراد والانتماء الی غیرہ نفس الخیبۃ والابعاد ۰ والصلوۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد ن المختار المہدی الہاد وعلی آلہ وصحبہ اولی السداد والرشاد ۰ اما بعد فانی تشرفت الآن بمطالعۃ کتاب ملقب بتقریب المراد ۰ فی رفع الاسناد ۰ فما رائیت کتابا مثلہ فی فضلہ وکمالہ ۰ وکانہ لم ینسج احد علی منوالہ ۰ صنفہ الفاضل الیلمعی ۰ والعالم اللوذعی ۰ عمدۃ الواعظین ۰ وزبدۃ الکاملین ۰ فصیح اللسان وبلیغ البیان ۰ شیخنا الموقر المعظم ۰ والمحبر المبجل المکرم ۰ مولینا المولوی الحاج الشیخ عبد الہادی المدراسی ثم الحیدرآبادی ۰ لا زال متنعما بالنعم والایادی ۰ سلک فی جمع اسانیدہ والمرویات ۰ مسلک السلف الصالحین الثقات ۰ اللہم اجعلہ خالصا لوجہک الکریم ۰ بنبیک الرؤف الرحیم ۰ ووفقنا لجمیع

المسلمين ٥ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ٥

انا المذنب العاصي ذو القلب الارعد محمد عبد الصمد ازيل

عند الكمد ٥ احد طلبة العلوم للمدرسة المسماة ٥ بالباقيات

الصالحات ٥ فی ویلور یوم السبت سلخ شهر الجمادی الاخری

سنة ثلاث مائة وست واربعين بعد الالف من الهجرة

النبوية على صاحبها الف تحية

تقريظ مولانا الفاضل الكامل الحضرة الواصل الشيخ الاديب حبيب الرحمن

الديوبندی مفتی العدالة العالية بحيدرآباد دكن صانها الله عن الشرور والفتن

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ٥ والصلوٰة والسلام على سيدنا ومولانا محمد خاتم

الانبياء والمرسلين ٥ وعلى آله واصحابه اجمعين ٥ اما بعد فان الاسناد

من الدين ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء وهو من خصائص هذه

الامة المرحومة ٥ وان الفاضل العلامة والالمعی اللوذعی جلی القديم

ومخلصی الصميم مولانا الشيخ عبد الهادی ٥ المدراسی الحيدرآبادی

حفظه الله تعالى اعتنى بجمع اسانيده ومروياته داب العلماء المتقين

والحفاظ النقادين ه فی رسالته هادی المسترشدين ه فجمع فيها واوعى
واتی فيها من اسانيد المشائخ ما يشفی غلة الصدور ه وقد طالعتها من اكثر
المواضع فوجدتها كاسمها حاوية لمهمات الاسناد ه هادية للطالبين
الی سبيل الرشاد جزاه الله عنا وعن جميع المسلمين خيرا وقد اقترح
منی ذالك الفاضل الكريم مع علو قدره وسمو مكانه ان اجيزه بالحديث
المسلسل بالاولية وهو الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من
فی الارض يرحمكم من فی السماء فاجزته كما اجازنی به الامام
الهمام ه قدوة علماء الاسلام ه الحجة الرحلة سند المحدثين ه وخاتمة
المحققين ه قطب العالم سيدی وسندی مولانا الشيخ رشيد احمد
الكنكوهی قدس الله سره وافاض علينا من بركاته عن مشائخه الاعلام
قدس الله اسرارهم وانا العبد الضعيف حبيب الرحمن الديوبندی
العثمانی كتبته يوم الخميس لاربعة وعشرين من جمادی الثانية
سنة اربعين بعد الف وثلثمائة حين كنت نزيلا لبلدة حيدرآباد

تقریظ مولانا العلام قدوۃ العلماء الکرام الفاضل الاجل الشیخ الاکمل
محمد یعقوب شیخ الحدیث وصدر المدرسین بالمدرسۃ النظامیہ
لازالت فیوضہ فی کل بکرۃ وعشیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

اما بعد فقد طالعت اکثر الکتابین للعلام عبد الہادی مد ظلہ العالی ہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم وہادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد جد واجتہد المؤلف العلام فی سعیہ فی الکتابین غایۃ الاجتہاد فی تالیفہ وتنقیحہ ہمتہ العلیۃ الکلام فی تصحیح الاسناد احسن فی الدین القویم وہو مخصوص بہذہ الامۃ جعل اللہ ہذہ الامۃ وسطا لیکونوا شہداء علی الناس الاسناد کالجبال تکون اوتادا للارضین خصوصا مسلسلات الاولیات بالنبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم جمعت فی سلک واحد فی ہذا الکتاب ہی احسن الترتیب فی الجمع والانتخاب ہی من اللطیفۃ العجیبۃ

ومن حسن الاتفاق انہ اختار سبعین حدیثا تاسیاً لما اختار موسی قومہ سبعین رجلا لمیقات ربہ ھی من جودۃ طبع المؤلف العلام کما اجتہد بالکتابۃ القلمیۃ لابد لہ ان یجتہد فی ادارۃ طبعہ لیکون لہ فی اثرہ وعقبہ العمل الصالح والاحسان فی مرور الدھور والازمان وعلی اللہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔

نمقہ العبد الکئیب محمد یعقوب عفا اللہ عنہ صدر مدرس مدرسہ نظامیہ

تقریظ مولانا العلامہ الحبر الفہامہ جامع المنقول والمعقول الحاوی علی الفروع والاصول العالم الاجل الفاضل الاکمل ابی الفیض وابی الفضل السید محمد مخدوم الحسینی الحسنی المدرس والمفتی بالمدرسۃ النظامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الہادی الی سبیل الرشاد۔ والصلوۃ والسلام علی عبدہ الہادی بخیر الارشاد سیدنا ومولانا محمدن الموعود بالبعث فی المقام المحمود للشفاعۃ یوم التناد وعلی آلہ واصحابہ خیر المتادین

بآدابه السالكين مسالك السداد ٥ وخير المنتسبين اليه بافضل الاسناد الى ما بقيت سلاسل النسبة والاستناد ٥ اما بعد فقد تصفحت الكتاب المستطاب هادى الطالبين ٥ الى مسلسلات النبى الامين ٥ المعروف بمسلسلات المسكين ٥ وتفحصت هادى المسترشدين ٥ الى اتصال المسندين الملقب بتقريب المراد ٥ فى رفع الاسناد ٥ للعالم العابد ٥ الناسك الزاهد الواعظ الراشد ٥ اشرف الحاج مولانا المولوى ابوسعيد محمد عبد الهادى متع المسلمين بطول بقائه ربه ذو الفضل والايادى ٥ فوجدتهما كاسميهما هادى الطالبين ٥ وهادى المسترشدين ٥ لان المؤلف العلام جمع فيهما الاحاديث والاخبار العلية ٥ والمسلسلات الجلية ٥ مثل المسلسل بالمشابكة والمصافحة والاولية ٥ وغيرها الى ختم المجلس بالدعاء فبجمع هذه المسلسلات ٥ وروايته اتصال المسندات المرويات ٥ صار المؤلف الجامع حريا جديرا وحقيقا مستحقا بدعاء خير البرية ٥ عليه الوف الوف التحية كما روى عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نضر الله امرءا سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه فرب مبلغ اوعى من سامع رواه ابوداؤد والترمذى

وابن حبان فی صحیحہ الا انہ قال رحم اللہ امرأ وقال الترمذی حدیث
حسن صحیح وروی عن ابن عباسؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اللھم ارحم خلفائی قلنا یا رسول اللہ ومن خلفائک قال الذین
یاتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونھا الناس رواہ الطبرانی
فی الاوسط فجعلہ اللہ وجعلنا من خلفاء خاتم النبیین المرحومین
من رب العالمین وحشرنا فی زمرتہ واوردنا حوضہ وسقانا بکأسہ
ورحم اللہ امرأ سعی فی طبع ھذہ التالیفات اللطیفۃ والمسلسلات
الشریفۃ ونشرھا واشاعتھا قولا وفعلا وجعل سعیہ مشکورا واجزاہ
جزاء موفورا وذنبہ مغفورا واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب
العالمین والصلوٰۃ علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد واٰلہ و
اصحابہ اجمعین مادام رب العالمین ط

قررہ ببیانہ وحررہ ببنانہ خادم العلوم من الافتاء الدینی
ابو الفضل والفیض السید محمد مخدوم الحسینی الحسنی
القادری النظامی نسبا ومشربا والحنفی مذھبا عاملہ اللہ
بفضلہ السامی وحماہ بفیضہ الحامی

۲۵ شوال سنہ ۱۳۲۶ ہجری

تقريظ العلامة النبيل الفهامة الجليل الداعي الى الله بلسانه واركانه
الصادق في ذالك الموزع في جميع ازمانه بقية السلف عمدة الخلف
الصالح الاسمى والبركة العظمى مولانا الحبيب احمد البرزنجي
ادام الله فيوضاته الى يوم الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اورث الكتاب من اصطفى من عباده السابقين بالخيرات
باذن الله والصلوة والسلام على حبيبه الذي بلغ وامر الشاهد
ان يبلغ الغائب وعلى آله واصحابه الذين امتثلوا امر رسول الله
فبلغوا في الارض ادانيها واقاصيها علم الله ورسوله مسندا الى
رسول الله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه اما بعد فان مما خص الله
به هذه الامة هو علم الاسناد وفي هذا فليتنافس المتنافسون
فانه من اعظم الموهوبات الالهية للامة المحمدية وهو قوائم العلم
وميزانه ولولا الاسناد لقال من يشاء ماشاء كما قاله الامام ابن
المبارك وليس لاحد من الامم كلها قديمها وحديثها منذ خلق
الله آدم اسناد موصول ولا امناء يحفظون آثار نبيهم وانساب

خلفهم سواهذه الامة كما قاله محمد بن حاتم المظفر وابو حاتم الرازی
حتی بلغوا فی فحص الاسناد والبحث عنه الی الغایة القصوی بان
حدثوا عن الثقة المعروف فی ازمنتهم بالصدق والامانة عن مثله حتی
تتناهی تحدیثهم ثم بحثوا اشد البحث حتی عرفوا الاحفظ فالاحفظ و
الاضبط فالاضبط والاطول مجالسة لمن فوقه ای شیخه ممن کان
اقصر مجالسة ثم کتبوا الحدیث من عشرین وجها واکثر لکی یهذبوا
الحدیث من الغلط والزلل ولیضبطوا حروفه ولیعدوه عدا اوقد
جعلهم هذا العلم الشریف رحالة فی الارض جوالة سیارة بلغوا
فی الارض حیث بلغ الاسلام فکان التاریخ والجغرافیا فی مطاوی
علمهم هذا ولکنهم لما اخلصوا نیاتهم لهذا العلم الشریف ولم یکن
فی قلوبهم الالهیة التی یسعها الله تعالی شیئ من الوقعة لشیئ من
اشیاء الدنیا وان کان من علومها وفنونها وما کان رضاهم واطمینانهم
الا بالله تعالی وحاشاهم ان یطمئنوا بالدنیا ویرضوا بها فلهذا
لم یرض قلبهم العلوی الالهی بشیئ من هذه الدنیویات السفلیات
وان کانت متعلقة باذیال علمهم الشریف فترکوها لغیرهم وحصروا

انفسهم فی سبیل الله لهذا العلم الشریف حتی احکموا دین الله القیم
به فاستوی العام علی سوقه فی حدود سنة ثلثمائة فاخذ الخلف
هذا العلم عنهم کاملاً میسراً وکان لهم المثل الاسنی فی الدنیا والعلیا
فاقتفی الخلف من ائمة العلم والدین آثارهم فی هذا العلم التفسیر
وانتسبوا فی علمهم ودینهم اخذا وتحصیلا الی کبرائهم حتی حصل
لهم علوا الاسنا دوا نتهی علمهم الی مجتهدی هذا العلم ومجاهدیه
فبطریقهم وصل علمهم و دینهم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
منهم العالم الکامل والقدوة الفاضل الذی شاع علمه
فی الحاضر والبادی المولوی الحاج الواعظ محمد عبد الهادی فانه
من فرسان هذا الوادی فی علمه الغزیر بالمعارج العالیة الاسنادیة
حتی استقرت الی عرشه الاعلی النبوی هو المنتهی فیالله من علم مثله
کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین
باذن ربها ؎

١٩ ذو الحجه سنه ١٣٢٦ھ

العبد الملتجی حبیب احمد برزنجی

تقریظ العلامہ الحبر الفہامہ الفاضل اللبیب الادیب الاریب فصیح اللسان طلیق البیان مولانا الحافظ الحکیم عنایۃ اللہ خان ادام اللہ فیضہ العالی مادامت الایام واللیالی۔

الحمد لولیہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ

اما بعد فانی رائیت کتاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین وقرأت اکثر من احادیثہ فوجدتہ من الاعاجیب فی فن الحدیث مارائیت قط قبل ذالک بہذا الاسلوب کتابا فیہ فللہ درہ مولفہ الذی اجاد فی تحقیقہ وبذل الجہد فی تدقیقہ اورد فیہ مسلسلات الاحادیث متنوعۃ الاحادیث کما ان روی عن شیخہ الحنفی فاخذ الاحناف فی جمیع سندہ کابرا عن کابر وھکذا شافعیا عن شافعی ومالکیا عن مالکی وحنبلیا عن حنبلی وحافظا عن حافظ وصوفیا عن صوفی وشاعرا عن شاعر ھکذا اورد مسلسلات الاحادیث بعجائب الاسلوب فی اسانیدہ لو اطلعت علیہ لملئت منہ فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقہ تجدہ مملوا من الاکسیر الاحمر رموزا ونکاتا بارک اللہ المؤلف فی عمرہ وحیاتہ ومتع اللہ

المسلمین بطول بقاءہ ومدید ثباتہ وہو مولینا ومولی المسلمین عالم الشریعۃ شیخ الطریقۃ محقق الحقیقۃ عارف معارف النبوۃ والولایۃ وحید الدہر قدوۃ العصر الجحاج الحسیب اللوذعی المصقع المتجد الشہم الغشمشم الواعظ الدال علی الحسنات ومکارم الاخلاق الداعی الی الخیر من سنن سید الموجودات محی السنۃ قامع البدعۃ خادم الملۃ المصطفویۃ مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولینا الشیخ عبد الہادی ہدی اللہ تعالی بہ المسلمین ہدایۃ التوحید ومحا بہ رسوم الشرک المبید ط

وانا العبد الضعیف الحلیم عنایت اللہ خان عفا اللہ عنہ

ماجنی فی دنیاہ بالتعلق عن ماسواہ

ایضاً ولہ

الحمد لولیہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ امّا بعد فانی رائیت کتاب ہادی المسترشدین بحصص الثلاث من تذکرۃ الشیوخ الکرام واتصال اسانید الکتب المشہورۃ من التفاسیر وکتب الحدیث والفقہ من مذاہب الاربعۃ الحنفیۃ والشافعیۃ والمالکیۃ والحنبلیۃ

الى مصنفیها العظام واسانید المسلسلات الی النبی الامین سید
الموجودات وقرأت من بعض مقامات الکتاب فوجدتہ من اعاجیب
موروداتہ وابلغ بیاناتہ وبذل جهد المصنف العلام فی حضرۃ
شیوخہ ببسط ذیولہ عند کرام الناس بابا بابا وطول قعودہ علی
رجلیہ فی مجالس ھذہ الابرار ادبا وحضورہ فی اوقاتهم کصغار
الناس عند عظام الناس فجاء بکم من اللآلی المتلالیہ والیواقیت
الغالیہ فوضع بین ایدینا افادۃ خیر المنزلین بلا اعادہ وافاضۃ
خیر المخلصین بلا استفادہ فبشری للطالبین الذین ماتحرکوا
من مقامهم وصلوا الی ھذہ النعمۃ غیر مترقبین وفازوا غیر مجتهدین
فهذہ التذکرۃ تذکرۃ اولی الالباب مجالسهم خیر المجالس وابوابهم
خیر الابواب۔ ذکرهم یورث محبۃ محبوب رب العلمین واتباع
سنن سید المرسلین ورضاء رب العباد من الحاضر والباد۔
اجاد المصنف العلام بغایۃ سعیہ فی تحقیقہ وبذل جهدہ فی
احسن تدقیقہ وخاصۃ ماورد فی مسلسلات الاحادیث متنوعۃ
الاسانید کما ان روی عن شیخہ الحنفی فاخذ الاحناف فی جمیع

دفع دخل مقدر ۱۲ منہ

سندہ کابرًا عن کابرٍ وهكذا شافعیا عن شافعی ومالکیا عن مالکی وحنبلیا عن حنبلی وحافظا عن حافظ وصوفیا عن صوفی وشاعرا عن شاعر

هكذا اورد مسلسلات الاحادیث بعجائب الاسلوب فی اسانیدہ

لو اطلعت علیہ لملئت منہ فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقہ

تجدہ مملوا من الكبریت الاحمر موزا ونكاتا بارك الله المؤلف

فی عمرہ وحیاتہ ومتع الله المسلمین بطول بقائہ ومدید

ثباتہ وهو مولینا ومولی المسلمین وهادی المسترشدین عالم

الشریعة شیخ الطریقة محقق الحقیقة۔ عارف معارف النبوة

والالوهیة ۔ وحید الدهر قدوة العصر الواعظ الدال علی

الحسنات ومكارم الاخلاق الداعی الی الخیر من سنن سید

الموجودات محی السنة قامع البدعة خادم الملة المصطفویة

مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولنا الشیخ محمد عبد

الهادی هدی الله تعالی بہ المسلمین هدایة التوحید

ومحا بہ رسوم الشرك المبید ۔

وانا العبد الضعیف الحلیم عنایت الله خان عفا الله عنہ ما جنی من دنیاہ بالتعلق عوما سواہ

تقریظ مولانا العلامہ الحبر الفہامہ عمدۃ علماء الزمان السابق بین الاقران المکرم المحترم محمد تجمل حسین خان الکوفاموی المدرس دام فیضہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الملک الوہاب والصلوۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد المبعوث علی الکافۃ المنعوت بفصل الخطاب وعلی آلہ و اصحابہ الذین ہم خیر آل واصحاب۔ اما بعد فانی طالعت من کثیر مواضع کتابین للعلامۃ الفہامۃ الفاضل النحریر العریف الشہیر الجامع لعلوم الشرعیۃ البارع فی الحدیث والعربیۃ عمدۃ الواعظین وزبدۃ العلماء العاملین مولانا الحاج محمد عبد الہادی امتع اللہ ببرکاتہ کل حاضر وبادی۔ ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد۔ وہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین۔ جمع فیہما اسانیدہ الی الجوامع والمسانید۔ واورد مسلسلاتہ ومرویاتہ۔ فوجدتہما احسن کتب صنفت فی ہذا الباب فیہما فوائد کثیرۃ نافعۃ لاولی الالباب فجزاہ

اللہ تعالیٰ خیر الجزاء عنی وعن جمیع المسلمین والحمد للہ رب العلمین
وانا العبد الفقیر الی ربہ المنان تجمل حسین خان ایمانی غفر اللہ ولوالدیہ والاسلام

تقریظ السید العارف المتحقق بالاسرار والمعارف العلامۃ الفاضل حسن الاخلاق والشمائل الحضرۃ الشیخ السید محمد رشید القادری البغدادی متع المسلمین بطول بقائہ ربہ ذوالایادی خطیب ملہ مسجد بحیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الامین سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین **اما بعد** فانی طالعت من بعض مواضع الکتابین الجلیلین ہادی المسترشدین وہادی الطالبین الذین حاویین لعلم الاسناد ومسلسلات النبی الامین للعالم الزاہد الواعظ الراشد الدال علی مکارم الاخلاق والحسنات الداعی الی سنن سید الکائنات محی السنۃ قامع البدعۃ خادم الملۃ المصطفویۃ صاحب الاخلاق المرضیۃ عمدۃ الاقران

الذی للواعظین سلطان مولانا الحاج القاری محمد عبد الهادی
المحدث الحیدرابادی متع المسلمین بطول حیاته ربه ذو الایاد
فوجدت هذین الکتابین ما احد سبقه فی مثلهما فی هذا الباب
اورد المؤلف فیهما فوائد کثیرة نافعة لاولی الالباب فلله در
المؤلف العلام وجزاه الله تعالی خیر الجزاء عن اهل الاسلام ه

الراقم خادم العلماء العاملین السید محمد رشید البغدادی القادری
ربیع الآخر سنة ١٣٢٧ھ

تقریظ العالم النبیل الفاضل الجلیل منور الحوالک والظلام مولانا
الحاج ابی المکارم محمد عبد السلام الهزاری والکرنولی صدر المدرسین
بالمدرسة العربیة بها

مبسملاً ومحمدلاً ومصلیاً ومسلماً

الحمد لله الذی نور السماء بکواکب الثوابت والسیارات - وزین
الارض باقمار الکمالات - وشموس البراعات - والصلوات
الزاکیات والتسلیمات العاطرات علی واسطة هذا النظام

المطرب الاتقن۔ وعلیٰ آلہ وصحبہ الذین اقتفوا اثرہ علی الطریق
المعجب الاحسن وبعد فانی طالعت ھذہ الرسالۃ السامیۃ
والحدیقۃ الزاہرۃ المسماۃ بہادی المسترشدین فوجدت نکاتہا
مستبشرۃ ضاحکۃ۔ ودقایقہا متبہجۃ باسمۃ۔ فتکاد القلوب
تشرق بھذہ المناظر الجمیلۃ المعجبۃ۔ وبالصفات المطربۃ
البہجۃ لعمری جمال خرائد ازہارہا مغناطیس لقلوب
البارعین۔ وحسن نواھد اثمارھا عقار لعقول الفاضلین۔
فتری وجوہ حسانہا باسمۃ۔ والخدود ناضرۃ۔ والقدود
مائسۃ۔ والعیون ناعسۃ۔ والمسرات بروئیتہا تدخل علی العقول
من ابواب الحواس الظاہرۃ والباطنۃ فشکر سعی مؤلفہ المولانا
الحاج عبدالہادی۔ وصب علیہ مالا تحصی من الایادی۔
بحرمۃ النبی وآلہ بحار المکرمات والغوادی۔
کتبہ احقر الانام ابوالمکارم محمد عبدالسلام سلیم
ہزاروی

تقریظ علامۃ الدہر فہامۃ العصر عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء معظم کل شیخ وشاب الحضرۃ العلامۃ الشیخ سالم باحطاب الشافعی امام مجدہ شیخ الشافعیۃ بالمدرسۃ النظامیۃ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الملک العلام۔ والصلوۃ والسلام علی خیر الانام۔ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم الہادی الی یوم القیام۔ وعلی الہ واصحابہ الذین نہجوا نہجہ بالکمال والتمام۔ وبعد فان الفاضل المحترم۔ حمید الخصائل والشیم۔ المولوی عبد الہادی۔ سلمہ الباری۔ اتی لدیّ بکتابہ ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین للتقریظ ولکن لم تمکنی مطالعتہ لاسباب عرضت فلذالک اعتمدت علی تقریظ الفاضل الجلیل۔ والعالم النبیل المولوی محمد یعقوب صدر المدرسین بالمدرستہ النظامیہ فوافقتہ علیہ فجزی اللہ کل من اتی منالہ خیر۔ وجنبہ کل ضیر۔ املاہ المفتقر الی رحمۃ ربہ الوہاب

الشیخ سالم باحطاب شیخ الشافعیہ بالمدرستہ النظامیہ

حرر ۲۵ رمضان سنہ ۱۳۲۸ھ

تقریظ العلامة الادیب الفهامة اللوذعی الاریب مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولانا الشیخ عبد اللہ العمادی ناظر الکتب المذهبیة الله سید بدار الترجمة السرکار العالیه۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وبارک وسلم کفی بالحدیث شرفاً ان موضوعہ ذات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ ومن تخرج فیہ واسند الی نبیہ النبیہ صلوات اللہ علیہ سیدنا عبد الهادی الحیدرآبادی جعل اللہ سعیہ مشکورا ولقاہ نضرۃ وسرورا فقط لثلاث خلون من ذی القعدہ سنہ ۱۳۴۷ھ

عالم

تقریظ واقف رموز الشریعۃ کاشف اسرار الحقیقۃ العلامۃ المحقق والفهامۃ المدقق الحصرۃ الفاضل الماهر الادیب الاریب الباهر مولانا محمد عبد القادر الصوفی واعظ سرکار نظام ادام اللہ فیوضہ الی یوم القیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی یستند الیہ کل من یستند ویستند الهادی

الذى يهتدى اليه كل من يهتدى ويرشد والصلوة والسلام
على النبى الامجد سيدنا ومولانا محمد وعلى آله واصحابه هذا الشرع
المتين والدين المجيد الى امد لا يحد ولا يحد امّا بعد فقد طالعت
الرسالة الملقبة بتقريب المراد فى رفع الاسناد ووجدتها غير
مبهمة ولا مثيلة حاوية فى الباب لجميع مايراد واما المسند اليه
الحقيقى فى باب الاسناد فهو الذات الواحد الاحد رب العباد
لانه منه بدأ هذا الامر باظهار كمالاته وانتهى الى حضرة الانسان
الكامل والمرآة المحمول الحامل لذاته وصفاته وكذلك لكل واحد
من المركبات والبسائط فى طريق الوصول الى المجرد المحض ذرائع ووسائط
واسباب ومعدات وشرائط لايصل احد منها الى مناها الا بالاستناد
بها والاسناد اليها فهو مراد قوله تعالى وابتغوا اليه الوسيلة فى باب
الرشد والتعليم والهداية والارشاد فمنه بدئ واليه يعود وهو المبدأ
والمعاد واما هذا الامر الجليل الفخيم فقد خصه الله الجليل العظيم
فضلا وكرما منه الامة المرحومة امة نبيه الكريم عليه افضل
الصلوة والتسليم فما عند النصارى واليهود ولا عند المجوس والهنود

شيأ من هذا الامر ليشدّ ازرهم ويقوى امرهم فهم فى هذا الباب حيارى وفى ميدان التمحيص والتنقيد سكارى لا تجدهم فى طرق التنقيد الا كحاطب الليل بل تجدهم عن الصراط السوى يميلون الى الاعوجاج كل الميل فلله درّ المصنف العلامة الفهامة الذى من على اهل الزمان باحسن الايادى اعنى مولانا المولوى محمد عبد الهادى المدراسى ثم الحيدر آبادى فشكر الله سعيه الجميل وبارك فى حياته وفيوضاته العلمية والعملية الى يوم التناد فانه قد جمع فى هذا الكتاب مع انه مختصر موجز ولكنه بحر قد اندمجت فى الجامع تباين اسنادات مشائخه العظام فوائد جليلة وعوائد جميلة لا توجد فى نميقة مختصرة السلف فضلا عن الخلف الا فى المطولات بعد مطالعة كثيرة وجهد بليغ وحمل المشقة الخطيرة وارجو من الله تعالى لها بعد ان تحلت بحلية الطبع لتميل اليها الطبع ميل الفراش الى الشمع وليس فى وسعى ان اسع حق مدحها ومدح مصنفها الا ان اختم بالدعاء اللهم اجعلها تذكارا لمصنفها ومصباحا لسالكى طريق الرشد والارشاد

آمین آمین بالنون والصاد وصلے اللہ علیہ وسلم علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ الامجاد۔

حررہ الفقیر الحقیر المفتقر الی اللہ الغافر محمد عبد القادر واعظ سرکار نظام ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ

تقریظ العالم النبیل الفاضل الجلیل مولانا محمد غوث الترفاتوری المقرر للاسلامیات العربیۃ والفارسیۃ بمسلم ھائی اسکول بلدۃ مدراس ادام اللہ فیوضاتہ الی یوم یقوم الناس

ھو اللہ الحکیم العلیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد فاقول ان الکتاب الموسوم بہادی المسترشدین الی اتصال المسندین للفاضل الجلیل المحقق القمقام والحافظ النبیل المدقق الھمام مولانا الھمام البارع المولوی عبد الہادی المدراسی الحیدرآبادی لقد وصلنی من معرفۃ بعض الخلان وطالعتہ فی بعض اھم مقامات حسب الدعۃ وللہ درہ المصنف انی وجدتہ

جامعا ليواقيت علم الاسناد فكانه شمس بازغة تتلألأ انوارها
وعين نابعة تنشق منها انهارها فاين طلاب العلوم المشتاقين
الى الاستنباط منها - فبادروا من حيث هممكم العليا -
قصيدة فى شأن ذالك التصنيف الانيق الغطريف وسمو قدر
المصنف دامت بركاتهم -

فيا قدوة العلماء رأس الاعاظم — لقد فقت بالامجاد لعد المكارم
دعا الناس عند الوعظ خير المصاقع — واصبحت فى الاقران اهل الكرائم
فطالعت ما صنفتم من مجلة — لقد فزتم فيها بقصوى العزائم
ولاشك ان السعى هذا مبارك — فانما مه يرجى بافضال راحم
وجدناك فى اعلاء حق مجاهدا — لحبر بقصد النشر للدين جازم
لدى الخطبة ارتاع العدى ذعرهم — وقد اثرتهم نحو وقع الصوارم
اقمت عماد الدين المطهرت سره — على الامة المرحومة من مراحم
كثير من الخطباء للنصح ابلغوا — قدمت فريدا حيث اجلى المكارم
تقمعت اس البدعة والغواية — من العلم والعرفان للجهل هادم
قد استرحم الغازى الى الله ثانيا — كعبد من العصيان فى الذنب نادم

فیا ارحم العباد ارحم با حمد	فزعنا علی النفس بکل المظالم

حرره افقر العباد الاحقر محمد غوث القوماوری احد متعلمی الکلیة العربیة الاسلامیة الشهیرة الدیوبندیة والمقرر للاسلامیات العربیة والفارسیة بمسلم هائی اسکول ببلدة مدراس یوم الخمیس لثلاثین من جمادی الثانیة سنة سبع واربعین وثلاث مائة بعد الالف۔

تقریظ العلامة الجلیل الفهامة النبیل مولانا محمد صدیق البهاری دام فضله نظما حین کان نازلاً فی بمبئی مع مولانا ابی الکلام آزاد دامت فیوضاتهم

الحمد لله عظیم الشان	رب الموالی المنعم المنان
الواحد الصمد الذی هو لم یلد	الواجب والخالق الاعیان
معطی البریة کل شیٔ خلقه	ووجوده بالروح والجسمان
شتان بین وجوده ووجودنا	لیساهما والله یتحدان
ثم الصلوٰة مع السلام علی الذی	هو صاحب المعراج والاحسان
بلغ السمٰوات العلی بکماله	فی ساعة اولحظة او آن

وعلى الذين هم الصحابة كلهم | محي رسوم العلم والاتقان

خير الخلائق خلقة وخلائقا | اهل التقى والمجد والايمان

ولبعد فهذا كتاب اوّل | في جنس الفاظ ونوع معاني

فيه اتصال المسندين برفعهم | بعضا الى بعض بحسن بيان

قد زيّن الاسناد فيه مسلسلا | احدًا الى احد كعقد جمان

هو من تصانيف النبيل الفاضل | اللوذعي ذي قاطع البرهان

هو عبد الهادي بليغ بالغ | والمرجع بهداية الخلان

لازال مسرور راليسر قلبه | ما هزت الاوراق في الاغصان

هذا تقريظ لائق للعالم الفطن الخبير والاديب البصير مولانا السميه

عبد الرحمن الراولفندوى

الحمد لله الذي على لنا شرف الهدى | البارئ الحق الذي القى بنا العـ

فرد قديم ناصر عدل لطيف ناصر | اسناده متعارفي بين الخلائق وا

قد اخبر الانسان مما قبله من قد حكى | ذا ثم مما بعده انظر بفهوم الضمـ

لا ريب في اخباره لا ريب في انذاره | لا ريب في اسراره ما بين جمع الانـ

قد خص منهم من اتى من بعدهم بالاصطفا … اعنى حبيب الله بل خير الورى نور الهدى

اصحابه كانوا هداة الناس فى احوالهم … لا شك فى اسنادهم كانوا كنجم فى السما

اقوالهم قول النبى افعالهم فعل النبى … احوالهم حال النبى اسرارهم بدر الدجى

استمسك القوم التقى من جاءهم فى قرنهم … بالسنة المشروعة لا شك فى اثباتها

حتى كذا من قرنهم اعداد الى هذا الزمان … جاءت الينا طبقة من طبقة من مصطفى

من ادرك الطبقات منهم او سعى من خلفهم … قد ادرك الانوار من مشكوة فيض المجتبى

منهم رأينا مشفقا او مخلصا لى صادقا … او متقيا عالما متشرعا متبصرا[١]

من عبده هادى اسمه اخلاقه معروفة … اشياخه مشهورة[٢] لا شك فى اسنادها

من ادرك الاخبار منهم بالشروط الكاملة … كل سعوا قولا الى رشد النبى المقتدا

[١] او باعتبار ما لغة الغلو على سبيل المجموع ١٢

[٢] احاج جمع الموسث باعتبار الصفة والصفة بتاويل الجماعة ١٢

هذا ما قرظه العلامة الحبر الفهامة عين العلم والدراية ينبوع الحكم والرواية مولانا الاعظم مقتدانا الافخم الشيخ الفاضل الواصل الكامل المولوى محمود حسن الطونكى مؤلف معجم المصنفين ادام الله فيوضاته الى يوم الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى بعث النبى الامى وعلم به القرآن وامر الناس باقتدائه

وارسل رسوله الكريم بدين الحق ومكارم الاخلاق وجعل لنا فيه اسوة حسنة **اما بعد** ان علم الاسانيد من خصايص هذه الامة المرحومة، ومزاياها التي خص الله تعالى بها علماء هذه الامة، صيانة لدينه و حفاظة لاسوة نبيه الكريم صلى الله عليه وسلم، مضى ما مضى من الايام وخلت ما خلت من الدهور، اتى من قرن الى قرن، وقد كسدت اسواق العلوم الدينية وانطفأت مشارق انوارها، حتى لا يوجد في هذا الزمان عالم يعتني بالاسانيد وعلومها كما كان يعتني بها اسلافنا الكرام، ولكن الله حافظ لسنن نبيه، واحكام دينه كما قال انا له لحافظون. فيخلق في كل الزمان والدهور رجلا من رجال دينه يشيد به بنيان علوم دينه، فالله تبارك وتعالى خص به في هذه الايام العلامة الفهامة الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي فجمع اسانيد الحديث واتى باحسن ما امكن له جزاه الله تعالى ونفع به الآتي من بعده والحاضر بين يديه - آمين - والله ولي التوفيق يوفق من يشاء بما يشاء

محمود حسن غفر الله له ولوالديه واليهم احسن — ١٠ ربيع الثاني سنة ١٣٥٥ه

تقريظ العلامة الفهامة مولانا الفاضل الحاج السيد عبد القادر الموسوي دام الله فيوضاته

احمد الله العظیم واصلی واسلم علی نبیه الکریم وعلی آله واصحابه ومحبیه واتباعه ذوی الشان الفخیم فقد طالعت الکتاب المسمی بهادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد للعالم الفاضل الواعظ الحاج عبدالهادی سلمه ربه والایادی بحذافیرها فوجدته کاسمه هادیا للمسترشدین جدا فجزی الله تعالی مصنفه عن جمیع المسترشدین منه جزاء کبیرا واجرا کثیرا ۵

وانا المفتقر الی فضل الله المجید و رسوله الحمید السید حبیب القادر الموسوی کان الله له

تقریظ عالم عامل فاضل کامل مولانا الحافظ المولوی غلام محمد صاحب

ادام اللہ فیوضاتہم فی الیوم والغد خطیب مکہ مسجد مدرس مدرسہ نظامیہ

کتاب مستطاب ہادی المسترشدین تالیف فاضل اجل واعظ بے بدل حاجی حافظ مولانا مولوی عبدالہادی صاحب کے بعض مقامات مطالعہ میں آئے۔ واقعی یہ کتاب ایک قابل قدر چیز ہے۔ مولف ذی احترام کی عرق ریزی قابل داد ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء

نظم

وہ بات کیا پسند ہو جو بے دلیل ہے
اثبات مدعی کی یہی اک سبیل ہے

ارشاد مصطفیٰ سے تجاوز نہ چاہیئے
فرمان یوں ہی حضرت رب جلیل ہے

قرآن بھی سمجھ نہیں سکتے ہیں بے حدیث
قائل ہے اس بیان کا جو مرد نبیل ہے

لیکن حدیث کیلئے اسناد ہے ضرور
اسکے سوا حدیث بھی اک قال قیل ہے

موضوع وہ حدیث ہے جسکی سند نہ ہو
اصحاب فن کے پاس یہ حرف دخیل ہے

اسناد میں لکھی ہے جو یہ بے بہا کتاب
ہو جسقدر ثنائے مؤلف قلیل ہے

دنیا میں ذکر خیر مؤلف ہے پائدار
عقبیٰ میں اُنکے واسطے اجر جزیل ہے

یارب ہو جلد طبع یہ نایاب یادگار
تو کارساز خلق ہے سبکا کفیل ہے

المرقوم ۲۷ محرم ۱۳۴۷ روز دوشنبہ

خاکسار - غلام محمد خطیب کر مسجد

تقریظ مولانا المحدث السابق بین الاقران - العلامۃ الادیب الحکیم عبدالرحمٰن السہارنفوری

احقر نے ہادی المسترشدین فی الاسناد کا جا بجا سے مطالعہ کیا مصنف علاّم کی محنت اور عرق ریزی کی جسقدر تعریف کیجائے وہ کم ہے مصنف نے نہایت قابلیت سے اس مجموعہ کو مرتب کیا ہے - ابتدا میں رفع اسناد کی غرض سے مشہور مفسرین اور محدثین کا تاریخی تذکرہ بھی کیا ہے - اور اُن کے ضروری و دلچسپ واقعات کو بھی کہیں کہیں زیب قلم کیا ہے جس سے کتاب کی یبوست میں ایک حد تک کمی آگئی اور مذاق عصریہ کے لحاظ سے بھی قابل قدر ہوگئی اسکے بعد مولٰنا موصوف نے نشر احادیث

مسلسلات کا مع رواۃ و مشائخین کے ذکر کیا ہے جس سے اس فن کی قدر و قیمت اور علو مرتبت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کتاب کسی صاحب خیر یا سرکار کی مدد سے طبع ہو جائے تو امید ہے کہ بہت لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچیگا۔ فقط۔

حکیم عبد الرحمن سہارنپوری

مجھکو بھی اس سے اتفاق ہے۔ فقط۔ جناب حکیم صاحب مرحوم کی رائے سے مجھے بھی اتفاق ہے

عبد الحی عفی عنہ
پروفیسر دار العلوم حیدر آباد دکن

عبد اللطیف
پروفیسر تفسیر دار العلوم حیدر آباد دکن

تقریظ عالم با عمل فاضل بے بدل حامی دین متین متبع سنن سید المرسلین مولانا الحافظ غلام محمود صاحب ادام اللہ افاداتہم خطیب مسجد جامع عثمانی (سلطان بازار) رزیڈنسی حیدر آباد دکن صانہا اللہ عن الفتن

حامداً و مصلیاً

برادر مکرم رفیق محترم قاری خوش الحان واعظ شیریں بیاں عالم با عمل فاضل اجل حاجی حرمین شریفین مولٰنا مولوی حافظ محمد عبد الہادی متع اللہ بطول حیاتہ اھل الامصار والبوادی نے (نہ صرف اس لحاظ سے کہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان

بلکہ اس وجہ سے کہ اِس وقت میری آنکھ کا علاج جاری ہے اور مجھے پڑھنے لکھنے سے پرہیز ہے) اپنی تصنیف لطیف ھادی المسترشدین الی اتصال المستدین کے مختلف مقامات پڑھکر مجھے سنائے اِس عمدۃ التصانیف سے فاضل مصنف کے اُس تبحرِ علمی کا پتہ چلتا ہے جو جملہ علوم دینی میں عموماً اور فن حدیث شریف میں خصوصاً انہیں حاصل ہے۔ مصنف علّام کی فضیلت اِنکے معلومات کی وسعت اور اُنکی تصنیف کی اہمیت ومقبولیت کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ انکی تعریف و توصیف میں نہ صرف مشاہیر علمار ہندوستان رطب اللسان ہیں بلکہ مقتدایان عالم فضلار حرمین شریفین نے بھی بہ اظہار مدارج وفضائل انکی مدح وثنا فرمائی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مجموعی حیثیت سے اِس نوعیت کی کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی اور یہ بے نظیر تصنیف شرفِ اوّلیت سے مشرف ہے۔ فی الحقیقۃ فاضل مصنف کی محنت وعرقریزی قابل قدر واجر ہے۔ جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین بجاہ سید المرسلینؐ

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین ٭

راجی رحمۃ الملک المعبود غلام محمود۔ خطیب مسجد جامع عثمانیہ رزیڈنسی حیدرآباد

تقریظ علامۂ زمانہ فہامۂ یگانہ واعظ شہیر مقرر خوش تقریر عین العلم والدرایہ ینبوع الحکم والروایہ سابق فی میدان الفنون سابح فی بحار العلوم مولانا احمد ابوالکلام لازالت فیوضاتہ الیٰ یوم القیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ۔ جناب مولوی عبدالہادی صاحب نے از راہ عنایت مجھے اپنی تالیف کا مسودہ دکھلایا جسمیں انہوں نے اپنی تمام اسناد تعلیم و کتب نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ جمع کر دی ہیں اور کوشش فرمائی ہے کہ تمام سلاسل اسناد اس طرح مرتب کر دئے جائیں کہ انکے مطالعہ سے انکی تاریخی حیثیت بھی واضح ہو جائے۔ علم الاسناد علوم اسلامیہ کی اُن خصوصیات میں سے ہے جنکی نظیر دنیا کی کسی متمدن قوم کا سلسلہ تعلیم پیش نہیں کر سکتا یہی وجہ ہے کہ علماء سلف اسے نہایت عزیز رکھتے تھے اور اسے منجملہ مہمات دینیہ کے سمجھتے تھے بعض اکابر سلف کی نسبت منقول ہے کہ انہوں نے صرف کسی ایک سند جدید و اقرب کے حصول کیلئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اُسکی صعوبتیں برداشت کی تھیں۔ افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ میں علوم اسلامیہ کے درس و تدریس کے تنزل سے حفظ اسناد و سلاسل کا ذوق بھی ناپید ہو رہا ہے اور اسماً و رسماً بھی اخذ سند و اجازت کی بہت کم پروا کی جاتی ہے۔ اِن حالات میں مولوی صاحب موصوف کا یہ اہتمام یقیناً نہایت درجہ مغتنم ہے۔

اللہ تعالیٰ انکی سعی مشکور فرمائے۔ اور اس رسالہ کا مطالعہ طلاب علم کے لئے موجب برکت بصیرت ہو۔ فقط

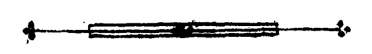
فقیر احمد المدعو بابی الکلام کان اللہ لہٗ۔ مدراس۔ ۱۹ جمادی الثانیہ سنہ ۱۳۴۷ھ

مولینا و اولینا مولوی رہادی یقینی کی کتاب لا جواب فی الحقیقت ہادی الی حسن المآب ہے۔ بمشار منقبولہ منقولہٗ۔ ھذہ

کل اناء بترشح بما فیہ ؎ وھذا التمثیل صحیح لاریب فیہ

فللہ درہ وعلی اللہ برہ فضلا و احسانا۔

کتبہ العبد المھین الشھیر بسید شاہ مجد الدین شطاری القادری سند یاب ہ اعلوم عربیہ و سجادہ نشین آبائی منظور شاہیہ نیز جاگیردار مورو ثی



بسم الله الرحمن الرحيم

واستغن

الحمد لله الذي منّ علينا بفضله الفخيم، وجعل العلم روضة عالية ورفع
درجات اهله بكرمه العميم، وسلك باحبابه نهج الصراط المستقيم،
واختص بالعناية من اتى جنابه بقلب سليم، وقسم بني آدم الى ذي حظٍّ و
حرمان، يتواصون بعضهم بعضا بالتقوى والفضل والاحسان، واحسن الينا باتصال
السند الى اشرف العباد، وجعل علماء امته خلفاء نبيه وخصهم
بحفظ الاسناد، وجعل لنا اليه طريقا وسبيلا، واقام لنا على معرفته حجة
ودليلا، والصلوة والسلام الاتمان الاكملان الادومان على سيدنا
ومولانا محمد رحمة للانام، مهبط الروح الامين والمظلل بالغمام،
والمختص بشريعة محتوية على الاحكام، افضل الخلق ومصباح الظلام،
صلى الله تعالى وسلم وانعم وبارك عليه وعلى آله الفخام، واصحابه
النجباء البررة الكرام، **اما بعد** فيقول عبد ذليل، لرب جليل، وغبار
تراب اقدام العلماء الكرام، خادم العلم والاسلام، الراجي عفو ربه

ذی الایادی؛ ابو سعید محمد عبد الهادی ابن الحاج مولانا محمد عبد الکریم نعمد هما الله بفضله العمیم؛ لما کان علم الاسناد وحفظه من خصوصیات هذه الامة المرحومة؛ الذی به تتصل مسانید سنته علیه الصلوٰة و السلام بطرق معروفة معلومة؛ بها یحصل لنا الامتیاز بین الاحادیث الصحیحة والسقیمة؛ غیر اهل الهواء والبدع فانهم حرموا من هذه النعمة العظیمه؛ کما قال العلامة ابن حجر فی کتاب مسانیده ما نصه ومن عجیب الاستقراء انه کشف لی ان ذوی البدع الاعتقادیة فاتهم هذا الاتصال من اصله فلا یروون حدیثا ولا یذکرون مسئلة فقهیة عن احد من ائمتهم الا بمجرد تقلید لواحد او اثنین واما لو طلبت منه اتصالا بسند معروف او طریق موصوف لم یستطع لذلک سبیلا؛ ثم لم یجد بدا من ان یکل امره الی تقلید لا تقتدیه ولا یعول علیه تعویلا؛ وقد صرح ائمتنا بانه لا یجوز تقلید غیر الائمة الاربعة قالوا العلم الثقة بنسبتها الی اربابها باسانید تمنع التحریف والتبدیل بخلاف المذاهب الاربعة فان ائمتنا جزاهم الله عن الاسلام والمسلمین خیر ابذلوا انفسهم فی تحریر اقوالها وبیان ما ثبت من قائله عن قائله وما لا فامن اهلها کل

تعریف وعلو الصحیح من الضعیف کما علیہ المحدثون والسلف الصالح والخلف

المتاخرون فتراھم علی غایۃ من الاحتیاط فی نقل مذاھبھم ونھایۃ من

الانضباط لکل ما اشتملت علیہ من مطالبھم حتی لو قلت لاحدھم اذکر لی

سندک فی ھذہ المسئلۃ بامامک یسردہ علیک علی الفور مبینا ماین

رایک وعظیم ادامک انتہی وقال فی الفتاوی الحدیثیۃ صہ ۱۲۶۵ قال الحافظ

ابن جبر الاشبیلی المالکی خال الحافظ السھیلی صاحب الروض فانہ قال اتفق

العلماء علی انہ لایصح لمسلم ان یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کذا حتی

یکون عندہ ذالک القول مرویا ولو علی اقل وجوہ الروایات ولو افق ذلک

ولشرحہ قول لبعض الحفاظ ان المحدثین لا یلتفتون الی صحۃ النسخۃ

الا ان یقول الراوی انا اروی ما فیھا بسندی المتصل انتہی مختصرا

وعن الامام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ الذی یطلب الحدیث بلا اسناد

کحاطب لیل یحمل الحطب وفیہ افعی وھو لایدری اھ وعن الامام ابن المبارک

رضی اللہ عنہ الاسناد من الدین ولولاہ لقال من شاء ماشاء وعنہ

ایضا طالب العلم بلا سند کراقی السطح بلا سلم اھ وعن الامام سفیان

الثوری الاسناد سلاح المؤمن فاذا لم یکن لہ سلاح فبای شیئ یقاتل

۱ ادام بالضم ترشی یا ورات ۱۲ منتخب

وقال حافظ المغرب ابن عبد البر الاجازة فی العلم رأس مال کبیر او کثیر
وقال بعض المشائخ الاسناد الی المشائخ انساب العلماء العاملین فانهم
الآباء فی الدین وقال العلامة عبد الرحمن بن محمد الکزبری رحمه الله تعالی
فی ثبته العلم هو مادة النور فی الدنیا والآخرة وبه حیاة الارض بذکر الله
عز وجل وذکر رسوله وبقاؤه بقرأته وکتابته بدون تعد ولا طغیان
بالاضاعة واخذه عن غیر اهله ووصفه فی غیر محله ورفع القرآن
وکتابة الاسناد من اعظم اشراط الساعة وعندها موت الخضر علیه السلام
ونزول عیسی علیه السلام لقتل الدجال . وفی اوائل سورة العلق
ما یشیر الی ان اهم الامور قرأة العلم وکتابته لبقاء الذکر والاجر والله
اعلم اه ولا یخفی علیک ان ما ذکره الاعیان محمول علی الاستحسان
فان الاجازة من الشیخ لیست بلازمة فی جواز روایة الحدیث
والعمل به بل الشرط ان یکون اهلا لذلک الا انها کماله کما هو مصرح
فی محله ولم یرید وا صور العلم وکتابة الاسناد . بل قصدوا حقائقها
التی بها الرشاد . وغرضنا فی هذا الکتاب ذکر الطرق التی منها وصلت
الینا احادیث النبی صلی الله علیه وسلم ولو لم یکن الاسناد اصلا

لم تبق الشرعية - وكذا النسخة التي لم تصح على اصلها ولم يعرف صحة اصلها لا يعتمد عليها - فلذا قال العلامة العجلوني محدث الشام في ثبته ما نصه والاسناد من خواص هذه الامة المحمدية. فينبغي الرحيل لتحصيله ولو الى اقصى البلاد الهندية اه واذا اجتمع الدراية مع الرواية فتكون ذلك نورا على نور. والعلو في الاسناد امر محبوب ومرغوب فيه عند المحدثين. بحيث يحصل بالسند العالي القرب من رسول رب العلمين. ولهذا الوجه قد اخذ الاكابر عن الاصاغر. وعدوه من الفضائل والمفاخر وقد حضرت يوم عيد حين اقامتي بمكة المكرمة عند شيخي المفضال. مولانا الشيخ صالح كمال. المفتي وشيخ العلماء والامام. والخطيب والمدرس بالمسجد الحرام. وقلت له يا سيدي جئتك لاسمع منك الحديث المسلسل بيوم العيد فقال لي اني لم اسمعه من احد بشرطه ثم بعد وقفة قليلة سألني عن الفاظ ذالك الحديث فقرأته عليه فسألني رحمه الله هل سمعته اليوم من احد فاجبته باني قد سمعته اليوم من شيخي الحبيب حسين الحبشي فقال انت سمعته منه فهو شيخك وانا سمعت منك فانت شيخي فقلت له يا سبحان الله كيف اكون شيخك يا سيدي وانا من ادنى

لا ميذك فقال لا بأس بذ الدعفا لى كنت محروما من نعمة تحصلت منك لى

انتهى قوله رحمه الله تعالى ـــــــــ فتبين لكم

يا اخوانى قدر هذا العلم الشريف ورکدت الهمم عن هذا العلم مع

هذا العلو المنيف حتى صار نسيا منسيا قال المحدث ولى الله فى الارشاد صفحہ ۳

ان هذا العلم صار فى عصرنا نسيا منسيا وكاد اهل العصر لجهلهم بفضله

يتخذونه سخريا اهـ اردت ان اجرب نفسى واجرا بناء جلسى على الدخول

فى تيك المسالك وان كنت لست اهلا لذالك كما قيل شعر

فتشبهوا ان لم تكونوا مثلهم ؛ ان التشبه بالكرام فلاح ؛ وقصدت

ان اذكر ما ظفرت به وتلقيته من اشياخى واساتذتى مما وقع لى

منهم من الاجازات وذكر اتصالاتهم لما فيه من الفوائد التى بها

يستفاد ويسهل بها سبيل الرشاد ويبقى تبدوينه ذكرهم اذ من

حقوق الشيوخ على التلامذة حفظ علومهم وابلاغها الى من بعدهم

ورد فى الخبر عن النبى الصادق الامين الابر صاحب القدر الاعظم عليه

الصلوة والسلام من الله الاكبر انه قال نضر الله امرءً سمع مقالتى

فوعاها وأداها كما سمعها و لله در سيدنا ابن خطيب داريا ـ

لم اسع فی طلب الحدیث لسمعة … او لاجتماع قدیمه وحدیثه
لکن اذا فات المحب لقاء من … یهوی تعلل باستماع حدیثه

قال الحافظ ابو القاسم ابن عساکر رحمہ اللہ القادر

واظب علی جمع الحدیث وکتبه … واجهد علی تصحیحه فی کتبه
واسمعه من اربابه نقلا کما … سمعوه من اشیاخهم تسعد به
واعرف ثقات رواته من غیرهم … کیما تمیز صدقه من کذبه
فهو المفسر للکتاب وانما … نطق النبی حکایة عن ربه
وتفهم الاخبار تعلم حله … من حرمه مع فرضه من ندبه
وهو المبین للعباد بشرحه … سیر النبی المصطفی مع صحبه
وتتبع العالی الصحیح فانه … قرب الی الرحمن تحظ بقربه
وتجنب التصحیف فیه فربما … ادی الی تحریفه بل قلبه
واترک مقالة من لحاک بجهله … عن کتبه او بدعة فی قلبه
فکفی المحدث رفعة ان یرتضی … ویعد من اهل الحدیث وحزبه

ومن المعلوم ان طلب العلم اشرف الطاعات - کما هو منصوص عن الائمة

الثقات - اذ به يكون تمييز الانسان من بين انواع الحيوان - وينال به
علو الشان - اذا كان خالصا لوجه الله المنان نعوذ بالله من شرور انفسنا
ومن سيئات اعمالنا، وقسوة قلوبنا وطول امالنا، والله المسؤل متوسلا
بسيد البريات، واشرف الكائنات، وافضل الموجودات، عليه وعلى
آله وصحبه ازكى التحيات، وانمى التسليمات، ان يسهل علىّ ذلك من
انعامه، ويعيننى على اكماله واتمامه، وان يستر عثراتى، ويسمح هفواتى
فانى ما ابرئ نفسى ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربى ان ربى غفور رحيم

وما ابرئ نفسى اننى بشر	اسهو وانسى اذا لم يحلنى قدرٌ
وما ارى عذرا اولى بذى زلل	من ان يقول مقرا اننى بشر

واسئل الله تعالى خاشعا متضرعا ان يتقبل منى هذا التاليف وسائر
تاليفاتى ويجعلها خالصة لوجهه الكريم، وذخيرة يوم عظيم، يوم لا ينفع مال
ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم، ويسلك بى وجميع المسلمين نهج الطريق
المستقيم، وينفع بها العباد، فى عامة الاقطار والبلاد، ويظهر بها خصائص
السنة فى كل مجمع وناد، فانه على ذلك قدير، وبالاجابة جدير، و
كان ذلك فى الثالث عشر والعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية

فی زمان اقامتی بحیدرآباد الدکن، صانہ اللہ عن البدع والشرور والفتن

حین کنت مغبوطا بین الاقران، وممنونا بالمنن الفائضة علی من حضرة

السلطان، ناصر الاسلام والمسلمین، رافع اعلام العلماء والصالحین،

ے اقامت فی الرقاب لہ ایادی، ہی الاطواق والناس الحمام

باسط بساط الجود والانصاف، ہادم قصر الجور والاعتساف، ممدوح

الزمن، سلطان بلاد الدکن، ہو الذی ضرب بہ المثل فی حسن الانتظام

اعلیحضرة آصفجاہ النظام، الفائق بین الاقران، المستنصر المستعان

سلطان ابن السلطان میر عثمان علی خان، لازال

مجتہدا فی نشر الامن والامان، وامنا من جمیع الآفات والاحزان،

وادار اللہ مدار دولتہ ما دار الدوران، ووضع شانئہ فی الخذلان

والخسران، ولازالت اقمار سلطنتہ لامعة، وشموس اقبالہ بازغة،

اللّٰہم کما مننت علی عبادک بفضلہ ولطفہ واحسانہ، فامنن علیہ

بعلو درجتہ بین اقرانہ، وارزقہ الحج الاکبر وزیارة صاحب الکوثر

صلی اللہ وسلم علیہ وعلی آلہ وصحبہ فی الاصائل والبکر، واحفظہ

واولادہ لاسیما ولی العہد الفائق بین الاقران، نواب والاشان

اعظم جاہ بہادر میر حمایۃ علی خان بحفاظتک من حوادث الزمان

بحرمۃ نبیک سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم الدین ۔ شعر

یا ربنا احفظ لنا	سلطاننا عثمان علی	وادم لنا یا سرمد بالفرح والکرم الجلی
واجعل لہ اعدائہ	یا رب درک الاسفل	واحفظ لہ اولادہ بالعز والشان العلی

وقد من اللہ تبارک وتعالی علی ہذا الحقیر ۔ المعترف بالذنوب والتقصیر ۔ مع تاخر عصری وقصر باعی ۔ وکساد متاعی ۔ باجتماع شیوخ اجلۃ کرام ۔ وسادات عظام ۔ والمشائخ کما قیل اشجار الوقار ۔ ومنابع الاخبار ۔ لا یطیش سہمہم ولا یبحط لہم وہم ۔ ان رأوک فی قبیح صدوک ۔ وان البرہان علی الامر امدوک ۔ نفعنی اللہ بہم ۔ ونور قلبی بانوار فیوضہم ۔ وجمعنی وایاہم فی دار السلام ۔ ویمن علینا بحسن الختام ۔ عند حلول الحمام ۔ وہذا اوان الشروع فی ذکرہم لعل اللہ یکرمنا لہم وینیلنا منا لہم ۔ انہ رؤف رحیم ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الحصۃ الاولی من ہذا الکتاب فی ذکر مشائخ الکرام دامت برکاتہم الی یوم القیام

فمن مشائخنا المکیین عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء العلامۃ الاجل الفہامۃ الاکمل الفقیہ المحدث المفسر مولانا الحافظ الشیخ محمد عبد الحق الحنفی النقشبندی المجددی ابن الشیخ مولانا شاہ محمد بن یار محمد الالٰہ آبادی

ع ۱ الشیخ الاول

[illegible]

المهاجر الى بلد الله الامين، شيخ الدلائل بمكة المكرمة زادها الله تشريفا
وتكريما لا زالت شموس فيوضاته بازغة، وبدور كمالاته لامعة حضرت
كثيرا من مجالسه وانتفعت به قرأت عليه الاوائل السنبلية، وسمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية، والمسلسل بيوم العيد وسورة الفاتحة
وسورة الصف وشبك بيدي واضافني على الاسودين واجازني
بالقرآن العظيم وحديث النبي الكريم عليه الصلوٰة والتسليم وغيرهما
من بقية العلوم اجازة عامة تامة عن مشائخه الاعلام منهم العلامة
الفهامة مولانا محمد قطب الدين الدهلوي المكي عن العلامة الشهير
في الآفاق مولانا المحدث محمد اسحاق المتوفى سنة ١٢٦٢ھ بمكة المكرمة
عن العلامة الفهامة عمر بن عبد الكريم العطار المكي عن شيخه العلامة
محمد طاهر بن العلامة الشيخ محمد سعيد سنبل عن والده الشيخ محمد سعيد
سنبل عن الشيخ عيد بن على الازهري البرلسي الشافعي عن شيخه
خاتم المحدثين ببلد الله الامين عبد الله بن سالم البصري المتوفى سنة ١١٣٤ھ
عن العلامة شمس الدين محمد بن علاء الدين البابلي عن الشيخ محمد
حجازي الواعظ الشعراوي عن المعمر المسند محمد بن اركماش الحنفي

مشائخ البابلي

عن حافظ العصر ابی الفضل احمد بن علی بن محمد العسقلانی الشہیر بابن
حجر باسانیدہ المذکورۃ فی ثبتہ **المعجم المفہرس** ویروی البابلی ایضا
عن المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن کل من المسندین یوسف
ابن زکریا ویوسف بن عبد اللہ الارمیونی کلاھما عن الحافظ محمد بن
عبد الرحمن السخاوی عن الحافظ ابن حجر ویروی ایضا عن خالد سلیمان ابن
عبد الدائم وابی المنجا سالم بن محمد السنہوری وعبد الرؤف المناوی والشہاب
احمد ابن الشبلی کلھم عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن
الحافظ ابن حجر **ویروی السنہوری** عن الشہاب احمد بن حجر الہیتمی
عن شیخ الاسلام زکریا وعبد الحق بن محمد السنباطی عن الحافظ ابن حجر
ویروی محمد حجازی الواعظ شیخ البابلی ایضا عن النجم الغیطی
ویروی ایضا عن احمد بن خلیل السبکی عن الجمال ابراھیم بن احمد بن
اسماعیل القلقشندی عن الحافظ ابن حجر **ومن مشائخ الشیخ**
عبد اللہ بن سالم البصری الشیخ علی بن عبد القادر الطبری وھو
یروی عن العلامۃ عبد الواحد ابن ابراھیم الحصّاری عن الشمس
محمد بن ابراھیم الغمری عن الحافظ ابن حجر ویروی عبد الواحد ایضا

مشائخ الحجازی الواعظ

مشائخ ابن سالم البصری

مشائخ عبد الواحد الحصاری

عن الجلال عبد الرحیم العباسی عن الحافظ الجلال السیوطی ویروی
عبد الواحد ایضا عن الحافظ الجلال السیوطی بالاجازۃ العامۃ لمن ادرک
حیاتہ۔ کما ذکرہ ابن حجر المکی فی مسانیدہ صف۱۹ و ولادۃ الحصاری سنۃ تسع
وتسعمائۃ ۹۰۹ و وفاۃ السیوطی سنۃ احدی عشرۃ وتسعمائۃ ۹۱۱ ومن مشائخ
الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری الشیخ عیسے بن محمد بن محمد
ابن احمد بن عامر الثعالبی الجعفری المغربی الجزائری المالکی وھو یروی
عن العلامۃ ابی الارشاد نور الدین علی بن محمد بن احمد بن عبد الرحمن الاجھوری
عن نور الدین علی بن ابی بکر القرافی عن ابی الفضل الحافظ جلال الدین
السیوطی ویروی الشیخ عیسی ایضا عن قاضی القضاۃ شہاب الدین
احمد بن محمد بن خفاجہ المصری الحنفی الشہیر بالخفاجی عن البرہان
ابراھیم بن ابی بکر العلقمی عن الحافظ السیوطی واخذ ایضا عن ابی
الحسن علی بن محمد المقری عن ابی المنجا سالم السنھوری عن النجم الغیطی
عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری واخذ ایضا عن الشیخ ابی العزائم
سلطان بن احمد بن سلامۃ بن اسماعیل المزاحی القاہری المتوفی ۱۰۷۵ھ و
اخذ الشیخ سلطان ایضا عن نور الدین علی الزیادی وسالم السنھوری

مشائخ عیسی بن محمد الثعالبی

عن الشيخ احمد بن خليل السبكى عن النجم الغيطى عن شيخ الاسلام زكريا
الانصارى **ومن مشائخ الشيخ عبد الله بن سالم البصرى**
الشيخ على بن الجمال الانصارى وهو يروى عن والده عن الشيخ محمد
ابن احمد الرملى عن القاضى زكريا **ومن مشائخ الشيخ عبد الله**
البصرى الشيخ منصور الطوخى وهو اخذ عن الشيخ سلطان المزاحى
ومن مشائخ الشيخ عبد الله البصرى الشيخ محمد بن سليمان المغربى
وهو يروى عن جماعة۔ **منهم** شيخ الاسلام ابو عثمان سعيد بن ابراهيم
الجزائرى عرف بقدوره عن ابى عثمان سعيد المقرى عن الحافظ ابى
الحسن على بن هارون وابى زيد عبد الرحمن بن على بن احمد العاصمى الفاسى
الشهير بسقين عن الزين زكريا **ومنهم** شيخه المعمر ابو مهدى السجتانى
عن المنجور عن النجم الغيطى عن الزين زكريا **ومنهم** ابو الارشاد على بن
محمد الاجهورى وقاضى القضاة احمد بن محمد الخفاجى كلاهما عن
الشمس محمد بن احمد الرملى عن الشيخ زكريا **ومنهم** السراج عمر الجانى
والشيخ بدر الدين الكرخى والشمس محمد بن احمد العلقمى جميعا
عن الزين زكريا والجلال السيوطى **وللشيخ محمد طاهر سنبل مشائخ**

مشائخ محمد بن سليمان
هذا النقل من الارشاد ۱۲
م
بفتح السين المهملة وتفتح القاف
المشارق ۱۲

مشائخ محمد طاهر سنبل

اخرسوی والده منهم خاله الشیخ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن
الشیخ حسن العجیمی الآتی ذکره ومنهم الشیخ احمد الجوهری الکبیر المصری المتوفی سنہ ۱۱۸۱
وهو اخذ عن الشیخ محمد الزرقانی واحمد النفراوی ومحمد بن عبدالله
السجلماسی المغربی وعید النمرسی والشیخ ابی المواهب البکری
وعبدالحی بن عبدالحق الشرنبلالی الحنفی والشهاب احمد النخلی وعبدالله
ابن سالم البصری وعبدربه بن احمد الدیوی الآخذ عن الشرنبلالی
وامام الازهر رضوان الطوخی الآخذ عن الشبراملسی والشمس محمد بن
منصور الاطفیحی الاخذ عن البابلی وعن المزاحی وعن الشوبری وغیرهم
ومنهم الشیخ منصور المنصوری الازهری المصری عن العلامة سلیمان
المنصوری عن الشیخ عبدالحی الشرنبلالی عن الشیخ سلطان المزاحی
والشیخ احمد بن محمد الخفاجی والشیخ علی الشبراملسی وهو عن الشیخ
علی الاجهوری عن نور الدین القرافی عن السیوطی واخذ الشبراملسی
ایضا عن الشیخ ابراهیم اللقانی عن ابی المنجا سالم السنهوری عن الغیطی
عن القاضی زکریا الانصاری ویروی ایضا عن الرملی بالاجازة
العامة فان الرملی اجاز اهل عصره وکان اذذاک عمر الشبراملسی

مشائخ الشبراملسی

الشیخ الرملی اجاز لاهل عصره

اربع سنين **ومنهم** الشيخ اسماعيل النقشبندی عن الشيخ ابی طاہر الکردی المدنی **ومنهم** العلامة السيد عبد الله مير غنی عن الشيخ احمد النخلی

وممن اخذ عنهم الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار الشيخ العلامة السيد علی بن عبد البر الحسنی الونائی المتوفی سنہ ۱۲۱۱ عن العلامة شهاب الدين احمد جمعة البجيرمی عن المعمر احمد بن رمضان ابن عزام الشافعی الازهری عن الشمس البابلی عن الشمس الرملی والعارف بالله عبد الوهاب الشعرانی عن شيخ الاسلام زكريا الانصاری **ومنهم** العلامة مفتی الحجاز الشيخ عبد الملك ابن عبد المنعم بن تاج الدين القلعی الحنفی المتوفی سنہ ۱۲۲۸ عن الشيخ عبد المنعم عن والده الشيخ تاج الدين عن الشيخ حسن العجيمی والشيخ عبد الله البصری **ومنهم** الشيخ محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبری المتوفی سنہ ۱۲۲۱ عن والده المتوفی سنہ ۱۱۸۵ عن الشيخ محمد ابن عقيلة عن الشيخ احمد بن محمد الشهير بابن عبد الغنی عن المعمر محمد بن عبد العزيز المنوفی عن المعمر ابی الخير عمر بن عموس الرشيدی عن شيخ الاسلام زكريا الانصاری

واخذ الشيخ محمد الكزبری ايضا عن الامام الكبير والعارف بالله الشهير عبد الغنی النابلسی عن شيخ الاسلام الحافظ نجم الدين محمد الغزی



عن والده بدر الدین محمد الغزی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری

واخذ ایضا عن الشیخ احمد المنینی وعن خال والده الامام الشهیر
ای الشیخ محمد الکزبری ۱۲

بالشافعی الصغیر الشیخ علی بن احمد الکزبری واخذ الشیخ عبد الرحمن

والد الشیخ محمد الکزبری ایضا عن الامام الفقیه الشیخ محمد الکاملی و

الشیخ محمد ابی المواهب الحنبلی والشیخ عبد القادر المجلد التغلبی الحنبلی

والشیخ المعمر الشیخ عبد الرحمن المجلد الحنفی السلیمی وغیرهم مما هو مذکور

فی کراسۃ لہ جمع فیها بعض اسانیده فی الصحیحین وبعض الکتب

ومنهم الشیخ احمد بن عبید العطار المتوفی سنہ ۱۲۱۸ عن الشیخ اسمٰعیل العجلونی

والشیخ محمد الغزی والشیخ احمد المنینی وهم یروون عن محدث الشام

محمد ابی المواهب الحنبلی البعلی عن الشیخ تقی الدین عبد الباقی الحنبلی

البعلی عن المعمر المسند ابی عبد الرحمن محمد حجازی الواعظ ویروی

الشیخ ابو المواهب عن الشیخ محمد العبشی عن الشیخ الامام مفتی الانام

علی مذهب ابی حنیفۃ بدمشق الشام عبد الرحمن بن علاء الدین بن عماد الدین العمادی

عن محمد محب الدین عن محمد البدر الغزی عن القاضی زکریا ح والشیخ

محمد العبشی یروی عن الشمس محمد المیدانی عن الشیخ محمد الرملی عن

ثبت ابن عابدین ۱۲

مشائخ الشیخ ابی المواهب

الشیخ زکریا الانصاری **ویروی** الشیخ ابو المواهب ایضاً عن الشیخ خیر الدین شیخ الافتاء بالدیار الرملیہ وکانت تاتیہ الاسئلۃ من سائر الاقطار عن الشیخ احمد امین الدین عن والدہ عبد العال الحنفی عن القاضی زکریا الانصاری **ومن مشائخ الشیخ اسمٰعیل العجلونی** الشیخ محمد الولیدی المکی المتوفی سنہ ۱۱۳۳ھ وهو یروی عن الشیخ احمد البنا الدمیاطی عن شیخہ الشیخ محمد بن عبد العزیز المنوفی المعمر عن الشیخ ابی الخیر بن عموش الرشیدی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری و **یروی** عن الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی عن مشائخہم الاتی ذکرہم **ومن مشائخ العجلونی** الشیخ محمد الضریر الاسکندرانی وهو اخذ عن الشیخ عبد الباقی الزرقانی والشیخ ابراهیم الشبرخیتی والشیخ یحیی المغربی الشاوی والشیخ محمد الغر نابلی جمیعهم عن الشیخ سلطان المزاحی **ومن مشائخ العجلونی** الشیخ ابو طاهر بن ابراهیم الکورانی المدنی والشیخ ابو الحسن السندی المتوفی سنہ ۱۱۳۸ھ والشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ تاج الدین القلعی والشیخ محمد عقیلۃ المکی والشیخ عبد الغنی النابلسی والشیخ الیاس الکردی والشیخ

ثبت ابن عابدین

مشائخ العجلونی

يونس المصري الكفراوي والشيخ عبد الرحيم الازبكي والشيخ اسماعيل الحائك والسيد نور الدين الدسوقي وغيرهم **ومن مشائخ الشيخ عمر بن عبد الكريم** الشيخ محمد الشنواني عن ابي العزائم عيسى بن احمد البراوي عن الشيخ احمد الدفري عن الشيخ سالم البصري عن والده الشيخ عبد الله بن سالم البصري **ومن مشائخ** الشيخ العلامة السيد محمد مرتضى الزبيدي كتابة المتوفى ١٢٠٥ه وهو يروي عن الشمس محمد بن احمد بن حجازي العشماوي والشيخ الشهاب احمد بن عبد المنعم الدمنهوري وهما عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري **واخذ** الشيخ عمر ايضا عن الشيخ صالح الفلاني عن مشائخه الآتي ذكرهم **ويروي العلامة مولانا محمد اسحاق** عن جده لامه العلامة مولانا الشيخ عبد العزيز المحدث الدهلوي عن والده العالم الكبير والفاضل الشهير المفسر المحدث مولانا ولي الله الدهلوي عن الشيخ ابي طاهر محمد بن ابراهيم الكردي عن ابيه عن الامام صفي الدين احمد بن محمد القشاشي المدني المتوفى ١٠٧١ه عن الشيخ ابي المواهب احمد الشناوي المتوفى ١٠٢٨ه عن جماعة من المشائخ منهم ابوه علي بن عبد القدوس عن الشيخ

ذكر مشائخ احمد الشناوي

تلميذ السيد صبغة الله البروجي والبروج بلدة من صوبة كجرات والشناوي بكسر الشين المعجمة وتشديد النون نسبة الى بعض الامكنة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

احمد ابن حجر المكي والشيخ عبد الوهاب الشعراني كلاهما عن الزين زكريا ومنهم
الشيخ محمد بن ابي الحسن البكري عن والده عن الزين زكريا ومنهم الشمس
محمد بن احمد الرملي عن والده عن الزين زكريا وعن الزين زكريا بلا واسطة
ومنهم الشيخ حسن الدنجيهي عن الجلال السيوطي واخذ الشيخ احمد
القشاشي[1] بالاجازة العامة عن الشمس الرملي عن الزين زكريا و

رواية القشاشي عن الرملي بالاجازة العامة

من مشائخ الشيخ ابراهيم[2] الكوراني الشيخ ملا محمد شريف بن يوسف بن ملا
ابن القاضي محمود بن ملا كمال الدين الكوراني الصديقي المتوفى سنة ١٠٧٨ ببلدة اب
من اعمال تعز باليمن وهو اخذ عن الشيخ عبد الباقي بن عبد الباقي البعلي
ثم الدمشقي الحنبلي عن الشيخ علاء الدين البابلي واخذ ايضا عن الفقيه
علي بن علي بن محمد الحلبي عن الشيخ ابن حجر المكي ومن مشائخ الشيخ الكوراني (اي الشيخ ملا محمد شريف ١٢)
الشيخ نجم الدين محمد ابن الشيخ بدر الدين محمد بن الشيخ رضي الدين
محمد العامري الغزي ثم الدمشقي المتوفى سنة ١٠٦١ وهو اخذ عن والده عن القاضي

---

[1] ورواية القشاشي عن الرملي بالاجازة العامة ذكره الشاه ولي الله في الارشاد والبديري في ثبته ١٢ العبد الفقير الى العلي الغفور
[2] والشيخ ابراهيم ممن اجاز اهل عصره ذكره العلامة ابن عابدين في ثبته ناقلا من القول السديد باتصال الاسانيد ثبت الشهاب احمد المنيني فانه قال فيه وقد اخبرني باذنه لاهل عصره الشيخ محمد بن الطيب المغربي نزيل المدينة المنورة وهو ثقة ثبت والله تعالى اعلم ١٢ عبد الهادي غفر الله له ولوالديه

ذكريا **ومن مشائخ الكوراني** الفاضل ملا عبد الكريم بن الملا ابي بكر الكوراني

المتوفى سنة ١٠٥٠ خمسين والف وهو اخذ عن الشمس الرملي عن الزين زكريا **ومن مشائخه** ايضا

الشيخ ابو العزائم سلطان بن احمد المزاحي المتوفى ذكره **وروى الشيخ محمد ابو طاهر**

المدني الكوراني عن العلامة الشيخ عبد الله البصري والشيخ محمد بن سليمان المغربي المكي والشيخ حسن

بن علي العجيمي والشيخ احمد النخلي وغيرهم فاما الشيخ عبد الله البصري والشيخ محمد بن سليمان المغربي فقد

تقدم ذكر مشائخهما **واما الشيخ ابو الاسرار** حسن بن علي العجيمي المكي الحنفي

المتوفى سنة ١١١٣ بالطائف فله **مشائخ شهيرة منهم** الشيخ محمد بن علاء الدين

البابلي والشيخ الامام صفي الدين احمد بن محمد القشاشي المدني و

الشيخ عيسى بن محمد الثعالبي الجعفري والشيخ محمد بن سليمان المغربي

والشيخ علي بن الجمال والشيخ منصور الطوخي والشيخ علي الشبراملسي

وقد سبق ذكر هؤلاء الاعلام **ومنهم** الامام زين العابدين بن عبد القادر

الطبري عن والده عن الشمس محمد الرملي عن القاضي زكريا واخذ

ايضا عن الشيخ عبد الواحد الحصاري عن شمس الدين محمد الغمري والشرف

عبد الحق السنباطي كلاهما عن الحافظ ابن حجر **ومنهم** الشيخ المعمر العارف

مشائخ حسن العجيمي

مشائخ زين العابدين بن عبد القادر الطبري

له ذو في العجالة النافعة البابلي وفي حاشيتها باهل قرية من قرى مصر والله تعالى اعلم ١٢ عبد الهادي غفر له

احمد بن محمد العجل[1] عن جماعة منهم البدر محمد بن رضى الدين الغزى والامام

كنابة ١٢

يحيى الطبرى كلاهما عن الحافظ السيوطى ومنهم الشيخ قطب الدين محمد بن

احمد الحنفى المكى عن الشرف عبد الحق السنباطى **ومن مشائخ الشيخ**

حسن العجيمى الشيخ العلامة جمال الدين محمد بن رسول البرزنجى

الحسينى المتوفى سنة ١١٠٣ عن جماعة من العلماء المشاهير منهم الملا محمد شريف الكورانى

والشيخ احمد القشاشى المدنى والشيخ ابراهيم الكورانى واخذ بدمشق

عن الشيخ عبد الباقى الحنبلى وببغداد عن الشيخ مدلج وبمصر عن الشيخ

محمد البابلى وعلى الشبراملسى وسلطان المزاحى ومحمد[2] الغنانى وبالحرمين

عن الوافدين اليهما كالشيخ اسحاق بن جمعان الزبيدى وعلى الزبيجى

وعبد الملك السجلماسى وغيرهم **ومن مشائخ الشيخ العجيمى**

الشيخ عبد الرحيم بن الشيخ الصديق الخاص جاز مراسلة من زبيد و

هو خاتمة الرواة عن السيد طاهر بن الحسين الاهدل بالاجازة

ومعناه النسيم فى بعض النسخ الاول الشارد ١٢ عبد الهادى

[1] العجل بكسر الجيم ـ ابن عابدين ـ عجل كحذر ـ حسن الوفا ١٢ عبد الهادى غفر الله له ـ

[2] وهو اخذ عن الشيخ على الحلبى عن الزيادى عن الشمس الرملى عن شيخ الاسلام زكريا واخذ الغنانى ايضا عن البرهان اللقانى بسنده كذا فى الجواهر الغوالى فى ذكر الاسانيد العوالى للعلامة محمد البديرى الدمياطى الشافعى ١٢ عبد الهادى ـ

عن الحافظ الديبع عن الحافظ[1] السخاوی عن الحافظ ابن حجر۔ ومنهم الشيخ الفاضل المعمر الملا يعقوب الكردی الخطيب ببلدة المجاور بالمدينة المنورة وهو قد شملته الاجازة العامة من الشيخ احمد بن حجر الهيتمی فان مولده كان قبل الالف بخمس و ثلاثين سنة و وفاة ابن حجر فی سنة ٩٩٥ ومنهم الشيخ العلامة ابراهيم بن محمد الميمونی والشيخ الامام ابو الارشاد علی الاجهوری المالكی وهما اخذا عن جماعة من الافاضل منهم العلامة شمس الدين بن

[1] هو الحافظ شمس الدين محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابی بكر بن عثمان السخاوی نسبة الی سخا قرية من قری مصر المصری المقری الشافعی الاثری ولد فی الربيع الاول سنة ٨٣١ اخذ عن جماعة لا يحصون تزيدون علی اربع مائة وسمع الكثير علی الحافظ ابن حجر العسقلانی واقبل عليه اقبالا بالكلية ولم يفارقه الی ان مات وارتحل الی حلب ودمشق والقدس ونابلس والرملة وبعلبك وحمص وغيرها وحج بعد وفاة شيخه ابن حجر واخذ عن ابی الفتح والبرهان الزمزمی والتقی بن فهد وابن ظهيرة ورجع الی القاهرة ثم توجه الی الحج سنة ٨٧٠ وحدث هناك باشياء من تصانيفه ولما رجع بالقاهرة شرع فی املاء تكملة تخريج شيخه للاذكار ثم حج سنة ٨٨٥ وجاور الی سنة ٨٨٧ ثم حج سنة ٨٩٢ وجاور الی سنة ٨٩٤ ثم حج فی سنة ٨٩٦ وجاور الی اثناء سنة ٨٩٨ ثم جاور بالمدينة الی ان توفی فی شعبان سنة ٩٠٣ هناك ومن تصانيفه فتح المغيث بشرح الفية الحديث والمقاصد الحسنة فی بيان الاحاديث المشتهرة علی الالسنة والقول البديع فی الصلوة علی الحبيب الشفيع والضوء اللامع وعمدة المحتج فی حكم الشطرنج والمنهل العذب الروی فی ترجمة النووی والجواهر والدرر فی ترجمة شيخه ابن حجر والفوائد الجليلة فی الاسماء النبوية والفخر العلوی فی المولد النبوی ورجحان الكفة فی مناقب اهل الصفة والاصل الاصيل فی تحريم النقل من التوراة والانجيل وغير ذلك كذا فی النور السافر فی اخبار القرن العاشر قال الجامع المسكين ومن تصانيفه ارتياح الاكباد بارباح فقد الاولاد ظفرت علی مطالعته بمدينة المنورة سنة ١٣٢٣ وجدته مفيدا جدا فی بابه

محمد عبد الهادی غفر الله له۔

محمد بن الشهاب احمد الرملي والشيخ حسن الكرخي والعلامة عمر بن الجائي ثلاثتهم عن قاضي القضاة زكريا بن محمد الانصاري **ومن مشائخ الشيخ العجيمي** الشيخ محمد بن احمد الشوبري الحنفي عن الشمس محمد بن احمد الرملي **ومنهم** العلامة الشيخ عبد الغني بن الشيخ اسمٰعيل النابلسي الحنفي فان المترجم له اجتمع واخذ عنه في رحلته الى الحجاز واستدعى منه الاجازة له ولاولاده وطلبهما منه نهار السفر في العشرين من ذي الحجة نظما ونا وله مجموعة فيها الاجازات المثبتات الجامعة لخطوط مشائخه الثقات فكتب له الاستاذ فيها بديهة **قوله**

اجازة العلامة عبد الغني النابلسي للشيخ حسن العجيمي

الحمد لله رب الفضل والمنن ... وحافظ العبد في سر وفي علن

معلي الاسانيد بالتقوى لعارفه ... وفاتح الكنز بالذكر لمؤتمن

ثم الصلاة على المختار سيدنا ... مع السلام الذي يسمو مدى الزمن

وبعد فالكامل البحر الخضم ومن ... شاعت فضائله في الشام واليمن

علامة الوقت ان تصغى لمنطقه ... وجدته بلبل الانشاد على فنن

وهو العجيمي تعظيما الصغره ... قد فاق في اسمه بين الورى حسن

ع الخفيف بالعين وبالفاء . الشلل [illegible] ١٢ [illegible]

ارادمنى لابدى الاجازة عن ... مشائخى فى طريق العلم والسنن

وان اجيز له فيما به سمحت ... يد العناية مع ضعفى ومع وهنى

من التصانيف نثرا كان ذلك او ... نظما الذى كل علم فى الانام سنى

وحيثما قد رأى اهل ذاك فقد ... اجزته وبنيه عامرى السكن

محمد وكذا بنتاه صالحة ... ايضا وعائشة صينت من المحن

بكل ما قد روينا عن مشائخنا ... من العلوم التى تسمو ولم تهن

منهم امام التقى والفضل نسبته ... لشبراملسى على الاسم واللسن

عن احمد بن خليل من قد اشتهر ... السبكى عن نجمنا الغيطى ذى الفطن

عن شيخه زكريا ذى الفضائل عن ... ركن التقى العسقلانى زهرة الزمن

وفى تآليفنا نثرا ومنتظما ... فى كل فن كروض فى الكمال جنى

واننى لابن اسماعيل مشتهر ... ادعى نابلسى باسم عبد غنى

ومولدى كان فى الخمسين منضبطا ... من بعد الف عسى مولاى يرحمنى

نظمت هذا له فى جمعة حصلت ... بمكة يوم سير الحاج للوطن

نهار عشرين من ذى حجة مائة

وخمسة بعد الف عام لدنى

فلما رأى صاحب الترجمة سرعة اجابة الاستاذ وبداهته كتابة النظم المزبور عجب
من ذلك الى الغاية وقال ما رأيت مثل هذه البداهة بحيث يجيز لى
نظما بداهة ويذكر اسمى واسم اولادى والسند ويكتب ذلك مبيضا
فى المجموعة من غير توقف ولا اهمال فكر فى وقت رحيله من مكة المكرمة
واشتغال فكره فى امور السفر ما هذا الا فتح واعتناء من الله تعالى به كذا
فى الورد القدسى والوارد الانسى. وللشيخ عبد الغنى رحمه الله
تعالى مشائخ اجلة كثيرون منهم شيخ الاسلام ومسند بلاد الشام
الحافظ نجم الدين محمد الغزى كما تقدم ومنهم العلامة شيخ الاسلام
تقى الدين عبد الباقى الحنبلى البعلى عن المعمر المسند الى عبد الرحمن
محمد حجازى الواعظ ومنهم العلامة الشيخ عبد القادر ابن الشيخ مصطفى الصفورى الشافعى
وهو يروى عن الشيخ القاضى المولى عبد الرحيم الشعرانى وهى عن العارف
الكبير الشيخ محمد البكرى عن شيخ الاسلام ومنهم العلامة السيد محمد
ابن كمال الدين محمد بن حمزة الهاشمى الحنفى نقيب السادة الاشراف
بدمشق الشام والشيخ محمد المحاسنى الحنفى خطيب دمشق الشام
والعلامة الشيخ كمال الدين الفرضى الشافعى والعلامة الشيخ محمد الاسطوانى

مشائخ الشيخ عبد الغنى النابلسى

والعلامة محمود الكردى **ومن مشائخ الشيخ العجيمي** الشيخ عفيف الدين
ابو سالم عبد الله بن محمد العياشى المغربي المالكى سمع عليه اطرافا من كتب
شتى واستفاد منه علوما غريبة ولبس منه الخرقة وتلقن منه الذكر و
اجاز له وكانت بينهما خصوصية **حتى** ان العياشى لما وصل الى طرابلس
المغرب عام رجوعه الى بلده كتب اليه مؤرخا يوم السابع والعشرين من
رجب ١٠٧٣ فذكر فى اثنائه ما صورته واعلمك ايها الخليل انى
قد اتخذتك دون كل من احببته خليلا ولم اكتب بلفظ الخليل
لاحد قبلك ولا اكتب بها لاحد بعدك اذ لم ترعيني ولا اعتقد قلبى
احدا وفى بحق الخلة والاخوة غيرك ثم كتب اليه كتابا صورته من العبد
الفقير الى الله تعالى ابى سالم عبد الله بن محمد بن ابى بكر العياشى المغربى
كان الله له آمين الى الاخ فى الله تعالى العالم الكامل الواصل العارف
بالله تعالى حبينا الوافى وخليلنا المصافى الشيخ حسن بن على العجيمي المكى
الحنفى فسح الله فى مدته ورزقنى نصيبا وافرا من مودته سلام الله
تعالى ورحمته وبركاته على اخى وخليلى وحبيبى ومونسى فى غربتى و
خليفتى فى الحرم الشريف بعدى وبنى من اتخذت معه فى ذات الله

اتحاد الروح والجسم واللفظ بالمعنى حتى صح ان ينشد فى حقى وحقه

انا من اهوى ومن اهوى انا ✽ نحن روحان حللنا بدنا

فاذا ابصرتنى ابصرته ✽ واذا ابصرته ابصرتنا

تشامت روح مشرقية ومغربية فحنت كل واحدة الى الفها فى عالم
الارواح الذى خلق قبل عالم الاشباح بالفى عام فاسئل الله ان يحقق
لى ذلك حتى يشرق فى قلبى بعض ما اودعه الله الى اخر ما ذكره وهو
اى العياشى اخذ عن مشائخه العظام **منهم** الشيخ ابو مهدى
الثعالبى الجعفرى وللعياشى رحلة فى المجلدين مطبوعة بالمغرب ذكر
فيها اشياخه واجازاتهم له مفصلا وفيها فوائد كثيرة ظفرت على
مطالعتها بمكة المكرمة نفعنا الله بها وبفيوضه امين **ومنهم**
اى من مشائخ الشيخ حسن العجيمى الشيخ احمد البرى المدنى والشيخ محمد
المرابط بن الشيخ محمد بن ابى بكر الدلائى والشيخ على بن محمد الربيعى الزبيدى
والشيخ عبد الباقى المزجاجى والشيخ محمد التنقيرى والشيخ المفتى عبد
الفتاح ابن الشيخ صديق الخاص والقاضى اسحاق جمعان والشيخ
ابو زكريا يحيى الشاوى المغربى والعلامة الشيخ ابراهيم جمعان

عه وجدت هذا الشعر فى الجزء الاول من كتاب وفيات الاعيان لابن خلكان صفحة ١٢٣ محمد عبد الهادى عفى عنه ١٢

اجازكتابة والسيد الصوفى ابوبكر بن سالم شيخان والسيد محمد بن عبد الرحمن العيدروس والشيخ حسن بن عمار الشرنبلالى وغيرهم واما الشيخ احمد النخلى المتوفى سنة ۱۱۳۰ فهو اخذ عن الشيخ صفى الدين احمد القشاشى والشمس البابلى والشيخ عيسى الثعالبى والشيخ محمد بن سليمان والشيخ على بن الجمال والشيخ خير الدين الرملى وقد سبق ذكر هؤلاء الاعلام واخذ ايضا عن الشيخ عبد الله بن سعيد باقشير عن العلامة السيد عمر بن عبد الرحيم المصرى عن العلامة شمس الدين محمد بن احمد بن حمزة الانصارى الرملى واخذ ايضا عن الشيخ محمد بن علان البكرى الصديقى عن محمد حجازى الواعظ ومن مشائخ الشيخ احمد النخلى الشيخ سليمان الضيلى القرشى والسيد عبد الكريم الكورانى الحسينى والشمس الميدانى والشيخ ابراهيم الحلبى الصابونى والشيخ عبد الرحمن العمادى ويروى الشيخ احمد ولى الله ايضا عن الشيخ تاج الدين القلعى الحنفى عن الشيخ حسن العجيمى ويروى ايضا عن الشيخ عبد الرحمن بن الشيخ احمد النخلى عن ابيه قال الشيخ ولى الله رحمه الله تعالى

تخفيف الميم ۱۲

مشائخ حضرة الشاه ولى الله الدهلوى

ثبتہ المسمی بالارشاد الی مهمات علم الاسناد وقد اخذت معظم هذا الفن
ن ابی طاهر محمد بن ابراهیم الکردی الهمدانی وسمعت من الشیخ تاج
لدین القلعی الحنفی مفتی مکہ اوائل الستہ وشیئا من مسند الدارمی
وموطأ محمد واثاره واجازنی لسائرها وبجمیع ما تصح لہ روایتہ
ن العجیمی **وقال فیہ ایضا** اما النخلی فلہ رسالۃ جمع فیها اسانیدہ
جازنی بها ابو طاهر عنہ وناولنیها الشیخ عبد الرحمن النخلی ابن
الشیخ احمد النخلی المذکور واجازنی بها عن ابیہ انتهی

تتمۃ فی ذکر اتصال اسانید شیخ الاسلام القاضی زین الدین زکریا الانصاری وحافظ عصرہ الشیخ جلال الدین السیوطی رحمهما اللہ تعالی

قال الشیخ
ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فی الارشاد - سند هذین الامامین ومن
فی طبقتهما ینتهی الی ثلثۃ من المسندین الکبراء الذین بهم اتصلت
اسانیدهم من بعدهم بمن قبلهم **احدهم** المسند المعمر الصالح
شهاب الدین احمد بن ابی طالب الحجار المعروف بابن شحنۃ
والثانی العالم الفقیہ رحلۃ الآفاق مسند العصر فخر الدین

ابو الحسن علی بن احمد بن عبد الهادی المعروف بابن البخاری والثالث
الحافظ الثقة الامین شرف الدین عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی اما
ابن شحنہ فاخذ الزین عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامی عنہ
والسیوطی عن ابن مقبل عن ابن البرهان الشامی عنہ واحمد الجوخی عنہ واما
ابن البخاری فالزین اخذ عن ابن الفرات والحافظ ابن حجر و
محمد بن مقبل جمیعا عن عمر بن الحسن الصلاح بن ابی عمر کلاهما عنہ
والسیوطی عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنہ واما الدمیاطی
فالزین اخذ عن ابن فرات عن محمود بن خلیفۃ المنبجی عنہ والسیوطی
عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنہ انتہی اتصال اسانید هؤلاء المشائخ الثلاثۃ
یُعلم فیما نذکر اسانید الکتب والمسلسلات ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ومن
مشائخ شیخنا محمد عبد الحق العلامۃ المفسر المحدث الشیخ
عبد الغنی المجددی الدهلوی المدنی المتوفی سنہ ١٢٩٦ وهو یروی عن والده
العارف باللہ الشیخ ابی سعید بن الصفی الدهلوی وعن شیخہ مولانا
المحدث محمد اسحق کلاهما عن العلامۃ الاجل الشیخ عبد العزیز الدهلوی
المتوفی سنہ ١٢٣٩ واخذ الشیخ ابو سعید ایضا عن خالد الشیخ سراج احمد عن

بيه محمد مرشد عن ابيه محمد ارشد عن ابيه فرخ شاه عن ابيه
خازن الرحمة محمد سعيد عن ابيه العارف المجدد احمد السرهندي
عن يعقوب الصيرفي الكشميري عن العلامة ابن حجر المكي بسنده
واخذ ايضًا عن قطب وقته العلامة غلام علي الدهلوي عن العارف
بالله مظهر جان جانان عن العلامة الحاج محمد السيالكوتي عن
الشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ عبد الاحد ابن خازن الرحمة
عن والده بسنده السابق ذكره **ومن مشائخ الشيخ عبد الغني**
الشيخ مخصوص الله ابن الشاه رفيع الدين ابن الشاه ولي الله
الدهلوي **ومن مشائخ عبد الغني** العلامة المحدث بدار الهجرة
الشيخ محمد عابد بن احمد علي السندي المدني عن مشائخه الآتي
ذكرهم **ومن مشائخ عبد الغني** الشيخ ابو زاهد اسمٰعيل بن
ادريس الرومي المدني وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ
محمد طاهر سنبل المكي والشيخ صالح الفلاني والشيخ عبد الملك القلعي
مفتي مكة المكرمة والشيخ محمد بن عبد الرحمن الكزبري الدمشقي
وقد سبق ذكر هؤلاء الاعلام **ومنهم** اي من مشائخ ابن ادريس

مشائخ الشيخ عبد الغني

مشائخ ابن ادريس الرومي

الرومی العلامة الشیخ عبد الله الشرقاوی المتوفی [سنہ ۱۲۲۷] عن الشیخ محمد الحفنی [ہ]
المتوفی [سنہ ۱۱۸۱] عن الشیخ محمد البدیری الدمیاطی الشهیر بابن المیت عن الشیخ
ابراهیم الکورانی والشیخ نور الدین ابی الضیاء الشیخ علی الشبراملسی
وعن شیخ القراء محمد بن قاسم البقری والشیخ عبد المعطی البصیر المالکی
کلاهما عن البرهان ابراهیم اللقانی وعن امام الازهر الشیخ منصور
الطوخی والشهاب احمد البشبیشی والعلامة زین الدین الدمیاطی [ثلاثتهم]
عن العلامة الشیخ سلطان بن احمد المزاحی واخذ الحفنی ایضا
عن الشیخ محمد بن عبد الله السجلماسی المغربی والشیخ عید بن علی
ابن عساکر النمرسی المصری الآخذین عن عبد الله بن سالم البصری
واخذ الشیخ عبد الله الشرقاوی ایضا عن الشیخ محمد الفارسی والشیخ
عطیة الاجهوری کلاهما عن الشیخ محمد العشماوی عن الشیخ عبد الله
البصری واخذ ایضا عن الشهاب احمد الجوهری السابق ذکره وعن
الشهاب احمد بن عبد الفتاح المجیری الشهیر بالملوی الشافعی الازهری
المتوفی [سنہ ۱۱۸۱] وهو اخذ عن الشهاب احمد بن الفقیه وهو عن الشبراملسی

مشائخ الحفنی

ثبت ابن عابدین

ہ وکان مولده رحمه الله تعالیٰ فی سنہ ۱۱۰۰ کذا فی هامش ثبت الامیر ۱۲ عبد الهادی غفرله

وعن الجمال منصور المنوفی عن الشرنبلالی وآخذ الشهاب المکی ایضًا عن الشیخ احمد غانم النفراوی الاخذ عن عبد الباقی الزرقانی وعن خلیل اللقانی وعن عبد الجواد بن القاسم المحلی الاخذ عن الشبراملسی وعن الشیخ سلطان المزاحی وعن الشمس البابلی وآخذ الشهاب ایضا عن محمد بن عبد الباقی الزرقانی شارح المؤطا والمواهب الاخذ عن ابیہ وعن الاجهوری - وآخذ الشهاب ایضا عن العلامتین المکیین الشهاب احمد النخلی وعبد اللہ بن سالم البصری وآخذ الشهاب ایضًا عن العابد الزاهد المنلا الیاس الکورانی وآخذ ایضًا عن ابی العزمحمد ابن الشهاب العجمی الاخذ عن والدہ وعن البابلی وعن ابن سلیمان المغربی وآخذ ایضا عن ابی الانس محمد بن عبد الرحمن الملیجی الاخذ عن الصفی القشاشی وعن البابلی ومنهم الشیخ ابراهیم النابلسی حفید قطب العارفین الشیخ عبد الغنی النابلسی عن جدہ

ومن مشائخ شیخنا الشیخ عبد الحق العلامۃ الشیخ تراب علی

ابن شجاعت علی اخذ عنہ شیخنا اکثر العلوم فقها وحدیثا وغیرهما و

ع نسبۃ الی قریۃ من قری مصر کذا فی حاشیۃ العجالۃ النافعۃ العبد الهادی مسکین غفرلہ

قرأ علیہ الامہات الست وھو اخذ عن مشائخ کثیرین من اجلہم العلامۃ المحدث مولانا محمد اسحق الدھلوی واخذ بمکۃ المکرمۃ عن العلامۃ الفھامۃ الشیخ الاجل عبد اللہ سراج وسیأتی ذکر مشائخہ الاعلام بحول اللہ وقوتہ

صورۃ اجازۃ الشیخ عبد الحق

وھذہ صورۃ الاجازۃ التی کتبہا لی شیخنا العلامۃ محمد عبد الحق النقشبندی ادام اللہ فیوضاتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین **اما بعد** فیقول عبدہ الضعیف محمد عبد الحق ابن مولانا المولوی شاہ محمد بن یار محمد عاملھم اللہ بفضلہ العمیم ان الصالح الاسمی والبرکۃ العظمی المولوی الحاج عبد الھادی سلمہ اللہ الازلی الابدی قد سمع منی سورۃ الفاتحۃ وسورۃ الصف وکتبت لہ سند القرآن المجید واجزت لہ روایۃ سورۃ الفاتحۃ وسورۃ الصف وغیرھما واجزت لہ بکل مرویاتی اجازۃ عامۃ تامۃ اللھم زدہ علماً وفھماً ووفقہ لما تحب وترضی وعافہ فی الدنیا والآخرۃ واجعل خاتمتنا علی الخیر والسعادۃ۔

حررہ فی التاسع عشر من محرم الحرام سنۃ الرابع والعشرین

وثلثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية على صاحبها الف الف صلوة وتحية بمكة المكرمة زادها الله تعظيما وتشريفا واجلالا ومهابة والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا كثيرا

(محمد عبد الحق ١٣٨١)

الشيخ الثاني

۲

ومن مشائخنا المكيين استاذنا العلامة الحبر الفهامة مجمع محاسن الخصال مطلع صبح الفضل والافضال الشيخ صالح ابن العلامة الصديق كمال الحنفي[له] الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام وشيخ العلماء بمكة المكرمة متع الله المسلمين بفيوضاته۔

يزدحم الناس على درسه ولاسيما العامة ويستفيد بافاداته فائدة تامة وقد حضرت في درسه الحديثية والفقهية وانتفعت بلطائفه

[له] صفحہ ۲۲۲ وله شان نبيع وذكر شريف وهذا هو الذي ذكره الشيخ الصديق البوفاني في كتابه الروض الممطور في علماء شرح الصدور وشكرا لله تعالى على حصول نعمة شركته في درس حديثه رحمه الله تعالى وله مولفات مفيدة منها تبصرة الصبيان وتذكرة الاخوان ومعاشه كفاية الغلام للامام عبد الغني النابلسي طبع بمصر ومنها عقود الدرر النضيد في مناقب سيدنا الحسين الشهيد طبع سنه ١٣١٢ بمكة المكرمة ١٢ المسكين محمد عبد الهادي غفر الله له ولوالديه ولمشائخه امين؛

القدسیہ وحضرت فی سماع اوائل الحدیث للامام العلامۃ اسمٰعیل العجلونی
رحمہ اللہ تعالیٰ وقرأت علیہ شیئًا من اوائل صحیح البخاری رحمہ اللہ
الباری وقد لقّننی واجازنی بالتفسیر والحدیث والفقہ والمعقول
والاذکار والاوراد وغیرھا مما تجوز لہ روایتہ وکتب لی اجازۃ
بخطہ المبارک مع ختمہ فی اٰخرھا وھو اخذ عن مشائخ کثیرین منھم
والدہ العلامۃ المفضال الشیخ صدیق کمال عن شیخہ العلامۃ المحدث
المفسر الشیخ عبداللہ سراج المتوفی ۱۲۶۷ھ عن عمر ابن عبدالکریم العطار المکی
قد مر ذکرہ انفا وعن محمد بن ھاشم عن محدث دار الھجرۃ الشیخ
صالح الفلانی المتوفی ۱۲۱۸ھ عن مشائخہ الکرام منھم العلامۃ الشیخ محمد بن
محمد بن سنۃ العمری عن الشریف ابی عبداللہ محمد بن علی الوولاتی
عن الشیخ محمد بن محمد بن خلیل عرف بابن ارکماش الحنفی عن الحافظ
ابن حجر العسقلانی ومنھم الشیخ محمد سعید سفر عن الشیخ تاج
الدین محمد ابن عبدالمحسن القلعی الحنفی عن الشیخ حسن العجیمی وروی
الشیخ محمد سعید ایضا عن الشیخ ابی طاھر ابن الشیخ ابراھیم الکورانی
الشیخ محمد بن عبداللہ المغربی المدنی عن الشیخ عبداللہ البصری

مشائخ عبداللہ سراج

مشائخ صالح الفلانی

ومنهم الشيخ الشريف سليمان الدرعي عن الشيخ حسن العجيمي واخذ

الشيخ صديق كمال ايضاً عن العلامة المسند عبد الرحمن

ابن العلامة المحدث محمد الكزبري الدمشقي عن مشائخ اجلاء منهم والده الشيخ

الامام محمد بن عبد الرحمن الكزبري المتوفى سنة ۱۲۲۱ عن الامام الكبير والعارف بالله الشهير الشيخ عبد الغني

النابلسي عن الامام العارف الشيخ محمد بن احمد عقيلة المكي عن الائمة الثلاثة المكيين من ثبت ابن عابدين

ابي الاسرار الحسن بن علي العجيمي وعبد الله بن سالم البصري والشهاب احمد بن محمد

النخلي ومنهم الشيخ شهاب الدين احمد بن عبيد العطار المتوفى سنة ۱۲۱۸

المتقدم ذكره ومنهم الشيخ الامام صفي الدين خليل بن عبد السلام

المتوفى سنة ۱۲۰۰ عن والده الشيخ عبد السلام بالاجازة العامة عن والده الشمس

محمد الكاملي عن الحافظ نجم الدين محمد الغزي والشيخ تقي الدين

عبد الباقي الحنبلي ومنهم الشيخ العلامة المقدام الشيخ بدر الدين

محمد بن احمد المقدسي الشهير بابن بدير المتوفى سنة ۱۲۲۰ عن الشيخ شهاب الدين

احمد الراشدي المصري عن شيخ الاسلام عيد النمرسي عن حافظ

الامة الشمس محمد البابلي ومنهم العلامة الشيخ حسين المغربي

مفتي المالكية بمكة المشرفة عن الشيخ محمد بن الطيب المغربي عن

مشائخ عبد الرحمن الكزبري

عن الشيخ حسن العجيمي باستجازة ابيه له منه ومنهم العلامة الشيخ مصطفى[5] زين الدين ابو البركات ابن محمد بن رحمة الله بن عبد المحسن ابن جمال الدين الايوبي الانصاري الحنفي الدمشقي الشهير بالرحمتي المتوفى سنة ١٢٠٥ وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عبد الغني النابلسي والشيخ محمد الغزي والشهاب احمد المنيني والسيد عمر بن احمد ابن عقيل السقاف باعلوي سبط العلامة عبد الله بن سالم البصري والشيخ محمد سعيد سنبل والشيخ عبد الرحمن الفتني والشيخ محمد بن الطيب المغربي وخاتمة العلماء المحققين ببغداد الشيخ عبد الله السويدي ورحل الى مصر واخذ عن علمائها منهم الشيخ المعمر الشهاب احمد الملوي والشيخ حسن بن على المدابغي والعارف الشيخ محمد بن سالم الحفني والشيخ محمد الدفري وغير هؤلاء كذا في ثبت ابن عابدين وفيه ايضا واجاز (اى الرحمتي) لاهل عصره ومن ادرك جزءا من حياته بجميع مروياته كما رأيته في اجازة منه للسيد محمد كمال الدين الغزي مفتي الشافعية بدمشق مكتوبة بخطه ضمن مكتوب للمجاز المذكور سنة ١٢٠٠[9] وكانت وفاته بعد العصر في خامس ذي الحجة سنة ١٢٠٥ خمس

[9] كذا رأيته في الاصل ولعله سنة ١٢٠١ كما مر ١٢ عبد الحي

[5] ولد بدمشق ليلة الاربعاء رابع عشر محرم سنة ١١٣٥ كذا في ثبت ابن عابدين ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

مائتين والف بعلة الاستسقاء ودفن بمنزلة يقال لها السيل فانه
ذهب الى الطائف لزيارة سيدنا ابن عباس رضى الله تعالى عنه
ثم قصد الحج فادركته المنية فى الطريق ودفن هناك رحمه الله تعالى
وله حاشية على شرح التنوير للعلائى مفيدة كتب منها ثلاثة اجزاء
جزآن من الاول وجزء من الاخير ولم يتيسر له اتمامها وحاشية
على المنح ولم تتم ايضا وغير ذلك انتهى ومنهم السيد الامام والسند الهمام
نور الدين على بن عبد البر الحسينى الشهير بالونائى والشيخ صالح الفلانى
والشيخ عبد الملك ابن الشيخ عبد المنعم ابن الشيخ تاج الدين القلعى والشيخ
محمد طاهر سنبل والشيخ عبد الله الشرقاوى وقد تقدم ذكر هؤلاء الاعلام
ومنهم سيد شهاب الدين احمد بن علوى باحسن الشهير بجمل الليل المتوفى سنة ١٢... والشيخ
الامير الكبير والشيخ زين الدين عبد الغنى ابن محمد هلال المتوفى سنة ١٢١٢ والامام المعمر السيد
ابراهيم بن محمد بن اسمعيل الامير الصنعانى المتوفى فى سنة ١٢١٣ والشيخ عبد اللطيف الزمزمى والشيخ عبد القادر
الصديقى المكى والشيخ عبد الرحمن الديار بكرى الاصل المكى المولد والمنشاء
والشهاب احمد العروسى وغيرهم **ومن مشائخ شيخنا صالح**
كمال عمدة الاقران ونخبة الاوان السيد احمد بن السيد زينى

دحلان المتوفی سنہ ۱۳۰۴ھ وهو يروی عن الشيخ عثمان الدمياطی عن العلامة محمد
ابن محمد بن احمد بن عبد القادر الامير وعن الشيخ محمد بن الشيخ علی بن الشيخ
منصور الشنوانی والشيخ عبد الله بن حجازی بن ابراهيم الازهری الشهير
بالشرقاوی فاما العلامة الشيخ محمد بن محمد الامير المتوفی سنہ ۱۲۳۲ فله مشائخ
اجلة منهم السيد العلامة نور الدين ابو الحسن علی بن احمد بن مكرم
الله الصعيدی العدوی المالكی المتوفی سنہ ۱۱۸۸ عن الشيخ محمد عقيلة المكی عن الشيخ
حسن بن علی العجيمی ومنهم العلامة الشيخ ابو الحسن سيدی علی بن محمد بن علی السقاط
المالكی عن الشيخ محمد الزرقانی عن والده الشيخ عبد الباقی عن
الشيخ علی الاجهوری عن الشيخ محمد بن احمد الرملی عن شيخ الاسلام
زكريا الانصاری واخذ الشيخ السقاط عن الشيخ عبد الله بن سالم
البصری والشيخ احمد النخلی ومنهم الشيخ حسن بن ابراهيم الجبرتی الحنفی
المتوفی سنہ ۱۱۸۸ عن الشيخ عبد الله بن سالم البصری والشيخ احمد النخلی والشيخ
عيد النمرسی ومنهم الشيخ شهاب الدين احمد الجوهری الكبير والشيخ

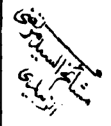
مشائخ الامير الكبير

كان الاجهوری ضريرا وسبب كونه ضريرا مذكور فی النصف الاول من رحلة العياشی ۱۲ عبد الهادی

هو ابو محمد احمد بن حسن بن عبد الكريم بن محمد بن يوسف الخالدی الجوهری ولد سنہ ۱۰۹۶
اجازه ابن سالم البصری ومحمد الزرقانی توفی سنہ ۱۱۸۱ ۱۲ عبد الهادی غفر له

احمد الملوی والشیخ محمد بن سالم الحفنی والسید[۵] محمد بن محمد بن محمد الحسنی البلیدی المغربی المالکی وغیرهم **واما الشیخ محمد الشنوانی فهو** یروی عن العلامة الشیخ ابی العزائم عیسی بن احمد البراوی عن الشیخ احمد الدفری عن الشیخ سالم البصری عن والده الشیخ عبد الله ابن سالم البصری ویروی ایضًا عن الشیخ محمد الفارسی والشیخ عطیة الاجهوری والشیخ احمد الراشدی وهم یروون عن الشیخ محمد العشماوی عن البصری ویروی ایضًا عن الشیخ محمد السمانوی المشهور بالمنیر عن العلامة الشیخ محمد بن محمد البدیری المشهور بابن المیت ویروی ایضًا عن العلامة السید محمد مرتضی بن محمد الزبیدی عن ائمة مشاهیر **منهم** العلامة الشیخ سابق بن رمضان ابن عزام الزعبلی الشافعی عن محمد بن علاء الدین البابلی **ومنهم** الشیخ عمر بن احمد بن عقیل السقاف باعلوی المکی والشیخ احمد بن عبد الفتاح الملوی والشیخ احمد بن حسن بن عبد الکریم الخالدی الجوهری

مشایخ الشیخ الشنوانی



---

[۵] ولد رحمه الله تعالی سنة ١٠٩٦ اخذ عن محمد بن قاسم بن اسمعیل البقری وغیره وتوفی سنة [illegible] کذا فی حاشیة ثبت الامیر الکبیر رحمه الله تعالی ۱۲ محمد عبد الهادی غفر له۔

وعبد الله بن محمد بن عامر الشبراوي كلهم عن الشيخ عبد الله المصري

ومنهم العلامة المسند محمد بن علاء الدين المزجاجي عن الشيخ حسن

العجيمي ومنهم الشيخ العارف عبد الله ميرغني المكي عن الشيخ احمد النخلي

ومنهم العلامة الحبيب عبد الرحمن بن الحبيب مصطفى بن شيخ العيدروس

المتوفى بمصر سنة ١١٩٢ عن جده شيخ بن مصطفى عن السيد عبد الله بلفقيه

عن الشيخ احمد القشاشي والشيخ عيسى بن محمد بن محمد الثعالبي الجعفري

المغربي والشيخ زين العابدين واخيه الشيخ علي ابن عبد القادر الطبري

وقد مر سابقا ذكر مشائخ هؤلاء الاعلام واخذ السيد شيخ

ابن مصطفى عن السيد الجليل علي بن عبد الله العيدروس صاحب

السورة عن العلامة عبد الله بن ابي بكر الخطيب عن العلامة عبد العزيز

الزمزمي المكي والشيخ احمد القشاشي المدني وغيرهم واخذ السيد

عبد الرحمن ابن مصطفى عن الشهاب احمد الملوي والشهاب الجوهري

والعارف سيدي مصطفى البكري والعارف محمد الحفني والشيخ محمد

ابن الطيب المغربي والشيخ محمد حياة السندي وغيرهم واما

الشيخ عبد الله الشرقاوي فقد تقدم ذكره في ذكر مشائخ الشيخ

بائع القشاشه ١٢

بلد في الهند مشهور ١٢

اسماعیل بن ادریس الرومی شیخ الشیخ عبد الغنی الدهلوی **ومن مشائخ السید احمد دحلان** العلامۃ محدث اهل الشام الشیخ عبد الرحمن الکزبری المتقدم ذکرہ والشیخ ابو علی ارتضا علیخان العمری اجازہ فی ذی القعدۃ ۱۲۷۰ھ بمکۃ المکرمۃ عن الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار **ومن مشائخ شیخنا الشیخ صالح کمال** العلامۃ السید ابو الانوار محمد[1] علی بن طاهر الوتری الحنفی المدنی وهو اخذ عن مشائخ کثیرین منهم العلامۃ الشیخ عبد الغنی المجددی المدنی والعلامۃ الشیخ احمد منۃ اللّٰہ المالکی الازهری وهو یروی عن العلامۃ محمد الامیر الکبیر۔ **وهذہ صورۃ الاجازۃ التی کتبها لی شیخنا الشیخ صالح کمال الحنفی الامام الخطیب بالمسجد الحرام شیخ العلماء بمکۃ المکرمۃ اعاد اللّٰہ علینا من برکاتہ۔**

الحمد للّٰہ واصل من انقطع الی علی جنابہ ❊ ورافع من وقف علی فسیح عتابہ

---

[1] المتوفی فی التاسع والعشرین من الجمادی الاولی سنۃ اثنتین وعشرین بعد الالف وثلثمائۃ یوم الجمعۃ وقت الاشراق والمدفون فی البقیع الغرقد امام قبۃ امهات المومنین عند قبر والدیہ رحمهم اللّٰہ تعالی کذا فی الباقیات الصالحات ۱۲ محمد عبد الهادی غفرلہ

والصلوة والسلام الأتمان الأكملان على سيدنا محمد المرسل لتشريع شرائع الاسلام، وعلى آله واصحابه الفخام، ومن تبعهم من العلماء الكرام، **امابعد** فقد سألني العلامة الفاضل والجهبذ الكامل الشيخ **عبدالهادي** الحنفي الحيدرآبادي ان اجيزه بجميع مروياتي في الحديث والفقه والتفسير وغير ذلك فاقول اجابة لسؤاله وجبر الخاطره قد اجزت العلامة المذكور بجميع ماتجوز لي روايته من فقه وحديث وتفسير ومعقول ومنقول واوراد واذكار وغيره بشرطه المعتبر عند اهل الحديث والاثر وهو كمال التثبت والتحري وان يقول فيما لا يدريه لا ادري كما اجازني بذلك مشائخي الثقات منهم والدي المرحوم بكرم الله الشيخ صديق كمال الحنفي ومنهم سيدنا العلامة وحيد الزمان مولانا السيد احمد بن زيني دحلان ومنهم مولانا العلامة ابو الانوار السيد علي ظاهر الوتري الحنفي وغيرهم من المشائخ الاعيان الذين هم بركة الزمان واوصيه بتقوى الله في جهره وسره وحلو الزمان ومره وان لاينساني من دعواته في خلواته وجلواته بحسن الختام والوفاة على طريقة اهل السنة والجماعة انه على مايشاء قدير

كتبه بقلمه الراجي عفو ربه ذي الجلال محمد صالح ابن المرحوم صديق كمال الحنفي المكي الشاذلي الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام مفتي الاحناف بمكة سابقا كان الله له آمين وما هو الواقع حرى وحرر يوم عشرين من محرم الحرام سنة ١٣٢٤ (ختم: محمد صالح كمال)

الشيخ الثالث

ومن مشائخنا المكيين العالم الفاضل المجتهد الكامل علامة الاوان فهامة الزمان شيخنا المعظم استاذنا المفخم سيدنا المحدث الحبيب حسين ابن العلامة الحبيب محمد الحبشي العلوي الشافعي مد ظله العالي

على رؤس المسترشدين آمين - حضرت كثيرا من مجالسه السنية - وانتفعت به وبعلومه وحصلت لي بركته العلية ولله الحمد على ذلك في كل بكرة وعشية - وحضرت من درسه في تفسير الخطيب الشربيني رحمه الله تعالى وتيسير الاصول وقرأت عليه اوائل الكتاب الشيخ الامام الكامل النبيه - محمد سعيد سنبل الفقيه - رحمه الله تعالى وحدثني بالحديث

كانت ولادته سنة ١٢٥٨ ثمانية وخمسين ومائتين بعد الالف في شهر الربيع الاول وكانت وفاته في شوال سنة ١٣٣٠ بمكة المكرمة ١٢ محمد عبد الهادي كان لله ذي الايادي -

المسلسل بالاولية وهو اول حديث حدثني به وذلك في شهر الربيع الثاني سنة ١٣٢٤
اربع وعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية وحدثني بالمسلسل بيوم العيد وصافحني
وشبك بيدي واضافني على الاسودين ولقمني ولقنني الذكر وناولني السبحة والبسني
الخرقة وقال لي انا احبك فقل اللهم اعني الى اخره وسمعت منه سورة الصف واجازني بسائر
مروياته وكتب لي اجازة بخطه الشريف ومشائخه رضي الله عنه
ونفعنا به كثيرون منهم والده العلامة مفتي مكة المشرفة الحبيب محمد

مشائخ الحبيب محمد الحبشي

ابن حسين بن عبد الله الحبشي المتوفى سنة ١٢٨١ عن جماعة من العلماء منهم
العلامة السيد طاهر بن حسين بن طاهر المتوفى سنة ١٢٤١ عن السيد الامام
عبد الرحمن بن علوي مولى البطيحاء المتوفى سنة ١٢١٦ عن السيد حسن بن القطب
الفرد السيد عبد الله الحداد المتوفى سنة ١١٨٨ عن والده السيد عبد الله الحداد

مشائخ السيد عبد الله الحداد

المتوفى سنة ١١٣٢ عن السيد الامام ابي بكر بن عبد الرحمن بن شهاب الدين المتوفى سنة ١٠٦١
عن العلامة الشيخ عبد العزيز الزمزمي عن الشيخ محمد بن احمد الرملي
المتوفى سنة ١٠٠٤ والشيخ احمد بن حجر المكي المتوفى سنة ٩٧٤ عن شيخ الاسلام زكريا
الانصاري سنة ٩٢٦ واخذ السيد عبد الله الحداد عن العلامة
السيد الامام محمد بن علوي بن محمد بن ابي بكر بن علوي بن احمد بن

ابي بكر بن الشيخ عبد الرحمن السقاف نزيل مكة المكرمة عن السيد
عبد القادر بن شيخ بن عبد الله العيدروس المتوفى باحمد آباد (سنة ٩٩٠)
عن والده شيخ الاسلام شيخ بن عبد الله العيدروس المتوفى
عن العلامة ابن حجر الهيتمي **ومنهم** العلامة السيد احمد بن عمر بن
سميط المتوفى (سنة ١٢٥٧) والعلامة السيد حسن بن صالح البحر المتوفى (سنة ١٢٧٣) وهما اخذا عن
العلامة السيد عمر ابن العلامة السيد سقاف بن محمد بن عمر الصافي عن
والده السيد سقاف المتوفى (سنة ١١٩٥) عن السيد احمد بن زين الحبشي والسيد
الفاضل العارف يوسف بن عبد الله الفاسي كلاهما عن السيد عبد الله
الحداد بسنده المتقدم **ومنهم** العلامة السيد عبد الله بن علي
ابن شهاب الدين المتوفى (سنة ١٢٦٥) وهو اخذ عن العلامة الحبيب ابي بكر
ابن الحبيب عبد الله بن احمد الهندوان عن السيد العلامة حامد بن
عمر بن حامد المتوفى (سنة ١٢٠٩) عن والده السيد عمر بن حامد المتوفى (سنة ١١٥٤) عن الحبيب عبد الله الحداد
ومنهم الشيخ منصور بن يوسف البديري وهو اخذ عن السيد الامام مُشَيِّخ [1] بن علوي

---

[1] مُشَيِّخ بضم الميم وفتح الشين المعجمة وكسر الياء المثناة من تحت المشددة كذا في ثبت ابن عابدين ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له.

باعبود باعلوى ومن اجل مشائخه الحبيب عبد الله الحداد والحبيب احمد
ابن هاشم الحبشى قرأ عليهما فى علوم الشريعة والحقيقة والبساه الخرقة
ولقناه الذكر بالطريقة العلوية بحق اخذهما لذلك عن شيخه السيد حسين
ابن بكر بن سالم عن ابيه السيد ابى بكر بن سالم بسنده الطويل الآتى ذكره
واخذ بالمدينة المنورة عن السيد الامام عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه
عن الشيخ ابراهيم بن حسن الكردى المدنى بسنده **ومنهم** العلامة
السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل المتوفى سنة ١٢٥٠
وهو اخذ عن والده السيد سليمان عن شيخه العلامة السيد احمد بن
محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى بن عمر مقبول الاهدل
عن شيخه السيد العلامة ابى بكر ابن على البطاح الاهدل عن شيخه
السيد العلامة يوسف بن محمد البطاح عن شيخه السيد العلم
طاهر بن الحسين الاهدل عن شيخه الحافظ الديبع عن الحافظ السخاوى
عن الحافظ ابى الفضل ابن حجر العسقلانى **وقد اخذ** السيد
يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن الشيخ الامام عبد الله بن سالم البصرى
والشيخ حسن العجيمى والشيخ احمد بن محمد النخلى **واخذ** السيد عبد الرحمن

الاهدل عن الشيخ عبد القادر بن خليل كدك زاده المدنى والشيخ امر الله بن عبد الخالق المزجاجى فالاول يروى عن الشيخ محمد حيات السندى عن الشيخ عبد الله بن سالم البصرى والثانى عن الشيخ العارف محمد بن احمد بن سعيد المعروف بابن عقيلة المكى المتوفى بمكة المكرمة سنة ١١٥٠ عن الشيخ عبد الله البصرى **واخذ** ايضا عن السيد عبد الرحمن ابن مصطفى العيدروس المتقدم ذكره **ومنهم** العلامة الشيخ محمد صالح الريس المتوفى سنة ١٢٤٠ عن الشيخ العلامة السيد على ابن عبد البر الحسنى الونائى والشيخ صالح بن محمد الفلانى والسيد محمد ابن عبد الرحمن الكزبرى والشيخ احمد بن عبيد العطار الدمشقى وهولاء المشائخ قد سبق ذكرهم **ومنهم** الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار المكى عن مشائخه الكرام

مشائخ محمد صالح الريس

ومن مشائخ شيخنا العلامة الفاضل السيد عيدروس ابن العلامة السيد عمر بن عيدروس الحبشى المتوفى سنة ١٣١٤ وهو اخذ عن كثير من المشائخ **منهم** والده العلامة الحبيب عمر بن عيدروس المتوفى سنة ١٢٥٠ عن الحبيب عمر بن احمد بن حسن المتوفى سنة ١٢٢٦ عن والده الحبيب احمد المتوفى سنة ١٢٠٤ عن والده الحبيب حسن عن والده الحبيب عبد الله الحداد و

اخذ السيد عمر بن عيدروس ايضا عن العلامة السيد
يٰس ابن السيد الامام العارف عبد الله میرغنی عن والده عن
الشيخ احمد النخلی واخذ السید یٰس عن الشيخ محمد طاهر سنبل
والشیخ عبد الملك القلعی والشیخ مصطفی الرحمتی والشیخ صالح الفلانی
والشیخ عبد الرحمٰن دیار بکری والشیخ عثمان الشامی والشیخ عید بن
هلال والشيخ عبد الرحمٰن المغربی التادلی والشیخ ابراهیم الفتنی وغیر
واخذ السید عمر بن عیدروس ایضا عن العلامة عمر
ابن عبد الكريم العطار والشيخ محمد صالح بن ابراهيم الريس الزبیری
الزمزمی المكی والشیخ منصور بن یوسف البدیری والسید عبد الرحمٰن
ابن سليمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل ومنهم عمه العلامة
الحبيب محمد بن عیدروس المتوفی سنة ۱۲۴۷ وهو یروی عن السید الامام
یوسف بن محمد البطاح الاهدل عن السيد سليمان بن یحیی مقبول
الاهدل ویروی عن الشيخ عبد الباقی بن محمد صالح الشعاب
الانصاری المدنی عن الشيخ الاجل محمد ابن عبد الكريم القادری
الشهير بالسمان عن السيد مصطفى البكری عن الشيخ عبد الله بن

مشائخ السید عمر بن عیدروس

سالم البصري والشهاب احمد النخلي والشيخ اسمعيل العجلوني والامام نجم الدين بن خير الدين الرملي والشيخ محمد بن احمد عقيلة المكي والشيخ عبد الغني النابلسي وغيرهم ويروي عن السيد الامام زين العابدين بن علوي جمل الليل عن الشيخ صالح الفلاني وعن الشيخ محمد بن سليمان الكردي المدني عن الشيخ ابي طاهر بن ابراهيم الكوراني واخذ السيد زين العابدين عن العارف بالله سيدي احمد الدردير العدوي المالكي عن الامام محمد الدفري عن الشيخ علي الاجهوري المالكي عن القرافي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري ويروي عن الشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح الريس والشيخ عبد الرحمن الاهدل وغيرهم ومنهم السيد الامام الامجد المفسر المحدث عفيف الدين عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه وهو اخذ عن والده العلامة السيد حسين بن عبد الله بلفقيه عن والده عن العلامة الوجيه السيد عبد الرحمن ابن الشيخ عبد الله بلفقيه عن مشائخ كثيرين منهم والده العلامة السيد عبد الله بلفقيه المتوفي سنة ١١١٢ وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد القشاشي والشيخ

مشائخ السيد زين العابدين

مشائخ السيد عبد الله بلفقيه

عيسى بن محمد بن محمد بن احمد بن عامر الثعالبى والشيخ زين العابدين بن عبد القادر واخيه الشيخ على بن عبد القادر واخذ الشيخ عبد الله بلفقيه عن الشيخ الجامع للعلوم والمتفنن فى جميع الفنون السيد ابى علوى محمد بن ابى بكر الشلى عن والده السيد ابى بكر المتوفى شنه ٧٨ عن السيد عمر بن عبد الرحيم البصرى واخذ السيد ابو علوى محمد الشلى عن العلامة ابى عبد الله محمد بن علاء الدين البابلى والشيخ عبد الله ابن سعيد باقشير والشيخ على بن الجمال والشيخ محمد بن محمد بن سليمان المغربى واخذ الشيخ عبد الله بلفقيه عن الشيخ المعمر عبد العزيز الزمزمى والشيخ اسحق بن ابراهيم ابن جمعان الزبيدى واخذ السيد عبد الله بلفقيه عن السيد عبد الرحمن بن ابراهيم المتوفى سنه ١٠٥٧ وهو اخذ عن الشيخ احمد الشناوى عن ابيه الشيخ على الشناوى عن الشيخ عبد الوهاب الشعرانى عن الحافظ السيوطى ومن مشائخ السيد عبد الرحمن بلفقيه العلامة الحبيب عبد الله الحداد وبالحرمين الشريفين الشيخ ابراهيم بن حسن الكورانى المدنى والسيد الشهير

مشائخ محمد الشلى

مشائخ السيد عبد الرحمن بلفقيه

الشناوى بكسر الشين المعجمة وتشديد النون نسبته الى بعض الامكنة كذا فى شجرة المرجان
محمد عبد الهادى غفر الله

محمد بن رسول البرزنجي المدني والشيخ حسن بن على العجيمي والشيخ احمد بن
محمد النخلي والشيخ عبد الله ابن سالم البصري **ومنهم** السيد الامام
الفاضل محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد
وهو اخذ عن الحبيب العلامة عمر بن طه بن عمر البار عن والده السيد طه
عن والده الحبيب عمر عن الحبيب عبد الله الحداد **ومنهم** الشيخ المحقق
في علوم الشرائع والعرفان عبد الله ابن احمد باسودان المتوفى سنة ١٢٦٦ وهو
اخذ عن العلامة المحقق الحبيب عمر بن عبد الرحمن بن القطب الحبيب
عمر بن عبد الرحمن البار المتوفى سنة ١٢١١ عن عمه السيد حسن بن عمر البار عن
ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار عن الحبيب عبد الله الحداد
واخذ الشيخ عبد الله بن احمد باسودان بزبيد عن السيد عبد الرحمن
ابن سليمان **الاهدل** وبالحرمين الشريفين عن الشيخ عمر بن عبد الكريم
والشيخ محمد صالح الريس والسيد احمد بن علوى باحسن جمل الليل **ومن**
مشائخ شيخنا العلامة الشريف محمد بن ناصر وهو اخذ
اى الحبيب الحبشي ١٢
عن مشائخ كثيرين **منهم** العلامة محمد عابد[1] بن احمد على السندى نزيل

---

[1] وله تصانيف كثيرة مفيدة منها ثبته المسمى حصر الشارد وهو كبير ومنها المواهب اللطيفة في الجوم المكى على مسند ابي حنيفة من رواية الحصكفى ظفرت على مطالعة جزئه الثانى بمكة المكرمة عند محبي في الله العلامة مولانا الحافظ نظر احمد وهو نسخة قلم منه سنة ١٢٥٠ ١٢ محمد عبد الهادى غفر الله له

المدينة المنورة المتوفی [سنة illegible] وهو اخذ عن الشيخ صالح الفلانی والشيخ محمد طاهر
سُنبل والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والشيخ حسين المغربی
مفتی المالکية بمکة المشرفة **واخذ** الشيخ عابد عن عمه العلامة الشيخ
محمد حسين بن الشيخ مراد بن يعقوب الانصاری الخزرجی عن والده
عن العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التتوی وله ثبت مشهور و
يروی الشيخ محمد حسين عن السيد سليمان بن يحيیٰ بن
عمر مقبول الاهدل عن السيد العلامة المقبول بکاری الاهدل
اليمنی والشيخ محمد بن سالم السفارينی النابلسی الحنبلی المتوفی [سنة illegible]
وهما عن الشيخين المعروفين احمد النخلی وعبد الله بن سالم البصری
ويروی ايضاً عن الشيخ ابی الحسن بن محمد صادق السندی
عن الشيخ محمد حيات السندی عن الشيخ عبد الله البصری والشيخ احمد النخلی
ويروی ايضاً عن الشيخ محمد السمان المدنی اجازة عن الشيخ عبد الله

مشائخ الشيخ عابد السندی

مشائخ الشيخ محمد حسين

---

[1] وهو عم الشيخ محمد عابد السندی [2] عبد [3] الشيخ محمد السفارينی المولد بسفارين قرية
من قری نابلس ولد سنة ۱۱۱۴ ونشأ بها ثم رحل الی دمشق فاخذ بها عن الشيخ عبد الغنی
النابلسی وشيخ الاسلام الشمس محمد ابن عبد الرحمن الغزی واحمد المنينی وغيرهم من العلماء
الاعلام ورجع الی بلدة ثم توطن نابلس واشتهر بالفضل والذکاء ودرس وافتی و
اجاد وله مؤلفات لطيفة منها غذاء الالباب لشرح منظومة الاداب فی مجلدين۔
لما لقيته عند اخی فی الله الشيخ صديق النابلسی تلميذ شيخنا عبد الله القدومی النابلسی

البصری **ویروی** ایضا عن الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی عن والده

عن ابی الاسرار حسن بن علی العجیمی **واخذ** الشیخ عابد عن الشیخ یوسف

ابن محمد بن علاء الدین المزجاجی عن والده محمد بن علاء الدین وهو

اخذ عن والده علاء الدین المزجاجی عن عبد اللّٰه بن سالم البصری

والشیخ علاء الدین قد طلب الاجازة لولده الشیخ محمد من الشیخ

عبد اللّٰه البصری فیروی الشیخ محمد بن علاء الدین عن البصری اجازة

بلا واسطة **واخذ** الشیخ عابد ایضا عن العلامة السید احمد بن

سلیمان ھجام عن السید العلامة صفی الدین احمد بن محمد شریف

مقبول الاھدل عن الشیخ عبد اللّٰه بن سالم البصری والشیخ احمد النخلی

والشیخ ابی طاھر ابن الشیخ ابراھیم الکورانی **ومنھم** العلامة یوسف

ابن مصطفی الصاوی المصری والشیخ ابو الفوز احمد المرزوقی مفتی

المالکیة بمکة المکرمة کلاھما عن العلامة محمد بن محمد بن احمد بن

عبد القادر الامیر الکبیر صاحب الثبت الشھیر عن مشائخہ الذین

تقدم ذکرھم **ومنھم** العلامة الشیخ عبد الرحمن الکزبری الدمشقی

والعلامة السید عبد الرحمن الاھدل **وقد مر** سابقا ذکر مشائخھما



ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين الحبشي الشيخ الامام محمد ابن محمد المغرب الدمياطي وهو يروي عن ائمة اعلام منهم الشيخ محمد فتح الله بن عمر بن محمد السمديسي والشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ مصطفى البولاقي المالكي وهؤلاء كلهم عن الشيخ محمد الامير الكبير ومنهم الشيخ احمد بن علي الدمهوجي الشافعي وهو عن الشيخ محمد ابن عبد السلام الناصري الدرعي المقدادي عن الشمس محمد بن قاسم جسوس عن الامام محمد بن عبد السلام البناني عن الشهاب احمد بن ناصر الدرعي عن والده محمد بن ناصر عن الشمس البابلي بسنده واخذ الدمهوجي ايضا عن الشهاب احمد بن احمد جمعة البجيرمي وعن الشيخ عبد العزيز بن عباس المطاعي المراكشي و منهم الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ محمد صالح البخاري وهو اخذ عن الشيخ رفيع الدين القندهاري عن الشريف الادريسي عن الشيخ عبد الله البصري. ومن اشياخ البصري الشيخ محمد المكتبي

مشائخ الشيخ الدمهوجي

ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين العلامة السيد احمد ابن عبد الله بن عيدروس البار وهو عن مشائخ كثيرين منهم

الشيخ عبد الرحمن الكزبری والشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح الرئيس

ومن مشائخ الحبيب حسين العلامة السيد محمد نور الادريسي

المغربی المدنی والعلامة المسند المعمر الشيخ فالح بن محمد الظاهری

المدنی وهما اخذا عن العلامة المحدث ابی عبد الله محمد بن علی بن السنوسی

الشريف الخطابی الحسنی الشلفی بالشين المعجمة نسبة الی شلف

نهر بالمغرب الاوسط عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عمر بن عبد الكريم

ومنهم العلامة المحقق حمدون ابن عبد الرحمن ابن الحاج السلمی الفاسی

عن العلامة سيد محمد التاؤدی ابن الطالب شارح تحفة الحكام

عن العلامة عبد العزيز بن احمد الهلالی شارح خليل عن العلامة محمد

ابن ابی الاسرار حسن بن علی العجيمی عن والده حسن ابن علی العجيمی

ومنهم الشيخ علی الميلی المالكی الازهری عن السيد مرتضی شارح القاموس

ومنهم العلامة الجمال عبد الحفيظ العجيمی المكی عن الشيخ محمد هاشم بن

عبد الغفور السندی والشيخ محمد طاهر سنبل ومنهم العلامة المعمر ابو

المواهب المازونی عن الملا ابراهيم الكورانی ومنهم العلامة ابو العباس

العرائشی عن سيدی عبد الوهاب التازی الشريف الحسنی عن الشيخ

مشائخ السيد محمد السنوسی

حسن العجيمي **واخذ** الشيخ عبد الوهاب التازى ايضا عن الشيخ ابي
سالم العياشي ومنهم العلامة المعمر المعدانی عن محمد بن عبد السلام البناني
شارح الاكتفاو سيرة الكلاعى عن الملا ابراهيم الكورانى **واخذ**
الشيخ فالح ايضا عن العلامة المسن البركة السيد ابو موسى عمران
اليا صلى الشريف الحسنى وهو يروى عن الاستاذ ابي العباس احمد
ابن عبد الرحمن الطبولى المعمر بروايته عن العلامة على ابن مكرم الله
العدوى الصعيدى المصرى المالكى المتوفى ١١٨٩هـ وتلامذته العارف الدردير
والمرتضى والامير ومحمد بن عرفة الدسوقى وعن الاستاذ الحفنى
واخذ ايضا عن العلامة سيدى محمد طاهر الغانى عن الشيخ مصطفى
البولاقى عن الامير وطبقته **واخذ** ايضا عن العلامة عبد الله
سراج والشيخ عبد الغنى المجددى الدهلوى المدنى **ومن مشائخ**
الحبيب حسين العلامة السيد احمد بن زينى دحلان وقد مر ذكره

وهذه صورة الاجازة التى كتبها لى شيخنا وسندنا

الحبيب حسين علوى الحبشى متع الله المسلمين بفيوضاته

امين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وصلى الله وسلم على رسوله سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وكل سالك في خير مقصد. وبعد فيقول الفقير المقصر حسين بن محمد بن حسين الحبشي طلب مني الاجازة الشيخ الفاضل ابو سعيد عبد الهادي ابن عبد الكريم حسن ظن منه بالفقير ورجاء اتصاله وارتباطه باهل الفضل والعلم فاسعفته بمقصوده رجاء لصالح دعوته والدخول في عموم مشيخته واجزته بما تجوز لي روايته وتصح درايته مما تلقيته واجزت به عموما وخصوصا وقد سمع مني المسلسل بالاولية وغيره من المسلسلات اجزته بكل ذلك من معقول ومنقول اجازة عامة يرويها عني كما احب واوصيه بالتمسك بالعروة الوثقى وهي التقوى المنجية من البلوى واجزت كذلك ولده عبد المجيب بما اجزت به والده واسألهم الدعاء لي ولاولادي بصلاح الحال والمآل وصلى الله وسلم على النبي والآل على مر الايام والليال

كتبه حسين بن محمد الحبشي

الشيخ الرابع

ومن مشائخنا المكيين شيخنا وسيدنا العلامة المحقق والفهامة المدقق العالم العامل الزاهد الكامل فخر العلماء

شیخ الخطباء بالمسجد الحرام مولانا الشیخ احمد ابو الخیر ابن عبد اللہ میرداد الحنفی المکی ادام اللہ فیوضاتہ۔

قرأت علیہ اوائل[1] الشیخ اسمعیل العجلونی رحمہ اللہ تعالی وسمعت من لفظہ ابوابا من صحیح البخاری تجاہ بیت اللہ الباری وانتفعت بمجالسہ الشریفہ ولطائفہ المنیفہ فاجازنی بکل مرویاتہ وکتب لی اجازۃ بخطہ الشریف وزینہا بختمہ المنیف وھو یروی عن العلامۃ السید عبد اللہ ابن المرحوم السید محمد کوجک عن العلامۃ الشیخ محمد عابد السندی وعن العلامۃ ابی علی محمد بادرتضا العمری عن العلامۃ الشیخ عمر بن عبد الکریم المکی وغیرہ۔ **وھذہ صورۃ اجازۃ شیخنا الشیخ احمد ابی الخیر میرداد ادام اللہ برکاتہ**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمداً لمن اسند الامور جمیعہا الیہ۔ وجعل صحیحہا وضعیفہا عائدۃ علیہ وصلاۃ وسلاما علی النبی الہاشمی جد الحسن۔ وعلی آلہ وصحبہ البالغ

---

[1] جمع رحمہ اللہ تعالی فیہا اربعین حدیثا من اربعین کتابا من اول کل کتاب حدیثا واحدا الا من صحیح البخاری ومصنف عبد الرزاق فذکر فیہما من کل واحد منہما حدیثین وقد یذکر من اواخر الکتب وسماہا رسالۃ عقد الجوہر الثمین فی اربعین حدیثا من احادیث سید المرسلین وجل غرضہ من جمعہا تسہیل قرأتہا علی الشیخ لطلبا للاجازۃ منہم بہذہ الکتب ۱۲
محمد عبد الہادی کان اللہ ذی الایادی

ما جاء في فضلهم وعلو مرتبتهم حد التواتر في كل زمن ـ صلاة وسلاما دائمين

الى اليوم المشهور ـ وعلى من تبعهم باحسان على توالى الايام والدهور

اما بعد فقد طلب مني الفاضل الاديب ـ المجتهد اللوذعي الاريب

الباذل وسعه في طلب الحديث وسند رجاله ـ البازغة

شمس فضله في ذلك كما علم من قاله وحاله ـ المكرم

ابو سعيد محمد عبد الهادي ـ بن محمد عبد الكريم بن احمد

المدراسي الحيدرآبادي ـ بعد ان قرأ علي اوائل الكتب الاربعين المندرج

فيها اوائل الكتب الستة بالمسجد الحرام ـ تجاه البيت الامين ان اجيزه

بما انا مجاز به فالعبد العاجز الضعيف لم اكن اهلا للاجازة ـ ولا ممن

يحوم حول هذا الميدان ويسلك فجاجه ـ ولكن لما كان الطالب المذكور

زاده الله تعالى نورا على نور ـ اهلا لكل فضيلة ـ ومحلا لكل خصلة جميلة

ولاح لي حسن نيته وطويته ـ من ضياء فجر اغرته وطلعته ـ ولم يكن بد

من اجازته ـ تجاسرت واجزته بجميع ما اجازني به شيخي المرحوم العلامة

السيد عبد الله بن المرحوم العلامة السيد محمد كوجك امكنا البخاري

من جميع ما اجازه به شيخه المرحوم العلامة الشيخ محمد عابد بن محمد

الانصاري من كل ما هو مذكور في سنده المشهور بحصر الشارد - الراوي لكل صادر منه ووارد - ومن جميع ما اجازه به شيخه المرحوم الفهامة ابو علي محمد بن مرتضا العمري من كل ما هو محرر بسنده المسمى بمدارج الاسناد - الحاويان هذان السندان للعلوم النقلية والعقلية - والاذكار والادعية واوصيه بتقوى الله تعالى في السر والعلانية - وان يدخلني في دعائه بالخير بحسن توجه ونية صافية - وقد اجزته ايضا بان يجيز بكل ما ذكر من يراه اهلا - وصلى الله تعالى على خاتم النبيين وعلى آله وصحبه صلاة وسلاما متتابعين الى يوم الدين

رقمه الراجي من المولى الكريم الفوز في يوم التناد - احمد ابو الخير بن عبد الله ميرداد - خادم العلم والخطيب والامام بالمسجد الحرام (١٢ جمادى الثانية سنة ١٣٢٤)

(احمد ابو الخير ميرداد)

الشيخ الخامس ٥

ومن مشائخنا المكيين شيخنا وسندنا العلامة الحبر الفهامة المفسر المحدث الشيخ محمد بن

(١) ومن مصنفاته فيض المنان بشرح فتح الرحمن في فقه الشافعي مطبوع بمصر وهداية العوام في اركان الايمان والاسلام ابتداءه التوحيد وآخره الفقه ومنها حاشية على مناسك الخطيب الشربيني

زنقيبه برصعودكى

سليمان حسب الله الشافعي المدرس بالمسجد الحرام نفعنا الله به وبعلومه آمين ـ سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية الحقيقية بالمشافهة حين اجتماعي به في البلدة المكرمة في المسجد الحرام في الخامس عشر من شهر الجمادى الأخرى سنة ١٣٢٤ الرابع والعشرين وثلثمائة بعد الالف وسمعت بقرأة الغير عليه اوائل العجلوني رحمه الله تعالى وحضرت من دروسه في الجامع الصغير للامام السيوطي مع شرحه المسمى بعزيزي وصافحني وشابكني واضافني على الاسودين واجازني ولولدي ايضا بسائر ما تجوز له روايته وهو اخذ عن كثير من مشائخ الاعلام ائمة الهدى ومصابيح الظلام منهم العلامة الشيخ عبد الحميد الداغستاني الشرواني عن الشيخ ابراهيم الباجوري عن الشيخ محمد الفضالي عن الشيخ عبد الله الشرقاوي والشيخ محمد الامير الكبير واخذ الباجوري عن الشيخ حسن القويسني عن داؤد القلعاوي عن احمد السحيمي عن عبد الله الشبراوي عن الشيخ عبد الله البصري ويروي الشيخ عبد الحميد عن الشيخ عبد الغنى

٢

(بقيه حاشيه صفحه ١٠١)
صاحب التفسير وغيرها وكان رحمه الله ضريرا وزاهدا في الدنيا وكانت حلقة درسه في التفسير والحديث كبيرة بالحرم المكي ١٢ عبد الهادي كان الله ذي الايادي

عن الشیخ حسن القویسنی ویروی ایضا عن الشیخ ابراهیم السقا ومنهم العلامۃ الشیخ ابراهیم السقا وهو اخذ عن العلامۃ ثعیلب عن شیخیہ الشهاب احمد الملوی والشهاب احمد الجوهری عن شیخهما عبد اللہ بن سالم البصری واخذ الشیخ ابراهیم السقا عن الشیخ محمد بن محمود الجزائری عن الشیخ علی بن عبد القادر ابن الامین عن احمد الجوهری عن الشیخ عبد اللہ البصری ویروی عن (ای السقا ۱۲) الشیخ محمد صالح البخاری عن الشیخ رفیع الدین القندهاری عن الشریف الادریسی عن الشیخ عبد اللہ البصری ویروی عن الشیخ الامیر الصغیر عن والدہ الامیر الکبیر ویروی عن الشیخ الفضالی والشیخ القویسنی المتقدم ذکرهما ومنهم العلامۃ الشیخ عبد الغنی الدمیاطی وهو عن الشیخ عبد اللہ الشرقاوی والشیخ محمد الامیر الکبیر ومنهم العلامۃ الشیخ احمد الدمیاطی مفتی الشافعیۃ بمکۃ المکرمۃ وهو اخذ عن الشیخ حسن القویسنی والشیخ ابراهیم الباجوری والشیخ عبد الغنی الدمیاطی المذکور ومنهم العلامۃ الشیخ مصطفی المبلط عن الشیخ محمد الشنوانی المتقدم ذکرہ و منهم العلامۃ الشیخ احمد منۃ اللہ وهو عن الشیخ محمد الامیر الکبیر و ابنہ

الامير الصغير وعن الشيخ القويسنى والفضالى والدمهوجى وحسن العطار وغيرهم **ومنهم** العلامة الشيخ احمد النحراوى عن شيخيه الجمال الفضالى والشهاب احمد الدمهوجى كلاهما عن الشرقاوى **ومنهم** العلامة الشيخ عبد الغنى بن ابى سعيد المجددى الدهلوى المدنى **و منهم** العلامة الشيخ محمد القاوقجى الطرابلسى الشامى عن مشائخه الكرام منهم المحدث بدار الهجرة الشيخ محمد عابد السندى المدنى والشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ احمد الصعيدى المالكى والشيخ محمد بن احمد الجليلى التميمى مفتى الحنفية فى الديار المصرية والشيخ محمد بن احمد بن يوسف البهى المصرى والشيخ محمد صالح السباعى العدوى وقد ذكر الشيخ القاوقجى مشائخه وما اجازوه من الكتب والتاليف فى ثبته المسمى بمعدن اللآلى فى الاسانيد العوالى - **وصورة اجازة شيخنا و سيدنا الشيخ محمد بن سليمان حسب الله الشافعى دامت بركاته ما نصه** - بسم الله الرحمن الرحيم - احمدك اللهم يا مجيب من دعا وأمّلك - ومجيز من قصدك وأمّلك - واشكرك على مزيد نعمك التى جعلت المزيد منها على شكرها اجازه - وتفضلك

على الطلبة العلم حتى يختتم حقيقة السعادة وتحصلت لكل منهم مجازة . وأصلي
وأسلم امتثالاً لأمرك يا علي يا سند على نبيك أعلى مرجع ومستند .
سيدنا محمد صاحب الشريعة المطهرة . والسنة الواضحة المحفوظة التي
الواصلة إلينا بالإسناد على وجوه وأنواع من إجازة وكتابة وقراءة
ومناولة وسماع وعلى آله سفن النجاة والهدى . وأصحابه نجوم الاهتداء والسنة
في الاقتداء . وبعد فقد جمعني الله تعالى بالأخ الفاضل أبي سعيد الشيخ
محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم ابن الشيخ احمد سلمه الله تعالى
فالتمس مني أن أقتدي بأشياخي وأجيزه . ولو بعبارة وجيزة فقلت
في نفسي لقد استسمنت ذا ورم . ونفخت في غير ضرم . لكن محبته وحسن
ظنه حمله على هذا السؤال . فلزمت إجابته بمجرد الإشارة فضلاً عن
المقال . وبمقتضى ذلك قلت قد أجزت الأخ الفاضل المذكور عفى
الله لنا جميعاً عن الأوزار . بجميع ما تجوز لي روايته . أو تصح عني
درايته من منقول ومعقول . وفروع وأصول . بشرط أهليته لما
يرويه . أو ينقله أو يحكيه . وأن لا يقدم على شيء حتى يعلم حكم الله
فيه . وعند التوقف أن يراجع المشايخ المهرة والكتب الصحيحة

محرره حسبما اجازنی بذلک اشیاخی العظام جمعنا الله واحبتنا بهم
فی دار السلام۔ وهم کثیرون فمنهم شیخنا الشیخ عبدالحمید الداغستانی
الشروانی عن اشیاخه کالشیخ ابراهیم الباجوری عن شیخیه الشیخ
محمد الفضالی والشیخ حسن القویسنی فالفضالی عن الشیخ عبدالله الشرقاوی والشیخ محمد الامیر
الکبیر وثبتاهما مشهوران والقویسنی عن داؤد القلعاوی عن احمد
السحیمی عن عبدالله الشبراوی المتوفی سنة ١١٧١ وثبته مشهور ویصل سند
کل من هؤلاء الی الشیخ عبدالله بن سالم البصری وثبته مشهور بل الحفنی
الشبراوی عن البصری بلا واسطة وکالشیخ عبدالقدوس عن شیخه القویسنی
السابق وکالشیخ ابراهیم السقاوستانی اشیاخه ومن اشیاخی
ایضا شیخنا الشیخ احمد الدمیاطی مفتی الشافعیة بمکة المعظمة ودفین
المدینة المنورة عن اشیاخه کالشیخ القویسنی والشیخ الباجوری
السابقین وکالشیخ عبدالغنی الدمیاطی الآتی ذکره علی الاثر ومن
اشیاخی ایضا شیخنا وشیخ شیخنا الشیخ عبدالغنی الدمیاطی عن
اشیاخه ومنهم الشیخ الشرقاوی والشیخ الامیر الکبیر السابقان ومن
اشیاخی ایضا شیخنا الشیخ احمد العراوی عن شیخیه الجمال الفضالی

السابق والشهاب احمد الدمهوجي كلاهما عن الشرقاوي السابق ومن اشياخي ايضا شيخنا الشيخ عبد الغني الهندي النقشبندي دفين المدينة المنورة عن اشياخه ومن اشياخه الشيخ عابد السندي المدني وثبته كبير مشهور يسمى حصر الشارد ومن اشياخي ايضا الشيخ مصطفى المبلط عن اشياخه كالشيخ الشنواني[عـه] صاحب حاشية مختصر ابن ابي جمرة وثبته مشهور ومن اشياخي واشياخ اشياخي ايضا الشيخ ابراهيم السقا عن اشياخه كالشيخ ثعيلب عن شيخيه الشهاب الملوي والشهاب الجوهري وثبت كل منهما مشهور وكالشيخ الامير الصغير عن والده الامير الكبير وثبته مشهور كما تقدم وكالشيخ الفضالي عن الشرقاوي وثبته تقدم انه مشهور وكالشيخ القويسني عن شيخه احمد جمعة البجيرمي الحافظ وثبته مشهور وكالشيخ محمد الجزائري عن عمه عن الشهاب الجوهري ومن اشياخي ايضا الشيخ احمد منة الله عن الشيخ الامير الكبير وابنه الامير الصغير وعن الشيخ شنا القيومي وعن الشيخ القويسني والفضالي ومن اشياخي الشيخ محمد القاوقجي الطرابلسي الشامي عن الشيخ عابد السندي وعن الشيخ الباجوري وعن الشيخ

[عـه] وله مؤلفات منها حاشية على مختصر البخاري لابن ابي جمرة ١٢ عبد الحق غفرله

محمد البجمی قدس اللہ اسرارہم وافاض علینا انوارہم - واعلا اسانیدی فی
صحیح البخاری ما ارویہ من طریق القسطلانی وھو اعلی سند یوجد فی الدنیا
کما قالہ الاشیاخ فانا ارویہ عن الشیخ احمد منۃ اللہ والشیخ عبد الغنی رحمہما اللہ
عن الامیر الکبیر عن علی العربی السقا عن عبد اللہ البصری عن ابراھیم
الکورانی عن ابن سعد اللہ اللاھوری عن محمد بن احمد النھروالی
عن ابیہ عن ابی الفتوح احمد الطاوسی عن بابا یوسف الھروی المعمر
ثلاثمائۃ سنۃ عن محمد بن شاذبخت الفرغانی المعمر ح وارویہ
عن الامیر بسند اعلا من ھذا بدرجۃ والامیر یرویہ عن الشیخ
علی الصعیدی العدوی عن محمد عقیلۃ المکی عن الشیخ حسن العجیمی عن
الشیخ احمد العجل الیمنی عن یحیی بن مکرم الطبری عن ابراھیم بن
صدقۃ الدمشقی وغیرہ بروایتہم عن عبد الرحمن بن عبد الاول الفرغانی
المعمر مائۃ واربعین سنۃ عن محمد بن شاذبخت الفرغانی ح واروی
بسند اعلا من ھذا بدرجۃ عن الشیخ عبد الغنی الھندی والشیخ
محمد القاوقجی کلاھما یرویہ عن الشیخ عابد السندی عن صالح الفلانی
عن محمد بن سنۃ الفلانی عن احمد بن محمد العجل عن احمد النھروالی

عن ابی الفتوح الطاوسی عن بابا یوسف الهروی عن محمد بن شاذ
بخت الفرغانی عن یحیی بن عمار الختلانی المعمر مائة وثلاثا واربعین سنة
عن محمد بن یوسف الفربری عن امیر المؤمنین فی الحدیث ابی
عبد الله محمد بن اسماعیل البخاری رضی الله عنه وعنهم اجمعین فبینی
وبین البخاری فی السند الاخیر احد عشر وفی الذی قبله اثنا عشر
وفی الذی قبله ثلاثة عشر واعلا اسانید البخاری الثلاثیات واطولها
تسعة فبینی وبین النبی صلی الله علیه وسلم فی سند الشیخ عابد اربعة
عشر فی الثلاثیات وفی سند الامیر عن العدوی خمسة عشر وعن السقاط
ستة عشر۔

قاله بفمه وامر برقمه الراجی من الله رضاه **محمد بن سلیمان**
حسب الله المکی الشافعی المدرس فی حرم مکة المعظمة عامله الله
برضوانه ووالدیه وذریته واشیاخه واحبته فی الیوم الحادی
والعشرین من جمادی الثانیه سنة ۱۳۲۴ اربع وعشرین بعد الالف وثلاثمائة
من الهجرة النبویه علی صاحبها افضل الصلوة والسلام واله واصحابه
الکرام والتابعین لهم باحسان الی یوم الدین والحمد لله رب العالمین

الشيخ السادس

ومن مشائخنا المكيين العالم النبيل والفاضل الجليل

عين العلم والدرايه - ينبوع الحلم والروايه - الحافظ

العلامه الحبر الفهامه فريد العصر محدث الدهر

مولانا واستاذنا المتقن الشيخ شعيب المالكی المغربی

المکی المدرس والامام بالمسجد الحرام نفع الله به الاقطار

والبلاد ونظهر به خصائص السنة فی کل مجمع وناد

حضرت درسه فی صحیح البخاری وسمعت املاءه فی النحو من شرح

الفیة ابن مالك وحصصا عدیدة من مؤطاء امام دار الهجرة الامام

مالك کان یزدحم علی دروسه من الخواص والعوام وکان حافظ القرآن

والحدیث کان یحفظ خمسین الف حدیثا وما وجدت له نظیرا قط

فاقتبست من مشکوة فوائده وتحلیت من عقود فرائده واستفدت

منه علما کثیرا فهو من اجل مشائخی فی الحدیث - وقد حدثنی بالحدیث

المسلسل بالاولیة والمسلسل بیوم العید والمسلسل بیوم عاشوراء

واضافنی علی الاسودین ولقمنی واجازنی لسائر مرویاته باللفظ والکتابة

وهو اخذ عن کثیر من المشائخ منهم الشیخ سلیم ابن ابی فراج ابن سلیم

البشری المصری عن الشیخ ابراهیم بن محمد الباجوری و منهم الشیخ منة الله عن الامیر و منهم الشیخ عبد الله القدومی النابلسی و اروی عنه بلا واسطة فانی اخذت عنه حین قدم مکة المکرمة قاصدا للحج سنة ١٣٢٤ اربع وعشرین بعد الف وثلثمائة من الهجرة النبویة وهو یروی عن الشیخ حسن بن عمر الشطی عن الکزبری و منهم الشیخ محمد بن ابراهیم السباعی عن الشیخ محمد بن عبد الرحمن الفیلالی عن الشیخ ابی حفص الفاسی عن محمد بن عبد القادر الفاسی عن ابی سالم العیاشی وهذا صورة

والشیخ القدومی عنه بلا واسطة ١٢ عبد الهادی۔

الاجازة التی کتبها لی مولانا الحافظ المحدث المتقن الشیخ شعیب المذکور متع الله المسلمین بطول حیاته امین

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی استخلص العلماء بعنایته من غیاهب الجهالات وجعلهم امناء علی خلقه یقومون بحفظ شریعته حتی یؤدوا الخلق تلک الامانات۔ فهم مصابیح الارض وخلفاء الانبیاء۔ ویستغفر لهم کل شیئ حتی الحیتان فی البحر ویعجم من فی السماء۔ والصلوة والسلام علی سید الاولین والآخرین وعلی اله واصحابه ما تعاقبت

ولد سنة ١٢٣٦ ومن تصانیفه الرحلة الحجازیة ١٢ عبد الهادی غفر له۔

الايام والليالى - **اما بعد** فقد استجاز منى الحاج الابر الشيخ الاورع
الناسك الازكى عبد الهادى بن عبد الكريم بعد ان
سمع منا دروسا فى مؤطا الامام مالك وحديث الرحمة المسلسل بالاولية
والمسلسل بيوم العيد واول الصحيح للامام البخارى وشيئا من الفية
ابن مالك فاجزته بكل ما سمعه منى بل اجزته اجازة عامة فى كل ما
يجوز عنى روايته من معقول ومنقول - وفروع واصول - كما اجازنا
بذلك مشائخنا الكرام - ائمة الهدى ومصابيح الظلام - من المشارقة
والمغاربة فمن المشارقة الشيخ سليم البشرى عن الشيخ منة الله عن
الشيخ الامير الصغير عن والده العلامة الامير الكبير الى اخر ما ذكره
فى ثبته **ومنهم** الشيخ عبد الله القدومى النابلسى عن الشيخ حسن بن
عمر الشطى عن الشيخ الكزبرى٥ الخ ومن المغاربة الشيخ محمد بن ابراهيم
السباعى عن الشيخ محمد بن عبد الرحمن الفيلالى عن الشيخ ابى حفص
الفاسى عن محمد بن عبد القادر الفاسى عن ابى سالم العياشى الى
اخر ما ذكر فى ثبته - واوصى المجاز المذكور بتقوى الله فى السر والعلانية
وان يسعهم لى من دعواته فى خلواته وجلواته وصلى الله على سيدنا محمد

(حاشية على "الشطى": الدمشقى ١٢)

٥ الشيخ عبد الرحمن ابن محمد الكزبرى والشيخ القدومى
عن الشيخ عبد الرحمن
الكزبرى بلا واسطه ١٢
عبد الهادى

وآله - وحرر فى العشرين من شوال الابرك عام اربعة وعشرين و

ثلثمائة والف

شعيب بن عبد الرحمن المغربي المدرس بالحرم الشريف المكى

(شعيب بن عبد الرحمن ۱۳۱۸)

الشيخ السابع

ومن مشائخنا المكيين العالم النبيل والفاضل الجليل الجامع

بين شرفى العلم والنسب السيد سالم بن عيدروس

البار الشافعى مذهبا والعلوى طريقة وقد حسّن ظنه فيّ

فسمع منى واسمعنى وولدى محمد اعبد المجيب اصلح الله حاله واحسن

مآله الحديث المسلسل بالاولية فى العشرين من الجمادى الاخرى

سنة ۱۳۲۴ اربع وعشرين وثلثمائة بعد الالف واستجازنى واجازنى بكل

مايجوز له روايته [۱] واعطانى الاجازة وهى بخط ابنه - وهو اخذ

عن العلامة السيد عمر بن احمد بن عبد الله ابن عيدروس البار

عن والده السيد احمد واخذ عن الشيخ العلامة السيد احمد بن

زينى دحلان واخذ عن السيد على طاهر المدنى وعن الشيخ فالح

---

[۱] ولذلك اجاز لاولادى محمد عبد المجيب و محمد عبد الرقيب اسعدهما الله تعالى فى الدارين و

رزقهما علما نافعا وفهما كاملا - وكان رحمه الله تعالى خليقا متواضعا زاهدا فى الدنيا

راغبا فى الاخرة ۱۲ محمد عبد الهادى غفر الله له -

المدنی وعن العلامة السید محمد ابی النصر الخطیب ابن السید عبد القادر
الخطیب ابن السید صالح الخطیب الحسنی الجیلانی الشافعی خطیب الجامع
الاموی بدمشق الشام وهو اخذ عن کثیرین منهم والده السید عبد القادر
المتوفی سنة ۱۲۸۸ عن والده السید صالح المتوفی سنة ۱۲۵۷ عن ابیه السید عبد الرحیم المتوفی سنة ۱۱۹۰
عن الشیخ سعید سنبل واخذ السید صالح عن الشیخ محمد طاهر سنبل
واخذ ایضًا عن الشیخ خلیل الخشه عن الشیخ محمد خلیل الکاملی واخذ ایضًا عن
الشیخ محمد بن یوسف التمیمی وتلمیذه الشیخ سعید الحلبی والشیخ الفضالی وتلمیذه الباجوری واخذ ایضًا
عن الشیخ محمد بن مصطفی الرحمتی عن والده واخذ ایضًا عن الشیخ عبد القادر المیدانی
عن الکاملی ومنهم الشیخ محمد العزب الدمیاطی المدنی والسید اسماعیل
البرزنجی والسید زین العابدین جمل اللیل والشیخ عبد الرحمن الکزبری
والشیخ ابراهیم الباجوری والشیخ السقا والشیخ محمد الدمنهوری
ومنهم الشیخ احمد بن سلیمان الاحمدی النقشبندی الخالدی الاکبری
الروادی عن العلامة السید محمد امین عابدین ومنهم الشیخ احمد
الحجار المعروف لبشنون عن الشیخ خلیل الخشه والشیخ سعید الحلبی
ومنهم الشیخ عمر افندی الغزی ابن عبد الرحمن افندی الغزی

العامری المتوفی سنہ ۱۱۴۳ عن الشیخ عبد القادر النابلسی عن جدہ اب ابیہ عن
عبد الغنی النابلسی **ومنہم** العلامۃ السید محمد بن حسین الکتبی المکی
عن محشی الدر العلامۃ السید احمد الطحطاوی **ومنہم** الشیخ احمد
الدہان والشیخ یوسف الغزی والشیخ حسین الدجانی مفتی یافا
والشیخ احمد الترمانینی والشیخ حامد العطار والشیخ عبد اللہ بن
الشیخ سعید الحلبی **ومنہم** والدتہ الشیخۃ فاطمہ بنت الشیخ الخلیل
الخشہ المعمرۃ مائۃ وسبع سنۃ عن والدہا الشیخ الخلیل الخشہ **ومنہم**
جدہ السید صالح وقد اجازہ وعمرہ ثلاث سنین ۔ **واخذ شیخنا** ایضاً
عن السید محمد بن عبد الکبیر الکتانی واخیہ السید محمد عبد الحی وہما
عن والدہما السید عبد الکبیر المذکور عن الشیخ عبد الغنی المدنی
وعن الشیخ ابراہیم السقا ۔ **وہذہ صورۃ اجازتہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ الذی اوصل من الیہ استند ۔ واجاز لی مطلوبہ من علیہ
اعتمد ۔ والصلوٰۃ والسلام علی من منہ المدد ۔ سیدنا ومولانا وحبیبنا
وقرۃ اعیننا محمد ۔ الواسطۃ العظمی لدیہ ۔ وعلی الہ المنتسبین الیہ ۔
الاخذین بالحظ الاوفر بما اتی عن اللہ وعن اکرم الخلق علیہ ۔ عن

الصحابة والتابعين - ومن اقتفى اثرهم من العلماء العاملين اما بعد فقد
طلب منى الحديث المسلسل بالاولية الشيخ العلامة ابو سعيد محمد
المدعو بعبد الهادى المدراسى الحيدرآبادى له ولولده محمد عبيد
المجيب سلمهما الله تعالى فحدثتهما بذلك امتثالا لقول النبى صلى الله
عليه وسلم المرء مع من احب واحب الخلق الى الله انفعهم لعياله وان لم اكن
اهلا لما ذكر - ولكن للمحبة والاحاديث التى يرحل اليها - وارويه
عن جملة مشائخ منهم السيد على ظاهر المدنى كما هو فى ثبته ومنهم
الشيخ فالح الحجازى المدنى كما هو فى ثبته - ومنهم الشيخ عبد الرحمن
سراج مفتى الاحناف بمكة ومنهم السيد عمر بن احمد البار عن والده عن
مشائخه ومنهم الشيخ اسماعيل بن محمد نواب عن السيد الشريف
محمد ناصر عن مشائخه ومنهم الشيخ ابو النصر الشامى ومنهم السيد
محمد بن عبد الكبير الكتانى واخوه السيد محمد عبد الحى عن مشائخهم
كما هو مذكور فى ثبتهم - واجيزهما ايضا فى الحديث والتصوف
والتفسير وغير ذلك من العلوم النافعة عن سيدى وشيخى مفتى
مكة العلامة سيدى احمد بن زين دحلان كما اجازنى

بشرطه المعتبر عند اهله وهو التثبت فی العلم وعن سیدی مفتی مکة السید
احمد بن عبد الله المیرغنی الحنفی وفی الاوراد والاذکار والتصوف
خصوصا احیاء علوم الدین والطریقة العلویة - اجیزهما بما ذکر
عن سیدی وشیخی واستاذی الحبیب فضل بن علوی بن سهل مولی الدویله
وعن سیدی وشیخی الحبیب عبد الله بن محمد الحبشی وعن سیدی
عمر بن حسن الحداد وعن سیدی العلامة السید عیدروس بن
حسن العیدروس وغیرهم فهما مجازان فی الاذکار والاوراد
کما هو منقول فی سیرهم وطریقتهم ولاینسانی من صالح دعواتهما فی
خلواتهما وجلواتهما واوصیهما ایضا بما اوصی بر الله انبیاءه و
اولیاءه وکافة عباده المؤمنین وهی تقوی الله فی السر والعلن وهی
له ولاولاده ومن یحبه ممن له اسوة وقدوة - واخر دعونا ان
الحمد لله رب العالمین اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد - قاله
بفمه وامر برقمه راجی العفو من ربه وشفاعة جده المختار
سالم بن عیدروس البار العلوی طریقة الشافعی مذهبا
کان ذلک ببلد الله الحرام بجبل کعبة فی شهر رجب سنة ١٣٢٢

الشیخ الثامن[۸]

ومن مشائخنا المکیین مولانا العالم الفاضل المجتهد الکامل الشیخ محمد سعید بن عبد اللہ القعقاعی القرشی الاذ... المدرس بالمسجد الحرام ادام اللہ افاضاتہ۔ سمعت منہ الحدیث الاولیۃ الحقیقیۃ بالمشافہۃ وھو یرویہ کذلک عن[۲] الشیخ جمال الحنفی عن[۳] الشیخ عبد اللہ سراج عن[۴] الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار بسندہ واجازنی وولدی بمرویاتہ کلھا واذن لی فی اجازۃ من شئت وذلک فی الثامن من رجب سنۃ الف وثلثمائۃ واربعۃ وعشرین

کوچک

وھو اخذ عن[۲] الشیخ السید عبد اللہ بن محمد کوشک المکی السابق ذکرہ واخذ عن الشیخ علی بن احمد حبیش الرھبینی الشافعی عن[۳] الشیخ ابراھیم الباجوری والشیخ[۳] مصطفی المبلط والشیخ ابراھیم السقا والشیخ محمد الدمنھوری الازھری واخذ عن الشیخ محمد سعید المعروف بقاضی المخا عن[۳] مفتی زبید السید سلیمان بن محمد ابن العلامۃ السید عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر الاھدل الزبیدی عن[۴] ابیہ السید محمد عن[۵] جدہ باسانیدہ وقد سبق ذکرھم

وصورۃ اجازتہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین

والصلوة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا وسندنا ومولانا محمد
وعلى آله وصحبه اجمعين وعلى التابعين وتابعيهم باحسان الى يوم
الدين **اما بعد** فقد حضر عندى وسمع منى وتلقى عنى **اخونا**
الفاضل عبد الهادى وابنه عبد المجيب سلمهما الله تعالى
ونفع بهما وطلبا منى ان اجيزهما بما قرأ وسمع خصوصا وبجميع
مروياتى عموما فاجبتهما واجزتهما بجميع ما تجوز لى روايته و
تصح لى درايته من تفسير وحديث وفقه واصول ونحو وصرف ومعان
وبيان وزهد وتصوف وبجميع كتب المعقول والمنقول حسبما
رويته ما بين قرأة وسماع واجازة عن المشائخ الاجلاء الاعلام
النبلاء الكرام منهم الشيخ العلامة والقدوة الفهامة مولانا السيد
عبد الله بن محمد كوشك المكى الحنفى الامام بالمسجد الحرام والعلامة
الفهامة الشيخ محمد سعيد المعروف بقاضى المخا والعلامة الاستاذ
على بن احمد حُبيش الزَّهَبِينى الشافعى وغيرهم رحمهم الله تعالى
ونفعنا بعلومهم **يروى الاول** عن الشيخ عابد السندى المدنى
وغيره باسانيده المذكورة فى ثبته المسمى بحصر الشارد ح

ويروى الثانى عن مفتى زبيد السيد سليمان بن محمد بن العلامة الفهامة المسند السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل الزبيدى بروايته عن ابيه عن جده باسانيده المذكورة فى كتابه النفس اليمانى وفى ثبت جده السيد يحيى وغيره ح ويروى الثالث عن البرهان ابراهيم السقا الازهرى والبرهان الباجورى والشمس الدمنهورى وغيرهم واسانيدهم معلومة مشهورة بين العلماء الاخيار اشتهار الشمس فى رابعة النهار ـ اجزت المذكورين برواية جميعها عنى اجازة عامة مطلقة تامة بالشرط المعتبر عند اهل الحديث والاثر واوصيهما بما اوصى به نفسى من ملازمة التقوى فى السر والنجوى وان لا ينسانى ومشائخى من صالح دعواتهما فى خلواتهما وجلواتهما بحسن الختام والفوز برضى الملك العلام وصلى الله وسلم على خاتم الانبياء والمرسلين وعلى آل كل منهم وصحبهم اجمعين والحمد لله رب العالمين املاه بفمه وامر برقمه المفتقر الى رحمة ربه القريب المجيب محمد سعيد اديب ابن المرحوم عبد الله اديب المكى الحنفى خادم العلم بالمسجد الحرام

القريب
المفتقر الى ربه
محمد سعيد اديب
١٢٢١

٩ الشيخ التاسع

وممن اجازني باللفظ والكتابة من مشائخنا المكيين

مولانا الفاضل الورع الارشد الشيخ اسعد بن العلامة

المرحوم العارف الشيخ احمد الدهان الحنفي دامت بركاته

٥ ١٣ رمضان سنة ١٣٤٢ يوم الاربعاء ٢٢ ابريل

سمعت منه الحديث الاولية واجازني بسائر مروياته مرتين كما اجازه بذلك شيخه [١] الشيخ محمد ابو النصر بن السيد عبد القادر بن السيد صالح بن السيد عبد الرحيم الخطيب الجيلي الحسني الدمشقي الشافعي عن [٢] والده السيد عبد القادر عن [٣] جده لامه الشيخ خليل الكشة عن [٤] الشيخ محمد خليل الكاملي عن محدث الشام الشيخ اسماعيل العجلوني عن مشائخه الاعلام

وأخذ شيخنا اسعد الدهان عن [١] العلامة الشيخ حسين الجسر [٥] الطرابلسي عن [٢] العلامة الفاضل السيد علاء الدين عابدين عن [٣] والده خاتمة المحققين السيد محمد امين عابدين مؤلف رد المحتار حاشية الدر المختار عن مشائخه الاعيان منهم العلامة خاتمة المحدثين [٤] الشيخ محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبري ومنهم الشيخ الهمام والمسند الامام [٤] العلامة احمد بن عبيد الله العطار ومنهم الامامان العلامتان الشيخ

[٥] الجسر هو المشهور بهذا اللفظ كما هو المذكور في صورة اجازته في محل

ابراهيم النابلسی وشقيقه الشيخ عبد القادر النابلسی وهما يرويان
عن جدهما الشيخ عبد الغنی النابلسی **ومنهم** العلامة الشيخ محمد
سعيد الحموی وهو اخذ عن الشيخ احمد الملوی والشيخ محمد الحنفی والشيخ
احمد الجوهری والشيخ ابی الطيب المغربی المدنی والشيخ عبد الرحمن
العيدروس وعن الشيخ علی افندی بن صادق بن محمد بن ابراهيم
الداغستانی المتوفی ١١٩٩ وهو اخذ عن الشيخ محمود بن عبد الله الانطاكی
عن الشيخ محمد بن علی الكاملی عن الشيخ خير الدين الرملی واخذ
الشيخ علی افندی ايضا عن الشيخ عبد الكريم الآمدی والشيخ ايوب
الداغستانی ثم رحل الی الحجاز وجاور مدة واخذ عن الشيخ محمد حيات
السندی عن الشيخ عبد الله البصری واخذ الشيخ محمد سعيد الحموی عن
الشيخ محمد التافلاتی المغربی الآتی ذكره وعن حسن الحموی بن كذا
مصغرا والشيخ منصور الحلبی الخلوتی والشيخ صالح الجينبنی **ومنهم**
العلامة الشيخ الامير الكبير والشيخ صالح الفلانی المدنی **ومنهم**
العلامة الفقيه الشيخ هبة الله البعلی شارح الاشباه والنظائر
وهو عن الشيخ صالح الجينبنی **ومنهم** الامام الكامل والهمام الفاضل

العلامة الشيخ ابو الفضل محمد شاكر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری
الحنفی الشهیر والدا بالعقاد المتوفی ١٢٢٢ھ قال الشیخ ابن عابدین رحمہ اللہ
تعالیٰ فی ثبتہ لازمتہ مدۃ مدیدۃ - وخدمتہ ایاما سعیدۃ - وقرأت
علیہ کتبا عدیدۃ - ورسائل مفیدۃ - وکان احفی بی من الوالد علی الولد
وارانی اکراما لم اره قط من احد - وبذل جهده فی نفعی واسدانی
ماشکره لیس فی وسعی - وادنانی منه دون غیری وصار اولی
منی بامری - فجزاه اللہ تعالیٰ عنی کل خیر - ووقاه کل اسی وضیر
واحسن اللہ تعالیٰ الیہ وکثر خیره - وجعل فی اعلی الفرادیس مقامہ
ومقره - وبارک للمسلمین فی حیاتہ - وفی ایام السعیدۃ واوقاتہ -
وجعلنی لا اخرج یوما عن امتثال امره - وادام لسانی رطبا
بثنائہ وطیب ذکره - وبالدعاء لہ عقیب الصلوات - وفی
الاماکن المطهرات والاوقات الفاضلات - وقال فی موضع اٰخر فی
ترجمتہ هو الشیخ الامام الاوحد - والفاضل الهمام الامجد -
فرید العصر - ویتیمۃ الدهر - من انتهت الیہ الریاسۃ فی العلوم
وصار المرجع فیہما من منطوق ومفهوم - سلیل السادۃ الامجاد

وملحق الاحفاد بالاجداد۔ المحقق المدقق مولانا وشيخنا المرحوم السيد محمد شاكر بن علي بن سعد بن علي بن سالم العمري الشهير والده بالعقاد وبابن مقدم سعد الحنفي الدمشقي الخلوتي يتصل نسبه بسيدنا عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه الى ان قال والحاصل انه كان من افراد عصره۔ وبركة اهل مصره۔ وقد من الله تعالى علي بخدمته سبع سنين وقرأت عليه كتبا عديدة وكان يحبني حبا شديدا۔ ويكرمني اكراما مزيدا۔ واقسم لي مرارا اني اعز عليه من اولاده۔ وقصد مرة ان يزوجني بنته فما قدر الله ذلك لامتناع والدي خوفا على ان اغضبتها يوما ان اقع في غضبه مما لاتخلو عنه الجبلة الانسانية وكان قائما باموري ومهماتي فجزاه الله تعالى عني خير الجزاء وجمعني واياه تحت ظل عرشه يوم لاظل الا ظلة وجعل قبره روضة من رياض الجنة آمين انتهى وهو اخذ عن مشائخ اجلة كثيرين۔ منهم العلامة الامام الشيخ عبدالرحمن بن محمد بن زين الدين الدمشقي الشافعي الشهير بالكزبري المتوفى سنة ۱۱۸۵ھ ومنهم ابنه العلامة محدث زمانه۔ وفريد عصره واوانه۔ بركة اهل الشام۔ وعمدة السادة الاعلام۔ الشيخ محمد بن

عبدالرحمن الكزبری المتوفی سنہ ۱۲۲۱ لازمہ مدۃ تقرب خمسین عاما وقرأ علیہ کتبا عدیدۃ ومنہم الشیخ الامام فقیہ زمانہ ووحید اوانہ المنلا علی بن محمد بن سالم الترکمانی الحنفی امین فتوی بدمشق الشام المتوفی سنہ ۱۱۸۲ وھو اخذ عن الشیخ عبدالغنی النابلسی وعن الشیخ محمد عقیلہ الحنفی المکی وعن الشیخ صالح الجینینی وھو عن والدہ الشیخ ابراھیم عن العلامۃ الشیخ خیرالدین ومنہم الشیخ احمد بن عبداللہ بن احمد البعلی مفتی الحنابلہ فی دمشق المتوفی سنہ ۱۱۸۹ وھو اخذ عن الشیخ محمد ابی المواھب فی سنہ ۱۱۲۵ وعن حفیدہ بعد وفاتہ الشیخ محمد المواھبی وعن الشیخ عبدالقادر التغلبی وعن الشیخ عواد الکوری وعن الشیخ مصطفی اللبدی وعن الشیخ اسماعیل العجلونی وھؤلاء المشائخ کلھم اخذوا عن الشیخ ابی المواھب المذکور واخذ الشیخ احمد البعلی ایضا عن الشیخ عبدالغنی النابلسی والشیخ محمد الکاملی وولدہ الشیخ عبدالسلام وغیرھم ومنہم العلامۃ الشیخ المعمر علی بن محمد ابن علی بن سلیم الشافعی الدمشقی الصالحی الشہیر بالسلیمی المتوفی سنہ ۱۲۰۰ وھو اخذ عن علماء معتبرین وجماعۃ متفننین کالاستاذ الشہیر والعارف

شہ ای بعد وفاۃ الشیخ محمد ابی المواھب ۱۲ سہ الشیخ محمد بدل من حفیدہ ۱۲ عبدالھادی غفرلہٗ

الكبير سيدى عبد الغنى النابلسى وولده الشيخ اسماعيل والشيخ
محمد بن عقيلة والشيخ احمد المقدسى وغيرهم ومنهم الشيخ العلامة ابراهيم
ابن خليل بن ابراهيم الغزى الشهير بالصايحانى المتوفى سنة ١١٩٧ وهو اخذ عن
الشيخ سليمان المنصورى الآخذ عن الشيخ عبد الحى عن الشرنبلالى
واخذ ايضا عن الشيخ محمد ابى السعود محشى مسكين الآخذ
عن ابيه وهو عن الشيخ شاهين عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن
الشيخ حسن المقدسى الآخذ عن الاسقاطى عن الشيخ عبد الحى
عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن الشيخ حسن الجبرتى الحنفى والشيخ
عمر الطحلاوى المالكى ومنهم الشيخ الامام الحبر الهمام الشيخ مصطفى
ابن احمد بن محمد بن سلامة المعروف باللقيمى الدمياطى ثم الدمشقى
المتوفى سنة ١١٧٨ وهو اخذ عن جده لامه العلامة محمد بن محمد البديرى الدمياطى
الشهير بابن الميت وارتحل لدمشق وتوطنها وللحجاز ومصر والقدس
واخذ عن الشيخ عبد الله البصرى والشيخ محمد الوليدى والشيخ محمد
ابن الطيب المغربى واحمد بن عبد الفتاح الملوى ومحمد بن سالم الحفنى
والعماد اسماعيل العجلونى واخذ عن سيدى عبد الغنى النابلسى

وسيدى مصطفى البكرى الصديقى وغيرهم ومنهم الشيخ الامام العلامة
محمد بن احمد بن محمد بن خير الله البخارى الاصل والشهرة الحنفى
الاثرى المحدث نزيل بلدة نابلس المتوفى سنة ١٢ وهو اخذ عن جماعة
معتبرين منهم الشريف الفاضل حسن بن عبد الرحمن عيديد العلوى
نزيل ثغر مخا الآخذ عن الشيخ حسن العجيمى وعبد الله بن سالم البصرى
ومنهم الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجى عن الشيخ ابراهيم الكورانى
ومنهم السيد المحدث نفيس الدين ابو الربيع سليمان بن يحيى بن عمر
الاهدل الحسنى الزبيدى ومنهم الشيخ محمد جمال الدين بن محمد
الواسطى الزبيدى الحنفى والامام المسند المعمر الشمس محمد بن عبد
ربه المليكى المالكى القاهرى الشهير بابن الست والمسند المعمر عفيف الدين عبد الله بن
موسى الجويرى الشافعى المحلى والشمس محمد بن محمد الباقانى الشافعى النابلسى وغيرهم
ومن مشائخ العلامة محمد شاكر الفقيه الفاضل المعمر السيد منصور بن
مصطفى السرمينى الحسنى الحلبى الخلوتى النقشبندى الحنفى المتوفى سنة ١٢٠ و
هو اخذ عن الشيخ احمد الملوى والعارف محمد الحفنى وعن الشيخ محمد
حيات السندى نزيل المدينة المنورة وغيرهم ومنهم العلامة

شیخ الاسلام حافظ اسماعیل بن محمد بن محمد القسطنطینی الحنفی الشهیر بنائب
زاده المتوفی سنہ ۱۲۰۱ ومن اجل مشائخہ الشیخ محمد بن حسن بن ہمات الحنفی
الشامی والشیخ عمر بن احمد باعلوی السقاف ابن بنت الشیخ عبداللہ
ابن سالم البصری وہما یرویان عن الشیخ عبداللہ البصری ومنہم العلامۃ
الشیخ ابراہیم بن مصطفی بن ابراہیم الحلبی المتوفی سنہ ۱۱۹۰ وہو اخذ عن
السید علی ابن مصطفی بن حسن السیواسی الحنفی الضریر المصری وعن
الشیخ محمد ابی المواہب الحنبلی وعن الملا الیاس الکورانی عن الشیخ
عبد الغنی النابلسی وعن الشیخ احمد الغزی وتوجہ الی الحج فاخذ
عن الجمال عبداللہ ابن سالم البصری المکی والشیخ ابی طاہر بن
ابراہیم الکورانی المدنی والشیخ محمد حیات السندی واخذ
فی مصر عن الشیخ موسی الحنفی والشیخ سلیمان المنصوری مفتی الحنفیۃ
وعن الشیخ سالم النفراوی والشہاب احمد الملوی وغیرہم ومنہم العلامۃ
الشیخ عطیۃ بن عطیۃ البرہانی الشافعی المصری الاجہوری البصیر
المتوفی سنہ ۱۱۹۰ کان علامۃ فقیہا متبحرا فی العلوم قیل انہ کان یحضر فی
درسہ ماینوف خمسمائۃ طالب ولہ مؤلفات نافعۃ منہا

حاشية على تفسير الجلالين وحاشية على مختصر السنوسي في المنطق و
حاشية على شرح الفية العراقي في مصطلح الحديث لشيخ الاسلام وحاشية
على شرح السلم للملوي وهو اخذ عن الشهاب احمد الملوي والسيد علي
الضرير السيواسي وعن الشمس محمد بن احمد حجازي العشماوي عن
ابي العز العجمي وغيرهم ومنهم الامام العلامة والاوحد الفهامة خاتمة
المحققين الشيخ محمد بن احمد بن سالم بن سليمان السفاريني النابلسي
الحنبلي المتوفي سنة ١١٨٨ وهو اخذ عن العارف الشيخ عبد الغني النابلسي والشمس
محمد بن عبد الرحمن الغزي والشيخ عبد الرحمن المجلد الحنفي والشيخ مصطفى
هو شيخ الاسلام الحنبلي
ابن مصطفى السواري وغيرهم وله مؤلفات كثيرة منها شرح ثلاثيات
مسند الامام احمد في مجلد ضخم المسمى بنفثات صدر المكمد لشرح ثلاثيات
المسند وكشف اللثام بشرح عمدة الاحكام مجلدان ومختصر موضوعات ابن
الجوزي في مجلد ضخم ومعارج الانوار في سيرة النبي المختار شرح نونية
الصرصري مجلدان وتحبير الوفا بسيرة المصطفى صلى الله عليه وسلم مجلد ضخم
والبحور الزاخرة في علوم الآخرة ونتائج الافكار لشرح سيد الاستغفار
والجواب المحرر في الكشف عن حال الخضر والاسكندر والدر المنظم في

مؤلفات الشيخ السفاريني

فضل شهر المحرم وقرع[١١] السياط فى قمع اهل اللواط والتحقيق[١١] فى بطلان التلفيق وبغية[١٢] النساك فى فضل السواك ورسالة[١٣] فى بيان الثلاث وسبعين فرقة والكلام عليها واللمعة[١٤] فى فضائل وخصائص يوم الجمعة وله مؤلفات غير ذلك ومنهم العلامة الشيخ محمد بن محمد التافلاتى المغربى المالكى ثم الحنفى مفتى القدس الشريف المتوفى سنة ١١٩١ وكان عجيبا فى الذكاء والفهم وسرعة التاليف والنظم قال العلامة محمد ابن عابدين فى ثبته حتى اخبرنى سيدى انه سرة ضاف فى حلب عند تلميذه العلامة الشيخ محمد العقاد فقلق ولم ينم تلك الليلة فجعل يدور فى صحن الدار فرأته الجارية فاخبرت سيدها بذلك فسأله فقال له قلقت فى هذه الليلة فنظمت عقود العهود فى ستمائة بيت وانه قلب الفية ابن مالك وجعلها مدحا فى سيدى العارف السيد مصطفى البكرى فى يوم وليلة وله تاليف كثيرة ناهزت الثمانين منها كتاب فى الفقه

---

[١] منها القول العلى فى شرح اثر امير المؤمنين على رضى الله عنه وشرح منظومة الكبائر الواقعة فى الاقناع ونظم الخصائص الواقعة فيه ايضا والمنح الغرامية فى شرح منظومة ابن فرح اللامية ولوائح الافكار السنية فى شرح منظومة الامام الحافظ ابى بكر بن ابى داؤد الحائية مجلد وغير ذلك وقد مر ذكره فى بيان سند شيخنا الشيخ الحبيب حسين الحبشى رحمة الله تعالى ١٢ عبد الهادى غفر الله له آمين

سماه منهج النعمان من مذهب النعمان نحو عشرين كراسا الفه فى تسعة وثلاثين يوما فى اسلامبول واخذ العلوم عن مشائخ معتبرين كالشهاب احمد الملوى والشهاب احمد الجوهرى والعارف محمد الحفنى والشيخ عمر الطحلاوى المالكى وهذه صورة الاجازة التى اجاز للشيخ محمد شاكر نظما بسم الله الرحمن الرحيم ـ

سأحمد رب العرش حمدا مبادرا ... واشكره شكرا جميل المآثر

واهدى صلوة مع سلام مؤبد ... لاحمدنا المحمود شمس المظاهر

وآل وصحب ما تواتر عنهم ... حديث صحيح بين اهل المحابر

وبعد فعلم الدين اجمل مقتنى ... واحسن مكسوب لاهل البصائر

ولا سيما علم الحديث فانه ... محط رحال الراسخين الاكابر

ولا زالت الاعلام تسعى بهمة ... الى نيله كى يغنموا للمفاخر

وكان النجيب البهنسى محمد ... لبيب لحاق القبوه بشاكر

له همة حسناء فى نيل رفعة ... وتحصيل علم الدين منهاج فاخر

وجاء لدينا كى يجوز اجازة ... بمروينا فى كل باد وحاضر

وما كنت اهلا للاجازة انما ... اذا قل طل قام وبل لناظر

اجازة العلامة محمد الدارالخ للعلامة الشيخ محمد شاكر شيخ العلامة محمد امين عابدين نظما

واشهد ربی قد اجزت بما لنا	روایته من کابر بعد کابر
ومالی من نثر ونظم وان یکن	کلا شیئی بالشرط البہی لباصر
وادجو دعاء منه علی تنالنی	عنایة لطف بین اهل المخابر
والی الفقیر الدافلاتی محمد	سنا حمد رب العرش حمد مبادر

فی ٢ شعبان سنه ١١٧٥ انتهی

مشائخ الشیخ محمد شاکر

ومن مشائخ العلامة محمد شاکر - الشیخ محمد بن سلیمان الکردی المدنی الشافعی والسید عبد الرحمن بن مصطفی العیدروس والشیخ محمد ابن محمد بن عبد الله المغربی المدنی المالکی والشیخ ابو الحسن بن محمد صادق السندی الصغیر المدنی والشیخ عبد الرحمن بن محمد الفتنی الحنفی المکی والشیخ شهاب الدین احمد الملوی والشهاب احمد بن عبد الکریم الخالدی الشهیر بالجوهری والشیخ محمد بن سالم الحفنادی وکتب الشیخ محمد شاکر للشیخ محمد امین عابدین اجازتین احداهما النظم والاخری نثر - وصورة النظم بسم الله الرحمن الرحیم -

وجازة الشیخ محمد شاکر للعلامة محمد امین عابدین نظما

الحمد لله المجید الهادی	حمدا بدیا جل عن نفاد
ثم صلوة مع سلام ابجد	علی النبی المصطفی محمد

واله وصحبه الكرام ... اولى التقى والفضل والانعام

وبعد فاعلم ايها المهذب ... بان علم الدين اصل طيب

لا سيما علم الحديث والاثر ... وفقه نعمان الامام المعتبر

وكان ممن جد فى ذا الشان ... السيد المفضال ذو الاتقان

محمد امين ابن عمرا ... من جده بعابدين اشتهرا

لازمنى فى مدة مديده ... قراءة لكتب عديده

ما بين فقه وحديث شافى ... وعلم نحو وبيان صافى

ومنطق وعلم اداب حلا ... وضع عروض والقوافى تلا

ثم ابتغى منى ان اجيزه ... وان ابين فى الورى بريزه

هذا وانى لست من فرسانها ... ولا من الحائم فى ميدانها

لكنما التشبيه بالكرام ... اهل التقى والسادة الاعلام

طريقة مسلوكة مندوبه ... ونعمة محمودة مرغوبه

هذا وانى قد اجزته بما ... ارويه حقا عن فحول العلما

من الصحيحين وباقى السنن ... ومسند النعمان ذى القدر السنى

عن شيخنا العلامة المعروف ... بالكزبرى محمد الموصوف

عن شيخه والده الامام … عن شيخه قطب الورى الهمام

عبد الغنى العارف النابلسى … حاوى المعالى والمقام القدسى

عن نجم افق الشام عن بدر السما … عن شيخ الاسلام رئيس العلما

عن خاتم الحفاظ ذاك ابن حجر … اعنى الامام المعتنى والمعتبر

بالسند المتصل المختار … الى النبى الهاشمى المختار

كذاك بالفقه العظيم الشان … فقه الامام الاعظم النعمان

ارويه عن شيخى امين الفتوى … منلا على الحاوى الهدى والتقوى

عن شيخه عبد الغنى النابلسى … ذى الرتبة العليا فقيه النفس

عن شيخه والده اسماعيلا … العادم النظير والمثيلا

عن شيخه العلامة الاجل … شرنبلالى امام الكل

بالسند المتصل البيان … الى الامام الاعظم النعمان

واننى اوصيه بالاخلاص … وبالدعاء لى بالاخلاص

من آفة الريا وقصد السمعة … فانها مطفئة للشمعة

واننى محمد الملقب … بشاكر بين الورى انتسب

ابن على بن سعد بن على … السالمى الحنبلى العمرى

وحين اتمامي القوافي كالدرر		نادیتُ ارخ جاله یمن ظهر ۱۲۱۷ھ

فی صفر سنہ ۱۲۱۷ھ وختمہ مکتوب فیہ عبدہ شاکر

صورة الاجازة

وصورة الاجازة النثرية فی مسلسلات ابن عقیلہ قولہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ الذی انار بسلسلة مشکوة انوار جمالہ الکائنات وعمت مسلسلات رحمتہ جمیع افراد الموجودات والصلوة والسلام علی من ھو الواسطة العظمی فی وصل کل منقطع بامدادات الربانیات وعلی آلہ واصحابہ اولی المآثر الفاخرات صلوة وسلاما دائمین بدوام الارض والسماوات ـ ما کان الاسناد للرجال اقوی من الانساب الجلیات ـ **اما بعد** فقد سمع منی ولدی لقلب الزکی الالمعی والحافظ اللوذعی المستمسک بالعروة الوثقی من الدین السید محمد عابد بن جمیع ھذہ المسلسلات بصفات تسلسلھا حسب الامکان فصافحتہ وشابکتہ وقرأت علیہ سورة الصف وھو یسمع واضفتہ علی الاسودین ولقنتہ الذکر والبستہ الخرقة وناولتہ السبحة وعددت فی یدہ وغیر ذلک مما امکن واذنت لہ ان یرویھا عنی بحق روایتی لھا عن الشیخ الامام المحدث

البحر الذى بجواهر الآثار والاسناد هو الحرى سيدى الشيخ محمد الكزبرى متعنى الله تعالى والمسلمين بطول حياته واعاد علىّ وعليهم من صالح دعواته بحق روايته لها عن والده المرحوم المسند الجامع الشيخ عبد الرحمن الكزبرى بحق روايته لها عن مؤلفها الشيخ الامام المسند المحدث الشيخ محمد عقيلة امدنا الله تعالى بامدادته ووالى علينا جميع هباته واذنت له ان يروى عنى ايضا كل ما يجوز لى روايته عن شيوخى الاعلام - بلغهم الله الجنة دار المقام - وحشرنا فى زمرتهم تحت لواء المظلل بالغمام - عليه افضل الصلوٰة واتم السلام - واوصيه بتقوى الله تعالى فى سره وعلانيته والقيام على محافظة شريعته - وارجوه دوام تذكرى ومن ينتمى الى واحبائى بالدعوات الصالحة على الدوام - لاسيما بالعفو والعافية وحسن الختام - نعم الامر كما ذكر

الفقير محمد شاكر بن على العقاد عفى عنه

يقول الجامع المسكين ومن حسن الاتفاق ان شيخى اسعد الدهان ايضًا كتب لى الاجازتين كما كتب الاجازتين الشيخ العلامة محمد شاكر

للعلامة محمد عابدين رحمهم الله تعالى - وهذه صورة الاجازة الاولى التى كتبها الى شيخنا العلامة الشيخ اسعد الدهان دام مجده بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين و الصلوة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين و بعد فقد وصل الى مولاى العالم العامل الشيخ ابو سعيد محمد عبد الهادى ابن الشيخ عبد الكريم المدراسى الحيدرآبادى وطلب منى ان اسمعه حديث الرحمة المسلسل بالاولية وغير ذلك من مطلوبه و انى اجزت العلامة المذكور بعد ان اسمعته الحديث الاوليه - و انى سمعته عن سيدى العلامة السيد محمد[١] ابى النصر ابن العلامة السيد عبد القادر ابن السيد صالح ابن السيد عبد الرحيم الخطيب الجيلانى الحسنى الدمشقى عن والده السيد عبد القادر المذكور عن جده لامه الشيخ خليل الكشر عن الشيخ محمد خليل الكاملى عن محدث الشام الشيخ اسماعيل العجلونى بسنده وقد اجزت الزاهد المتواضع المذكور اجازة عامة بجميع مرويا تى

صورة الاجازة الاولى من شيخى اسعد الدهان

[١] وقد حفظ اثنى عشر الف حديثا كذا قال شيخنا الحبيب حسين الحبشى رحمة الله عليه
محمد عبد الهادى غفر له

والمرجو منه ان لا ينساني من صالح الدعاء لا سيما بحسن الختام ۔ و
حمد الله في البدء والختام ۔ وحرر في ١٤ من رمضان من
سنة ١٣٢٤ من الهجرة النبوية على مهاجرها افضل الصلوٰة وازكى
السلام ۔ الامر كما ذكر فيه وانا الفقير راجي اللطف الخفي
اسعد بن احمد الدهان الحنفي المكي عفى الله عنه ۔

١٣٠٩
اسعد الدهان
راجي الغفران

صورة الاجازة الثانية

وصورة الاجازة الثانية بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين ۔ الحمد لله
وصلى الله على سيدنا محمد رسوله وعلى اله وصحبه اجمعين اما بعد
فقد اجزت العالم العامل الفاضل الكامل الشيخ عبد الهادي
ابن الشيخ عبد الكريم المدراسي بثبت خاتمة المحققين المرحوم المبرور
الشيخ محمد امين عابدين رحمه الله تعالى كما اجازني به شيخي
وسندي الشيخ حسين الجسر الطرابلسي عن الشيخ علاء الدين عابدين
عن والده الشيخ محمد امين عابدين المذكور روا وصيته بتقوى الله تعالى
وحفظ شرف العلم الشريف وذكرى بالاعوان الصالحين نفعه الله
تعالى ونفع به امين ۔ ٢١ شوال سنة ١٣٢٤ھ ۔ راجي الغفران

اسعد بن احمد الدهان عفی اللہ عنہ

(دھان اسعد)

بیان الشیخ العاشر

ومن مشائخنا المکیین العالم الفاضل التقی الکامل مولانا المعظم وشیخنا المکرم الشیخ محمد سعید بن محمد الیمنی المکی الشافعی الامام بمقام ابراهیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام المدرس بالمسجد الحرام دامت برکاتہ۔ سمعت منہ الحدیث المسلسل بالاولیۃ وھو اول حدیث سمعتہ منہ واجازنی بجمیع مرویاتہ باللفظ فقط وذلک فی یوم عید الفطر ۱۳۲۴ھ اربع وعشرین وثلثمائۃ بعد الالف وھو اخذ عن الشیخ السید احمد دحلان وعن تلمیذہ الشیخ بکری شطا وعن الشیخ عبد الحمید الداغستانی والشیخ ابی خضیر وھو عن الشیخ عبد الفتاح الکفراوی عن الشیخ الشرقاوی وقد مر ذکر مشائخ ھؤلاء الاعلام۔

العلامة الشيخ السيد عمر بن السيد محمد شطا الدمياطي المكي الشافعي اعاد الله علينا بركاته - اخذ اكثر العلوم من الصرف والنحو والاصول والفروع والفقه والحديث والتفسير وغير ذلك من بقية العلوم والفنون عن علامة الزمان السيد احمد بن زيني دحلان شيخ العلماء بالبلد الحرام زادها الله تشريفا وتكريما الى يوم القيام - قال شيخنا مد ظله وقد لازمته رحمه الله تعالى حضرا وسفرا وانا ابن خمس عشرة سنة الى ان هاجر الى المدينة المنورة في اماكنه
وتوفى بها سنة ١٣٠٤ وقد غسلته وكفنته ودفنته بقبره بيدي وهو ادبني وعلمني واخذت عنه الطريقة الخلوتية وغير ذلك من الطرق والاذكار انتهى وقد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية اول ساعة اجتمعت به فيها في المسجد الحرام يوم الجمعة سيد الايام تجاه البيت الامين وذلك في التاسع من رجب الاصم سنة ١٣٢٤ سنة اربع وعشرين وثلثمائة والف ودفع الى كتابه عقد اليواقيت الجوهرية بيده وقال هذا الكتاب اجازني بجميع ما فيه شيخي عيدروس صاحب الكتاب فاجزتك ان تروى عني بكل ما فيه من حديث وتفسير

وفقه وفروع واصول وغير ذلك من الطرق والاوراد والاذكار
فطالعته من اوله الى اخره بالاستيعاب وانتفعت به جدا بمنحة
الله الوهاب ولله الحمد على هذه النعمة العظيمة والشكر له على حصول
هذه البركة الفخيمة وهو يروى عن العلامة السيد احمد دحلان
عن العلامة عثمان الدمياطى عن اشياخه الشيخ الامير الكبير والشيخ الشنواني
والشيخ الشرقاوى ويروى ايضا عن العارف بالله السيد عيدروس
ابن السيد عمر عن والده عن الشيخين الامامين الشيخ ذى العوارف
والاسرار عمر بن عبد الكريم العطار والشيخ الامام امام المقام ومفتى
الشافعية الشيخ محمد صالح الرئيس كلاهما عن السيد على بن عبد البر
الونائى وغيره كما تقدم ـ وهذا ما كتبه صاحب الكتاب اليواقيت
اجازة الى شيخنا العلامة المذكور ـ الحمد لله الذى جعل حسن الظن
مغناطيس الاسرار وخص به من عباده المتقين الاخيار ـ و
صلى الله وسلم على سيدنا محمد القائل لو اعتقد احدكم فى حجر لنفعه
وعلى اله وصحبه وتابعيه ممن كان معه ـ من الفقير الى عفو ربه
القدوس ـ عيدروس بن عمر ابن عيدروس ـ الحبشى عفى الله عنه امين

ماكتب الشيخ السيد عيدروس الى شيخى السيد عمر بن شطا

يخص الجناب الفخيم والمقام الكريم السيدان العلامتان من نورهما
اشرق وسطا عمر و ابوبكر ابناء السيد محمد شطا حفظهما الله و
متع بهما واجزل لهما العطا - امين رب العلمين - السلام عليكم و
رحمة الله وبركاته وعلى من لديكم من الاولاد الامجاد وكافة اهل المحبة
والوداد - وقد وصلني كتابكم الكريم - الذى هو ابهى من الدر النظيم -
وطلبتم من الحقير الاجازة وليس هو بالاهل فيمن درى حقيقة
الامر ولكن حسن ظنكم اوجب علينا الاسعاف وصدر رقم ما طلبتم
نغضوا عين الفضل عن ما فيه من الخلاف - ولا تزالوا باذلى الدعا
فى مواطن الاجابة خصوصا فى الملتزم جوار بيت الله المكرم - و
اطلبوا لنا ممن توسمتم فيه الصلاح هذا ودمتم فى حفظ الله
وزين رعايته - وسلموا عليكم من لدينا الولد العلامة على بن محمد
الحبشى وولدنا محمد وابنه احمد والسيد ابوبكر بن عبد الرحمن
الملقب منصب السواحلى وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله
وصحبه وسلم - تم تحريره يوم الاربعاء حادى عشرين شوال سنة ١٣٠٦
ستة وثلثمائة والف - **وهذه صورة اجازته له**

صورة اجازة السيد عيدروس لشيخي السيد عمر شطا

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى جعل الاسناد و رفعه الى اشرف

العباد من اجل المطالب للطالب - اذ هو من النعم التى اختصت

بها الامة المحمدية وكان من اسنى المطالب - واشهد ان لا اله

الا الله وحده لا شريك له ولا نظير ولا مغالب - واشهد ان سيدنا

محمد الذى اختصه الله بما لم يعط لسواه من الاقارب والاجانب

صلى الله وسلم عليه وعلى آله الاطائب - وصحبه النجوم الغياهب

اما بعد فانه لما كان اهل الفضل والعلم وارباب الاجازات

والافادة والحكم يتنافسون فى اتصال الاسناد وتقوية ما لديهم

وكانوا فى غنية بما يتفضل الله به عليهم وجاد - سألنى الاجازة

السادة القادة ارباب الكمال والافادة عمر وابو بكر ابناء السيد

محمد شطا اجزل الله لنا ولهم من فضله وجوده العطا وطلبوا

ان تكون اجازة خاصة وعامة فى سائر العلوم والاذكار

والاوراد - وذلك حسن ظن منهما ان الحقير لذلك الشأن

اهل - وانه من اهل الحجى والفضل - وليس الامر كذلك ولكن

اجبت مطلبهما - وسألت الله ان لا يخيب ظنهما - فاقول وعلى الله

اى العقل ١١ عبد

الكلام وهو المستعان انى اجزت السيدين المذكورين واولادهم
اجازة شاملة كاملة فى كل ما تجوز روايته - وتنفع درايته
من منقول ومعقول - وفروع واصول - سيما علوم التفسير والتأويل
وعلوم السنة - سيما الامهات الست وفى سائر العلوم فقها
ونحوا وغيرهما من العلوم الشرعية - كل ذلك بشرطه المعتبر عند
اهل الحديث والاثر - وكذلك اجزت المذكورين فى سائر الاذكار
النبوية - وفى الاحزاب السلفية - من كل الاوراد - المنسوبة الى
المشائخ الامجاد - كما اجازنى بذلك عدة من العلماء الاعيان -
باسانيدهم الثابتة القوية الحسان - المتصلة بارباب الاثبات
من الائمة الثقات - فمن اشياخنا سيدى ووالدى عمر بن
عبدروس - عليه رحمة الملك القدوس - فانى اروى عنه جميع
العلوم - على سبيل العموم - وهو يروى كذلك عن الشيخين الامامين
الشيخ الامام ذو المعارف والعوارف والاسرار - عمر بن عبد الكريم
ابن عبد الرسول العطار - والشيخ الامام الحبر الرئيس - امام
المقام ومفتى الشافعية على مذهب ابن ادريس - محمد صالح

الرئيس - رضی الله عنهما واخذهما معلوم لدی المجازین - واجل
من اخذ اعنه السید الامام علی بن عبد البر الونائی - واسانیده
شهیرة - وله اثبات کثیرة - فلیرجع الیها من اراد رفع الاسناد
والمسئول من سادتی ان لا یخلوا الفقیر وذویه من الدعاء
بالجوامع الکوامل خصوصا فی اوقات الاجابة ومحالها - واوصیهم
بتقوی الله تعالی التی هی عبارة عن امتثال اوامره واجتناب نواهیه
مع احسان العمل واکماله واخلاص القصد لله فیه - والحمد لله
رب العالمین وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی اله وصحبه اجمعین -
قاله بفمه وامر برقمه الفقیر الی عفو ربه القدوس - عیدروس بن عمر
ابن عیدروس - الحبشی علوی عفی الله عنه بتاریخ یوم الاربعاء عشرون
من شوال عام الف وثلثمائة وست انتهی - وهذه صورة اجازة

صورة اجازة الشیخ عمر شطا ١٢

مولانا السید عمر شطا المکی دام فیضه - بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد وعلی اله و
صحبه اجمعین **اما بعد فقد اجزت العالم الفاضل الکامل**
اخی الشیخ محمد عبد الهادی ابن عبد الکریم بکل ماذکرنی

هذا الكتاب من طريقة السادة العلوية كما هو مقرر ومعلوم واجزته
ايضا بكل ما يجوز لى رواية ودراية من معقول ومنقول بشرطه المعروف
عند اهله على ما هو مسطور كما اجازنى بذلك بالكتابة قطب الواصلين
وامام العارفين الحبيب العارف بالله عيدروس بن عمر بن عيدروس
الحبشى صاحب التاليف وكذلك اجزته بما اجازنى به العارف
بالله والدال عليه شيخ العلماء ومفتى الشافعية السيد احمد بن
السيد زينى دحلان المكى مولدا المدنى وفاة كما اجازه به
شيخه الشيخ عثمان الدمياطى عن اشياخه الشيخ الامير الكبير
والشيخ الشنوانى والشيخ الشرقاوى على ما هو مسطور فى اسانيدهم
واوصى اخى بتقوى الله تعالى فى السر والعلن ولا ينسانى واشياخى
من صالح دعواته فى خلواته وجلواته واسئل الله تعالى ان
يطيل فى عمره ويديم النفع به ويوفقنى واياه بالعلم والعمل والزيادة
منه وان يمن علينا الجميع بحسن الختام عند حصول الحمام و
صلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى اله وسلم. وذلك فى الثانى
والعشرين من شوال سنة ١٣٢٤ امر برقمه تراب اقدام طلبة العلم

والفقیر محمد عمر بن محمد شطا الدمیاطی۔

۱۲ الشیخ الثانی عشر

و۱۲ ممن اجازنی من مشائخنا المکیین مولانا العالم
الفاضل والفقیہ الکامل الشیخ محمد بن عبد اللہ المنصوری
مفتی المالکیۃ الخطیب الامام المدرس بالمسجد الحرام نفع
اللہ بہ المسلمین۔ اجازنی باللفظ اجازۃ مطلقۃ تامۃ بکل
ماتلقاہ من مشائخہ الاعلام منہم العلامۃ الشیخ احمد الدمیاطی
والعلامۃ الشیخ احمد النحراوی واذن لی فی اجازۃ من شئت
ودعالی بالبرکۃ والعلم والعمل الصالح وغیر ذالک من حصول المرادات
وذالک فی الخامس من شعبان المعظم فی الحرم المحترم سنۃ ۱۳۲۴
اربع وعشرین وثلثمائۃ والف من الہجرۃ النبویۃ علی صاحبہا الف الف
الف صلوۃ وتحیۃ۔

مفتی الشافعیۃ بمکۃ المکرمۃ ۱۲

۵ یروی عن الشیخ ابراہیم الباجوری وغیرہ ۱۲

۱۳ الشیخ الثالث عشر

و۱۳ من مشائخنا المکیین زبدۃ الافاضل جامع الفضائل
العالم العامل۔ الصالح المتورع مولانا الشیخ محمد تفضل
الحق الحنفی المہاجر المکی دامت برکاتہ۔ اجازنی بمرویاتہ کلہا
وھو اخذ عن العلامۃ المحدث الشیخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری

الخزرجي السهارنفوري المكي عن خاتم المحققين العلامة الشيخ عبد الله سراج عن محمد بن هاشم الفلاني عن مشائخه المذكورين سابقا۔

وهذه صورة اجازته بخطه المبارك۔ الله اكبر بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد وآله وصحبه اجمعين اما بعد فقد طلب مني العالم الفاضل المدقق الكامل الواعظ الناصح التقي الناسك مولانا الشيخ عبد الهادي ابن الحاج عبد الكريم المدراسي سلمه الله تعالى ونفع به المسلمين آمين۔ ان اجيز له بالكتب الستة وبكل ما يجوز لي روايته۔ فاقول تحسينا للظن وان كنت لست اهلا لذلك قد اجزت له بان يروي عني الكتب الستة وغيرها من كتب الحديث والتفسير وسائر ما يجوز لي روايته ودرايته اجازة عامة كما اجازني بذلك مشائخي الاعلام منهم العلامة المحقق والفهامة المدقق المهاجر الى بلد الله الحرام

الفُلاني نسبة الى فُلان موضع بالسودان واقليم واسع بها يقال له فُلاَّنة اه

عبد الهادي عن القاموس

الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری الخزرجی وهو یروی عن علامة
الآفاق مولانا الشیخ محمد اسحاق المتوفی سنة ١٢٦٢ عن جده لامه العلامة
الشیخ عبد العزیز عن والده مولانا الشیخ ولی الله الدهلوی بسنده
المشهور ویروی شیخنا المرحوم ایضا عن علامة وقته وخاتمة المحققین
مفتی مکة المکرمة الشیخ عبد الله سراج المتوفی سنة ١٢٦٤ عن الشیخ ابن هاشم
الفلانی عن الشیخ صالح الفلانی باسانیده المذکورة فی ثبته
المسمی بقطف الثمر واعلی سندنا فی صحیح البخاری بروایة القریری
عن الختلانی[١] عن شیخی العلامة محمد بن عبد الرحمن الانصاری عن[٢]
شیخه عبد الله سراج عن[٣] العلامة ابن هاشم الفلانی عن[٤] الشیخ صالح الفلانی
عن[٥] الشیخ محمد سعید سفر المدنی عن[٦] مفتی مکة القاضی محمد تاج الدین
ابن عبد المحسن بن سالم الحنفی الشهیر بالقلعی عن علامة وقته خاتمة
المحدثین الشیخ حسن العجیمی عن ابی الوفا احمد بن محمد بن العجل عن مفتی
مکة قطب الدین محمد بن احمد النهروالی[٢] الشهیر بالقطبی صاحب التاریخ

---

[١] الختلانی۔ نسبة الی الختل بضم الخاء المعجمة وتشدید الفوقیة المفتوحة ابلدها لام شعب من الترک
کذا ضبط ابن خلدون کذا فی حسن الوفا لاخوان الصفا بثبت الشیخ فالح المدنی ١٢ عبد الهادی عفی عنه
[٢] النهروالی باللام نسبة الی نهروالہ بلد بالهند حسن الوفا ١٢ عبد الهادی غفر له

عن الحافظ نور الدين ابی الفتوح احمد بن عبد الله ابن ابی الفتوح الطاوسی
عن المعمر بابا یوسف الہروی عن محمد ابن شاد بخت الفارسی الفرغانی
بسماعہ بجمیعہ علی الشیخ احد الابدال بسمرقند ابی لقمان یحیی بن عمار بن
مقبل بن شاہان الختلانی المعمر مائۃ وثلاث واربعین سنۃ وقد
سمع جمیعہ عن محمد یوسف الفربری بسماعہ علی مؤلفہ و جامعہ
امیر المؤمنین فی الحدیث الحافظ العالم الہمام ابی عبد اللہ محمد بن
اسماعیل بن ابراہیم ابن المغیرۃ بن بردزبہ الجعفی مولاہم البخاری
رحمہ اللہ تعالی ونفعنا بہ۔ ھذا ونسئل اللہ تعالی ان ینفعہ وینفع
بہ المسلمین واوصیہ بالتقوی فانہا السبب الاقوی وان لاینسانی
من صالح الدعوات فی الخلوات والجلوات حرر ذلک فی شہر شعبان
المکرم سنہ ۱۳۲۲۔ کتبہ بقلم العبد الراجی الی ربہ القوی احقر الخلق
تفضل الحق عفا اللہ عنہ وعن والدیہ وعن مشائخہ وعن تلامذتہ اجمعین

۱۴ الشیخ الرابع عشر

ومن مشائخنا المکیین مولانا القاری العلامۃ الفہامۃ
الشیخ علی عبد اللہ الطیب النزلی المصری الشافعی المکی
متع اللہ المسلمین بطول بقائہ۔ اجازنی وولدی بجمیع

ما تجوز له روایته **وهو یروی** عن العلامة الشیخ عبد الرحمن
الشربینی الشافعی الازهری شیخ العلماء بالجامع الازهر وهو
عن الشیخ ابراهیم السقا والشربینی ایضا عن العلامة الذهبی
وهو عن الامیر الکبیر وقد مر ذکرهم مرارا **وصورة اجازته**
بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الرقیب الشاهد علی ما ابلغه للغائب
الشاهد۔ ونضره بما رعاه۔ الی ان اداه کما وعاه۔ بدرایة
مسترسلة۔ وروایة متسلسلة۔ والصلوة الدائمة الواصلة
والسلام المستتبع کلما ذکر مثله علی الصدوق۔ والسند المصدوق۔
الواسطة العظمی۔ التی من وردها لا یظما۔ وعلی اله وصحبه حملة اثاره۔ وخزنة نقلة
اخباره۔ اما بعد فان مما تناقلته الاکابر وتداوله کابر عن کابر۔ بصریح الابرام
وصحیح الاسناد۔ وسارت به الرکبان فی کل زمان۔ و
تواترت وتیرته۔ وتاثرت سیرته۔ وتطاول له الفرقدان
وتواصل له المشرقان مواصلة المدد۔ باتصال السند۔ لان
مما ینفر منه الطبع ویاباه۔ ان لا یعرف الانسان اباه۔ و
بها یخرج من شر ذمة الدعاه۔ ویدرج فی زمرة الوعاه۔ و

يومن لفظه وخطه - ولو مل حفظه وضبطه - وتثق الرواة عنه
بمارواه - طلب مني الشيخ محمد عبد الهادي ابن
محمد عبد الكريم وابنه محمد عبد المجيب المدراسيان
اجازة ليتصل بسند ساداتي سنده - ولا ينفصل عن مددهم
مدده - فاجبته وان لم اكن لذلك اهلا - رجاء ان ينشر العلم
وانال من الله فضلا - وانجو يوم القيمة مما للكاتمين من الضرر
فقلت اجزته بما تجوز لي روايته - او تصح عني درايته من كل حديث واثر
ومن فروع واصول - ومنقول ومعقول - فنون اللطائف والعبر - كما اخذت
عن استاذنا العلامة الشيخ عبد الرحمن الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء بالجامع
الازهر - عن شيخه واستاذه العلامة الشيخ ابراهيم السقا
عن شيخه الفهامة الشيخ ثعيلب الخ ح ويروي الشيخ ابراهيم السقا
ايضا عن محمد الامير عن والده الشيخ الكبير عن اشياخه الذين
حوى ذكرهم ثبته الشهير ح ويروي شيخنا الشربيني ايضا عن
استاذه العلامة الذهبي عن شيخه الشمس الامير الى اخره
هذا واوصى المجاز بالتحلي بالديانة والتحري مع الامانة

وفقهم الله وإيانا لما يحبه ويرضاه سنة ۱۳۲۴ الف وثلاثمائة واربع

وعشرين هجرايه على صاحبها افضل الصلوة والسلام كاتبه الفقير

علی عبد الله الطیب۔

الشیخ الخامس عشر ۱۵

ومن[1] مشائخنا المكيين العلامة الفاضل الفهامة

الكامل العالم العامل الصالح الابر التقى مولانا الحافظ الشيخ

محمد عبد الله ابو البركات ابن الشيخ محمد غازی المكی نفع الله

المسلمين بطول حياته۔ وله عدة مشائخ منهم العلامة المحدث

الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری السهارنفوری المكی المتقدم ذكره

ومنهم العالم الفاضل السيد عبد الله النمازی الكتبی اليمنی المكی المتوفی سنة ۱۳۱۸

وهو عن العلامة السيد محمد بن خليل بن ابراهيم القاوقجی الطرابلسی الشامی

وقد مر سنده ومنهم العلامة الحبر الفهامة الشيخ عبد الله بن عودة بن

[1] رجل بر قانع عابد خاشع تقی متواضع صدیقی وخلیلی وحبی فی الله ولد بمكة المكرمة و
اقام بها واخذ عن اشياخ اجلة كثيرة وله يد طولى فی علم الحديث وسند رجاله الف كتبا
عديدة نافعة جدا وقد الف كتابا جامعا لاسانيد شيخی وشيخه الحبيب حسين الحبشی المذكور
وذكر فيه اشياخه مع اتصالاتهم مفصلا والف كتابا جليلا فی احوال مكة المكرمة فی مجلدات
سماه افادة الانام بذكر اخبار بلد الله الحرام ۱۲ محمد عبد الهادی غفر الله له۔

عبدالله القدومی الحنبلی المدنی وهو عن العلامة الشیخ حسن بن عمر الشطی
وهو اخذ عن اشیاخ کثیرین منهم الشیخ مصطفی الرحیبانی عن الشیخ احمد
البعلی عن الشیخ عبد القادر التغلبی والشیخ ابی المواهب البعلی وهما
عن الشیخ عبد الباقی الاثری الحنبلی ومنهم الشیخ ملا علی الشهیر
بالسویدی وهو عن والده المنلا محمد سعید عن والده ناصر السنة
ملا عبدالله عن الشیخ اسماعیل العجلونی ومنهم الشیخ خلیل الخشبہ
الدمشقی وهو عن الشیخ یوسف الشهیر بالشمسی عن الشیخ علی الشهیر
بالسلیمی عن الشیخ عبد الغنی النابلسی ومنهم الشیخ عبد الرحمن
الطیبی الدمشقی والشیخ غنام الزبیری وهما عن الشیخ احمد العطار
عن الشیخ العجلونی ومنهم العلامة الشیخ سلیم العطار وهو اخذ
عن جده الشیخ حامد العطار عن والده الشهاب احمد بن عبید العطار
الدمشقی عن العجلونی واخذ العلامة القدومی عن العلامة المسند
المعمر الشیخ فالح ابن محمد الظاهری المدنی السابق ذکره ومن
مشائخ الشیخ عبدالله الغازی السید عیدروس بن حسین
ابن احمد العلوی الحسینی الحضرمی وهو اخذ عن مشائخ کثیرین منهم

اخذ ایضا عن السید مرتضی الزبیدی عبد

العلامة السيد زين العابدين بن احمد بن الحسين العيدروس عن
والده السيد احمد عن والده السيد حسين ابن مصطفى وعمه الوجيه
عبد الرحمن بن مصطفى العيدروس دفين مصر هما عن والدهما
مصطفى ابن شيخ عن والده العلامة السيد شيخ وقد سبق ذكر مشايخهم
ومنهم العلامة السيد محمد بن ابراهيم ابن عيدروس بن عبد الرحمن
ابن عبد الله بلفقيه عن والده ابراهيم وعمه احمد وهما عن والدهما
عيدروس عن والده عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه بسنده و
أخذ السيد محمد بن ابراهيم عن السيد يوسف البطاح
والشيخ منصور بن يوسف البديري نزيل المدينة المنورة والسيد عمر
ابن عيدروس والد السيد عيدروس صاحب العقد اليواقيت الجوهرية
وعمه السيد محمد بن عيدروس الحبشي الحبيب عبد الله بن علي بن شهاب الدين
والحبيب احمد ابن عمر بن سميط والحبيب طاهر بن حسين بن طاهر والشيخ عبد الله
ابن احمد باسودان وقد مر ذكر هؤلاء المشائخ ومنهم السيد عيدروس
ابن عمر صاحب العقد اليواقيت والسيد حسن بن صالح البحر السابق
ذكره **ومن اشياخ شيخنا عبد الله المذكور العلامة**

الكامل والولی العابد الزاهد السید الشریف محمد عبد الحی ابن الولی
الشهیر السید عبد الکبیر الکتانی الفاسی عن مشائخ کثیرین منهم
والده الشریف عبد الکبیر عن الشیخ ابراهیم السقا والشیخ عبد الغنی
المجددی الدهلوی **واخذ شیخنا الشیخ عبد الله** عن مشائخنا
المکیین کالشیخ عبد الجلیل براده المدنی والشیخ السید حسین الحبشی
والشیخ محمد حسب الله والشیخ محمد سعید القعقاعی والشیخ محمد عبد الحق
وغیرهم فاجازنی شیخنا الشیخ عبد الله الغازی بجمیع مرویاته
عن اشیاخه المذکورین **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله الذی رفع منزلة العلماء من بین الانام وخصهم بمزایا الکرم
والانعام - والصلوة والسلام علی سیدنا ومولانا محمد المظلل بالغمام
وعلی اله وصحبه الذین قاموا بنصرة الدین اتم قیام - اما بعد
فقد من الله تعالی علی بالاجتماع مع العالم الفاضل - والعابد
الزاهد الکامل - الفائق بین اقرانه بالکمالات
والفضائل - مولانا الشیخ ابی سعید محمد عبد الهادی
ابن الحاج محمد عبد الکریم سلمهما الله الرب الرحیم فاستفدت منه

فوائد كثيرة - وانتفعت به وبمجلسه مرارا عديدة - فلله الحمد على هذه
النعمة العظيمة - ولقد كلفني مولانا المذكور على امر لست اهلا لذلك
ولا ممن يسلك تلك المسالك - وهو ان اكتب له الاجازة - فاعتذرت
منه باني لست اهلا بالاستجازة فكيف بالاجازة - ولكني ما وجدت
بدا غير امتثال امره فاقول قد اجزت مولانا الشيخ عبد الهادي
المذكور بجميع ما تجوز لي روايته - او تصح عني درايته - اجازة
عامة بحق روايتي لذلك عن مشائخي الاعلام منهم[1] العلامة المحقق
مولانا الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاري السهارنفوري المكي
عن الشيخ عبد الله سراج عن ابن هاشم الفلاني عن الشيخ
صالح الفلاني ومنهم[2] الشيخ عبد الله النهاري الكتبي اليمني عن العلامة
شمس الدين ابي المحاسن محمد خليل القاوقجي الطرابلسي الشامي
عن الشيخ عابد السندي ومنهم[3] الشيخ عبد الله القدومي الحنبلي
عن الشيخ حسن بن عمر الشطي عن الشيخ خليل الخشه الدمشقي عن
الشيخ يوسف الشهير بالشمسي عن الشيخ علي الشهير بالسليمي عن الشيخ
عبد الغني النابلسي ومنهم[4] العلامة السيد عيدروس بن حسين

هو ابن عودة اروي عنه بغير واسطة فاني اخذت عنه بمكة المكرمة حين تشرفت بها فاصل الحج سنة ١٣٢٢ كما سيأتي ذكره في اجازته ١٢ عبد الهادي غفر له

العلوی عن السید محمد بن ابراهیم ابن عیدروس بن عبد الرحمن بلفقیہ
عن السید محمد بن عیدروس الحبشی عن الشیخ ابی حفص العطار
والشیخ صالح الرئیس والسید یس میرغنی ومنہم العلامۃ المحدث السید
الشریف عبد الحی ابن العلامۃ السید عبد الکبیر الکتانی الفاسی
عن السید احمد بن اسماعیل البرزنجی المدنی عن والدہ عن
الشیخ صالح الفلانی بسندہ وبروایۃ السید عبد الحی عن ابی
العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسی ثم الفاسی عن العارف
ابی عبد اللہ محمد بن علی السنوسی الخطابی۔ ہذا وارجو من المجاز
ان لا ینسانی من صالح دعواتہ فی خلواتہ وجلواتہ لاسیما بالعفو
والعافیۃ وحسن الختام۔ کتبہ الراجی رحمۃ ربہ الباری
ابو البرکات محمد عبد اللہ بن محمد غازی عفی عنہ فی الخامس
والعشرین من ذی القعدۃ الحرام عام اربعۃ وعشرین وثلاثمائۃ۔

ومنہم اجازنی من مشائخنا الملکیین عین العلم والروایۃ
ینبوع الحلم والدرایہ ملحق الاصاغر بالاکابر مولانا

ع۵ اروی عنہ بلا واسطۃ بالاجازۃ العامۃ ۱۲ عبدہ۔

العلامة الفهامة شيخنا الشيخ احمد[٥] ابو الخير جمال بن عثمان بن علی المکی الاحمدی عمت فیوضاته - سمعت منه الحدیث المسلسل بالاولیة وکذلک ولدی محمد عبد المجیب سمع منه وهو اول حدیث سمعناه منه حین اجتمعنا به بالمسجد الحرام تجاه البیت الامین ما بین العشائین لیلة الاربعاء العاشر من شهر ذی القعدة سنة اربع وعشرین وثلثمائة والف وهو اخذ عن کثیر من العلماء الاعلام والفضلاء الکرام - نیفا من سبعین شیخا من المکیین والمدنیین والمصریین والدمشقیین وغیرهم من الاشیاخ المتقنین - منهم شیخه علامة زمانه وفهامة اوانه قدوة الابرار زبدة الاخیار بقیة السلف وعمدة الخلف مولانا فضل الرحمن العمری مرادآبادی عن فرید عصره ومحدث دهره خاتمة المحققین زبدة السالکین قدوة العلماء العاملین زبدة الصلحاء الکاملین مولانا الشیخ

---

[٥] صاحب التالیف المفیدة منها اتحاف الاخوان وله ثبت کبیر اورد فیه اسماء اشیاخه وذکر اسانیدهم علی ترتیب حروف الهجاء سماه النفح المسکی بمعجم شیوخ المکی لطالعته بدار الکتب الآصفیة العثمانیه ١٢ عبد الهادی غفر الله له -

عبدالعزيز العمرى الدهلوى بسنده المذكور فى اتحاف الاخوان ومنهم[٢]

شيخه علامة الدهر فهامة العصر صاحب المقامات العلية والمقالات

السنية مولانا الشيخ السيد احمد دحلان المكى عن اشياخه السابق

ذكرهم ومنهم[٣] شيخنا وشيخه نادرة الزمان علامة الاوان سيدنا و

مولانا الحبيب حسين الحبشى عن اشياخه المذكورين سابقا و

منهم[٤] شيخه العلامة الفهامة العالم الفاضل المجتهد الكامل

الشيخ ابو الطيب صديق حسن عن الشيخ حسين بن محسن الانصارى

وهو عن الشريف[ع٥] محمد بن ناصر بسنده المذكور سابقا ومنهم[٥] شيخنا

وشيخه الشيخ فالح المحدث المدنى بسنده السابق ذكره - **ومنهم**[٦]

فريد[١] عصره مولانا الشيخ محمد سعيد بن بدر الله ولد المدراسى عن[٢]

صاحب الكرامات الظاهرة والمقامات الطاهرة مولانا الشيخ

مظهر المدنى عن[٣] والده عن[٤] خال ابيه الشيخ سراج احمد عن[٥] ابيه

بالاجازة العامة

بالمشافهة

ع٥ والعلامة الشريف يروى عن الشيخ عابد السندى والامام الشوكانى فبينى وبينهما فى هذا السند اربعة وسائط - واروى عاليا منه بدرجتين عن شيخى وسندى العلامة القاضى السيد رحمة الله المحدث الراندیری والحبیب حسين المذكور عن شيخهما الشريف محمد بن ناصر بلا واسطة وهو عنهما وهذا عال جدا فلله الحمد على ذلك ١٢ عبد الباعث غفرله

محمد مرشد عن ابیه بالسند المذکور فی المقامات السعیدیہ وقد مر ذکرہ فی بیان ذکر مشائخ شیخنا محمد عبد الحق النقشبندی المکی ومنهم العلامۃ الخبیر الشیخ محمد ابو خضیر الدمیاطی المدنی الشافعی وهو اخذ عن مولانا السید محمد صالح البخاری الاورنقابادی عن العلامۃ الشیخ رفیع الدین القندهاری عن الشیخ محمد بن عبد الله المغربی وعن الشریف الادریسی کلاهما عن الشیخ عبد الله البصری عن اشیاخہ ومنهم العلامۃ ملحق الاصاغر بالاکابر الشیخ علیم الدین عن ابیہ العلامۃ الشیخ رفیع الدین المذکور انفا و منهم العلامۃ الشیخ حسین الجسر الطرابلسی عن الشیخ علاء الدین ابن عابدین السابق ذکرہ فی سند الشیخ اسعد الدهان ومنهم العلامۃ شیخ مشائخ الاسلام ببلد الله الحرام مولانا السید الشهاب ابو العباس احمد بن زینی دحلان الحسنی الجیلی المکی الشافعی مفتی بمکۃ وامام المقام بها عن مشائخہ المذکورین سابقا ومنهم العلامۃ المحدث نصر الدین ناصر الله ابو النصر الخطیب الدمشقی الحسنی الجیلی ومنهم العلامۃ السید الشریف ابو المحاسن

شمس الدين الطرابلسی عن الشمس الغجیمی بضم المعجمۃ عن
الشمس الامیر الکبیر **ومنہم** [١٣] العلامۃ المحدث نور الدین
ابو الحسن محمد علی بن طاهر الوتری المدنی وقد مر ذکرهم مرارا
ومنہم [١٤] العلامۃ المحدث شمس الدین ابو عبد الله محمد بن عبد العزیز
الجعفری الزینبی **ومنہم** [١٥] العلامۃ الشیخ محی الدین بن علیم الدین
الجعفری کلاهما عن الشیخ ابی الفضل عبد الحق العثمانی عن
القاضی محمد بن علی الصنعانی والسید الفخر عبد الله بن محمد
بن اسماعیل الامیر الصنعانی باسانیدهما المعلومۃ

وصورۃ اجازتہ بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الواحد الاحد
الفرد الصمد - الذی لم یلد ولم یولد - ولم یکن لہ کفوا احد - و
اصلی واسلم علی السید السند - ذی الخلق العظیم والقول الکریم
المجید - سیدنا ومولانا محمد - وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ
وذریتہ وحزبہ وکل من الیہ استند - **اما بعد** فقد اسمعت
الشیخ الصالح اباسعید محمد عبد الهادی بن محمد
عبد الکریم بن الشیخ احمد بن الحسین المدراسی الحیدرابادی

وابنہ محمد عبد المجیب حفظہما اللہ تعالی الحدیث المسلسل بالاولیۃ

وہو اول حدیث اسمعتہما علی الاطلاق اولیۃ حقیقیۃ حیث سمعتہ

ورویتہ کذلک عن جماعۃ وافرۃ **منہم** وہو اجلہم الشیخ الغنی

لشہرتہ عن الوصف شیخ مشائخ الاسلام ببلد اللہ الحرام مولانا

السید الشہاب ابو العباس احمد بن زینی دحلان الحسنی الجیلی

نسبا المکی الشافعی مفتی بمکۃ وامام المقام بہا **وہو اول** حدیث

سمعتہ منہ فی اول سنۃ ١٣٠ والسید العلامۃ المسند نظام الدین

ناصر اللہ ابو النصر الخطیب الدمشقی الحسنی الجیلی رحمہ اللہ تعالی

وہو اول حدیث سمعتہ منہ بمکۃ ایضا فی سنۃ ١٣٢ والسید الشریف

العلامۃ برکۃ الخاصۃ والعامۃ شمس الدین ابو المحاسن الطرابلسی

رحمہ اللہ تعالی **وہو اول** حدیث سمعتہ منہ بمکۃ ایضا فی سنۃ ١٣٠٥

فالاول والثانی یرویانہ عن جماعۃ ایضا اعلاہم الشیخ المسند

المحدث الوجیہ بن الشمس الکزبری الدمشقی بسندہ بل باسانیدہ

المذکورۃ فی ثبتہ ح وبروایۃ الثانی عن شیخنا الثالث ح ویرویہ

الثالث عن غیر واحد من الشیوخ اعلاہم سندا محدث دار الہجرۃ

مولانا الشيخ محمد عابد بن احمد علی بن محمد مراد الایوبی نسبا
السندی ثم المدنی **وهو اول** حدیث سمعه منه مرارا بسنده
بل باسانیده المذکورة فی حصر الشارد ح ویرویه شیخنا ابو المحاسن
المذکور عن الشیخ الغُجیمی بضم المعجمة **وهو اول** حدیث سمعه منه
بسماعه له بشرطه من الشمس الامیر الکبیر ح وحدثنی به شیخنا
السید العلامة المحدث المسند المرحوم نور الدین ابو الحسن
محمد علی بن ظاهر الوتری المدنی **وهو اول** حدیث سمعته
منه مرارا عدیدة **قال حدثنی** به الشهاب احمد منة الله المالکی
الازهری والشیخ محمد التمیمی الخلیلی نزیل مصر **وهو اول**
حدیث سمعته منهما **قالا حدثنا** به الشمس الامیر الازهری
بسنده المذکور فی ثبته ح وحدثنی به شیخنا العلامة المحدث
الفهامة ابو الرجال مولانا القاضی حسین بن محسن السبعی
الانصاری الحدیدی والسید الحبیب سیدی الاجل حسین بن
محمد بن عبد الله الحبشی الشافعی فسح الله فی اجلهما والعلامة
المرحوم مصطفی بن محمد العفیفی الشافعی نزیل مکة ودفینها **وهو اول**

حديث سمعته من كل منهم فی مجالس متفرقة فمن الاول فی سنة ١٢٩٦ھ بھوپال ومن الثانی فی سنة ١٣٠٠ھ ومن الثالث فی سنة ١٢٩٦ھ قالوا **حدثنا** شیخنا الشریف العلامة محمد بن ناصر الحسنی وهو اول حدیث سمعه کل واحد منهم عنه **قال حدثنی** به الشیخ العلامة عبد الرحمن بن محمد الکزبری والسید العلامة الاجل عبد الرحمن بن سلیمان الاهدل والقاضی العلامة محمد بن علی الصنعانی والشیخ المسند محمد عابد السندی وغیرهم باسانیدهم المذکورة فی اثباتهم **ح وحدثنی** به ایضا شیخنا العلامة المحدث شمس الدین ابو عبد الله محمد بن عبد العزیز الجعفری الزینبی ونسیبه العلامة الشیخ محی الدین بن علیم الدین الجعفری وهو اول حدیث سمعته منهما فمن الاول بمکة فی سنة ١٢٩٥ھ ومن الثانی بالهند سنة ١٢٩٦ھ قالا **حدثنا** الشیخ ابو الفضل عبد الحق العثمانی وهو اول حدیث سمعاه منه قال **حدثنا** القاضی محمد بن علی الصنعانی والسید الفخر عبد الله بن محمد بن اسماعیل الامیر الصنعانی باسانیدهما المعلومة **ح وحدثنی** به العلامة المرحوم المحدث المسند مولانا السید محمد علی ظاهر الوتری المدنی والعلامة المفتی عثمان بن عبد السلام

المدنى و السيد الشريف العفيف عبد الله بن ادريس الحسنى والسيد الشريف مولاى عبد الكبير بن سيدى محمد الكتانى القاسى حفظهم الله تعالى وهو اول حديث سمعته من الثلاثة الاول وهو اول حديث اجاز به الاخير من بلدة فاس كلهم عن الشيخ عبد الغنى المدنى وهو اول لكل منهم عن الشيخ عابد السندى المدنى والشيخ اسماعيل بن ادريس المدنى بسندهما ح وحدثنى به العلامة المرحوم الشيخ محمد سعيد بن عوض على العظيم ابادى والعلامة الاجل المحدث المسند مولانا الشيخ فالح ابن محمد بن عبد الله الظاهرى المهنوى المدنى ابقاه الله تعالى والطال حياته وهو اول حديث سمعته من الاول بالهند فى سنة ١٢٩٠ ومن الثانى بالمدينة فى سنة ١٣٢٠ قالا حدثنا به شيخنا العلامة الحافظ ولى الله تعالى الشمس سيدى محمد بن على الحسنى الخطابى الادريسى قالا وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثنى به السراج ابو حفص العطار المكى قال وهو اول حديث سمعته منه عن الشهاب احمد بن عبيد العطار الدمشقى قال وهو اول حديث سمعته منه عن الشيخ محمد بن الطيب المغربى المدنى وهو اول بسنده المذكور فى محله ح وحدثنى به العلامة

المعمر الشمس بن البرهان الاحمدی الدمیاطی نزیل المدینة المنورة
ودفینها وهو اول حدیث سمعته منه بسماعه له من الشیخ السید
محمد صالح الرضوی البخاری وهو اول عن ابی حفص العطار المذکور
ح واردیه ایضا عالیا عن المعمر المسن الافندی امین بن حسن
البصنوی المدنی رحمه الله تعالی وهو اول حدیث سمعت سنده
منه وقرأت متنه علیه بروایته عن ابیه الشیخ حسن المذکور بسماعه
له بشرطه من الشریف العلامة النور الونائی بروایته عن غیر واحد
منهم السید مرتضی والشیخ سلیمان بن عمر البجیرمی والشهاب احمد بن
احمد جمعة البجیرمی ومحمد بن عبد ربه المالکی والشهاب احمد
ابن محمد الدردیر باسانیدهم الکثیرة المعلومة لدی الشیوخ
ح وسمعته عالیا من لفظ شیخنا الشمس الدمیاطی وهو اول حدیث
سمعته منه بالمسجد النبوی فی سنة ١٣٠٠ بروایته عن السید محمد صالح
الرضوی وهو اول بسماعه من شیخه رفیع الدین العمری القندهاری
الدکنی وهو اول بسماعه من الشیخ محمد بن محمد بن عبد الله المغربی
ثم المدنی بالمدینة المنورة وهو اول بروایته له عن العفیف

البصري مسند الحجاز بسنده المذكور في امداد ح ولي في هذا الحديث
طريقة غريبة وهي ما حدثني بها الشيخ العلامة المحدث المسند الفقيه
المفتي محمد سعيد بن الشيخ العلامة المسند بدر الدولة قاضي الملك
صبغة الله بن الشيخ محمد غوث الشافعي المدراسي مفتي حيدر آباد
دفيهما وهو اول حديث سمعته بها العلى في سنة ١٣٠١ بسماعه من شيخه الشيخ محمد مظهر
العمري المجددي نسبا وطريقة الدهلوي ثم المدني رحمه الله تعالى عن ابيه الشيخ احمد سعيد
ابن ابي سعيد المجددي عن خال ابيه الشيخ سراج احمد المجددي شارح صحيح مسلم
وجامع الترمذي بالفارسية عن ابيه الشيخ محمد مرشد عن ابيه الشيخ
محمد ارشد عن ابيه الشيخ محمد المعروف بفرخ شاه عن ابيه خازن الرحمة
الشيخ محمد سعيد عن ابيه الامام الرباني مجدد الالف الثاني سيدي
الشيخ احمد بن عبد الاحد العمري السرهندي امام الطريقة المجددية
رضي الله عنه وقدس سره ونفعنا به ح واروبها ايضا عاليا بدرجتين
عن شيخنا المعمر البركة المدخر شيخي وسيدي ومولاي ومرشدي
حضرة الشيخ فضل الرحمن ابن اهل الله البكري الملاوي المرادابادي
قدس الله سره ونور ضريحه وهو اول حديث سمعته منه في سنة ١٣٠٠

ولد شيخنا هذا في عام ١٢٠٨ وتوفي سنة ١٣١٣ قال **حدثني** الشيخ العلامة
المحدث الشاه عبد العزيز الدهلوي قال وهو اول حديث سمعته منه
قال **حدثني** والدي الشيخ ولي الله بن عبد الرحيم العمري الدهلوي عن[4]
الحاج محمد افضل السيالكوتي ثم الدهلوي عن[5] الشيخ العارف حجة الله محمد
نقشبندي العمري المجددي عن[6] والده الشيخ العارف بالله تعالى
عروة الوثقى حضرت الشيخ محمد معصوم ابن المجدد عن[7] ابيه المجدد
رضي الله عنه بسماعه عن[8] القاضي بهلول البدخشي عن[9] الشيخ المحدث
عبد الرحمن بن فهد عن[10] والده الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد
عن[11] جده الحافظ الرحلة تقي الدين محمد بن فهد الهاشمي العلوي
المكي عن جمع من المشائخ الاعلام اجلهم العلامة[12] برهان الدين
الابناسي والقاضي ابو حامد المطري وهما عن[13] الصدر ابي الفتح محمد
ابن محمد الميدومي الخطيب ح **وحُدِّثتُ** عن[1] الحافظ الشمس
ابي عبد الله محمد بن علي الحسني الخطابي الادريسي المغربي عن[2]
ابي حفص العطار المكي عن جماعة وافرة منهم[3] الشمس الشنواني
قال وهو اول حديث سمعته منه في مقام الحنبلي بالمسجد الحرام في

تاسع شوال سنة ١٢٠٢ قال حدثنا به الامام الكبير الشيخ عيسى بن محمد البراوی وهو اول حديث سمعته منه والامام المحدث ابو الفيض محمد مرتضی ابن محمد الواسطی الزبيدی الحنفی وهو اول حديث سمعته منه فالاول عن الامام الفقيه محمد بن محمد الدفری الشافعی قال وهو اول حديث سمعته منه والثانی عن المسند الجليل عمر بن احمد بن عقيل العلوی المکی وهو اول حديث سمعه منه کلاهما عن جد الثانی محدث الحجاز العفيف عبد الله بن سالم البصری وهو اول حديث سمعاه منه ح وحدثنی به ايضا الشمس الطرابلسی هو اول قال حدثنی به مفتی الاسکندرية الشيخ محمد بن محمود الجزائری وهو اول حديث سمعته منه فی منزله فی سنة ١٢٦٣ قال سمعته من الشيخ حمودة ابن محمد مرتضی الزبيدی وهو اول قال حدثنی به ابو المکارم محمد ابن سالم الحفنی الشافعی فی درب الاتراك بمصر سنة ١١٧٧ وابو المعالی الحسن بن علی بن احمد المنطاوی المدابغی الشافعی فی حارة المدابغ من مصر فی السنة المذکورة ايضا قال وهو اول حديث سمعته منهما قالا حدثنا الفقيه المحدث ابو عبد الله محمد بن عبد الله السجلماسی

وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثنا محدث الحجاز عبد الله
ابن سالم البصري المكي وهو اول ح واعلى من هذا ما حدثنا به العلامة
المسند ابو المحاسن الطرابلسي المشيشي الحسني الحنفي والعارف
بالله تعالى فضل الرحمن الصديقي الحنفي رحمهما الله تعالى ورضي عنهما
فالاول سمعه من الشمس البهتي دفين طنطا والثاني سمعه عاليا من
الشيخ عبد العزيز الدهلوي عن ابيه الشيخ ولي الله الدهلوي كلاهما
سمعاه من السيد عمر بن احمد بن عقيل الحسيني باعلوي المكي عن
جده لامه العفيف البصري قال حدثنا الامام الحافظ ابو عبد الله
محمد بن محمد بن سليمان السوسي الروداني المغربي ثم المكي ثم المدني
والشيخ العلامة يحيي بن محمد الشاوي تسميتة قال وهو اول حديث
سمعته منهما قالا حدثنا ابو عثمان سعيد بن ابراهيم الجزائري الشهير
بقدوره قال حدثنا ابو العباس احمد بن حجي الوهراني قال وهو اول
حديث سمعته منه قال حدثنا ابو ابراهيم بن محمد تازي قال و
هو اول حديث سمعته منه قال حدثنا ابو الفتح محمد بن ابي بكر
المراغي المدني وهو اول قال حدثنا حافظ الوقت زين الدين عبد الرحيم

ابن الحسین العراقی وھواول ح وبالسند المتقدم آنفا الی السید عمر

ابن احمد بن عقیل المکی قال حدثنا الشہاب احمد بن عبد الغنی

البنّاء الدمیاطی وھواول عن الشیخ عبد العزیز المتوفی وھواول عن

ابی الخیر بن عموس الرشیدی وھواول عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری

وھواول عن الحافظ ابی الفضل ابن حجر وھواول ح واعلی من ھذا

بدرجتین الی ابن حجر ما حدثنی بہ جماعۃ من شیوخی عن غیر واحد

من شیوخھم عن الشیخ صالح بن محمد العمری الفلانی وھواول لکل

منھم عن شیخہ محمد بن سِنّۃ العمری وھواول عن الشریف

ابی عبد اللہ الولاتی وھواول عن محمد بن ارکماش الحنفی وھواول عن الحافظ ابن حجر وھواول

عن الزین العراقی وھواول عن الصدر المیدومی ح ومساویا لہ

من طریق السیوطی ما رویتہ عن الشمس الطرابلسی عن الشمس الطنطاوی

عن ابی الفیض الواسطی عن داؤد بن سلیمان المالکی عن الشمس الفیومی

عن السید یوسف الارمیونی عن الجلال السیوطی وھواول لکل

واحد من ھؤلاء قال حدثنی بہ الجلال ابن الملقن وھواول حدیث

سمعتہ منہ قال حدثنی بہ جدی وھواول قال ثنا ابو الفتح

الميدومي وهو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد اللطيف بن عبد المنعم
الحراني وهو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد الرحمن بن علي ابن الجوزي
وهو اول قال حدثنا ابو سعد اسماعيل بن ابي صالح النيسابوري
وهو اول حدثني به والدي ابو صالح احمد بن عبد الملك المؤذن
وهو اول ثنا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش[1] الزيادي وهو اول ثنا
ابو حامد احمد بن محمد بن يحيى بن بلال البزاز وهو اول ثنا به عبد الرحمن
ابن بشر بن الحكم العبدي النيسابوري وهو اول قال حدثنا به حافظ
الامة سفيان بن عيينة واليه ينتهي التسلسل عن عمرو بن دينار
عن ابي قابوس مولى عبد الله بن عمرو بن العاص عن عبد الله
ابن عمرو بن العاص رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من في الارض
يرحمكم من في السماء حديث حسن صحيح اخرجه ابو داؤد والترمذي
والامام احمد والحميدي وابن ابي شيبة والبخاري في غير صحيحه

---

[1] محمش بفتح الميم وسكون المهملة وكسر الميم الثانية اخره شين معجمة كذا ضبطه الشيخ عابد السندي في ثبته ۱۲ محمد عبد الهادي غفر الله له۔

لكنهم لم يسلسلوه **وقوله** يرحمكم رويناه بكلا الوجهين بالجزم على انه جواب الامر وبالرفع على الدعاء **وجملة التنزيه** اثبتها جماعة واسقطها آخرون لانها ليست من الحديث ح ورويته ايضا عن[1] شيخنا الشمس الدمياطي المدني وهو اول عن[2] الشيخ عبد الصالح الكفراوي وهو اول عن[3] الشيخ عبد الله الشرقاوي وهو اول عن[4] الشمس الحفني وهو اول عن[5] القاضي شمهورش الجني الصحابي وهو اول عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بلفظ الراحمون يرحمهم الله والباقي سواء **ولي** في هذا الحديث طرق كثيرة متعددة باسانيد عديدة مختلفة اعرضت عن ايراد جميعها خوف التطويل وضيق الوقت **قد اجزت** كل من سمعه مني بشرطه بجميع تلك الطرق بالشرط المعتبر عند اهل الاثر راجيا من كل منهم دعوة صالحة تنفعني في حياتي وبعد مماتي والسنة تجمعنا والبدعة تفرقنا وانا ابرأ الى الله تعالى من الابتداع واسأله لي وللمسلمين التوفيق للاتباع **هذا**

---

[5] وروى ابو خضير عن الشيخ محمد صالح البخاري بسنده ما نصه ورواية شمهورش باسقاط تبارك و تعالى كما ذكره في اجازته ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

وقد عرض علىّ الشيخ عبد الهادي بن عبد الكريم المذكور جميع
كتاب العقد الجوهر الثمين للشيخ العلامة مسند الشام اسمعيل بن محمد
جراح العجلوني الدمشقي في مجلسين بالحرم الشريف المكي وكذا الاوائل
السنبليه في مجلس واحد وشاركه في السماع ابنه المذكور وقد
اجزتهما بروايتهما عني وسائر ما تجوز لي روايته ولصح عني درايته
وما الفته وخرجته بشرط الاهلية مني ومنهما وفقني الله تعالى واياهما
والمسلمين لما يحبه ويرضاه في كل وقت وحين بجاه سيد المرسلين
واخر دعونا ان الحمد لله رب العلمين قاله بفمه وكتبه بقلمه فقير رحمة
مولاه الراجي لطف ربه السهمدي احمد ابو الخير جمال بن عثمان
ابن علي المكي الاحمدي غفر الله لهم ولمشائخهم
اجمعين امين

احمد عبده

الشيخ السابع عشر ١٧

ومن اشياخنا المكيين العلامة الفهامة الحبر السفير
ملحق الصغير بالكبير مولانا الشيخ محمد عبد الستار الصديقي
الحنفي دامت بركاته وعمت فيوضاته سمعت منه
حديث الرحمة المسلسل بالاولية – وانتفعت بمجالسه السنية

وتآليفه البهية۔ واجازنی واولادی بجمیع مروياته اجازة عامة وكتب
لی الاجازة بخطه الشريف وزينها فی اولها واخرها بختمه المنيف وهو اخذ
عن كثيرين من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام فمن اجل مشائخه
الشيخ عطية القماش الدمياطی فانه اجازه بالكتب الستة وغيرها عن
شيخه السيد محمد صالح الرضوی البخاری عن الشيخ رفيع الدين الدكنی
القندهاری عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربی عن محدث الحجاز
عبد الله بن سالم البصری ح والسيد الرضوی عن شيخه السيد
عبد الوهاب الموصلی عن الشيخ اسماعيل عن احمد المنينی عن
عبد الغنی النابلسی عن القاضی شمهورش عن اصحاب الستة
ح ويروی الرضوی عالياً الكتب الستة عن شيخه ابی حفص
عمر بن مكی بن معطی المالكی عن القاضی شمهورش عن مولفيها
ومن مشائخه الافندی محمد بالی مفتی المدينة المنورة عن
الشيخ محمد العطوشی المالكی عن محمد الفاسی عن ابن عجيل اليمنی
بسنده ومن مشائخه السيد محمد علی طاهر والسيد عبد القادر
الطرابلسی والشيخ منظور احمد النقشبندی كلهم عن الشيخ

عبد الغنى المجددى وقد مر ذكره مرارا **ومن[١] مشائخه** الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصارى والشيخ عبد الرحمن سراج مفتى مكة كلاهما عن الشيخ عبد الله سراج وسنده مشهور والانصارى ايضًا عن الشيخ اسحق الدهلوى عن جده لامه الشيخ عبد العزيز عن والده والشيخ اسحق عن عمر المكى وقد مر سنده **ومن مشائخه** الشيخ محمد ابو خضير مفتى الدمياط عن السيد محمد صالح الرضوى عن عبد الفتاح الكفراوى الخ - **ومن اجل مشائخه** الشمس محمد بن القطب احمد بن ادريس والمحدث الشيخ صالح السنارى العودى عن الشيخ احمد ابن ادريس العرائشى بسنده **ومن مشائخه** الشيخ محمد بن جعفر ابن ادريس الحسنى والشيخ ابو محمد عبد الكبير الكتانى وابناه الشيخ محمد والشيخ عبد الحى والشيخ محمد صالح الزواوى والشيخ فالح الظاهرى وقد مر ذكر هؤلاء الاعلام وغير هؤلاء كثيرون ما ينوف عن مائتى شيخ كما ذكرهم فى مؤلفاته الشريفة وسيأتى ذكر بعض تاليفاته فى صورة اجازته لى **وصورة اجازته ما نصه** بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى وصل من انقطع لعزجنابه فاتصل بالعروة الوثقى -

ورفع قدر من وقف ببابه فعلا نازل قدره الى مطمح العلو الارتقى
والصلوة والسلام على سيدنا محمد القائل اذا كتبتم الحديث فاكتبوه
باسناده فكان هذا اقوى دليل على الاعتناء بامر الاجازة فبشرى
لنا ثم طوبى صلى الله عليه وعلى آله واصحابه مصابيح الجامع الصحيح
واعلام الهدى ما حدث مجيز بما رواه باسناده معنعنا من
مبتدا السند الى المنتهى - اما بعد فلما كان من خصائص هذه
الامة المحمدية المشهود لها بالخيرية بقاء سلسلة الاسناد ولو المتصل
بالاجازة طلب من هذا العبد الذليل ذى الخاطر الكليل الراجى من
ربه بلوغ المراد - ابى الفيض وابى الاسعاد - عبد الستار الصديقى
الحنفى - تجاوز الله عن ذنبه الجلى والخفى - الاجازة فى مرويات
ومسموعاتى وذلك بعد ما سمع منى حديث الرحمة بطرقه المتعددة
اعنى به من هو فى وده صحيح الاعتقاد والمحبة - و
فى التلقى حازم دون الاحبة - الفاضل الاكمل والعالم
الاجل باسعيد محمد عبد الهادى بن محمد عبد الكريم
ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسى الحيدرابادى فكان

حفظه واعز شانه واظهر برهانه نظر الی بعین قلبه السلیم وما بلغه ممن
حبه لم یرمنی سوی لفعل الجمیل والرای المستقیم امتثلت لکمال
مرغوبه والتحقیق لمطلوبه طمعا فی نیل دعوة صالحة تحصل لی منه
بها بفضل الله عز وجل المرام ولاسیما حسن الختام فاقول انی
قد اجزت الاخ فی الله بلا اشتباه المنوه باسمه اعلاه وابنیه
محمد اعبد المجیب ومحمد اعبد الرقیب ومن سیولد له بعد ذلک
بحدیث الرحمة المسلسل بالاولیة وبسائر مقروأتی ومسموعاتی
ومعروضاتی ومستجازاتی علی عادة السلف الصالح اجازة شاملة
کاملة فی کل ما تجوز لی روایته ولصح عنی درایته من منقول
ومعقول من تفسیر وحدیث وفقه وتصوف وعلوم الیة واذکار
واوراد واحزاب علی اختلاف صنوفها وتباین انواعها وتآلیفها
تالیفها علی کثرتها وانشاءها ولاسیما بمؤلفاتی وغیر ذلک من الکتب
الستة وغیر ذلک من المسانید وغیرها من الکتب الحدیثیة حسب
ما اجازنی بذلک جمع من المشائخ الاعلام ذوی الاقدار العلیة
بالشروط الجاریة بینهم علی الطرق المرضیة معتمدا له فی تسطیر

هذه الوقوم وتحرير ما ذكر من الرسوم بما لا يعلم الا رب الارباب سائلا لى ولہ مزید التوفیق والقبول وان یحفنی وایاہ بلطفہ الخفی ویبلغنا کل مامول انہ سبحانہ بذلک قدیر وبالاجابۃ جدیر **فمن اجل** مشائخی الشیخ عطیۃ القماش الدمیاطی فانہ اجازنی بالکتب الستۃ مع المؤطاء عن شیخہ السید محمد صالح الرضوی البخاری عن رفیع الدین الدکنی القندھاری عن محمد بن محمد بن عبد اللہ المغربی عن محدث الحجاز عبد اللہ بن سالم البصری بسندہ ح والسید الرضوی عن شیخہ السید عبد الوھاب الموصلی عن الشیخ اسمعیل عن احمد المنینی عن عبد الغنی النابلسی عن القاضی شمہورش عن اصحاب الستۃ وبہذا السند اروی الاولیۃ والمصافحۃ ح ویروی الرضوی عالیا الکتب الستۃ عن شیخہ ابی حفص عمر بن مکی بن معطی المالکی صاحب الذخیرۃ عن القاضی شمہورش عن مؤلفی الکتب الستۃ ومن مشائخی الافندی محمد بالی مفتی المدینۃ المنورۃ عن الشیخ محمد العطوشی المالکی عن محمد الفاسی احد تلامذۃ ابن سنۃ احد من اخذ عن ابن عجیل الیمنی بسندہ ومن مشائخی السید محمد علی الطاہر والسید

عبدالقادر الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ عبد الغني
المجددي عن الشيخ عابد السندي مؤلف حصر الشارد ومن مشائخي الشيخ عبد الرحمن
الانصاري والشيخ عبد الرحمن سراج عن مؤلف قطف الثمر الشيخ صالح
الفلاني بسنده والانصاري ايضا عن الشيخ اسحٰق الدهلوي عن جده
لامه الشيخ عبد العزيز عن والده ولي الله بسنده ح والشيخ اسحٰق عن
عمر عبد الرسول المكي بسنده ومن مشائخي الشمس محمد ابو خضير الدمياطي
المدني وقد سمعت منه الاولية سنة ۱۳۰۰ بالمدينة المنورة وهو عن السيد
محمد صالح الرضوي عن عبد الفتاح الكفراوي عن عبد الله الشرقاوي
عن الشمس محمد الحفني عن القاضي شمهورش عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم كل منهم قال وهو اول حديث سمعته من شيخي ومن اجل مشائخي
الشمس محمد بن القطب سيدي احمد بن ادريس والمحدث الشيخ
صالح السناري العودي الاول مكاتبة والثاني مشافهة عن الولي الشهير
سيدي احمد بن ادريس العرائشي بسنده ومن مشائخي سيدي
محمد بن جعفر بن ادريس الحسني الفاسي وابو محمد سيدي عبد الكبير
بن محمد الكتاني وابناه سيدي الشريف محمد وسيدي عبد الحي

والسيد محمد صالح الزواوى والشيخ فالح الظاهرى السنوسى وغيرهم
من ماينوف عن مائتى شيخ حسب ماذكرتهم فى ثبتى المسمى نثر المآثر فى
ما ادركت من الاكابر وفيض الملك المتعالى بذكر افاضل القرن الثالث
عشر والتوالى وفى مسلسلاتى المسمى بفيض الملك المغيث
فى مسلسلات درر الحديث ولى تاليف آخر منها الآيات العظيمة
الباهرة فى معراج سيد اهل الدنيا والآخرة ومنها ايقاظ الغفلان
وسلوة الاخوان فى قراءة المواعظ فى رجب وشعبان ورمضان و
هو تسعون مجلسا فى مجلدين ومنها سلم الوصول الى اصطلاح احاديث
الرسول ومنها الكواكب السائرة فى علماء المائة العاشرة وهو ذيل على
الضوء اللامع للسخاوى ومنها سرد النقول فى تراجم العلماء الفحول
وهو اربع مجلدات ومنها طبقات المذاهب الاربعة فى اربع مجلدات
كل جلد عليحدة فى مذهب وطبقات القراء فى جزء وجزء فى طبقات
الادباء وغير ذلك مما لم استحضره الآن فى عجل واوصى نفسى واياهم
بما اوصى به العلماء فى كتبهم وهو تقوى الله سبحانه عز وجل وحسن السيرة
والسريرة مع الله جل شانه ومع كافة عباده كلا بحسبه وتحرى الصدق

فی المواطن کلها والحیاء والمراقبة والحرص علی تدبر آیات الله وحسن تلاوته ظاهرا وباطنا وتفهم احادیث رسول الله صلی الله علیه وسلم واستظهار معانیها والعمل بها حسب الامکان والمتابعة والمحبة للنبی صلی الله علیه وسلم قولا وفعلا وعقلا ووداموذکر الله وحسن الظن بکل مؤمن والنصیحة لله ولرسوله وللمؤمنین وترک الخوض فیما لا یعنی وعدم التجسس والتحسس ومحبة اهل العلم شیوخا وطلبة وایثارهم علی غیرهم ومحبة اهل البیت النبوی ومراقبة الله عز وجل فی کل هم وعزم ونعوذ بالله ان ننخرط فیمن یقولون بافواههم ما لیس فی قلوبهم والله شهید وحفیظ ورقیب واوصیهم بحسن التوجه الی الله تعالی والرضا بقضائه حلوه ومره والاخلاص فی العلم والطلب العبادة وبالملازمة علی طلب العلم واستفادته وافادته ومذاکرته واخذه عن اهله من غیر تکبر ولا حیاء ولا توان وبالملازمة علی الاستغفار وبالصلوة والسلام علی النبی المختار فی جمیع الاحوال والاطوار فان ذلک سبب لشرح الصدور وتیسیر الامور هذا فلنقتصر علی ما ذکرنا ونکف عنان القلم عن السبح فی هذا المیدان

لانه لا يسعه هذا المقام وانما ذكرنا منهم النزر القليل للتبرك بذكرهم
الجميل والانحياز الى الجناب الاعظم الذى الى غيره لا نميل
فنسأل الله العظيم بوجهه الكريم وبجاهه حبيبه سيدنا محمد صلى الله
عليه وسلم وعلى اله وصحبه وشرف وعظم وكرم ان يصل حبلنا بحبالهم
وحبال جميع عباده المتقين وان يحقق انتسابنا الى زمرة اصفيائه
المقربين ويذيقنا من شرب معارفهم ولعمر بواطننا بعوارفهم
وان يحشرنا فى زمرتهم ببركة محبتهم اذهم القوم لا يشقى جليسهم
والمرء مع من احب وان يختم لنا بما ختم لاوليائه وان يجعل
خير ايامنا واسعدها يوم لقائه بمنه وكرمه امين وصلى الله على
سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم والحمد لله رب العلمين

كتبه بقلمه يوم العيد اى عيد النحر بمنى عبد ربه واسير ذنبه الراجى
ان يغفر ذنبه وخطاياه وان يثبته بالقول الثابت فى الحياة
ويوم لقاه من لم يكن وكان وسوف يخلو منه المكان احقر الورى
احد ساكن ام القرى افقر الملك الى الملك الجواد ابو الفيض وابو السعادات
عبد الستار الصديقى الحنفى عامله الله بلطفه الوفى ابن المرحوم

الشیخ عبدالوهاب بن خدایار بن عظیم حسین یار بن احمد یار تغمدهم الله برحمته واسکنهم بحبوح جنته امین - فی ١٠ اسر ذی الحجہ یوم الخمیس سنہ ١٣٢٤ھ

١٨ الشیخ الثامن عشر

ومن مشائخنا المکیین مولانا العالم الفاضل الشیخ

الابرک السید علوی الشافعی دامت برکاته سمعت منه الحدیث المسلسل بالاولیة وهو اول حدیث سمعته منه تجاه البیت الحرام بعد صلوة العصر فی التاسع والعشرین من رمضان سنة ١٣٢٤ھ وهو اخذ عن العلامة الفهامة الشیخ عبدالحمید الداغستانی والسید احمد دحلان شیخ العلماء ببلد الله الحرام وقد مر سندهما وکتب لی اجازة بخطه **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وعلی اله وصحبه اجمعین اما بعد فقد طلب منی الاجازة اخی فی الله الشیخ ابوسعید محمد عبدالهادی بن محمد عبدالکریم المدراسی الحیدرابادی فاقول وانا الفقیر علوی بن صالح بن عقیل بن عمر علوی قد اجزت اخی المذکور بما تلقیته عن اشیاخی منهم

شيخي واستاذي امام الحرمين الشريفين وشيخ الاسلام ببلد الله
الحرام المرحوم بكرم الله تعالى السيد احمد بن المرحوم السيد زيني
دحلان تغمده الله بالرحمة والرضوان من قرأة الكتب الستة مع
جملة كتب الحديث والتفسير وغير ذلك من فقه وعقائد وفروع
واصول ومنقول ومعقول بسنده عن شيخه الشيخ عثمان الدمياطي
عن شيخه الشيخ الشرقاوي عن مشائخه الفضلاء العظام اجازة
عامة له ولذريته القائمين بوظيفة العلم والتعليم واسأله ان
لا ينساني من صالح دعواته في خلواته وجلواته واوصيه بتقوى الله
في السر والعلن ـ ربنا يوفق الجميع لما يحبه ويرضاه انه على ما يشاء
قدير وبالاجابة جدير وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه
وسلم كتبه الراجي عفو ربه الجليل علوي بن صالح بن عقيل

علوي بن صالح بن عقيل ١٣١٢

ومن [١٩] مشائخنا المكيين العلامة الكامل والجهبذ الفاضل
مولانا وشيخنا التقي الزاهد الشيخ محمد عمر باجنيد الامام

المدرس بالمسجد الحرام دام مجده وعم فيضه - حدثني
بالحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعته منه واجازني
واولادي بجميع مروياته وذلك في الحادي عشر من ذي القعدة سنة ١٣٢٤
وهو اخذ عن العلامة السيد عيدروس والعلامة السيد احمد
دحلان وقد مر سندهما مرارا وكتب الاجازة بخطه وصورة
اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي وفق من عباده
من ارتضاه واختص البعض منهم بانشراح الصدر وتنويره فاثر اخراه
وانبعثت منه همته للترقي الى نيل المكارم العلية فسارع الى رضاه
باقتناص العلوم الموصلة الى كريم حضرته وسلوك سبيل نبيه و
مصطفاه وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه ومن
والاه وسلم تسليما وبعد فقد طلب مني الاجازة اخي الشيخ
الفاضل الاديب - ابو سعيد محمد عبد الهادي بن
عبد الكريم الخطيب - حسن ظن بي فاجبته بما طلب رجاء
لصالح دعواته واجزته بما تجوز لي روايته وتصح لي درايته مما
تلقيته واجزت به عموما وخصوصا اجازة عامة وكذا اجزت

اولاد الشیخ عبد الهادی وهما محمد عبد المجیب و محمد عبد الرقیب بمثل ما اجزت به اباهما واسئل مولای ان یجعلهما قرة عین فی الدنیا و الدین امین وأوصی نفسی وایاهم بتقوی الله رب العلمین والتمسک بطریقة اهل السنة والجماعة وهی ما علیها الائمة الاربعة رضوان الله تعالی علیهم والدعاء لی ولسائر المسلمین والحمد لله رب العلمین حرر سنة ۱۳۲۴ قاله بفمه ورقمه بقلمه خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام عمر بن ابی بکر باجنید الشافعی مذهبا۔

ومن مشائخنا المکیین مولانا العلامة الحبر الفهامة الشیخ المحدث الملا محمد مراد القازانی صاحب تعریب مکتوبات الامام الربانی قدس سرهما سمعت منه الحدیث المسلسل

الشیخ العشرون

القزانی

وهو المتوفی بالدرر المکنونات النفیسة مطبوعة بمکة سنة ۱۳۱۶ منه فی ثلاث مجلدات ۱۲ منه

لہ هو الشیخ محمد مراد بن عبد الله ولد سنة اثنتین وسبعین ومائتین والف فی منتصف ربیع الاخر یوم الثلاثاء فی قریة المتة من مضافات قصبة منزلة التابعة لولایة اوفا من ممالک قزان المدعوة سابقا بممالک بلغار الشهیرة فی الکتب الفقهیة بعدم غیبوبة الشفق لتوغلها فی الشمال .. اسلم اهلها طوعا فی حدود سنة ثلاثمائة ایام المقتدر بالله العباسی وقبلها التابعة الان من حدود سنة احدی وستین وتسعمائة لدولة الروس فلما بلغ رحمه الله تعالی ست سنین شرع فی قراءة العلوم اخذ القرآن المجید من ابویه ثم من خاله الشیخ الملا حسن الدین الذی هو من اکبر تلامذة المنلا اسمعیل القشقاری المشهور فی تلک البلاد وشرع فی قراءة الصرف فی سن تسع وقرأ عوامل الجرجانی فی سن احدی عشرة ولازم خاله المذکور الی ان بلغ عمره ثمانی عشرة سنة وقرأ فی تلک المدة علیه

(بقیه حاشیه بصفحه ثانی)

بالاولية الحقيقية بمكة المكرمة زادها الله شرفا وتعظيما سنة الف و
ثلثمائة وخمس وعشرين وهو عن العلامة السيد عبد الحي الكتاني بسنده
المذكور في سند الشيخ عبد الله غازي واخذ شيخنا ايضا عن السيد
محمد صالح الزواوي عن الشيخ محمد بن ناصر واخذ عن عبد الرحمن سراج

(بقية حاشية صفحه ١٨٨) من النحو والمنطق والاخلاق والفقه الى شرح العقائد النسفية للتفتازاني
وكان معينا الدروس وبهذا احصل له ملكة جيدة فيما قرأ ثم سافر الى قزان في اول ربيع سنه ١٢٩٠ه
واختار مدرسة العلامة شهاب الدين القزاني المرجاني صاحب الناظورة وغيرها من التاليف
الكثيرة وسافر الى بخارى وماوراء النهر صحبة واحد من السياحين الا انه توقف اثناء سفره هذا
في بلدة لهر بسكي مقدار سنتين واختار للاقامة هناك مدرسة المرحوم الحاج الملا شرف الدين
والملا محمد جان وقرأ عليهما شرح العقائد وسلم العلوم في المنطق مع حواشيه وهو غير السلم
المنورق المنظوم المستعمل في بلاد العرب بل هو منثور واكبر من المذكور واجمع لقواعد المنطق
الا انه مخلوط بمسائل الفلسفة خصوصا حاشيته المشهورة للقاضي مبارك الكوفاموي
وكان له شغف تام بتحصيل كتبه وحاشيته المذكورة وحاشية الملا حسن بيده وحفظه
من اوله لكونه رائجا في بلاده ثم توجه الى بخارى واقام بطاشكند مقدار شهرين وكان يحضر
درس شرح العقائد وشرح حكمة العين عند بعض علمائها ثم دخل بخارا سنة ١٢٩٣ه وحضر درس
شرح الدواني على تهذيب المنطق عند الملا عبد الله المفتي السرحادي القزاني
والملا التركماني اسمه عبد الشكور فاتم بحث الحمد في مدة ستة اشهر بقراءة
اربعة من حواشيه على عادة تلك البلاد في هذه الازمنة الاخيرة ثم
خرج منها في اول الربيع متوجها الى طاشكند ثانيا فاقام بها مدة ثم سافر الى
مكة واقام بها ومن تاليفه تعريبات المذكورة وتعريب الرشحات وذيله
تاريخ بلغار وقزان الموسوم بتلفيق الاخبار وغير ذلك انتهى مختصرا من
ظهر تعريبات المكتوبات الامام الرباني ١٢ عبد الهادي غفر له-

كاتب محمد فياض خان غفر له

وآخذ الطريقة النقشبندية عن مولانا مظهر المدنی وسیأتی ذکر
مشائخہ فی صورة اجازتہ وصورة اجازتہ ما نصہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وکفی ۔ والصلوٰة والسلام علی
عبادہ الذین اصطفی ۔ وخصوصاً منہم علی نبینا محمد ن المصطفی ۔
وآلہ وصحبہ اہل الصدق والصفا ۔ اما بعد فلما کان العلماء لا
یشبعون من العلم ولا یستریحون من طلبہ الی آخر انفاسہم ویستجیزون
فیہ من مظانہ طلب منی العالم العامل والفاضل الکامل
الشیخ ابو سعید محمد عبد الہادی ابن الشیخ محمد
عبد الکریم ابن الشیخ احمد بن الحسین المدراسی
الحیدرآبادی ان اجیزہ فی الحدیث وسائر العلوم علی عادة
العلماء الحریصین فی الطلب ظناً منہ انی اہل لذلک مع ان الفقیر
کما قال الشاعر شعر ولست باہل ان اجاز فکیف ان ؎
اجیز ولکن الحقائق قد تخفی ؎ ولکنی استحییت ان اخیب ظنہ
وان اردہ لغیر ان اسعفہ بمرامہ فاجزتہ بجمیع ما یجوز لے
روایتہ من منقول ومعقول ۔ وفروع واصول ۔ ومقروء ومسموع

وجميع مصنفاتى المطبوعة الى الآن وهى تعريب الرشحات وذيله
وتعريب المكتوبات واكثر ما فى هامشه وما لم يطبع بعد الى الآن
واكبره واهمه تاريخ بلغار وقزان المسمى بتسميته تلفيق الاخبار
وتلقيح الآثار فى تاريخ بلغار وقزان واحوال تاتار - وقد تلقيت
العلم فى الحرمين الشريفين بعد ان اتممت مباديه واحكمت
مادته فى بلاد قزان مسقط راسى وفى بخارا ايضا بالانتخاب
من العلماء العاملين والفضلاء الكاملين كما قال الشاطبى
رحمه الله تعالى **شعر** تخيرهم نقادهم كل بارع ؛ وليس على
قرآنه متأكلا ؛ حيث لم يكونوا يأكلون الدنيا بدينهم ولا يخافون
فى الله لومة لائم **فمنهم** شيخى واستاذى مولانا الشيخ آخوند جان
المرغينانى المدنى المكى الحنفى النقشبندى المتوفى بمكة المكرمة
فى اواخر ذى القعدة لسنة ١٣٠٢ **ومنهم** شيخى واستاذى مولانا
الشيخ عبد القادر الطرابلسى المدنى الخطيب الزاهد الورع
المتوفى بالمدينة المنورة سنة ١٣١٢ **ومنهم** الشيخ المحدث العالم
الفاضل الشهير السيد محمد على ابن السيد طاهر الوترى المدنى

المتوفى بالمدينة المنورة فى سنة ١٣٢٢ه ثلاثتهم عن مسند عصره و وحيد دهره مولانا الشيخ عبد الغنى ابن مولانا الشيخ ابى سعيد المجددى الدهلوى المدنى المتوفى بالمدينة المنورة فى اوائل سنة ١٢٩٦ه ودفن يوم دخول الفقير المدينة المنورة اول مرة فلم يتيسر لى ملاقاته ح ومنهم شيخى وسيدى ومرشدى الى الله مولاى السيد محمد صالح الزواوى المكى الشافعى النقشبندى قدس الله سره المتوفى بمكة المكرمة سنة ١٣٠٨ه عن الشيخ الشريف محمد بن ناصر الحسنى الحازمى عن السيد محمد ابن خليل القاوقجى الحسنى ح واروى عن العلامة الشريف المحدث الشيخ عبد الحى الفاسى الكتانى عن والده الشريف العلامة المحدث عبد الكبير الكتانى عن الشيخ عبد الغنى المجددى المدنى ح ومنهم شيخى واستاذى الشيخ عبد الرحمن سراج مفتى مكة المكرمة شهيد الغربة عن الشيخ جمال مفتى مكة المكرمة كلهم اعنى الشيخ عبد الغنى والشريف محمد بن ناصر والسيد محمد القاوقجى والشيخ جمال عن مسند عصره وفريد دهره الشيخ عابد بن احمد على السندى المدنى رحمه الله تعالى مؤلف حصر الشارد واسناده فى جميع الكتب من جميع الفنون مذكورة فى ثبته المشهور بحصر الشارد وله وللشيخ عبد الغنى اتصال بسائر ارباب الاسانيد فلا حاجة

الى ذكر من فوقهما من الرواة فانى لما ذكرت اسنادى اليهما
فكانى ذكرت اسانيدى الى المؤلفين والى رسول الله صلى الله عليه
وسلم ح ويروى الشيخ جمال عن الشيخ عبد الله سراج مفتى مكة المكرمة
عن الشيخ محمد بن هاشم الفُلّانى العمرى عن شيخ الشيوخ العلامة
الاثرى الشيخ صالح الفُلّانى العمرى مؤلف قطف الثمر ح ويروى
السيد محمد على الطاهر الوترى عن شيخه احمد منة الله المالكى
الازهرى عن شيخه الامير الكبير وعن محدث الشام الشيخ عبد الرحمن
ابن محمد الكزبرى وثبتاهما مشهوران ح ولى ايضا اجازة عن
مولانا الشيخ بركة مشائخنا الكرام بقية السلف محمد معصوم المجددى
عن والده مولانا الشيخ عبد الرشيد المجددى عن جده مولانا
الشيخ احمد سعيد المجددى عن الشيخ عبد العزيز الدهلوى ح
ويروى الشيخ عبد الرشيد عن الشيخ محمد اسحق عن الشيخ عبد العزيز
عن والده الشيخ ولى الله الدهلوى واسانيده مشهورة - فاجزت
الفاضل المذكور ان يروى عنى بواسطة هؤلاء العلماء الاجلاء
والكملاء الادلاء بشرطها المعتبرة عند اهل الاثر وان يجيز بروايتى

واجازني لمن شاء بما شاء وكيف شاء بعد رعاية الشروط واهمها كمال التثبت والتحري وان يقول فيما لا يدريه لا ادري وقد سمع مني حديث الرحمة المسلسل بالاولية بروايتي عن المحدث الشريف عبد الحي الكتاني لكون روايتي بكيفية المخصوصة اعني كونه اول حديث مسموع ممن يرويه مختصة بها وروايا تي الباقية ليس في واحدة منها هذه المزية وان كانت في بعضها الا انها ليست اولية حقيقية بل اضافية اعني بالاضافة الى سائر المسلسلات هذا واوصي المجاز المذكور ضاعف الله لي وله الاجور واياي اولا بتقوى الله تعالى في السر والعلن قال الله تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله الاية وان لا ينساني واولادي من صالح دعواته في جلواته وخلواته وسائر حالاته وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين قاله ببيانه ورقمه ببنانه اسير الذنوب كثير العيوب مضيع الاوقات العاجز عن تدارك ما فات محتاج لطف ربه السبحاني الفقير محمد مراد القزاني ثم المكي

ملكہ الله سبحانہ نواصی الامانی آمین بحرمة النبی الامین وذلک بمکة المکرمة شرفها الله تعالی الی یوم القیمة فی ٢٣ صفر الخیر المنتظم فی سلک شهور عام الف وثلاثمائة وخمس وعشرین تم

مراد محمد النقشبندی المظهری

الشیخ الحادی والعشرون ٢١

ومن مشائخنا المکیین مولانا العالم الفاضل الجهبذ الکامل الشیخ ابو علی شرف الدین ابن مفتاح الدین المکی القازانی الحنفی صاحب النبراس ادام الله افادتهم

له الف رحمه الله تعالی کتابا فی حالات شیخه الشیخ عباس الصدیقی الحنفی سماه النبراس ١٢ منه

سمعت منه الحدیث المسلسل بالاولیة الحقیقیة (شمع ١٢) قبالة بیت الله الامین لیلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذی الحجة الحرام سنة ١٣٢٤ (بین العشائین ١٢) قال سمعته کذلک عن العلامة السید محمد بن خلیل بن ابراهیم القاوقجی الطرابلسی بعد ما طاف وسعی من العمرة فی حالة الاحرام وعن ابی النصر الدمشقی اخذ شیخنا عنهما وعن غیرهما کالشیخ (عط) یوسف ابن عبد الستار المدرس ببلدة قزان وکالشیخ (عط) محمد ذاکر بن نور محمد التمناوی والد زوجته المجاور بمکة المکرمة والشیخ

السيد عمر بركات الشامي الازهري المكي الشافعي عن الشيخ ابراهيم
الباجوري والشيخ عباس بن جعفر بن صديق مفتي الاحناف بمكة
وهو عن كثيرين منهم عمه يحيي الضرير عن عبد الملك القلعي وطاهر
سنبل ومنهم الشيخ صديق كمال عن عبد الله سراج عن صالح
الفلاني الخ ومنهم الشيخ خليل طيبة النحوي ومنهم والده الشيخ
جعفر بن صديق ومنهم الشيخ السيد احمد دحلان الخ ومنهم
السيد محمد الكتبي مفتي مكة عن السيد احمد الطحطاوي ويروي
الشيخ عباس بعموم الاجازة عن الشيخ عابد السندي وعن مفتي
زبيد السيد عبد الرحمن الاهدل وعن الشيخ مصطفى فتح الله
البيروتي - وكالشيخ السيد احمد دحلان وتلميذه السيد احمد الزواوي
المالكي وكالشيخ محمد شمس الدين الكناني والشيخ عبد الله النهاري
كلاهما عن القاوقجي وكالشيخ مصطفى العفيفي الشافعي شارح المولد
المنظم عن القويسني وكالشيخ السيد محمد مكي الكتبي الحنفي عن
والده عن ابيه عن الطحطاوي ومن مشائخه بركة الدنيا الفقيه
محمد صالح ١٢ منه محمد سفتي مكة ابن حسين ١٢ منه
النبيه السيد عبد القادر الطرابلسي المدني ومنهم رفيقه

السيد علی ظاهر ومنهم تلميذه السيد سعيد المغربی شيخ الدلائل
بالمدينة المنورة ومنهم السيد محمد امين رضوان شيخ الدلائل
بالمدينة الطيبة ومنهم الشيخ ابو الخير احمد جمال المكی صاحب النجم
(وقد اخذت ايضا من هؤلاء الثلاثة الاخيرين) ومنهم ابو النصر الدمشقی
والشيخ يوسف النبهانی البيروتی صاحب الانفاس اللطيفة
والتاليف الكثيرة المفيدة ومنهم الشيخ محمد الانصاری عن
مولانا اسحق والشيخ عبد الله سراج والشيخ عابد السندی
ومنهم الشيخ عبد الرحمن سراج مفتی الاحناف بمكة ومنهم
الشيخة خديجة بنت مولانا اسحق ومنهم بركة الوقت الحبيب
حسين الحبشی والمقری والمفسر الشيخ محمد الشربينی نزيل مكة
من تلامذة الباجوری وقد مر ذكر هؤلاء الاعلام (وقد اخذت منه ١٢ منه) واخذ شيخنا
ايضا عن السيد محمود البصراوی عن السيد داود البغدادی
واخذ عن السيد محمد حقی النازلی مؤلف خزينة الاسرار
واخذ عن عبد الله بن صلاح الاسكندرانی ـ وصورة
اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الواحد الصمد والصلوة

والسلام على سيدنا محمد خير المستند والسند - وعلى آله واصحابه
الى ابد الابد - اما بعد فقد اجتمع بالفقير اخونا العالم الفاضل
عبد الهادى بن الشيخ عبد الكريم فى المسجد الحرام وطلب
منى بحسن ظنه سماع المسلسل بالاولية فاسمعته له وقلت سمعته
من جملة من المشائخ الكرام منهم العلامة المحدث السيد محمد
القاوقجى الطرابلسى عن جملة من المشائخ اجلهم الشيخ عابد السندى
المدنى ومنهم الشيخ عبد الله ابن صالح مفتى اسكندرية عن
والده عن الامير الكبير وسنده مضبوط فى ثبته - واجزته
بجميع ما نروى عن مشائخنا الكرام منهم شيخنا الشيخ عباس
الصديقى الحنفى المكى ومنهم الشيخ السيد احمد دحلان المكى
واوصى المذكور ونفسى بالتقوى وان يدعو لى ولوالدى و
لمشائخى بالعفو والغفران وصلى الله عليه وآله وصحبه وسلم
وذلك فى غرة محرم سنة ١٣٢٥هـ - الفقير ابو على شرف الدين المكى
القزانى

قزانى
شرف الدين
١٣١٤

الشیخ الثانی والعشرون ٢٢

ومن مشائخنا المکیین العلامة الفهامة المحدث الجلیل عبد الحمید بن محمد فردوس المکی الافغانی ادام الله افاداته۔ سمعت منه الحدیث المسلسل بالاولیة فاجازنی به وبسائر مرویاته وهو یروی عن العلامة المحدث الشیخ داؤد حجر الزبیدی عن الشیخ محمد العمرانی عن مفتی زبید السید عبد الرحمن ابن سلیمان الاهدل والعلامة القاضی محمد بن علی الشوکانی بسندهما ویروی عن مولانا السید احمد دحلان عن العلامة الشیخ عثمان والشیخ عبد الرحمن الکزبری والقاضی ارتضا علی الصفوی بسندهم ویروی عن العلامة الشیخ احمد ابی الخیر میرداد والشیخ احمد امین العطار المعروف ببیت المال کلاهما عن السید عبد الله کوجک عن الشیخ عابد السندی ویروی عن والده الشیخ محمد فردوس عن مفتی مکة الشیخ جمال بن عبد الله عن الشیخ عابد والمحدث الشیخ عبد الله سراج عن الشیخ الفلانی وقد مر ذکرهم مرارا وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم احمد لک یا من وصل من انقطع الیه۔ ودفع من وقف مطیة اماله

علیہ۔ حمداً علی متواتر النعم والافضال۔ والصحیح والحسن من
الاعمال۔ واصلی واسلم علی حبیبک المرسل حلاّل کل مشکل و
معضل۔ وعلی آلہ سحب الندی۔ وصحبہ شہب الھدی۔ مافاح
ارج العلوم من طی کل منتشر ومکتوم۔ اما بعد۔ وفی کل ربع
بنو سعد۔ فیقول المرتجی من ربہ نیل الامانی۔ عبدالحمید بن
محمد فردوس المکی الافغانی۔ قدس اللہ عزوجل باجتماعی
مع الفاضل الفطن الاریب۔ الآخذ من کل فن بنصیب
ابی سعید محمد عبدالہادی بن عبدالکریم الخطیب
الحیدرابادی وطنا المدراسی اصلا۔ سلک اللہ بی
وبہ مسالک اھل الحق۔ ووفقنا لمابہ النجاۃ یوم تبعث الخلق
وطلب منی ان اسمعہ حدیث الرحمۃ المسلسل بالاولیۃ فاسمعتہ ذلک
وھو اول حدیث سمعہ منی کما سمعتہ کذلک حقیقۃ عن
العلامۃ المحدث المعمر الشیخ داؤد جعمان الزبیدی عن العلامۃ
محمد العمرانی عن مفتی زبید السید عبدالرحمن بن سلیمان
الاھدل والعلامۃ القاضی محمد بن علی الشوکانی بسندھما الخ

هذا فلما كانت الاجازة والسند امرهما فخيم وشانهما عند
اهل الحديث عظيم طلب منى الشاب النجيب والفقيه الاديب
الاخ فى الله بلا اشتباه المنوه بذكره اعلاه الاجازة
له ولاولاده فاعتذرت اليه بانى لست من اهل هذا الميدان
ولكن حفظا لبقاء سلسلة الاسناد اجبته الى مرغوبه رجاء
لدعوة صالحة فانها بظهر الغيب نافعة مجابة فاقول قد اجزت الفاضل
المذكور المنوه باسمه فى السطور بجميع الكتب الستة والمسانيد
والمعاجم وغيرها من الكتب الحديثية وبجميع الكتب العلمية
من معقول ومنقول من تفسير وفقه وتصوف وعلوم آلية واذكار
واوراد واحزاب على اختلاف صنوفها وتباين انواعها على
كثرتها واتساعها اجازة عامة شاملة كاملة فى كل ما تجوز لى
روايته وتصح عنى درايته بحسب ما اجازنى بذلك جمع
من المشائخ ذوى الاقدار العلية بالشروط الجارية بينهم على الطرق
المرضية من لزوم التقوى وكمال العناية بمتابعة السنة
النبوية وهم اهل البلد الحرام وزمزم والمقام وعليهم

ترتيبت ومنهم تلقيت اجلهم شيخ الاسلام بالمشاعر العظام العلامة المرحوم بكرم الله المنان مولانا السيد احمد بن زيني دحلان عن العلامة الشيخ عثمان الدمياطي والشيخ عبد الرحمن الكزبري والقاضي ارتضا علي الصفوي لسندهم ومنهم العلامة الشيخ احمد ابو الخير بن الشيخ عبد الله مرداد المكي والمرحوم الشيخ احمد امين العطار المعروف ببيت المال كلاهما عن السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد السندي ومنهم والدي الشيخ محمد فردوس عن مفتي مكة المكرمة الشيخ جمال بن عبد الله عن الشيخ عابد السندي والمحدث الشيخ عبد الله سراج المكي عن الشيخ صالح الفلاني واذنته ايضا ان يجيز عني كل من سأله في ذلك بشرطه المعتبر عند اهل الاثر على العموم والخصوص من كل معقول ومنصوص راجيا منه ان لا ينساني واولادي من صالح دعواته في خلواته وجلواته كما ان ذلك منا له مبذول ومن الله نرجو القبول انه على ذلك قدير وبالاجابة جدير والحمد لله رب العالمين.

امر برقمه عبد الحميد فردوس خادم العلم والسنة المصطفوية

بالمسجد الحرام فی ۳۰ محرم من عام سنة ۱۳۲۵ بلغه الله فی الدارین
مرامه وسدده واحسن ختامه آمین

عبده الحمید ۱۳۱۰

الشیخ الثالث والعشرون ۲۳
العاقل الزکی ۱۲

۲۳ ومن مشائخنا المکیین العالم النحریر الحبر السفیسی
العابد الزاهد مولانا الشیخ محمد بن حامد الحنفی الحسنی
المکی المقیم بجبل ابی قبیس دامت برکاته کان رحمه الله
تعالی برا تقیا خاشعا متواضعا تارکا للدنیا راغبا فی العقبی معتزلا من
الناس کان یقیم بجبل ابی قبیس فلما سمعت انه من العلماء العاملین
والزهاد العارفین لقیته به فاکرمنی واجازنی اجازة عامة وکتب
لی الاجازة وهو یروی عن الشیخ ابراهیم السقاء والشیخ محمد الانبابی
والشیخ احمد الرفاعی وغیرهم من الافاضل الکرام وصورة اجازته
بسم الله الرحمن الرحیم وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی آله
وصحبه وسلم الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی سیدنا
محمد وعلی آله وصحبه اجمعین اما بعد فاقول وانا الفقیر الحقیر الحقیق
بان اجاز علی فرض کونی من اهل العلم محمد بن حامد بن احمد

الحنفي الحسني قد اجزت لا على سبيل الحقيقة بل على سبيل المجاز
حضرة العامل الفاضل الشيخ محمد عبد الهادي بن
محمد عبد الكريم المدراسي اجازة عامة من اجازة العوام
للخواص بما تجوز وتصح رواية ودراية - وليس لي من هذه
الاجازة الا محض كوني واسطة في ربط سند المذكور بسند من
اجازني من مشائخي الكرام الافاضل كحضرة الشيخ ابراهيم السقا
والشيخ محمد الانبابي والشيخ احمد الرفاعي ونحوهم ولولا ذلك
لما اجزته واستغفر الله العظيم من اجترائي على مثل ذلك - واسأل
حضرة المذكور ان لا ينساني من دعائه - واوصيه واياي بتقوى الله
تعالى فانها خير زاد - ليوم المعاد - وصلى الله على سيدنا محمد
خاتم النبيين - وعلى آله وصحبه اجمعين - حرر بمكة المكرمة يوم
الخميس المبارك الموافق ١٣ من شهر صفر سنة ١٣٢٥ محمد احمد

ومن مشائخنا المكيين مولانا العلامة الحبر الفهامة
الشيخ احمد بن محمد بن احمد الحضراوي الشافعي المكي دام
فيضه الملكي وهو يروي عن الشيخ محمد حسن العدوي

سه وللمحمد الشيخ تاليفات جليلة - منها عقد الثمين ونشر التي الترمذين في فضائل سيد المرسلين وسراج الأمة
في تخريج احاديث كشف الغمة وتاج التاريخ وغيرها ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

المالکی عن الشیخ محمد بن احمد مراد الدمیاطی الشافعی والشیخ عبد الغنی
الرافعی الحنفی والقاضی یحیی بن احمد المجاهد عن والدہ عن القاضی
محمد بن علی الشوکانی والشیخ احمد بن احمد المغربی التونسی وھو
یروی عن الشیخ احمد بن الحاج وھو عن الولی الکامل المحدث محمد
ابن علی بن السنوسی عن شیخہ ابی سلیمان عبد الحفیظ بن محمد
العجیمی المکی عن الشیخ محمد طاھر سنبل الحنفی المکی صاحب الاوائل
المشھورۃ وکتب لی فی الاجازۃ ما نصہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین وآلہ
وصحبہ اجمعین اما بعد فقد وافانا الاخ فی اللہ والمحب الاجل
ولدنا المکرم الشیخ محمد عبد الھادی بن محمد عبد الکریم
المدراسی الحیدرابادی بمکۃ المکرمۃ وطلب منا الاجازۃ فیما
تلقیناہ من العلوم العقلیۃ والنقلیۃ لقول بعض السلف رحمھم اللہ
تعالی الاسناد من الدین فاجبتہ وانی لست من فرسان ھذا المیدان
ولا من اھل ھذا الشان غیر انی احب اللہ ورسولہ وورثتہ صلی
اللہ علیہ وسلم الصادقین لما ورد عنہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء

مع من احب وحيث ان للفقير جملة مشائخ اساتذة فخام رحمهم الله
منهم الاستاذ شيخ الاسلام والسنة محمد حسن العدوى المالكى
الحمزاوى ومشائخه معروفون شهيرون ومولانا المرحوم الشيخ
محمد بن احمد مراد الدمياطى الشافعى المدرس بالمسجد الحرام
والشيخ عبد الغنى الرافعى الحنفى الطرابلسى والقاضى يحيى بن احمد
المجاهد اليمنى عن والده عن القاضى محمد بن على الشوكانى
ومنهم الشيخ احمد بن احمد المغربى التونسى وهو عن شيخه احمد
ابن الحاج بن المهدى وهو عن شيخه الولى الكامل المحدث
محمد بن على بن السنوسى عن شيخه ابى سليمان عبد الحفيظ بن
محمد العجيمى المكى مفتى مكة وقاضيها عن شيخه الشيخ محمد طاهر
سنبل الحنفى المكى المشهور وقد اجزت ولدنا هذا الشيخ عبد الهادى
بما تجوز لى اجازته من سائر مروياتى واجزته بتاليف الفقير
بشرط الوقوف عند الشبهات ومراقبة الله عز وجل۔
وان لا ينسانى من دعاء الخير۔ وصلى الله على سيدنا محمد واله
وسلم۔ نعم واجزته بقلبى وقلته بفمى وكتبته بيدى الفقير احمد بن

محمد بن احمد الحضراوی الشافعی المکی فی یوم الثلاثاء سادس عشر شہر صفر الخیر سنہ ١٣٢٥ (قد تم الی ھنا ذکر مشائخنا المکیین ادام اللہ فیوضاتہم الی یوم الدین)

واما مشائخنا المدنیون ستذکر اسماءھم العلیۃ مع اجازاتہم السنیۃ ادام اللہ افاداتہم البہیۃ فی کل بکرۃ وعشیۃ

٢٥ الشیخ الخامس والعشرون

٢٥ فمنہم عین العلم والدرایۃ ینبوع الحلم والروایۃ الجہبذ المحقق والسمیدع المدقق السابح فی بحار العلوم جلہا السابق فی میدان الفنون کلہا العلامۃ الجلیل الفہامۃ النبیل مولانا الشیخ الافندی عبد الجلیل[1] الحنفی ابن الشیخ عبد السلام بن عبد اللہ

[1] شیخنا العلامۃ المجیز الافندی عبد الجلیل بیت مجد وعلم وفضل ببلدۃ فاس الشہیر من ارض المغرب الفاضل الکامل اعجوبۃ العصر فی الفضل بلا احمر ونابغۃ الوقت فی الکمالات الباھرۃ بلا عدد کم من حکمۃ ابرزھا من جوھر معدنہ العالم فیتلقنہا السامعون ویبادر الی استقصائہا الاکثرون ولقد کنت ممن حضر مجالسہ العلمی فی بیتہ بمکۃ المکرمۃ وانہ یحضرہ الفضلاء من کل نادی بمجلسہ علی قدر ھیئاتہم العطریۃ فیملی علیہم من العلوم لاسیما الحدیث ویاخذ فی فن الادب قصص الاقدمین من اخبار العرب علیا ذلک بجواھر الحدیث فتری العینیہ والخشوع بنادیہ ولسان الفضل بمالہ ینادیہ والحاصل انہ وحید الدھر کما قیل شعر ولو لم تکن الا بنفسک فاخرا لما انتسبت الا الیک المفاخر ولد رحمہ اللہ بالمدینۃ المنورۃ سنۃ ١٢٤٢ اثنین واربعین ومائتین والف وترقی بہا

(بقیۃ الحاشیۃ علی الصفحۃ الآتیۃ)

ابن عبد السلام الشهير بترادہ المسند الذي عمت البلاد فيوضاته ودامت علينا بركاته ـ حضرت في بعض دروسه وسمعت بقراءة حبي في الله الحافظ الشيخ عبد الله بن محمد غازي المكي دام فيضه الملكي ـ عليه مسلسلات ابن عقيلة تمامها وحدثني بالحديث المسلسل

بقية الحاشية السابقة ـ (۲۰۷) في حجر بعض اهل الموت والاله في مهد العز والكمال فتولاه الله باللطف والانعام والافضال ثم بعد حفظه لكتاب الله تعالى اخذ في تعلم العلوم النافعة على يد اكابر حذاق وقته ممن اجتمع بهم في كل عصر ـ منهم العلامة الشيخ صالح التونسي الكبير والشيخ محمد العلوشي الطرابلسي المالكي الشهير مجاور المدينة المنورة والشيخ يوسف الصاوي المالكي والشيخ يوسف الغزي الحنفي والشيخ محمد الحلبي والشيخ عبد الغني الدمياطي الشافعي عن الشرقاوي والامير الكبير ومنهم الشيخ احمد الشهير بالسائس والشيخ عبد الغني المحدث النقشبندي والمعمر مفتي المدينة المنورة السيد اسمعيل ابن السيد زين العابدين البرزنجي الشافعي وهو عن الشيخ صالح الفلاني ودخل في عموم اجازة الشيخ عابد السندي كان الشيخ عابد يفتخر به ويقول اعلى سند عندي سند شيخنا الشيخ صالح الفلاني ومن مشائخه ايضا الشيخ محمد عليش المالكي والشيخ المعمر منة الله المالكي الازهري وهو عن الشيخ الامير الكبير ـ ومولينا السيد مصطفى الذهبي الشافعي الازهري والشيخ ابراهيم السقا وهو عن الشيخ ثعيلب عن الشهاب الملوي والشهاب الجوهري ـ والشيخ محمد الله منهوري الازهري والشيخ المبلط وهو عن الشنواني وغير هؤلاء من اكابر وقتهم امائل زمانهم رحمهم الله تعالى آمين ومن اكثرهم له استفادة مع ملازمته وقد اجازني رحمه الله تعالى مشافهة اجازة عامة بجميع مروياته بعد ما اخذت وسمعت منه بعض المسلسلات ثم امر ابنه برقم الاجازة لي وختم عليه بخطه ـ وله بالمدينة انجال نجباء اكبرهم الافندي حسين براده ومنهم علاء الدين وسعد الدين ومحمد احسان واصغرهم محمد طرح الله في الجميع البركة وقد هو عقب اليه الافاضل وتلقوا عنه لانه بركة الوقت منهم الشيخ العلامة احمد الحضراوي والشيخ محمد العمري والافندي ابراهيم اسكوبي ولد شيخه وغيرهم نفعنا الله به ولطوله آمين ـ وقد انشدت في مدحه قصيدة بالفارسية حين اقامتي بمكة المكرمة وقرأتها عليه ببيته وكان رحمه الله تعالى ماهرا بالفارسي فدعا لي بالبركة والخيرية في الدارين وها انا انقل

(بقية الحاشية في الصفحة الآتية)

بالاولیۃ وصافحنی وشابکنی واضافنی علی الاسودین ولقننی الذکر وناولنی المسبحۃ والبسنی الخرقۃ وقال لی انا الحبلی فقل اللّٰہم اعنی الخ وسمعت منہ سورۃ الصف واول سورۃ النحل وقرأت علیہ سورۃ الفاتحۃ و واجازنی بسائر مرویاتہ وکتب لی اجازۃ وزینہا فی الآخر بختمہ وہو اخذ عن العلامۃ الشیخ عبدالغنی ابن ابی سعید المدنی وعن الشیخ

(بقیۃ الحاشیۃ) لمذاق الماہرین بالفارسی وہی ہذا۔ نظم بے نظم۔ در مدح شمع اہل بزم۔ سخن سنج۔ در علم راگنج۔ اختر برج علوم نقلیہ۔ گوہر درج فنون عقلیہ۔ مصدر بوارق معانی۔ مظہر شوارق نغزسانی۔ مطلع التحقیق والدرایہ۔ ینبوع الحکم والروایہ۔ المحلّی بالمحاسن الغالیہ۔ والمجلّی بالاسانید العالیہ۔ مطلع الاشعار۔ مجمع الانوار۔ نادرۂ زمانہ۔ عمدۂ اوانہ۔ ادیب عصرہ۔ محدث دہرہ۔ الفاضل النبیل۔ حری بالتکریم والتبجیل۔ مولانا الافندی عبدالجلیل الشہیر برادہ المدنی نفعنا اللہ بفیوضاتہ آمین۔ نتیجۂ طبع کمترین۔ بندۂ عقیدت گزین۔ خاکروب عتبۂ تقدس رتبہ کہترین خدام۔ غلام ناکام۔ ابوسعید محمد عبدالہادی مدراسی حیدرآبادی کان اللہ ذی الایادی۔ لی التواب والمبادی المتخلص بہ سکیں۔

باسمک یا الٰہنا العلام — والصلوٰۃ علیٰ رسول انام
پس درود است بر صحابۂ عظام — نیز بر آل و تابعین کرام
گرچہ عاصی و بے ہنر ہستم — لیک فضلش بود بوجہ اتم
آمدم پیش مکۂ اطہر — باز رفتم مدینۂ انور
پس انا بجد عالم ذی شان — صاحب خلق و منبع احسان
اختر برج اہتدا بیشک — گوہر درج اتقا بیشک
اسم سامی آں بزرگ نشاں — بس جلیل و عظیم ہست عیاں
نام پاکش معظم است چناں — کہ بوقت نوشتنش ایجاں
نے غلط گفتم اے محب ودود — بلکہ خامہ سرش نہد بسجود
شیخ عبدالجلیل برّادہ — عارف و زاہد و بندا آگہ
خودم و نسبتے کلاں دارم — ذرۂ آفتاب تابانم

لایق حمد ہست رب جلیل — قابل نعت مہبط جبریل
شکر حق بے شمار نتواں کرد — کہ بمن بے شمار احساں کرد
راہ طیبہ و راہ بیت امیں — کرد آساں تر بریں سکیں
پس بہر دو مقام پر انوار — یافتم فیض عالمان کبار
مخزن علم و مطلع اشعار — معدن علم و مجمع اسرار
زینت جمع و مصدر اعطاف — شمع بزم لیاقت و الطاف
ذکر اسمش کنایۃً کردم — کہ ادب ہست نیک و مرغوب
دست خامہ و خامہ کاغذرا — سید ہر بوسہ اے سخن آرا
در بجواہی صراحتہ بنگر — نام آں فاضل کرم گستر
نادر عصر و فاضل دوراں — فن شعر و ادب از و نازاں
ہمہ اولاد نیک و احبابش — ہم تلامیذ او و اصحابش

(بقیۂ حاشیہ بر صفحۂ آیندہ)

احمد منة الله المالکی الازهری وعن مفتی المالکیة الشیخ محمد علیش عن شیخه محمد الامیر الصغیر عن والده الشیخ محمد الامیر الکبیر واما اسماء باقی اشیاخه فلتطلب فی الحاشیة۔ وهذه صورة الاجازة التی رقمها لی شیخنا الشیخ محمد عبد الجلیل برّاده المدنی دام فیضه وهی بخط نجله اعنی الشیخ العلامة سعد الدین براده کما اخبرنی بذلک بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله تعالی حمدا متصل الاعانة بالامداد۔ موصول العنایة بالاسعاف والاسعاد۔ متکفلا بحصول المراد من علو الاسناد۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰۹

عمر او شان دراز گرداناد
هر یکی در علوم و فضل و کمال
بعد ازیں گوش کن بلا تاخیر
از تلامیذ عابد سندی
نیز مفتی محدث بے قیل
احمد ازهری گرامی یک
ایں مکرم لغیر شبہ و نکیر
ذکر او شاں طوال خواهد بود
دست بردار و کن دعا اکنون حال
حاصل آید و را همہ مقصود
نہ مرا شعر آید و نہ بیاں
بلدۂ پاک و محترم اندر
ختم تحریر شد بماہ صفر

حق تعالے بحق نون و صاد
لائق و فائق اند با اجلال
شیخ ما را شیوخ اند کثیر
بود یک شیخ دہلوی ہندی
بود در طیبہ سید اسمٰعیل
منة الله مشتہر بیشک
بس روایت کند ز میر کبیر
سامعیں را ملال خواهد بود
کای خدای قدیر و بے متعال
آرزوی دلش بر آید زود
جاہلم بے شعور و بیچماں
یعنے مکہ مبارک و اطہر
بود تاریخ ہجدہم اشہر

راست خواهی اگر زمن ای جان
در فنون کثیر کامل اند
هر یکے نادر زمانہ بود
نام او بود شیخ عبد غنی
نادر عصر بود لا ثانی
بود علامۂ زمان خود
ذکر اشیاخ مختصر کردم
وصف شیخ جلیل ای امجد
شیخ ما را ز عیب کن یاری
خیر خواهش مدام شادان باد
چہ عجب از توجہ شیخم
سال ہجری ہزار و سیصد بود (۱۳۰۰)
کن ای مسکین ذلیل ختم کلام

اوست قمر و نجوم فرزندان
در عبادت مدام شاغل اند
فاضل و نامی یگانہ بود
مشتہر با محدث مدنی
شیخ آں صالح است فلانی
نیز فہما مرادان خود
وز طوالت بسے حذر کردم
از غلام ذلیل کے گردد
دار دائم فیوض او جاری
دشمنش را مدام خسران باد
کہ قبول درسے شعر نظم
بیست و پنج ہم بر آں افزود (۲۵)
خوانده بر نبی صلوٰة و سلام

والصلوٰة والسلام على قمر التمام ۔ ومصباح الظلام ۔ معلم الخير والحاثّ
عليه ۔ وناهج منهج البر والهادى اليه ۔ وعلى اٰله سفينة النجاة ۔ و
اصحابه نجوم الهداية الهداة ۔ وبعد فلما كانت الاجازة فى العلوم
مألوفه ۔ وطريقة بين العلماء معروفه ۔ يرغب فى اخذها ارباب الاخلاق
الكريمه ۔ واصحاب النية الشريفة السليمه ۔ حرصا على ما فيها من البركة
والخير ۔ ورغبة فيما تحتوى عليه من اليمن والبر ۔ بادر لذلك الرجل
الصالح والاديب النجيب الفالح اخونا فى الله الشيخ محمد عبد
الهادى بن عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرابادى
ورغب فى ان اجيزه وهو لما فيه من الاخلاق الحسنة ۔ والمزايا
الطيبة المستحسنة حرىٌّ بان تجاب دعوته ۔ وتحصل له مما امّل
رغبته ۔ فاستخرت الله سبحانه وتعالى وقلت اجزت الفاضل المذكور
بكل ما وصل الىّ ۔ واتصلت روايته لدىّ ۔ مما اجازنى به مشائخى
الاعلام وهو محرر فى اثباتهم ۔ واجازاتهم وافاداتهم ۔ وهم جمّ غفير
وعددهم كثير ۔ الا انى اقتصر على المشاهير فمنهم شيخنا العلامة مفتى
المدينة المنورة مولانا السيد اسماعيل البرزنجى عن شيخه امام

وقتہ وحبر زمانہ الشیخ صالح المعروف بالفلانی بما احتوی علیہ
ثبتہ المسمی بقطف الثمر۔ ومنہم شیخنا المعمر الشیخ منۃ اللہ الازہری
المصری عن شیخہ العلامۃ افضل عصرہ واجل ابناء مصرہ مولانا الشیخ
محمد المعروف بالامیر الکبیر بما اشتمل علیہ ثبتہ الکافل ومجموعہ
الحافل ومنہم سید الزہاد۔ وسند العباد۔ شیخ الطریقۃ۔ و
امام الحقیقۃ۔ افقہ من رائیت من العلماء۔ واتقی من شاہدت
فی زماننا من العظماء۔ مولانا الشیخ عبد الغنی بن ابی سعید النقشبندی
المجددی عن شیخہ امام الحدیث فی عصرہ۔ واوحد العلماء فی دہرہ
مولانا الشیخ محمد عابد السندی عن شیخہ الشیخ صالح الفلانی
السالف ذکرہ وعن باقی مشائخہ العظام المذکورین فی ثبتہ المعروف
بحصر الشارد وہو کتاب ضخم کبیر الحجم۔ ولی غیر ہؤلاء شیوخ کبار
واساتذۃ عظام لہم اخطار۔ استیفاء ذکرہم یطول۔ وہذا القدر
کاف فی حصول المأمول۔ اسأل اللہ ان یجعلنا من السالکین منہج
الہدی المتبعین لسنۃ المصطفیٰ۔ وقد اجزت بما سلف بیانہ و
تقدم شرحہ وتبیانہ۔ بالشرط المعروف بین المشائخ فی التحری

في الاقوال والافعال لما هو الراجح والراسخ مؤملا منه ان لاينساني واولادي في خلواته وجلواته من صالح دعواته. سلك الله بنا وبه طريق الهدى وباعدنا من ارباب الفساد وطرق الردى بمنه وكرمه وكان ذلك في اليوم العاشر من ذي القعدة الحرام سنة الف وثلاثمائة واربعة وعشرين من الهجرة النبوية وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما كثيرا

آمر بكتبه الفقير اليه سبحانه عبد الجليل بن عبد السلام براده المدني عفي عنه بمكة المشرفة

(ختم: عبد الجليل ۱۲۹٤)

وقد حضرت عنده بولدي محمد عبد المجيب جعله الله تعالى من العلماء العاملين وطلبت منه الاجازة له ايضا فاجازه بجميع ما تجوز له الرواية وكتب له بخطه المبارك ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين وبعد فيقول الفقير اليه سبحانه خادم العلماء وتراب اقدامهم عبد الجليل بن عبد السلام براده المدني عفا الله عنه وغفر له ولوالديه قد حضر عندي الاخ الفاضل والنبيل الكامل

الشيخ محمد عبد الهادي المدراسي الحيدرابادي وطلب
مني ان اجيز ولده النجيب محمد عبد المجيب وكان صغير السن دون البلوغ
وتظهر عليه آثار النجابة - انبته الله نباتاً حسناً وكان طلبه ذلك
موافقاً لما جرى عليه السلف الصالح من اجازتهم للصغار ولمن لم
يوجد بعد ولم ينكر احد من العلماء الاعلام فبناء على ذلك اجزت
المذكور الشيخ عبد المجيب بكل ما تجوز لي روايته بحق اجازتي
عن المشائخ الكرام راجياً من الله سبحانه وتعالى ان يجعله من
اهل العلماء العاملين وتقربه عين والده ويجعله قدوة في الاسلام
بحرمة النبي الاعظم صلى الله عليه وسلم وكان ذلك يوم الجمعة المبارك
الموافق لتاسع عشر ذي القعدة الحرام عام الف وثلاثمائة واربعة
وعشرين. والحمد لله رب العالمين

قاله بفمه وكتبه بقلمه

(ختم: جار الله عبده ۱۲۹۴)

الشيخ السادس والعشرون ۲۶

ومن مشائخنا المدنيين
مولانا العلامة القدوة
الفهامة فريد دهره ونادرة عصره شيخنا وشيخ مشائخنا
الشيخ عبد الله[1] بن عودة ابن عبد الله القدومي النابلسي

[1] حاشية في الصفحة الآتية -

الحنبلي المحدث المدني المدرس بالمسجد النبوي على
ساكنه الصلوة والسلام سمعت منه الحديث المسلسل بالأولية
حين قدم مكة المكرمة قاصداً الحج ١٢
ببيت شيخنا المحدث الاعظم الشيخ شعيب المغربي في حضور جماعة من
العلماء الكرام منهم شيخنا المذكور ومنهم الشيخ محمد بلّو امام الحنابلة
بالمسجد الحرام ومنهم الشيخ عبد الله حميد وغيرهم من العلماء المكيين
١٨ من شهر ذي الحجة سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة والف وشيخنا
هذا قد لازم الشيخ عبد الرحيم التفال وقرأ عليه جملة صالحة من الفقه
الحنبلي ومن الكتب العربية واخذ ايضا عن العلامة الشيخ حسن بن
عمر الشطي الدمشقي والشيخ عبد الرحمن الكزبري وقد مرّ ذكرهما وذكر
مشائخهما فاجازني بسائر مروياته عن اشياخه المذكورين

(الحاشية السابقة) ولد رحمه الله سنة ١٢٤٦ ست واربعين ومائتين والف وزار مكة المكرمة
في عام ثمانية عشر وثلثمائة والف ودخلت سنة تسعة عشر عليه وهو بالمدينة المنورة ثم في
اخر سنة ١٣١٩ توجه الى مكة المعظمة وحج ورجع في تلك السنة الى المدينة المنورة فاقام بها الى
ان دخلت سنة ١٣٢٠ ففي الثاني والعشرين من ربيع الاول سافر على البلاد الشامية ووصل الى الاولى
بالديار النابلسية وزار المسجد الاقصى والسيد الجليل سيدنا ابراهيم الخليل وكانت اقامته
بنابلس نحوا من سنة ونصف ثمانية عشر شهرا ثم رجع قاصدا بالمدينة المنورة فاقام بها اياما
ثم توجه على مكة المشرفة لاداء مناسك الحج وبعد اداء مناسكه رجع الى طريق جدة قاصدا للمدينة
المنورة وركب البابور بعد ان اقام بها يومين ووصل بها ثم حج مرة ثالثة سنة ١٣٢٢ ورجع الى المدينة وكان
ملازما بها واخذ عنه العلماء الكرام والافاضل العظام كالشيخ شعيب المحدث الجليل المذكور وكالشيخ

صاحب الفتح الفادي وغيرهما من علماء العرب الذين رحمة الله عليهم اجمعين عامة كتابه الهامة

وكتب لى الاجازة ما نصه - بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله
جزيل النعم - باعث نبيه محمد صلى الله عليه وسلم - بجوامع الكلم و
بدائع الحكم - ارسله للناس بشيرا و نذيرا - وداعيا اليه باذنه وسراجا
منيرا - صلى الله وسلم عليه وعلى اله الذين اذهب الله عنهم الرجس و
طهرهم تطهيرا - اما بعد فيقول الفقير انه لما كان الاسناد من الدين
وهو من خصائص هذه الامة - وقد تشرفت به من قبلنا الائمة - سألنى
حضرة الاخ فى الله صاحبنا الفاضل الشيخ محمد عبد الوهاب
ابن الشيخ محمد عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدر ابادى
ان اجيزه بان يروى عنى الحديث المسلسل بالاولية - المروى عن
سيد العالمين وخير البريه - وهو قوله صلى الله عليه وسلم الراحمون
يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء
فتعللت فى نفسى بانى لست اهلا لذلك - ولا لسلوك هاتيك المسالك
فالح فى الطلب لما قام به من حسن الظن حتى صار يظن من منعى انه من الضن
فعزمت باذن الله على اجابة طلبه وقلت له انى قد اجزتك ان تروى
عنى الحديث المسلسل بالاولية وغيره من كتب السنة السنية

كما اجازنی بذلک مشائخی الکرام واساتذتی الفخام - وذلک بالشرط المعتبر
عند علماء الاثر - واوصی المجاز ونفسی بتقوی الله العظیم ولزوم
المطالعة لکتب العلوم الشرعیة - النافعة المرضیة - وان لا ینسانی
من صالح الدعاء وصلی الله علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی اخوانہ النبیین
والحمد لله رب العالمین

الفقیر الیہ تعالٰی عبد الله القدومی ثم النابلسی الحنبلی
خادم العلم بالحرم النبوی

(مہر: عبد الله)

٢٦ شیخ السالح والعشرون

ومن مشائخنا المدنیین مجمع الفضائل منبع الفواضل
الشیخ الکبیر العلامة الخطیر الفهامة الشهیر ملحق الصغیر
بالکبیر خادم علم الحدیث الشریف وشیخ الدلائل فی
حرم المسجد المنیف السید محمد امین بن العارف بالله
السید احمد ابن العلامة السید رضوان متعنا الله بہ
ونفعنا بعلومہ آمین - سمعت منہ الحدیث المسلسل
بالاولیة وھو اول حدیث سمعتہ منہ تجاہ البیت الحرام وقت الضحی
لما قدم مکة المکرمة حاجا للبیت الامین ١٢
ثمانیة عشر من شهر ذی الحجة ١٣٢٤ھ ونا ولنی بیدہ المبارکة ثبتہ الذی

قد ذکر فیہ اسانید مشائخہ الکرام فاجازنی بمرویاتہ کلہا عن ھؤلاء

الاعلام وھو اخذ عن کثیرین منھم الشیخ عبد الغنی المدنی وسندہ

مشھور ومذکور مرارا ومنھم الشیخ عبد الحمید الشروانی الداغستانی

عن مشائخ اجلاء منھم الشیخ ابراھیم الباجوری عن الشیخ عبد اللہ

ابن حجازی الشرقاوی ومحمد بن محمد الامیر الکبیر عن مشائخھما المذکورین

فی ثبتیھما ومنھم الشیخ السید یوسف بن السید عثمان الحزبوتی

عن الشیخ محمد فتح اللہ بن عمر ابن محمد سمیدس عن الشیخ محمد الامیر

الکبیر ومنھم الشیخ سرور بن محمد الزواوی الدمنھوری عن السید

حسن بن السید درویش القویسنی عن الامیر الکبیر وعن الشیخ

داؤد القلعاوی والشیخ سلیمان البجیرمی والشیخ عبد اللہ الشرقاوی

والشیخ سلیمان الجمل والشیخ محمد الشنوانی والشیخ احمد یونس

والشیخ عبد الرحمن البحراوی والشیخ محمد الصبان والشیخ عمر الدیربی

والشیخ علی الحفناوی والشیخ سلیمان البخاتی والشیخ محمد الدسوقی

والشیخ محمد العقاد والشیخ محمد الطحلاوی والشیخ الدردیر والشیخ

عبد العلیم الفیومی والشیخ محمد بن عبد الرحمن التلمسانی واخذ ایضا

الشیخ سمر الزواوی المذکور عن الشیخ احمد الدمهوجی عن شیوخه ومنهم
الامیر الکبیر واخذ ایضاً عن الشیخ الفقیه المحدث الشیخ محمد بن محمود
الجزائری عن علی بن عبد القادر ابن الامین عن شیوخه ومنهم
الشیخ محمد بن ابراهیم ابو خضیر عن شیوخه العظام منهم الشیخ محمد
صالح البخاری عن الشیخ رفیع الدین القندهاری عن الشیخ محمد
ابن عبد الله المغربی عن الشیخ عبد الله بن سالم البصری وکذلک
اخذ الشیخ ابو خضیر عن الشیخ احمد بشارة الشافعی تلمیذ الامیر
الکبیر وعن الشیخ محمد الخضری واخذ ایضاً عن عبد المولی بن
عبد الله المغربی الطرابلسی بروایته عن الطحطاوی ومحمد الکزبری
عن مشائخهما واخذ الشیخ ابو خضیر عن الشیخ علی الخفاجی عن
محمد الصبان عن شیوخه ویروی شیخ شیخنا ابو خضیر المذکور
الصحاح الستة عن الشیخ محمد صالح البخاری عن الشیخ ابی
حفص عمر بن مکی بن معطی التادلی عن القاضی ابی محمد شمهروش
الجنی صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم ورضی عنه وعن مولفی
الکتب المذکورة ومنهم الشیخ عطیة عزة القماش ابن الحاج ابراهیم

شمهورش

المتبولی الدمیاطی وهو اخذ عن الشیخ ابراهیم الباجوری و مصطفی
البلتانی و مصطفی الذهبی و احمد منة الله المالکی و احمد المرصفی و
احمد صالح السباعی عن الامیر الکبیر و عبد الله الشرقاوی و محمد
الشنوانی و محمد المهدی و منهم الشیخ احمد بن محمد المعافی
الضحوی عن الحسن بن احمد بن عبد الله عاکش عن السید عبد الرحمن
ابن سلیمان الاهدل عن شیوخه و منهم الشیخ محمد بن محمد العرب
الکبیر عن شیوخه منهم الشیخ احمد الدمهوجی و الشیخ محمد فتح الله
سمپدیسر کلاهما عن الامیر الکبیر و منهم الشیخ محمد بن محمد الخانی
النقشبندی عن شیوخه منهم الشیخ عثمان الدمیاطی و الشیخ
مصطفی المبلط و الشیخ ابراهیم السقا و الشیخ التمیمی التونسی
کلهم عن الامیر الکبیر و اخذ الخانی ایضا عن الشیخ عبد الرحمن
ابن محمد بن عبد الرحمن الکزبری عن شیوخه و اخذ الخانی ایضا
عن السید اسمعیل البرزنجی عن الشیخ خالد النقشبندی عن شیوخه
و عن الشیخ صالح الفلانی عن شیوخه المذکورین فی ثبته و
صورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم حمداً لمن انار طرق الشریعة

بالاسناد والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى جميع الانبياء والتابعين لهم الى يوم المعاد اما بعد فيقول العبد الفقير محمد امين ابن العارف بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان لما كان العلم اشرف بضاعة۔ وقد احكمت العلماء الاعلام بالسند اوضاعه۔ طلب مني ان اجيز بجميع مروياتي الفاضل الكامل الشيخ محمد عبد الهادي ابن الشيخ محمد عبد الكريم المدراسي الحيدرابادي فاجبته الى ذلك بلغه الله تعالى اسنى المطالب فقلت اجزت المذكور وذريته بجميع مروياتي كما قد اجازني مشائخي العظام رحمهم الله الجميع ونفعنا بهم آمين۔ واوصى المجاز المذكور ونفسي بتقوى الله تعالى والاخلاص في القول والفعل والعمل وان يدعو لي ولوالدي ولذريتي بالخير وغفران الزلل وحسبنا الله وكفى۔ وسلام على عباده الذين اصطفى۔ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى جميع الانبياء والتابعين بهم الى يوم الدين والحمد لله رب العلمين۔ الحقير محمد امين ابن العارف بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان

المدرس وشيخ الدلائل فى المسجد النبوى عفى الله عنه

١٨ ذى الحجة سنة ١٣٢٢

(٢٨) ومن مشائخنا المدنيين الشيخ العلامة القدوة الفهامة الحسيب النسيب شيخ الدلائل بالمسجد النبوى السيد محمد سعيد ابن السيد محمد ابن السيد احمد ابن السيد عبد الرحمن المغربى المدنى نفعنا الله به آمين

ترجمة [illegible] المغربي

سمعت بقرأة الغير عليه نبذا من صحيح البخارى والحزب الاعظم وقرأت عليه دلائل الخيرات واجازنى بهما وبما فى كتب الصحاح وغيرها مما تجوز له روايته وهو يروى عن العلامة المحدث نور الدين ابى الانوار السيد محمد على ظاهر الوترى البغدادى الاصل المدنى الدار والوفاة عن مشائخ كثيرين مكيين ومدنيين وشاميين ومصريين ومغربيين كما مر ذكرهم وشيخنا يروى ايضا عن العلامة السيد عبد القادر ابن احمد الطرابلسى المدنى عن محدث دار الهجرة العلامة الشيخ عبد الغنى المدنى وغيره من الاعلام وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين الحمد لله وكفى وسلام على

عباده الذين اصطفى - ولقد اجزت اخانا الحاج عبد الهادي
بقراءة الصحاح الست والحزب الاعظم وقصيدة البردة كما اجازني
بذلك جملة من مشائخ نفعنا الله تعالى بهم اجمعين - قال بلسانه
ورقم ببنانه الفقير محمد سعيد بن السيد محمد المغربي
شيخ الدلائل سهل الله ذلك منی ونحن في المسجد النبوی
في ١٢ صفر الخير سنة ١٣٢٢ وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم

(محمد سعيد المغربي شيخ الدلائل)

٢٩ ومن مشائخنا المدنيين الجامع بين المعقول
والمنقول والحاوی لزبدة الفروع والاصول العلامة
الفهامة المحدث الاعظم شيخ الحرمين الشريفين
الشيخ محمد الخضر بن مايابى المالكى الشنقيطى منشأً
المدنى مهاجرا وقرارا ادام الله فيوضه سمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية وجملة صالحة من شمائل الترمذی

٢٩ الشيخ التاسع والعشرون

له وهذا لما كان نازلا ببيت مولانا الفاضل محب العلماء ملاذ الفقراء الشيخ عبد الباسط خان
صوبه دار ابن مولانا المرحوم باقوخان الوكيل الحيدرآبادی سنة اربعين وثلثمائة والف و
كان دام فيضه العالى متبحرا فى العلوم كلها وكاملا فى الفنون جلها حافظا للحديث والتفسير
محدثا ليس له نظير - ما رأيت مثله بعد شيخى الشيخ شعيب المحدث المكى المغربي اقام الشيخ الشنقيطى
بحيدرآباد مدة قليلة وعين له مشاهرة من حضرة النظام نادرة الزمان السلطان عثمان
عليخان خلد الله ملكه وادام اقباله ثم رجع الى المدينة المنورة على من نورها الصلوة والسلام

وهو يروى عن المشائخ الاعلام كما ذكرهم فى اجازته وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم اجازة عامة فى العلوم الشرعية وعلوم الشرع

الحمد لله العلى العظيم ـ والصلوة والسلام على النبى الكريم ـ وعلى اله واصحابه

اولى الفضل العميم ـ هذا ولما كان السند من خصائص هذه الامة

وسنة من سنن سيد المرسلين ـ وقاعدة من قواعد اهل الصلاح

والدين ـ وكانت الاجازة نوعا منه واصح انواعها ما كان من معين لمعين

فى معين ـ وطلبها منى حضرة الفاضل العالم الشيخ محمد عبد الهادى

ابن محمد عبد الكريم المدراسى وطنا الحيدر آبادى مسكنا

الاجازة راجيا باتصال السند الاتصال لسيد المرسلين الدخول فى

اتباع ما دونه من مشائخى الاطهرين ـ اجبته لذلك راجيا حصول

النفع له قائلا انى اجزته فى جميع مسموعاتى من السنة والموطاء

وغير ذلك من كتب الحديث ومن التفسير تفسير ابن جرير وابن كثير والبغوى

والبيضاوى وروح المعانى للآلوسى وغير ذلك من كتب التفسير ومن اصول الدين

والحديث والفقه ام البراهين واضاءة الدجنة والجوهرة ووسيلة السعادة والمواقف

والمراصد وغير ذلك من كتب اصول الدين والفية العراقى وطلعة الانوار

ونخبة الفكر وتدريب الراوى وغير ذلك من كتب اصول الحديث
وجمع الجوامع والتنقيح والتلويح والاحكام (للآمدى) ومراقى
السعود والمنار واصول الشاشى وغير ذلك من كتب اصول
الفقه ومالم يذكر من جميع العلوم الشرعية وعلوم الشرع بسندى
سماعا من شيخى الشيخ احمد بن محمد عليين عن شيخه الشيخ محمد
محمود بن حبيب الله ابن القاضى عن سيدى عبد الله العلوى
عن شيخه الشيخ محمد بن الحسن البنانى صاحب الثبت الشهير و
كذلك بسندى الى الشيخ محمد الامير صاحب الثبت الكبير و
كذلك بسندى الى الشيخ صالح الفلانى صاحب الثبت المسمى
قطف الثمر وكذلك بسندى الى الشيخ محمد عابد الانصارى
السندى صاحب الثبت المسمى حصر الشارد واوصيه ونفسى
بتقوى الله فى السر والعلن واتقاء الفواحش ما ظهر منها وما بطن
وان يجعلنى منتظما فى سلك اشياخه اعيالى فى خلواته وجلواته. والصلوة
والسلام على من هدينا بنور هدايته محمد المطاع ربه تعالى بطاعته
فى ٢٠ من شوال سنة ١٣٤٠ ـ خادم العلم بالحرمين الشريفين

محمد الخضر بن مايابى الشنقيطى منشا المدنى مهاجراً وقراراً

الى هنا قد تم بحمد الله تعالى ذكر مشائخنا المدنيين مع

اسانيدهم واجازاتهم - والآن نذكر الاشياخ غير

المكيين والمدنيين فمنهم العلامة النحرير والفهامة

السفسير الشيخ محمد بن عبد الرحمن بن حسن بن عبد البارى

اليمنى ادام الله فيوضاته - وهذا الشيخ قد لقيته فى البابور

المسمى بالمجيدى ونحن مودعين لارض مكة المقدسة وراجعين

الى الهند (حيدرآباد) سنة خمسة وعشرين وثلثمائة والف من

الهجرة النبوية الخامس من شهر الربيع الاول - سمعت منه الحديث

المسلسل بالاولية - فاجازنى به وبسائر مروياته وكتب لى الاجازة

بقلمه وهو يروى عن المشائخ الاعلام كما ستتلى عليكم اسماءهم فى

اجازته - وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى

هدانا الى الصراط المستقيم من التمسك بالدين الصحيح والمنهج الحسن

القويم - والصلوٰة والسلام على النبى المبعوث بنفى الضعف والعلل

(حاشیہ: الشیخ محمد بن عبد الرحمن)

سه البابور معناه السفينة وهذا اللفظ بهذا المعنى متداول بين الناس فى العرب ۱۲
عبد الهادى غفر له

عن التوحيد۔ وعلی آلہ واصحابہ الذین شادوا الدین ای تشیید۔

اما بعد فقد طلب منی الولد الفاضل محمد عبد الهادی ابن محمد عبد الکریم الحیدر ابادی الاجازة فی الحدیث المسلسل بالاولیة وغیرہ من کتب الحدیث والتفسیر وسائر الفنون۔ فاقول امتثالا للمطلوب واجابة للمرغوب وان لم اکن فی الحقیقة اهلا لان اجیز غیری شعر

ولست باهل ان اجاز فکیف ان ❊ اجیز ولکن الحقائق قد تخفی

اجزت المذکور بکل ما تصح لی روایته ودرایته من معقول ومنقول کما اجازنی بذلک شیخی العلامة شیخ الاسلام محمد بن احمد الاهدل وشیخی العلامة شیخ الاسلام سلیمان بن محمد بن عبد الرحمن ابن سلیمان الاهدل فالاول یروی عن سیدی شرف الاسلام سیدی الجد الحسن بن عبد الباری الاهدل والثانی یروی عن والدہ کلاهما عن السید العلامة عبد الرحمن بن سلیمان الاهدل عن والدہ السید سلیمان بن یحیی بن عمر عن السید العلامة احمد ابن محمد مقبول الاهدل عن السید العلامة الحافظ یحیی بن

عمر الاهدل وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد النخلي والحافظ عبد الله ابن سالم البصري المكيين - واسانيدهما تتصل بالكوراني والبابلي والشيخ عيسى الجعفري وغيرهم واخذت عن الشيخ العلامة محمد بن محسن السبعي الانصاري عن والده العلامة المحدث محسن بن محمد الانصاري عن القاضي العلامة محمد بن علي الشوكاني باسانيده الحاوي لها ثبت المذكور - هذا ووصيتي للولد المذكور بالتمسك بالتقوى فانها السبب الاقوى وهي فائدة العلم وثمرته - وفقه الله للعلم والعمل واصلح له امور دينه ودنياه امين امين واوصيه ان لا ينساني من دعوة صالحة وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه وسلم كتبه عجلا محمد بن عبد الرحمن بن حسن بن عبد الباري عفا الله عنه سنه ۱۳۲۵

(۲۱) ومنهم العلامة الفهامة الجامع للمنقول والمعقول والحاوي للفروع والاصول مولانا الشيخ المحدث عبد الرزاق البيطار الدمشقي ادام الله افاداته - وهو يروي عن اشياخه الكرام كما ستذكر اسماءهم في صورة

الشيخ عبد الرزاق البيطار

اجازته وهي هذه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فقد اجزت العلامة الواعظ النجيب والفهامة الكامل الاريب الشيخ محمد عبد الهادى المدراسى بكل ما تجوز لى روايته وصحت لى درايته من العلوم لاسيما بالحديث والتفسير والفقه والاصول وغير ذلك اجازة عامة تامة شاملة بالشرط المعتبر عند اهل الاثر حسبما اجازنى جمع من مشائخى منهم والدى السيد حسن البيطار الدمشقى الشافعى عن شيخه الشيخ عبد الرحمن الكزبرى المحدث وعن شيخه الشيخ حسن العطار الازهرى المصرى عن العلامة الامير الكبير ومن مشائخى الشيخ ابراهيم السقا شيخ الازهر والسيد عبد القادر المجاهد الشريف الحسنى واوصيه بالتقوى فى السر والنجوى وان لا ينسانى من صالح دعائه فى خلواته وجلواته لاسيما عند حسن الختام والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العلمين وحرر فى ۲۳ ذى الحجة الحرام سنة ۱۳۲۵ امر برقمه العبد الراجى من ربه لطفه الخفى

عبد الرزاق البيطار (الرزاق عبده ١٣١٦)

(٣٢) ومنهم العالم الفاضل الجهبذ الكامل علامة الزمان فهامة الاوان المحدث الكبير الشيخ الشهير مولانا الشيخ القاضي السيد رحمة الله بن القاضي السيد احمد الله الحنفي القادري الرانديري[1] نور الله ضريحه و ادام فيوضاته وهو يروي عن اشياخه الكرام الذين هم مصابيح الظلام وستأتي اسماءهم مع اسانيدهم في اجازته وصورة اجازته

ج الشيخ القاضي رحمة الله

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي اجاز العلماء العاملين على العمل الصحيح اجازه و وعد بوجادة ذلك يوم يؤخذ الكتاب باليمين وعدا لا يخلف انجازه واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ولا ضد ولا ند له شهادة يصير بها الموقوف مرفوعا ويتصل بها ما كان مقطوعا واشهد ان محمدا عبده و رسوله وصفيه وخليله المنزل عليه احسن الحديث المسجل بين الورى في القديم والحديث صلى الله وسلم عليه و زاده

---

[1] الرانديرقصبة معمورة في الحسن والجمال من مضافات سورت على ساحل البحر مساجدها مزينة بالآلات الزينة وعامرة بكثرة المصلين وهنالك مدارس دينية وعلماء اجلة متبعي الشريعة النبوية وفيها مزار يقال انه صاحب القبر صحابي من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والله تعالى اعلم بالصواب ١٢ ابوسعيد محمد عبد الهادي كان له الله ذو الايادي۔

فضلا وشرفا لديه - وبعد فانه وفد الينا بقصبته راندير العالم الاغر
المحترم المولوی الحاج عبد الهادی المدراسی الحيدرابادی
ان اجيز له بمروياتی فی الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق
بالعلوم الدينية مما استفدت من المشائخ والعلماء العظام فاجزت له ان
يروی عنی وان كنت لست اهلا لذلك ولا ممن يخوض فی تلك
المسالك ولكن تشبها بالائمة الاعلام السابقين الكرام له شعرا

واذا اجزت مع القصور فاننی	ارجو التشبه بالذين اجازوا
السالكين الی الحقيقة منهجا	سبقوا الی غرف الجنان ففازوا

فاقول قد اجزت لمولانا وبالفضل اولانا المولوی الحاج عبد الهادی
المدراسی الحيدرابادی بجميع مروياتی ومسموعاتی وبكل
ما يجوز لی رواية ويصح لی دراية من علم التفسير والحديث
واصوله كما اخذت وسمعت وقرأت سبقا سبقا علی مشائخی
الاجلاء الاعلام والسادة الكرام فاروی الامهات الست وغيرها
من كتب التفسير والحديث عن شيخنا العلامة الشيخ حسين بن محسن
الانصاری وهو عن شيخه العلامة ذی المنهج الاعدل السيد حسن

ابن عبد الباری الاهدل والشریف الهمام والحافظ الامام محمد بن ناصر الحازمی الحسنی والقاضی العلامة الحجة احمد بن الامام الحافظ بالرّبانی محمد بن علی الشوکانی کلهم عن السید العلامة وجیه الاسلام ومفتی الانام عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل الزبیدی الیمنی عن والده العلامة نفیس الدین سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل عن العلامة احمد بن محمد شریف الاهدل عن العلامتین احمد النخلی وعبد الله البصری الی آخر سندهما ح وبروایة السید العلامة احمد ابن محمد شریف الاهدل ایضا عن الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی وعبد الله بن سالم البصری المکی ایضا عن شیخهما العلامة الشمس محمد ابن علاء الدین البابلی المصری الی الشیخ احمد بن حجر العسقلانی واروی عن شیخنا الشریف محمد بن ناصر والقاضی العلامة احمد بن الامام محمد الشوکانی کلاهما عن والد الثانی وهو القاضی محمد الحافظ الشوکانی عن شیخه العلامة السید عبد القادر بن احمد الکوکبانی عن العلامة الشیخ محمد حیات السندی المدنی عن العلامة سالم بن عبد الله البصری عن والده عبد الله بن سالم البصری الی الشیخ ابن حجر العسقلانی

صحیح البخاری

الی اخر سنده - واما صحیح البخاری فاروبه بالاسانید المذکورة الی
الحافظ ابن حجر عن شیخه زین الحفاظ ابی الفضل عبد الرحیم العراقی
عن الامام الحجة احمد بن ابی طالب الحجار عن الامام ابی عبد الله
الحسین بن المبارک الزبیدی عن الحافظ عبد الاول بن عیسی السجزی الہروی

صحیح مسلم

واما صحیح الامام مسلم فاروبه بالاسانید السابقة الی ابن حجر العسقلانی
عن الصلاح بن عمر الصلاح بن عمر والمقدسی عن ابی الحسن علی بن
احمد المعروف بابن البخاری عن المؤید بن محمد الطوسی عن فقیه
الحرم ابی عبد الله محمد بن الفضل بن احمد الفراوی عن ابی الحسین
عبد الغافر بن محمد الفارسی عن ابی احمد محمد بن عیسی الجلودی
بضم الجیم بلا اختلاف نسبة لسکة الجلود بین نیسابور الدراسه
عن ابی اسحاق ابراهیم بن محمد بن سفیان عن مؤلفه الا ثلاثة فوائت
فی ثلاثة مواضع لم یسمعها ابراهیم بن محمد بن سفیان من الامام مسلم
فروایته لها عن الامام مسلم بالاجازة او بالوجادة وقد غفل اکثر
الرواة عن تبیین ذلک وتحقیقه فی اجازتهم وفهارسهم بل یقولون
فی جمیع الکتاب اخبرنا ابراهیم بن محمد بن سفیان قال اخبرنا

مسلم بن الحجاج وهو خطأ نبه على ذلك الحافظ ابن الصلاح كما حكاه
عنه النووی فی مقدمة شرح مسلم رحمه الله تعالى وقد نبه و
بين الثلاثة المواضع الفائتة الامام النووی فی اول المقدمة
فليراجعها من اراد الوقوف عليها ط **واما** سنن الامام ابی داؤد
السجستانی فبالاسانيد السابقة الى الحافظ ابن حجر بسنده الى مؤلفها
واما جامع الامام الترمذی والشمائل له فبالاسانيد السابقة الى
ابن حجر الخ **واما** سنن الامام النسائی فبالاسانيد السابقة اليه
وبسنده الى المؤلف **واما** سنن الامام ابی عبد الله محمد بن يزيد بن ماجة
القزوينی فبالاسانيد السابقة الى ابن حجر وبسنده الى المؤلف -
واما مؤطاء امام دار الهجرة مالک بن انس فبالاسانيد السابقة
الى ابن حجر وبسنده الى المصنف **واما** مسند الامام الدارمی رحمه الله
فبالاسانيد السابقة الى ابن حجر الى آخر السند **واما** النخبة وشرحها
وبلوغ المرام الجميع للحافظ ابن حجر فبالاسانيد السابقة اليه
واما منتقى الاحكام لابن تيمية فعن شيخنا الشريف محمد بن ناصر
الحازمی عن شيخه الامام الشوکانی عن شيخه السيد عبد القادر

سنن ابی داؤد
جامع الترمذی
سنن النسائی
سنن ابن ماجه
موطاء
مسند دارمی
النخبه
المنتقی

ابن احمد الكوكبانى عن العلامة السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد العلامة احمد بن محمد شريف الاهدل عن احمد
ابن محمد النخلى المكى بسنده الى مؤلفه الامام مجد الدين عبد السلام
ابن عبد الله بن ابى القاسم بن محمد الحرانى المعروف بابن تيمية و
اما مشكوة المصابيح للحافظ الخطيب التبريزى فبالاسانيد السابقة
الى الشيخ ابراهيم الكردى المدنى بسنده المار الى مؤلفها و اما
تيسير الاصول للحافظ عبد الرحمن بن على الديبع الشيبانى فعن شيخنا
الشريف محمد بن ناصر الحازمى والسيد حسن بن عبد البارى الاهدل
كلاهما عن العلامة عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل
و اما كتاب الحصن الحصين والعدة للامام الحافظ محمد الجزرى فبالسند
السابق فى تيسير الاصول الى الحافظ الديبع عن الحافظ زين الدين
ابى العباس احمد بن عبد اللطيف الشرجى عن الحافظ محمد الجزرى
مؤلفها و اما شفاء القاضى عياض فبالسند السابق ايضا فى تيسير
الاصول الى الحافظ الديبع عن الحافظ زين الدين احمد بن عبد اللطيف
الشرجى عن الامام الحافظ نفيس الدين سليمان بن ابراهيم العلوى

اوليات السنبل

بسنده الى المؤلف **واما** اوليات العلامة الشيخ محمد سعيد سنبل فعن
شيخنا الشريف محمد بن ناصر قرأة واجازة عن العلامة محمد عابد السندي
عن العلامة محمد طاهر عن والده المؤلف **واما** ما يتعلق بالتفسير

الجلالين

فاول ذلك تفسير الجلالين فاروى ذلك عن العلامة الشيخ حسين
ابن محسن الانصاري وهو عن الشريف محمد بن ناصر عن العلامة
عبد الرحمن بن سليمان مقبول الاهدل عن والده العلامة سليمان
ابن يحيى عن والده العلامة يحيى بن عمر عن مشائخه الثلاثة الاعلام
الشيخ احمد النخلي والشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ حسن العجيمي
ثلاثتهم عن حافظ عصره الشمس البابلي عن سالم السنهوري و
نور الدين على الاجهوري فالاول عن الشمس محمد العلقمي والثاني
عن النور على القرافي كلاهما عن الامام السيوطي والقطعة الثانية
تاليف الجلال المحلي من سورة الكهف الى آخر القرآن ومنها الفاتحة
فعن الحافظ السيوطي عن الجلال المحلي **واما** تفسير القاضي ناصر الدين

البيضاوي

البيضاوي فبالسند المتقدم في تيسير الاصول الى الحافظ الديبع
عن جده لامه العارف بالله اسمعيل بن محمد بن مبارز الشافعي عن

الخطیب کمال الدین ابی عمران موسیٰ بن محمد الضجاعی عن شیخ الاسلام
القاضی ابی الطاہر مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی
عن الاستاذ عبد اللہ بن محمود الاصفہانی ثم الشیرازی عن مؤلفہ
القاضی البیضاوی واما تفسیر الامام الحافظ محی السنۃ البغوی
قال شیخی فعن شیخنا الشریف محمد بن ناصر قراءۃ لاولہ واجازۃ
لباقیہ عن شیخہ العلامۃ عبد الرحمن ابن سلیمان مقبول الاہدل
عن والدہ العلامۃ سلیمان بن یحییٰ مقبول الاہدل عن العلامۃ
احمد بن محمد شریف الاہدل عن العلامۃ احمد بن محمد النخلی المکی
عن العلامۃ الشمس محمد البابلی عن العلامۃ ابراہیم الحلبی عن
العلامۃ محمد بن احمد الرملی المصری عن القاضی زکریا عن
العلامۃ عبد الرحیم ابن الفرات عن العلامۃ ابی حفص عمر بن
الحسن المراغی عن الفخر ابن البخاری عن مؤلفہ واما الترغیب
والترہیب للحافظ زکی الدین عبد العظیم المنذری فبالاسناد
السابق فی ابی داؤد الی الحافظ ابن حجر عن ابی علی المطرزی
عن یوسف بن علی الحنفی عن مؤلفہ ھ وارویٰ جمیع ما ذکر ایضا

تفسیر البغوی

الترغیب والترہیب

عن شیخی وسندی العلامة الشیخ حسن بن محسن الانصاری فهو عن
شیخه الشریف محمد بن ناصر الحازمی عن العلامة محمد عابد وله ثبت
کبیر جامع للکثیر من کتب التفسیر والحدیث وغیر ذلک اسمه حصر
الشارد وکذلک اتحاف الاکابر فی اسناد الدفاتر للعلامة الشوکانی
فان الثبتین المذکورین قد جمعا کثیرا من اسانید کتب الحدیث
وغیره وانی ارویهما عن شیخی العلامة حسین بن محسن الانصاری
وهو عن شیخه الشریف محمد بن ناصر عن کل واحد من المؤلفین
المذکورین فقد اجزت للعلامة المولوی الحاج محمد عبد الهادی
المدراسی بکل ما تجوز لی روایته وتصح عنی درایته من علم
الحدیث وغیره اجازة شاملة عامة - واوصیه بمراجعة الکتب
المؤلفة فی اسماء الرجال والکتب المصنفة فی ضبط الالفاظ المشکلة
فی متون الاحادیث وایضاح معانیها وشرح الامهات الست
لاسیما فتح الباری وتامل معانی الاحادیث والتعبیر عن کل لفظ بمدلوله
العربی واوصیه بتقوی الله فی السر والعلن والمواقبة لله فیما ظهر
وبطن - ومتابعة السنن والحیاء من الله وحسن الظن بالله و

بعباد الله - وآن لا یغفل عن ذکر الله المطلق وتلاوة کتابہ وتدبر
معانیہ والمجاهدة بحسب الوسع فیما یقربہ الی الله عزوجل وان
لا ینسانی ووالدی واولادی ومشائخی وجمیع المسلمین من دعائہ
فی حیاتی وبعد موتی ووفقنا الله وایاہ لما یرضاہ وسلک بنا وبہ
طریق النجاة اللهم اجعلنا وایاہ من العلماء العاملین والفقهاء
المحققین وارزقنا وایاہ خیر الدنیا والآخرة یا ارحم الراحمین
والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا ولا حول ولا قوة الا بالله العلی
العظیم وصلی الله علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم مؤرخہ یوم
الاثنین ١٦ شهر ذی القعدة سنہ ١٣٣١ من الهجرة النبویة علی صاحبها
افضل الصلوة وازکی التسلیم والتحیة حررہ ببنانہ وقالہ
بلسانہ المجیز الفقیر الحقیر عبد من عباد الله خادم الطلبة القاضی
رحمت الله ابن القاضی السید احمد الله القادری نسبا
والحنفی مذهبا والراندیری متوطنا عفی عنہ وعن والدیہ وعن
مشائخہ وعن جمیع المسلمین والمسلمات آمین یارب العلمین ط

ومنهم العلامة الفهامة شيخنا المحترم ومولانا المكرم
عمدة الاوان بركة الزمان الشيخ السيد علي مرتضى
الرفاعي السيوطي المصري الكانجرودي المالكي المعمر
خمس وتسعين سنة ٩٥ نفعنا الله بعلومه وبركاته ـ

ولد بسيوط سنة ١٢٣٣ واكتسب العلوم بالجامع الازهر ـ اخذ عن العلامة شيخ
في شهر محرم يوم الخميس (١١) ساعة من النهار ١٢
الاسلام بالجامع الازهر الشيخ مصطفى البكري وعن العلامة الشيخ
ابراهيم الباجوري وهو عن الشيخ محمد الفضالي عن الشيخ عبد الله
الشرقاوي والشيخ محمد الامير الكبير صاحب الثبت الشهير ـ
فاجازني بجميع مروياته عن اشياخه الكرام وكتب لي الاجازة
بخطه وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده
والصلوة والسلام على من لا نبي بعده ـ ولما سألني اخي وعزيزي
وقرة عيني الشيخ العالم العلامة الفاضل الكامل
محمد عبد الهادي في اجازة فاني اجبته واجزت له بما اجازني
مشائخي في الله تعالى كالشيخ ابراهيم الباجوري رحمة الله عليه
ونفعني بعلومه والشيخ مصطفى البكري شيخ الاسلام بالجامع الازهر

تنبيه: اللقب والاسم ... الشيوخ

عه الكانجرودي نسبة الى كانجرود بلدة متصل المنفلوط من مضافات اسيوط الثالثة ... مدراس ١٢ محمد عبد الهادي عفي الله عنه

وغيرهما ـ السيد علی مرتضی فی التاریخ الرابع من شهر ربیع الاول ١٣٣١ه

ومنهم العلامة المحقق الفهامة المدقق جامع العلوم والفنون المحدث المفسر مولانا وشیخنا ابو محمد عبد الحق[1] ابن محمد امیر الحقانی الحنفی الدهلوی دامت برکاته وفیوضاته وهو یروی عن العلماء الاعلام منهم العلامة القدوة الفهامة مولانا السید عالم علی المراد آبادی وهو من اجل تلامیذ العلامة محمد اسحاق المحدث الدهلوی وهو یروی عن مولانا عبد العزیز المحدث الدهلوی وهو عن ابیه وسنده مشهور فاجازنی بمرویاته فی الحدیث والتفسیر والفقه وما یتعلق بالعلوم الدینیة والحقائق الیقینیة وکتب لی الاجازة بخطه الشریف وزینها بختمه المنیف وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین

عه اخذ عنه مولانا السید حسن شاه المحدث الرامفوری وغیره ١٢ عبد الهادی

[1] صاحب التصانیف الکثیرة والتآلیف المفیدة الشهیرة منها کتاب عقائد الاسلام المقبول بین الاعلام ومنها تفسیر القرآن المسمی بفتح المنان فی تسع مجلدات کبار المعروف بتفسیر الحقانی المتداول بین الخاص والعام سلک فیه مسلک التحقیق والدرایة باسلوب لطیف وافاد افادة تامة واتی باحسن ما امکن له جزاه الله تعالی عنا ونفع به المسلمین وکان رحمه الله تعالی متاطرا شهیرا وذا خلق حسن ـ قد حضرت عنده فی بیته بالدهلی ١٣٣١ه ١٢
عبد الهادی غفر له

كله وكفى بالله شهيدًا۔ محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعًا سجدًا يبتغون فضلًا من ربهم ورضوانًا اللهم صل وسلم عليه واله واصحابه وسلم تسليمًا كثيرًا كثيرًا

اما بعد فقد سألنى الاخ فى الله الاعز المحترم المولوى الحاج عبد الهادى الهندى المدراسى ان اجيز له بمرويا تى فى الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية والحقائق اليقينية مما استفدته من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام فاجزت له ان يروى عنى فانه لذلك اهل والامر عليه سهل وخصوصًا ما الهمنى ربى فى تفسيراتى فيما اشكل على القوم فاخلطوا التمويهات والترهات فى الدرايات والروايات وليس ذلك الا الظن الصحيح بمن ساق السند ولا يميز بين الغش والحق فلم ممن له الشهرة فى سرد الحديث ومطايا الاسانيد ملجومة لديه۔ ونوق الروايات مخطومة بين يديه۔ واجزت له ما افادنى شيوخى من الاعمال المفيدة۔ وشيوخى كثيرة۔ منهم العالم الفاضل الكامل السيد السند السيد عالم على المرادابادى وهو من اجل تلاميذ الحاج

اسحاق الدهلوی المهاجر فاجاز له وحصل له الاجازة عن جده
الشیخ عبد العزیز الدهلوی وحصل له الاجازة من ابیه شاه
ولی الله المحدث الدهلوی واسانید شاه ولی الله مشهورة
مذکورة فی الکتب وارجو من الله المنان ان یوفقنی وایاه
بالاعمال الصالحة ویختمنی وایاه بالخیر والسعادة ۔ وانا الفقیر
ابو محمد عبد الحق بن محمد امیر الحقانی ۔ ۱۸ جمادی الاولیٰ
سنه ۱۳۲۸

۳۵ ومنهم العلامة النبیل الفهامة
الجلیل المحدث الاعظم الفقیه الافخم وحید الدهر وقدوة
العصر الجحجاح الحسیب اللوذعی مولانا وشیخنا
الشیخ محمد قیام الدین عبد الباری اللکنوی نفعنا
الله بفیضه الصوری والمعنوی سمعت منه الحدیث
المسلسل بالاولیة وقرأت علیه بعض المسلسلات من کتاب
مسلسلاته المسمیٰ بالباقیات الصالحات فاجازنی به وبسائر
مرویاته باللفظ وذلک فی شهر ربیع الاول سنة ۱۳۴۰ ببلدة حیدرآباد

الدكن صانهما الله عن الشرور والفتن - وهو يروي عن العلماء الاعلام منهم شيخنا وشيخه الشيخ السيد محمد امين رضوان والشيخ السيد علي ظاهر الوتري المدنيان وقد مر ذكرهما سابقا

ومنهم مجمع الفضائل منبع الفواضل العلامة الخطير والفهامة النحرير مولانا المحدث الشيخ عبد المؤمن ابن المنشي فهيم الدين الميرطهي عمت البلاد فيوضاته

الشيخ عبد المؤمن

قد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية ببلدة ميرتهد ٢ جماد الاولى شنه ١٣٢٨ - وهو يروي عن مولانا المحدث فضل الرحمن المراد آبادي وكذلك اجازني بجميع مروياته من كتب الصحاح وغيرها من كتب الحديث ومن كتب الاوراد كدلائل الخيرات وحزب البحر عن مولانا المراد آبادي المذكور وهو عن عبد العزيز المحدث الدهلوي لسنده المشهور - واجازني بحديث الجن وهو من قتل في غير زيه فدمه هدر ولهذا الحديث قصة مشهورة وعلى ألسنة اهل العلم مذكورة من قتل الشاه اهل الله حية كان جنيا واحضار الجن اياه بين قاضيهم وحكم

القاضی الجنی الصحابی المعمر رضی الله تعالی عنہ بہذا الحدیث

یرویہ شیخنا عن[1] مولانا السید احمد الدہلوی عن[2] خالہ السید محبوب علی

الدہلوی عن[3] مولانا عبد العزیز الدہلوی عن[4] مولانا ولی الله الدہلوی

عن[5] الشاہ اہل الله الدہلوی عن شمہورش القاضی الجنی رضی الله تعالی عنہ

ومنہم[24] العلامۃ القدوۃ الفہامۃ حاوی الفواضل

الشیخ الواصل مولانا وشیخنا السید محمد گل بن السید جان

الکابلی المرادابادی المدرس بالمدرسۃ الامدادیہ

بمراد آباد - لقیتہ بہا فی شہور ۱۳۲۸ ثمانی وعشرین وثلثمائۃ

والف واخذت عنہ الاجازۃ فی الحدیث والتفسیر والفقہ

وغیرہا من العلوم الدینیۃ - وقد ناولنی ثبتہ المفید المسمی

باصح الاسانید واجازنی بجمیع ما فیہ من مرویاتہ وھو اخذ

عن عمدۃ الزمان مولانا المحدث السید محمد المکی الکتبی الخطیب

والامام والمدرس بالمسجد الحرام ابن المرحوم السید محمد الکتبی

ابن مفتی البلد الحرام السید محمد بن حسین الکتبی عن شیخہ ووالدہ

السید محمد الکتبی الخطیب والامام والمدرس بالمسجد الحرام عن

والده مفتی الاحناف بالبلد الحرام السید محمد بن حسین الکتبی عن
شیخہ السید احمد الطحطاوی محشی الدر المختار عن اشیاخہ منہم
الشیخ احمد الحماقی عن مشائخہ علی العقدی والسید علی الحنفی السیواسی
البصیر عن صدر العلماء الاعلام الشیخ احمد الدقدوسی وعین المفتیین
بالدیار المصریۃ السید علی الشہیر باسکندر واخذ المذکورون عن
الشیخین الجلیلین الشیخ محمد شاہین الارمناوی والشیخ
عبد الحی الشرنبلالی وکلاہما اخذا عن الشیخ احمد الشوبری والشیخ
حسن الشرنبلالی صاحب التصانیف وہما اخذا عن الشیخ
محمد المحبی عن الشیخ المقدسی عن الشیخ شہاب الدین احمد بن یونس
الشہیر بالشلبی شارح الکنز عن الشیخ عبد البر بن الشحنہ عن
المحقق الکمال بن الہمام عن الشیخ سراج الدین عمر قاری الہدایہ
عن الشیخ علاء الدین السیرامی عن السید جلال الدین شارح
الہدایہ عن علاء الدین عبد العزیز البخاری صاحب الکشف والتحقیق
عن الاستاذ حافظ الدین الکبیر صاحب الکنز عن العلامۃ الکردری
عن برہان الدین صاحب الہدایہ عن فخر الاسلام علی البزدوی

عن شمس الائمة السرخسی عن الامام الحلوانی عن القاضی ابی علی النسفی عن الامام ابی بکر محمد بن الفضل البخاری عن الامام عبد الله السبذمونی[1] عن الامام عبد الله بن ابی حفص البخاری عن ابیه عن الامام الاجل محمد بن الحسن الشیبانی عن الامام ابی حنیفة رضی الله تعالے عنه

۳۸ **ومنهم الشیخ الاجل المحدث الاکمل الخبیر الشیخ حسن ابن علی النظیر النعمانی القدوسی الجنجوهی[2] دامت برکاتهم** وعمت افاضاتهم اعطانی ثبته المسمی بالدر الفرید فی معرفة الاسانید واجازنی بما فیه من مروياته عن مشائخه الاعلام قال فی ثبته واما انا فقرأت الکتب الدرسیة وغیرها علی عدة شیوخ فمنهم الفاضل النحریر الحبر السفسیرسی المحدث المشهور فی الآفاق مولانا محمد اسحاق ومنهم العلامة الاجل الشهیر الجامع

---

[1] السبذمونی نسبة الی سبذمون قریة من قری بخاری ۱۲ اصح الاسانید۔ [2] جنجوه معرب گنگوه بلیدة بالهند معروفة علی ثلاث مراحل من دهلی ما زالت مسکنا لاهل الفضل والکمال من اجل قدمائها وکملائها الشیخ الاجل العارف الربانی والقطب الصمدانی الشیخ عبد القدوس النعمانی رأس سلسلة الجشتیة القدوسیة الصابریة ومن اشهر ولادة المتاخرین شیخنا الشیخ المحدث العلامة الفهامة الجامع بین الشریعة والطریقة مولانا رشید احمد المتوفی ۱۳۲۳ھ ۱۲ الدر الفرید۔

لاصناف العلوم مولانا محمد يعقوب الديوبندي صدر المدرسين
في المدرسة الديوبندية ومنهم العالم الرباني الفاضل الصمداني العارف
بالله الاحد مولانا الرشيد احمد الجنجوهي وقد حصلت لنا الاجازة
والقراءة والسماعة عنه لامهات الكتب الست والموطاء للامام
مالك رضي الله عنه واجازنا لجميع مروياته وتاليفاته ومسموعاته
عدة شيوخ فمنهم المحدث المتقن المتفنن الشيخ حسين بن محسن الانصاري
الخزرجي اليماني نزيل بوفال ومنهم المحدث الاكمل صاحب التاليفات
المفيدة الشيخ ابو عطاء حسن الزمان محمد التركماني الدكني ومنهم
عمدة المشائخ والعلماء الشيخ عليم الدين ابن الشيخ رفيع الدين الدكني انتهى-
فاما الشيخ حسين بن محسن الانصاري فيروي عن العلامة المسند
السيد الشريف محمد بن ناصر الحسني والقاضي الهمام صفي الاسلام
احمد بن محمد الشوكاني والسيد العلامة حسن بن عبد الباري
الاهدل المراوعي[1] ونفيس الاسلام مفتي زبيد وابن مفتيها

---

[1] المراوعي نسبة الى مراوعة قرية خارج الحديدة باليمن - بينها وبين الحديدة مسافة ثلاث ساعات كذا سمعت من الشيخ احمد باري بن محمد عبده بن احمد بن عبد الباري الاهدل من افاضل سكان القرية المذكورة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

السید سلیمان بن محمد بن عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر الاھدل
الزبیدی کلھم عن السید الاجل وجیہ الاسلام عبد الرحمن بن سلیمان
الاھدل باسانیدہ واما العلامۃ الشیخ حسن الزمان محمد فیروی
عن ابی الغنایۃ قال اخبرنا الشیخ محمد اناعز الدین عن زکی الدین
عن ابی طاھر المدنی عن ابیہ ابراھیم الکردی الکورانی بسندہ المشھور
واما العلامۃ الشیخ علیم الدین فیروی عن الشیخ عابد السندی باسانیدہ
المشھورۃ المذکورۃ فی حصر الشارد

٣٩ ومنھم العلامۃ الحبر الفھامۃ مولانا الشیخ الحکیم ابو القاسم
نور محمد الفتحفوری مولدا الحیدرابادی موطنا الحنفی مذھبا
الجشتی النقشبندی طریقۃ دامت فیوضہ۔

الشیخ ابو القاسم نور محمد الفتحفوری

اجازنی بجمیع مرویاتہ عن المشائخ الاعیان الذین ھم برکۃ الزمان
وھو اخذ عن العلامۃ المحدث سیدنا ومولانا رشید احمد الجنجوھی
المذکور عن مولانا المحدث عبد الغنی المدنی بسندہ المذکور مرارا
واخذ عن مولانا شیخ الھند محمود حسن الدیوبندی عن مولانا
محمد قاسم الدیوبندی عن الشیخ عبد الغنی المذکور واخذ ایضا عن

العالم الفاضل ابی الخیرات السید احمد الدهلوی عن خاله السید محبوب علی الدهلوی عن مولانا عبد العزیز الدهلوی وسنده مشهور واخذ ایضا عن العلامة القاری الحافظ عبد الرحمن الفانی فتی عن مولانا العلامة محمد اسحق عن مولانا الشیخ عبد العزیز المذکور وصورة اجازته. بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله العلی الاعلی والصلوٰة والسلام علی سیدنا ومولانا المصطفی. وعلی اٰله واصحابه الذین اصطفی. اما بعد فان اخی فی الله الباری مولانا المولوی الحافظ الحاج محمد عبد الهادی المدراسی ثم الحیدرآبادی قد طلب منی مع کونه صاحب العلم والحلم والاسانید والمسانید ان اجیزه بمرویاتی فی الحدیث من کتب الصحاح والتفسیر والفقه وما یتعلق بالعلوم الدینیة مما استفدت من المشائخ العظام والعلماء الاعلام واساتذتی الکرام منهم جامع الشریعة والطریقة رأس المحدثین والمفسرین سیدی ومولای فی الدنیا والدین الحافظ الحاج مولانا رشید احمد الگنگوهی قدس سره وافاض علینا برکاته وبره. وجامع الکمالات العقلیة والنقلیة صاحب

القوة القدسية مولانا المولوي الحاج شيخ الهند محمود حسن الديوبندي۔ والعالم
الفاضل الاكمل مولانا المولوي الحاج ابو البركات السيد احمد الدهلوي۔ والعالم الافخم الافضل
القاري الحافظ عبد الرحمن الفاني فتي رحمة الله عليهم۔ فانا اجزته كما اجازني به هؤلاء
الجهابذة الاكابر۔ وسندهم معروف عند جماهير الفضلاء المفاخر۔ واوصيه
كما اوصي نفسي باجتناب الهوى۔ وملازمة التقوى۔ في السر والنجوى۔ وان يشتغل
بهذا العلم الشريف ويلقيه على الطلبة وان لا ينساني ومشائخي الكرام
من صالح دعواته۔ والله ولي التوفيق۔ وآخر دعوانا ان الحمد لله
رب العلمين فقط **وانا العبد المذنب ابو القاسم نور محمد**
الفتحپوري مولدًا الحيدرآبادي موطنًا الحنفي مذهبًا
الچشتي النقشبندي طريقةً۔

الشيخ الموذن الرئيس

ومنهم العالم الفاضل الجهبذ الكامل مولانا التقي الشيخ
عبد الله المعروف بفضل محمد الكابلي اللمقاني السفيد كوهي
البهاري عم فيضه۔ سمعت منه انا وولدي عبد المجيب الحديث
المسلسل بالاولية بالحرم المكي وقد اجازنا بجميع ما تجوز له روايته
وهو اخذ عن شيخه الشيخ السيد الشاه ابي الحسين احمد النوري المارهروي المتوفى

یوم السبت احد عشر من شهر رجب سنۃ ۱۳۲۴ الرابع وعشرون وثلثمائۃ والف ۵ - وھو اخذ عن جدہ السید الشاہ آل رسول عن المحدث الجلیل الشاہ عبد العزیز الدھلوی عن الشیخ الشاہ ولی اللہ واخذ شیخنا ایضا عن الشیخ احمد علی المحدث السھارنفوری عن العلامۃ المحدث الشاہ محمد اسحٰق بسندہ المذکور سابقا - **وصورۃ اجازتہ**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ علی ما ولاہ - والصلوۃ والسلام علی مصطفاہ - اما بعد فقد التمس منی **الاخ الصادق والمحب الواثق الشیخ محمد عبد الھادی المدراسی الحیدرآبادی** ان اجیز لہ بالاحادیث المرویۃ لی عن اساتذتی الاعلام فلما رأیتہ واوثقت علیہ العھد علی الامانۃ والدیانۃ اجزتہ منھا الکتب الصحاح الستۃ بشرط ما ذکر من الدیانۃ والامانۃ وبذل الجد والجھد فی تطبیق الروایات المرویات عن خیر البریۃ والعمل بما حاصلھا مطابقا المذھب الحنفیۃ وعدم تحول وصرف الاحادیث من ظواھرھا الی ما لھا العاملون بھا الفرقۃ السنیۃ السنیۃ وھا انا

---

۵ ومادۃ تاریخ وفاتہ (خاتم اکابر ھند) ۱۳۲۴ ۱۲ محمد عبد الھادی غفر اللہ لہ -

اجزت بها اخی هذا و ابنه محمدا عبد المجیب بشرط الاهلیة لتلک
الدرجة العلیة لکن بحسب ما ذکر من الشرائط فی حق ابیه علی طبق
مرضاة الحضرة الالٰهیة وقد زدت فی حقهما اجازة الحدیث
المسلسل بالاولیة وقد سمعاه منی اولا۔ وقد اجازنی بتلک الکتب
و ذلک الحدیث شیخی ومولائی وسندی السید الشاہ ابو الحسین
المارهروی رحمة اللہ تعالیٰ علیہ من طریق جدہ السید الشاہ
آل رسول رحمة اللہ تعالیٰ علیہ وھو من طریق الشاہ عبد العزیز
قدس سرہ العزیز الی آخر السلسلة وقد اجازنی ایضا بالکتب الستة
شیخی ومولائی المولوی احمد علی السہارنفوری من طریق المشتهر فی
الآفاق الشاہ محمد اسحاق رحمة اللہ علیہ وارجو منهما ان
یذکرانی واشیاخی فی دعائهما الخیر فی الاوقات المقبولة المرضیة
وبرز منی ذلک وانا بمکة المعظمة زادها اللہ تبارک وتعالیٰ شرفا
وتعظیما ومهابة فی الیوم الثلاثاء الثالث من ذی القعدة الحرام سنة
الرابع والعشرین وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبویة علی صاحبها
الف الف صلوة وتحیة اللّٰهم صل علی محمد طب القلوب ودوائها

ورافع الابدان وشفائها ونور الابصار وضيائها برحمتك يا ارحم الراحمين۔ الراقم بخطه الراجي رحمة ربه الباري فضل محمد الكابلي اللمقاني السفيد كوهي البهاري عفا عنه بفضله الجار

فضل محمد
بر ہمہ عالم

ومنهم العلامة الفهامة العابد الزاهد المحقق المدقق فريد عصره وحيد دهره شيخي وسندي ووسيلتي الحافظ الحاج الشيخ علي ابن سلطان بن رحمة الشناصي اللنجاوي الفارسي الشافعي القاسمي لازالت شموس فيوضه بازغة۔ ولد رحمه الله تعالى سنة ١٢٧٨ ثمان وسبعون ومائتان والف في اوائل شهر الربيع الاول في قرية شناص من مضافات قصبة لنجه التابعة لولاية فارس من ممالك ايران وقاها الله تعالى عن الحدثان لقيته ببلدة كوشين (كوچين) التابعة لرياسة مليبار من ممالك مدراس حين كنت مدرسا واعظا مقيما بها في حدود سنة ١٣٢٨ و٢٩ و٣٠ و٣١ و٣٢ھ عند ذوي النعم العلية والاخلاق السنية زكريا ابن الحاج

(مولدا ١٢، موطنا ١٢، قطرا ١٢، مذهبا ١٢، نسبا ١٢)

(الشيخ الحادي والاربعون)

ــه الشناص قرية قريبا من لنجه۔ وقرية بفارس سميها اشناو من مضافات رباذ ١٢ عبد الهادي

عبد الستار وعمر ابن الحاج ايوب ويونس ابن الحاج هاشم
التجار المشهورين بها وكان الشيخ المذكور متبحرا فى العلوم والفنون
كلها وكان محققا بحاثا صالحا كثير الاسفار محبوبا فى الانظار وكان
مقيما عند هؤلاء المذكورين سنين عديدة وكانوا يعتقدون فيه و
يبجلونه ويعظمونه ويخدمونه ثم رحل الى حيدراباد واقام عندى
مدة ثم سافر الى بلدان شتى ثم رجع الى كوشين واقام بها ثم سافر
الى الحج ورجع اليها وصار مقيما بها الى ان توفى سنة ١٣٥٣ رحمه الله تعالى
ورضى به امين

اخذ العلوم النقلية والفنون العقلية عن العلماء الاعيان منهم
العلامة الشيخ محمد ابن الشيخ زكريا ابن الشيخ يحيى بن محمد كمال
ومنهم الشيخ محمد بن الحسين اللنجاوى وهو يروى عن الشيخ الكبير
احمد بن عبد الله الكوهجى وهو عن الشيخ ابراهيم الباجورى عن الشيخ
عبد القيوم الاسكندرى المكى رحمهم الله تعالى ونفعنا بهم فاجازنى
بجميع مروياته عن هؤلاء المشائخ المذكورين وكتب لى الاجازة
بخطه وصورة اجازته ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله

الذی خلق الافلاک ۔ واسکنہا الاملاک ۔ وزینہا للناظرین بالکواکب
وللمعتبرین بالنجوم الثواقب ۔ وخلق الارض مہبطاً لانوارہ ۔ ومحطاً
لآثار اسرارہ ۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من زیّن اللہ بہ الوجود غیباً و
شہادہ ۔ وجعلہ الوسیلۃ العظمیٰ للفوز بالسعادہ ۔ وعلیٰ آلہ وصحبہ
الابرار والمقتفین علیٰ آثارہم فی الانوار الذین احیوا آثارہم ورفعوا
منارہم اقتداءً بہم وتمسکاً بحبہم فہم بما قاموا بہ قائمون ۔ وفی
المجاہدۃ دائمون ۔ لاتلہیہم تجارۃ ولا بیع ۔ ولا غرض ولاریع
عن احیاء الملۃ الحنیفۃ ۔ امدہم اللہ بالرغبۃ والخیفۃ ۔ واسعدنا بحبہم
وسلک بنا ما سلک بہم ۔ ولما بزغ بدر السعادہ ۔ فی سماء
المعالی مؤذناً بالزیادہ ۔ لینور عالم الشہادہ تجلّی
للعالمین ینادی ۔ فوق طور قلب سیدنا اللوذعی
الالمعی الشیخ محمد عبد الہادی ۔ المدراسی الحیدرآبادی
اذ جعلہ اللہ ہادیاً وداعیاً الی اللہ بامرہ وبالمسلمین حفیاً ۔ طلب
جنابہ الاکرم منی الاجازۃ فی التدریس ۔ لیہدی الناس الی طریق
الحق وینقذہم مما یدلسہ جنود ابلیس ۔ من الاعتقادات الزائغہ

اللتی عن سبیل الهدی رائغہ۔ فحمدت حسن نیتہ۔ واعتقدت نزاهته
طویتہ۔ عن آمال الاغراض النفسانیہ۔ من ریاء وصیت وسمعہ
وتوصل لحظ من حظوظ النفس الامارة۔ وشکرت سعیہ لهذا الاثنا رہ
ثبتنا الله وایاہ علی سواء السبیل۔ واجارنا وایاہ والمسلمین
اجمعین من العذاب الوبیل۔ وحیث لم یسعنی الحال الا الاجابتہ
والانعام باجازتہ۔ فاجزتہ واذنتہ فی ذالک۔ والله یوفقہ
لخیر المسالک۔ وذالک بعد ان تحققت فیہ الاهلیتہ واللیاقتہ۔
لما حوی من فنون العلم ومکارم الاخلاق ما شدّ ازرہ ونطاقہ
فالحمد لله الذی کساہ حلتہ العلم الاسنی۔ وزینہ بالاخلاق
الکریمتہ الحسنی۔ وخلع علیہ خلعتہ التدریس۔ وجعلہ اهلاً لهذا
المقام النفیس۔ لانہ اهل وکفوء لهذا المقام لما برع فی العلوم
وکرع من کؤس المنقول والمعقول والمنطوق والمفهوم۔ وکفی
بحسن سیرہ واخلاقہ۔ شاهدۃً علی استحقاقہ۔ فهو ذو الهمتہ
الباسقہ۔ والعزیمتہ الصادقہ۔ لا تأخذہ فی الله لومتہ لائم
عن اذاعتہ الحق القاصم۔ نور الله بہ وبامثالہ الزمان وجعلہ

من اهل العرف والعرفان - وبارك فى ذريته - وسلك بهم فى
طريقته - اجازة مأذونا فيها من عدة مشائخ مشهود لهم بالفضل
والكمال منهم الشيخ محمد بن الشيخ زكريا بن الشيخ يحيى بن محمد كرمان
صاحب المدرسة المشهورة بجزيرة القسم فى الخليج الفارسى
القائمة ترفع منار العلم منذ اربعمائة سنة ومن سيدى سندى
الساقى لى كأس الحياة الروحانية الشيخ محمد بن حسين اللنجاوى
ومن شيخى وعمدتى الشيخ احمد بن محمد بن عبد الله بن مظفر الشهير
باللنجاوى وهو من الشيخ الكبير احمد بن عبد الله الكوهجى بلد
بفارس قريبة من اصطخر وهو من الشيخين الجاليلين سيدى
الشيخ ابراهيم الباجورى بمصر وسيد الشيخ صاحب القدم و
الكرامات الظاهرة عبد القيوم الاسكندرى المكى ومن غيرهم
من المشائخ - اعرضنا عن ذكرهم استغناء ببركتهم وبرهم رحمهم الله
تعالى ونفعنا بهم وسقانا من مشربهم امين - اثبته بقلم يده الفانية
العبد الفقير الى الله الحنان المنان بكل نعمة على بن سلطان
ابن رحمة القاسمى نسبا والشافعى مذهبا والفارسى

موطنا متوسلا ومتوصلا بذلك الى محبة الاخوان لمعارفهم
فى كل آن وزمان واحبى بهم سنة سيد ولد عدنان
صلى الله وسلم عليه وعلى آله وصحبه الكرام

ومنهم مولانا العلامة الحبر الفهامة ملحق الاصاغر بالاكابر
الحاج الحكيم المعمر الشيخ محمد يعقوب على ابن الشيخ حيدر على
الدهلوى المدنى دامت فيوضاته – لقيته بمحروسة حيدر آباد
الدكن واجازنى بسائر مروياته من الحديث وغيره من العلوم
الدينية وهو يروى عن مولانا المحدث محمد اسحاق الدهلوى عن
مولانا المحدث عبد العزيز الدهلوى بسنده المشهور فبينى وبين الشاه
ولى الله المحدث فى هذا الطريق ثلثة وسائط وهذا عال جدا
ويروى شيخى ايضا عن الشيخ المعمر ستمائة سنة مولانا
المحدث عبد الله الشجرى النجدى اليمنى من اولاد مولانا
الشيخ شريف الشجرى معاصر العلامة الزمخشرى صاحب التفسير
المشهور – اخبرنى شيخى محمد يعقوب على المسطور انى لقيت
الشيخ المعمر المذكور فى زمن الشيخ جمل الليل المكى بمكة المكرمة سنہ ۱۲۷۰

اربعة وسبعين ومائتين والف وقد شهد الشيخ المذكور عندی
فی حق المعمر المذکور ان له ستمائة سنة وقال قد رأيناه فی السنة
الماضية وكلمنا معه وكان الشيخ الشجری يمدح الشيخ مولانا
معصوم المجددی وللشجری شعر

كم من رجال رأينا وما سمعنا ولكنك سمعنا وما رائينا

والله تعالى اعلم

٤٣ ومنهم العالم البارع المتقن المحدث الحاج محمد محی الدين حسين
الشافعی شيخ الحديث وصدر المدرسين بالمدرسة
اللطيفية بويلور بلدة من مضافات مدراس ادام الله
فيوضاته سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية وهو يرويه
كذلك عن قدوة العلماء شيخ الكل الشيخ محمد لطف الله العلیگڈھی
مفتی العدالت العالية بحيدرآباد الدكن عن مولانا القاری عبد الرحمن
الفانی فتی عن مولانا الشيخ محمد اسحاق الدهلوی عن مولانا
عبد العزيز الدهلوی بسنده المشهور بين المشائخ الكرام وسمعت
منه ايضا الحديث المسلسل بالمصافحة بروايته شمهورش الجنی

الشيخ الثالث والاربعون

الصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی سابع ذی القعدۃ الحرام سنہ ۱۳۲۵ھ
وقد صافحتہ فی مکان مولانا الحاج الحافظ السید عبد اللطیف القادری
الحسنی الحسینی المعروف بقطب ویلور وھو صافح مولانا المفتی
المذکور عن الشیخ عبد المحسن بن محمد طاھر سنبل المکی ثم المدنی
حین نزولہما ببلدۃ بنارس (۷ شعبان سنہ ۱۲۵۰ھ) عن مولانا السید صالح
البخاری بسندہ المعروف بین العلماء ویروی شیخنا ایضا کتب
الحدیث وغیرھا من الکتب الدینیۃ من اشیاخ الحرمین الذین
اخذت عنھم وقد سبق ذکرھم فی ھذا الکتاب وصورۃ اجازتہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام
علی خاتم النبیین سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ الھادیین المہدیین
اما بعد فیقول عبدہ المسکین الجانی محمد محی الدین حسین
المدراسی الویلوری غفر اللہ لہ ولوالدیہ بلطفہ الخفی
والجلی ان الاخ الاعز المتصف بالخلق الرضی والعمل
السنی المولوی الحاج عبد الھادی سلمہ اللہ الباری
مع کونہ حائز الکمال فی الاسناد وصاحب الرشاد فی مناہج السلام

طلب مني بعض الاجازات تيمنا و تبركا وسمع حديث المصافحة بروايتي
شمهورش الصحابي الجني رضي الله تعالى عنه والحديث المسلسل
بالاولية مشافهة مني في سابع ذيقعدة سنة ۱۳۲۵ه في مكان قطب ويلور
قدس سره العزيز فاجزت هذا الشيخ العالم الصالح اجازة صادقة وردا ودعوة وادعوا الله
عز وجل ان يزده علما نافعا وفهما سليما وطبعا مستقيما كما قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله
بالعبد خيرا يفقهه في الدين آمين - انا العبد المسكين ه

ومنهم مولانا العالم الفاضل العامل الكامل
الشيخ محمد خورشيد الله المدراسي الحنفي صدر
المدرسين بالمدرسة الخير الجاري الواقعة ببيل
وشارم دام فيضه - اجازني برواياته في بعض كتب الحديث
والاوراد كالحصن الحصين وحزب البحر وغيرهما وهو يرويهما عن
شيخه الشاه محمد گيسو دراز القادري عن مولانا محمد شهاب الدين
عن مولانا ملك العلماء الاعلام وسند الفقهاء العظام ابي محمد
عبد العلي بحر العلوم اللكنوي بسنده المشهور ويروي ايضا

ـه قصبة من مضافات صوبه مدراس من ممالك الهند ۱۲ عبد الهادي كان الله ذي الاياد

الصحاح الست عن شیخہ مولانا وشیخنا شمس العلماء الفحول الحاج الشیخ غلام رسول المدراسی الجشتی القادری النقشبندی السہروردی الاتی ذکرہ۔ وصورۃ اجازتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ خاتم النبیین ورحمۃ للعلمین وعلی آلہ واصحابہ المیامین امابعد فیقول المفتقر الی اللہ محمد خوشحال رحمہ اللہ المدراسی عفی عنہ وعن اسلافہ بلطفہ ولطفیل حبیبہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم فلما طلب من الفقیر الحقیر الاخ المکرم والحاج المحترم محمد عبدالھادی ابن الحاج محمد عبدالکریم وھو موصوف بالاوصاف الحمیدۃ والاخلاق الکریمۃ سلمہ اللہ تعالی وافاض فیوض نفسہ مع کونہ صاحب الاسناد وسالک مسالک السداد فاجزت لہ بعض مرویاتی عن شیخی شاہ محمد گیسودراز القادری بسندہ واوصیہ وایای اولا بتقوی اللہ واسأل اللہ ان یوفقہ ویوفقنی وسائر المسلمین بما یرضاہ ویجنبنا ویجنبہ مما لا یرضاہ وارجوان لاینسانی واشیاخی بالدعاء فی صالح اوقاتہ وایضا اعطیتہ اجازۃ الصحاح الستۃ کما اروی عن شیخی المولوی الحاج غلام رسول اللہ اسمہ

لازالت شموس افضاله الی یوم التناد - کتبه فی یوم الاثنین خامس

صفر سنة ١٣٢٥ الخامس والعشرین وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبویة

صلی الله علیه وعلی آله وسلم - الفقیر الی الله محمد خورشید الله

عفی عنه وعن اسلافه -

(الشیخ الخامس والعشرون)

٢٥ ومنهم مولانا وشیخنا المحدث الجلیل العلامة النبیل حافظ

الحدیث والقرآن الشیخ محمد عمر الصدیقی البصیر

الخراسانی ادام الله افاداته - قد سمعت منه الحدیث

المسلسل بالاولیة سنة ١٣١٩ وهو یرویه عن الشیخ السید محمود عیاث شاه

عن مولانا اسحاق الدهلوی (بسنده واجازنی بمرویاته عن اشیاخه

الاعلام کما ستذکر فی مواضعها من هذا الکتاب) واجازنی بدلائل

الخیرات وحزب البحر وحزب النصر وقصیدة البردة والقصیدة

الغوثیه وغیرها من الاوراد بعد ما قرأتها علیه وبمرویاته کلها

عن اشیاخه الاعلام وستذکر اسماءهم فی مواضعها من هذا الکتاب

له (کان یحفظ ١٥٠١١ من الاحادیث) ودلائل الخیرات وحزب البحر والنصر وقصیدة البردة والقصیدة الغوثیة وغیرها من کتب الاوراد وله اشعار کثیرة لا یحصی عددها

محمد عبد الهادی غفر له

الشيخ السادس والعشرون

ومنهم مولانا وشيخنا العلامة الفهامة الواعظ الحاج شمس العلماء الفحول الشيخ المفتي غلام رسول المدراسي الحشتي القادري النقشبندي السهروردي خليفة قطب الزمان العارف بالله شيخ الشيوخ مولانا الحاج امداد الله المهاجر المكي قدس سره الملكي - اجازني بالقول الجميل و بدلائل الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة لبعدما اسمعتها له في سنة ١٣١٦ھ اما القول الجميل فيروي شيخنا عن مولانا الفقيه عبد الرحمن المدراسي قدس سره عن الشاه السيد محي الدين القطب الويلوري عن مولانا يعقوب المهاجر المكي عن مولانا عبد العزيز الدهلوي عن مؤلفه ويرويه شيخنا عن مولانا الحاج امداد الله المذكور انفا عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزيز عن مؤلفه - واما دلائل الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة فعن شيخي وشيخه مولانا عبد الحق النقشبندي المهاجر المكي المذكور بسنده المشهور الاتي ذكره

الشيخ السابع والعشرون

ومنهم شيخنا العالم الفاضل الحفيل مولانا النجيب السيد الجليل الشيخ علي بن حسن بن عمر بن حسن الحداد العلوي الحسيني

الحضرمی دامت معالیه - اجازنی بکل مرویاته وهو یروی عن قطب الواصلین وامام العارفین الحبیب عیدروس بن عمر الحبشی صاحب عقد الیواقیت الجوهریة وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله - وصلی الله وسلم علی سیدنا رسول الله - وعلی آله وصحبه ومن والاه - وبعد فقد طلب منا الاجازة الشیخ الفاضل محمد عبد الهادی ابن الشیخ محمد عبد الکریم الهندی بما تصح لنا روایته لا سیما ما اشتمل علیه مسند سیدنا الحبیب القطب الجامع عیدروس بن عمر الحبشی ولسنا اهلا لما هنالك - ولا من سالکی هذه المسالك. وانما عاملناه بمقتضی حسن ظنه فنقول اجزنا الشیخ المذکور بما صحت لنا الاجازة فیه خصوصا وعموما - واوصیه بتقوی الله وان لا ینسانا من صالح دعائه وصلی الله علی سیدنا محمد وآله وصحبه وسلم - املأ ذلك الفقیر الی کرم الله علی بن حسین بن عمر بن حسن الحداد العلوی الحسینی

ومنهم العلامة الجلیل والفاضل النبیل الجامع بین شرفی العلم والنسب شمس العلماء مولانا الحاج السید محمد رکن الدین القادری الویلوری المتوفی سنة ١٣٢٥ ابن

الشیخ التاسع من والدی رحمة الله علیه

مولانا المسند الشریف۔ ذی القدر المنیف۔ البارع
الفاضل۔ الجہبذ الکامل۔ جامع العلوم والفنون
واقف السر المکنون۔ قطب الاوتاد العالم الربانی
الحافظ الحاج السید عبد اللطیف المعروف
بمحی الدین الثانی الحسنی الحسینی القادری الویلوری
المتوفی بالمدینۃ المنورۃ سنہ ۱۲۸۹ھ۔ اجاز بسائر مروّیاتہ ویرویہ عن
والدہ وکتب لی الاجازۃ بالفارسیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین۔ وآلہ وصحبہ اجمعین۔ میگوید
فقیر حقیر رکن الدین سید محمد قادری کان اللہ لہ ولوالدیہ۔ واحسن الیہما
والیہ۔ چوں صالح متقی متوجہ بسوئے خدائے کریم۔ سالک سبیل ہادی رحیم۔
حاج الحرمین مولوی محمد عبد الہادی صاحب واعظ اجازتِ
ادعیۂ ماثورہ خواستند وبخلوصِ نیت وحسنِ طویت وصدق اعتقاد موصوف
ودر باطنِ وے انوارِ محبت محسوس ومشہود بود۔ لہذا اجازت دلائل الخیرات
وقول الجمیل وحصن حصین وحزب البحر وحزب الاعظم وقصیدۂ بردہ ونود ونہ
نام باریتعالی وادعیۂ احادیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ورد واد وعوۃ چنانکہ

باین فقیر از قطب زمانہ فرد یگانہ صاحب النسبۃ والسکینۃ المتوفی بالبلدۃ الطیبۃ المدینۃ ابی و شیخی ماجے حافظ مولوی شاہ سید عبد اللطیف المعروف بمحی الدین الثانی الحسینی الحسنی قدس سرہ و اعاد علینا فیوضاتہ و برکاتہ رسیدہ است دام والمسئول من اللہ سبحانہ ان یعصمہ عما لا یلیق ویحفظہ عما لا ینبغی وان یثبتہ علی متابعۃ سید المرسلین علیہ وعلیہم من الصلوات افضلہا ومن التحیات اکملہا

مرقوم ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ ہجری ﷺ

(مہر: سید محمد قادر ... رکن الدین)

رکن الدین سید محمد قادر عفا اللہ عنہ

۴۹ ومنهم مولانا العلامة القدوة الفهامة المحدث الجليل حافظ الحديث والقرآن الشيخ محمد عثمان[1] المدراسي ادام الله افاداتهم

(التاسع والاربعون)

اخذ العلوم عن اشياخ اجلة منهم مولانا الشيخ عناية الله الكلتوی ومنهم مولانا الشيخ

---

[1] قد حفظ (۳۰۰۰) حديثا۔ وكان واعظا مشهورا لا نظير له في وقته وكان حسين الصوت جدا في قرأة القرآن كان ينزل حين قرأته۔ والشيخ مولانا خان عالم خان المحدث المدراسي صهره هذا الشيخ كان اشترط لتزويج بنته انها لا تتزوج الا بمن كان حافظا لثلاثين الف حديث فما وجد احدا موصوفا بهذا الوصف الا هذا فزوجها اياه۔ ولما لقيته في كبر سنه بتاج فوره قرية متصلة بدار السلطنة القديمة تسمى اركاٹ۔ سألته عن الاحاديث التي حفظها فاجابني بان الآن ليست بمحفوظة الا اثنا عشر الاف حديث فقط والله تعالى اعلم ۱۲ محمد عبد الهادي غفر له

محمد صالح الفنجابی ومنهم مولانا الشیخ محمد حسن الرامفوری ومنهم مولانا
الشیخ خان عالم خان المحدث المدراسی وغیرهم من العلماء العظام
فقد اجازنی رحمه الله تعالی بسائر مروياته عن هؤلاء الاعلام ۔
وصورة اجازته بالهندية ۔ بسم الله الرحمن الرحیم ط
الحمد للہ رب العلمین ۔ والصلوۃ والسلام علیٰ اشرف المرسلین ۔ وعلیٰ آله اجمعین
جو مرویات اس عاجز خاکسار کے ہیں سب موہوب جناب مولانا مولوی
محمد عبد الہادی واعظ کے تفویض کرچکا ہوں ۔ اور میرے چند اشیاخ کے
نام یہ ہیں ۔ مولوی عنایۃ اللہ لکھنوی ۔ مولوی محمد صالح پنجابی ۔ مولوی
محمد حسن رامپوری ۔ مولانا خان عالم خان مدراسی محدث ۔ فقط محمد عثمان

ومنهم مولانا العلامة الحبر الفهامة عمدة اقرانه ورئیس
زمانه المحدث الجامع الحکیم الشیخ السید عبد الله
الدهلوی اسحاق فقنی رحمه الله الغنی للعمر خمس
وثمانین ۸۵ سنة ۔ تقیة سنة ۱۳۲۳ھ بشوال فوره ولد رحمه الله تعالیٰ
بعد ما مضت سبعة عشر سنة من وفات مولانا شاه عبد العزیز
المحدث الدهلوی واخذ العلوم عن مولانا محمد اسحاق الدهلوی وعن

قدوة الابرار مولانا رشید احمد الجنجوهی المتوفی سنه ١٣٢٣ھ ومولانا
السید محی الدین القطب الویلوری المتوفی سنه ١٢٨٩ھ ومولانا الفقیه
الزاهد فی الدنیا الشیخ محی الدین الویلوری ومولانا اسمعیل الشهید
ومولانا محمد قاسم الدیوبندی المتوفی سنه ١٢٩٧ھ ومولانا محمد یعقوب
الدیوبندی ومولانا عبد الغنی الدهلوی ثم المدنی المتوفی سنه ١٢٩٦
ومولانا الشیخ محمد حسن الکتلی ومولانا عبد الرب الواعظ
الدهلوی ومولانا عبد الحی المحقق اللکنوی ومولانا قطب الدین خان
الدهلوی والنواب صدیق حسن خان البوفالی وقطب الاوتاد
مولانا الشیخ امداد الله المهاجر المکی وغیرهم من اکابر العلماء
والفضلاء ۔ وقد هاجر مع مولانا الشیخ رحمة الله الی بلد الله
وصحبه فی سفره الی سلطان الروم فعظمهما تعظیما واکرمهما تکریما
فاجازنی بمرویاته کلها عن المشائخ المذکورین رحمة الله علیهم اجمعین

الحمد لله قد تم ذکر مشائخی الکرام الذین تلقیت منهم
واخذت منهم الاجازة بالمشافهة ۔ واما الذین
اروی عنهم بالاجازة العامة فساذکر بعضهم

بعون الله تعالى لاتمام النفع للمسترشدين ـ وبالله التوفيق

فالاول منهم العلامة الاجل ـ الفهامة الاكمل ـ زبدة العلماء الاعلام ـ عمدة الفضلاء العظام ـ كثير التصانيف والتاليف المحدث الجليل والفقيه النبيل مولانا الشيخ يوسف[1] بن اسماعيل بن يوسف بن اسمعيل ابن محمد ناصر الدين النبهانى دامت فيوضاتهم ـ

وهو يروى عن مشائخه الاعيان ـ منهم استاذه شيخ الكل الامام

---

[1] ومن مصنفاته سعادة[1] الدارين فى الصلوة على سيد الكونين ـ وافضل[2] الصلوات على سيد السادات ـ وجامع[3] الصلوات والانوار المحمديه من المواهب اللدنيه ـ وحجة[4] الله على العالمين فى معجزات سيد المرسلين ووسائل[5] الوصول الى شمائل الرسول ومنها الفضائل[6] المحمديه ـ وصلوات[7] الثناء على سيد الانبياء وغير ذلك ـ قال رحمه الله تعالى فى ذيل كتابه المؤيد لآل محمد كانت ولادتى يوم الخميس سنة خمس وستين بعد المائتين والالف فى قرية اجزم الواقعة فى الجانب الشمالى من الارض المقدسة ارض فلسطين وهى الآن من اعمال عكا وحينما بلغ سنى سبع عشرة سنة ارسلنى والدى الى مصر بعد ان اقرأنى القرآن واحفظنى لبعض المتون فدخلتها يوم السبت غرة محرم افتتاح سنة ثلاث وثمانين بعد المائتين والالف وجاورت فى الجامع الازهر فى رواق الشوام الى رجب من سنة تسع وثمانين وقرأت فى هذه المدة ما قدر الله لى من العلوم النقلية والعقلية على كثير من اكابر علماء الجامع الازهر فى ذلك العصر الانور ـ فذكر اسماء اشياخه ثم قال ثم فى سنة ٩٢ رحلت الى الشام واجتمعت من علمائها على جماعة احلهم بل اوحدهم الامام الفقيه المحدث البارع فى اكثر الفنون مفتيها السيد محمود افندى الحمزاوى وحصلت بينى وبينه مودة فاستجزته لقصيدة فاجازنى انتهى مختصرا ١٢ عبد الهادى غفر الله ـ

العلامة الشيخ ابراهيم السقا والشيخ محمد الدمنهوري والشيخ احمد الاجهوري والشيخ عبد الرحمن الشربيني والشيخ حسن العدوي المصري المتوفى سنہ ۱۳۰۳ ومنهم الشيخ ابراهيم الزرو والشيخ الخليلي والشيخ عبد الهادي الابياري والشيخ احمد راضي الشرقاوي والشيخ مصطفى الاشراقي والشيخ عبد اللطيف الخليلي والشيخ صالح الجياوي والشيخ محمد العشماوي والشيخ شمس الدين محمد الانبابي شيخ الجامع الازهر سابقا والشيخ احمد البابي الحلبي والشيخ الشريف الحلبي والشيخ فخر الدين اليانيه وي والشيخ عبد القادر الرافعي شيخ رواق الشوام وشقيقه الشيخ عمر مفتي الطنطا سابقا والشيخ مسعود النابلسي والشيخ الحامدي والامام الفقيه المحدث السيد افندي الحمزاوي مفتي الشام وغيرهم مشائخه الكرام ائمة الهدى ومصابيح الظلام ۔

الثاني مولانا العلامة المحدث الفقيه الشيخ فالح بن محمد الظاهري الحجازي المدني رحمه الله تعالى ونفعنا به ۔

الشيخ فالح الظاهري

وهو يروي عن العلامة المحدث ابي عبد الله محمد بن علي ابن السنوسي

الشریف الخطابی الحسنی الشلفی وعن العلامۃ المسن البرکۃ السید
ابی موسیٰ عمران الیاصلی وعن العلامۃ محمد الطاہر الغاثی وعن العلامۃ
عبداللہ سراج والشیخ عبد الغنی المجددی وقد سبق ذکرہم وکما
ہو مصرح فی ثبتہ حسن الوفاء۔

الشیخ الثالث

الثالث مولانا العلامۃ الفہامۃ جامع العلوم والفنون
الشیخ الجلیل المحدث النبیل السید محمد علی بن الطاہر الوتری
الحنفی المدنی المتوفی سنہ ۱۳۲۲ شیخ شیخی صالح کمال الحنفی المکی
وہو اخذ عن مولانا الشیخ عبد الغنی المدنی وعن العلامۃ الشیخ
احمد منۃ اللہ وقد مر ذکرہما مرارًا۔

الشیخ الرابع

الرابع العلامۃ الفہامۃ برکۃ الخاصۃ والعامۃ المحدث الشیخ محمد
عثمان ابن عبد السلام الداغستانی المدنی رحمہ اللہ تعالیٰ
وہو یروی عن مولانا عبد الغنی المدنی وغیرہ من المشائخ الکرام

الشیخ الخامس

الخامس العلامۃ الجلیل الفہامۃ النبیل مولانا السید
عبد الحی ابن الشیخ الشہیر السید عبد الکبیر الکتانی الفاسی
المغربی المالکی ادام اللہ فیوضاتہ۔ یروی عن السید

احمد بن اسماعیل البرزنجی عن والدہ عن الشیخ صالح الفلانی ویروی عن
ابی العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسی الفاسی عن ابی عبد اللہ
محمد بن علی السنوسی الخطابی ویروی عن والدہ السید عبد الکبیر المذکور
وقد سبق ذکرہم۔

وبقی من المشائخ من قرأت علیہم وانتفعت بہم لکن لم تتفق
لی اجازۃ منہم فمنہم والدی رحمہ اللہ تعالی تلقیت منہ القرآن
الکریم وقرأت علیہ بعض الکتب الدرسیۃ فی الھندیۃ والفارسیۃ
ومنہم مولانا الشیخ عبد الرحمن رحمہ اللہ تعالی قرأت علیہ بعض الکتب
الدرسیۃ الفارسیۃ ومنہم العالم الجلیل الشاعر النبیل الشیخ ابو الحسن محمد عبید السبحان ابن
العلامۃ الحافظ الشیخ محمد المدرس بمدرسۃ مفید العام۔ قرأت
علیہ بعض کتب الصرف والنحو ومنہم العلامۃ الفقیہ النبیہ مولانا
الابر الازکی الحاج محمد عبد المجید خان الواعظ[5] المدراسی الفنکنوری
صدر المدرسین بمدرسۃ مفید العام بقصبۃ وانمباری من مضافات
مدراس۔ وھو من العلماء العاملین ولہ تالیفات کثیرۃ فی فنون مختلفۃ
قرأت علیہ وسمعت بقرأۃ الغیر علیہ من کتب النحو وتفسیر الجلالین

[5] الآمر بالمعروف والناھی عن المنکر۔ لہ فی الوعظ ید طولی وکان یلحقہ الوجد حال الوعظ و
یکثر البکاء ۱۲ عبد الہادی غفر لہ

ومنهم العلامة الفاضل الفهامة الكامل مولانا الشيخ الابر التقي الزاهد
العابد الحاج محمد عبد الله الفشاوري المدرس بمدرسة معدن العلوم
الواقعة بوانمباري وهو ايضا من العلماء العاملين قرأت عليه صحيح مسلم
والجامع للترمذي في مائة درس وواحد بحثا والموطأين للامامين
الهمامين وكتب الاصول والمعقول وسمعت بقرأة الغير عليه حصصا
عديدة من صحيح البخاري وسنن ابن ماجة - ومنهم العلامة والحبر
الفهامة الجامع للمنقول والمعقول الحاوي للفروع والاصول مولانا
زمان شاه الفشاوري المدرس بمدرسة معدن العلوم صاحب المهارة
الكاملة في جميع العلوم والفنون قرأت عليه من الهداية في الفقه و
نبذة من المعقول ومنهم العلامة اللبيب والفاضل الاديب الحسيب
النسيب السيد محمد شرف الدين - المدرس بالمدرسة المذكورة
وله يد طولى في الصرف والنحو حاشيته وله تصانيف في النحو وغير ذلك
قرأت عليه بعض كتب الفرائض والمعاني والبيان وسمعت اكثرها
بقرأة الغير عليه من الفقه والادب والصرف والنحو والهيئة والحكمة
والحساب وغيرها من كتب الالات ومنهم مولانا العلامة الفقيه

الفهامة النبيه العابد الصالح التقي الحاج محمد عبد الرحيم شيخ الكل وشيخ
الشيوخ بمدرسة مفيد العام المذكور وهو ايضا من العلماء العاملين
وقدوة الواصلين قرأت عليه من كتب عديدة فى فنون شتى وتحصلت
منه فوائد لا تحصى - لاسيما فى علم التجويد والتعبير - وما وجد له
فيهما نظير - ومنهم مولانا الاكرم شاه عبد الرزاق الصوفى المدرس
بمدرسة اعظم الواقعة ايضا بقصبة وانم بادى - قرأت
عليه بعض كتب القواعد والطب ومنهم وعاشرهم مولانا الصالح
محمد غوث المدراسى تلقيت منه علم القوافى وقواعد الشعر وغيرها فذلك
عشرة كاملة جزاهم الله عنا خيرا ونفعنا بعلومهم وبركات انفاسهم فى الدنيا
والآخرة آمين يا رب العالمين

الحصة الثانية من هذا الكتاب المستطاب في ذكر
اسانيد الكتب المشهورة متصلة من هذا الفقير الى
مصنفيها مع تراجمهم بالاختصار والايماء الى ما يحصل
به الاستبصار ونقدم سند كتاب الله المجيد الذي
لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من
حكيم حميد تيمنا وتبركا به فنقول - اما القرآن الكريم

فاروية عن شيخنا العلامة العارف بالله والمهاجر الى بلد الله
الشيخ محمد عبد الحق النقشبندي عن شيخه العلامة الشيخ قطب الدين
الدهلوي المكي عن علامة الآفاق مولانا محمد اسحق عن محدث وقته
وفريد دهره مولانا الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار قال اخذت
القرآن العظيم عن جماعة وكذا الحديث الشريف فاروي القرآن
العظيم قرأة واجازة وسماعا عن ائمة منهم شيخنا وقدوتنا وسيدنا
العلامة الفقيه المحدث القاري المتقن سيدي ابو الحسن علي
ابن عبد البر الونائي الحسني وهو اخذه عن السيد محمد مرتضى
ابي الفيض البلگرامي الحسيني الزبيدي ثم المصري وعن شيخ القراء

والقراءة بالجامع الازهر ابی اللطائف عبد الرحمن بن عبد الله بن محمد
الزبیری القرشی الاجهوری قالا رُوینا عن الشیخ المعمر محمد بن محمد الحسنی
البلیدی زاد الثانی فقال وعن الفاضل المقری المعمر شہاب الدین
احمد ابی السماح ابن احمد البقری قالا عن شیخ الاقراء بالدیار المصریہ
الشمس ابی عبد الله محمد ابن القاسم بن اسماعیل البقری عن شمس الدین
البابلی عن خالہ سلیمان بن عبد الدائم البابلی وغیرہ عن نجم الدین ابی
الاشراق محمد بن احمد بن علی بن السکندری عن شمس الدین محمد بن محمد
ابن عمر النیشلی عن قطب الدین محمد بن محمد عبد الله الخیضری عن الشمس
محمد بن ناصر الدمشقی عن العماد ابی بکر بن ابراهیم بن ابی قدامہ عن
ابی عبد الله محمد بن جابر الوادی آشی عن الامام ابی العباس
احمد بن محمد الخزرجی الشہیر بابن الغماز عن ابی الحسن محمد
ابن احمد سلمون البلنسی عن ابی الحسن علی بن محمد بن ہذیل عن ابی
داؤد سلیمان بن نجاح الأموی عن ابی عمرو عثمان بن سعید بن عثمان
الدانی عن فارس بن احمد الحمصی عن عبد الباقی بن الحسن المقری
عن احمد بن سالم الختلی عن الحسن بن مخلد عن البزی عن عکرمہ بن

سلیمان عن [۲۹] اسماعیل بن عبد اللہ المکی عن [۳۰] عبد اللہ بن کثیر عن [۳۱]
مجاھد عن [۳۲] عبد اللہ بن عباس عن [۳۳] اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اُبی فلما بلغت والضحیٰ قال
کبر حتی تختم مع خاتمۃ کل سورۃ ح ویروی مولانا [۳] اسحٰق الضیاء عن [۴]
العلامۃ عبد العزیز الدہلوی عن [۵] العلامۃ الشیخ احمد ولی اللہ بن
عبد الرحیم قال قرأت القرآن کلہ من اولہ الی آخرہ بروایۃ حفص
عن عاصم علی [۶] الصالح الثقۃ الحاج محمد فاضل السندی [۷] سنۃ ۱۲۵۶ قال
تلوتہ من اولہ الی آخرہ بروایۃ حفص علی [۸] الشیخ عبد الخالق شیخ
القراء بمحروسۃ دلی قال قرأت القرآن بالقرآت السبع علی [۹] الشیخ
البقری والبقری تلا بہا علی [۱۰] شیخ القراء بزمانہ الشیخ عبد الرحمن [۱۱]
الیمنی وقرأ الیمنی بہا علی والدہ الشیخ شحاذۃ الیمنی وعلی [۱۲]
الشہاب احمد بن عبد الحق السنباطی بتلاوتہ کذلک علی الشیخ شحاذۃ
المذکور وقرأ الشیخ شحاذۃ کذلک علی الشیخ ابی النصر الطبلاوی
وقرأ الطبلاوی کذلک علی شیخ الاسلام زکریا بتلاوتہ علی البرہان
القلقیلی والرضوان ابی النعیم العقبی وقرأ کل منہما علی امام القراء

البقری — المقری
المتوفی ۱۵ شوال سنہ ۱۲۸۰ھ
القلقیلی — القلقشندی

والمحدثين محرر الروايات والطرق ابی الخیر محمد بن محمد بن علی بن یوسف
الجزری صاحب النشر وله طرق کثیرة جدا ذکرها فی النشر قال الجزری
قرأت التیسیر للدانی وقرأت به القرآن کله من اوله الی آخره
علی شیخی الامام الصالح العالم قاضی المسلمین ابی العباس احمد
ابن الشیخ الامام ابی عبد الله الحسین سلیمان بن فزارة الحنفی
بدمشق المحروسة رحمه الله وقال لی قرأته وقرأت به القرآن
العظیم علی والدی واخبرنی انه قرأه وقرأ به القرآن العظیم علی الشیخ
الامام ابی محمد القاسم بن احمد ابن الموفق الاورقی قال قرأته و
قرأت به علی المشائخ الائمة المقرئیین ابی العباس احمد بن علی بن یحیی بن
عون الله الحصار وابی عبد الله محمد بن سعید بن محمد المرادی و
ابی عبد الله محمد بن ایوب بن محمد ابن نوح الغافقی الاندلسیین قال
کلهم قرأته وقرأت به علی الشیخ الامام ابی الحسن علی بن محمد بن
هذیل البلنسی قال قرأته وتلوت به علی ابی داؤد سلیمان بن نجاح
قال قرأته وتلوت به علی المؤلف الامام ابی عمرو الدانی قال الجزری
وهذا اعلی اسناد یوجد الیوم فی الدنیا متصلاً واختص هذا الاسناد

بن محمد

بتسلسل التلاوة والقرأة والسماع ومنی الی المؤلف کلهم علماء ائمة ضابطون قال الدانی فی کتاب التیسیر قرأت القرآن کله بروایة حفص علی[22] ابی الحسن طاهر بن غلبون المقری قال قرأت بها علی[23] ابی الحسن علی ابن محمد بن صالح الهاشمی الضریر المقری بالبصرة قال قرأت بها علی[24] ابی العباس احمد بن سهل الاشنانی قال قرأت بها علی[25] ابی محمد عبید[26] ابن الصباح قال قرأت علی[26] حفص قال قرأت علی[27] عاصم صاحب الروایة ۱۲ عبد قال الدانی واخذ عاصم القرآن عن[28] ابی عبد الرحمن عبید بن حبیب السلمی و عن[28] زر بن حبیش اما ابو عبد الرحمن فعن[29] عثمان بن عفان و علی[29] بن ابی طالب و[29] ابی ابن کعب الاسدی ۱۲ عبد و زید[29] بن ثابت و عبد[29] الله بن مسعود (رضی الله تعالی عنهم اجمعین) عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم واخذ زر عن[29] عثمان بن عفان و ابن[29] مسعود (رضی الله تعالی عنهم) عن[30] النبی صلی الله تعالی علیه وسلم عن[31] جبرئیل علیه السلام عن[32] اللوح المحفوظ عن رب العلمین

تفسیر الامام الکبیر والعلامة الشهیر من اطبقت الامة علی تقدمه فی التفسیر الامام ابی جعفر محمد بن جریر الطبری[ا]

المسمى جامع البيان فى تفسير القرآن نفعنا الله بفيوضه

آمين - اوله وبه ثقتي وعليه اعتمادي رب يسر - قرئ على ابي جعفر

محمد بن جرير الطبري في سنة ست وثلاثمائة قال الحمد لله الذي

حجبت الالباب بدائع حكمه - وخصمت العقول لطائف حججه -

اروايه عن الشيخ عبد الجليل وعن الشيخ محمد بن سليمان حسب الله

وعن الشيخ صالح كمال كلهم عن احمد منة الله عن الامير الكبير عن

نور الدين ابي الحسن علي بن محمد العربي بن علي السقاط عن محمد الفاسي

من طريق ابي علي الغساني عن ابن الحذاء عن ابي القاسم عبد الرحمن بن

محمد بن ابي زيد المصري عن ابي محمد عبد الله بن احمد الفرغاني

عن الامام الهمام ابي جعفر محمد بن جرير بن يزيد ابن كثير بن

طالب الطبري المتولد سنة ۲۲۴ والمتوفى سنة ۳۱۰ احد ائمة الدنيا

علما ودينا - له تاليف كثيرة تنبيه نذكر فيه ترجمة مختصرة للامام

المذكور لان ذلك عقب ذكر كل من الائمة الكرام متعين قال ابو حامد الاسفرائني

لو رحل الى الصين في تحصيل تفسيره لم يكن كثيرا وقال ابن

خزيمة ما اعلم اديم الارض اعلم منه - كتب كتبا كثيرة ومكث اربعين

سنة يكتب كل يوم اربعين ورقة فقد حسبوا له منذ بلغ الحلم الى ان
مات ثم قسم على تلك المدة اوراق مصنفاته فوجد لكل يوم اربعة عشر
ورقة كذا في ثبت الامير الكبير وذكر الجلال السيوطي رحمه الله تعالى
ان محمد بن جرير الطبري حاسب الحبار قبل موته على الف رطل حبرا
وثمانية ارطال انتهى كذا في الميزان للامام الشعراني وذكر الامير
في ثبته ايضا انه قال لاصحابه يوما اتنشطون لتفسير القرآن قالوا
كم يكون قدره قال ثلاثين الف ورقة فقالوا هذا يفنى الاعمار قبل تمامه
فاختصره في ثلاثة آلاف ثم قال هل تنشطون لتاريخ العالم من آدم الى
وقتنا هذا فقالوا كم قدره فقال نحو التفسير فاجابوه كالاول فقال انا لله
ماتت الهمم فاختصره كالتفسير - والطبري منسوب الى طبرية
مدينة بالشام وهي مدينة الاردن وهي في اسفل جبل على بحيرة
جليلة يخرج منها نهر الاردن المشهور وفي مدينة طبرية مياه
حارة تفور في الصيف والشتاء ولا تنقطع فتدخل المياه الى
الحمامات فلا يحتاجون لوقود انتهى

تفسير انوار التنزيل واسرار التاويل للقاضي ناصر الدين

البیضاوی۔ اولہ الحمد للہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین
نذیرا۔ ادویہ عن شیخنا العلامۃ الحبر الفہامۃ الحسیب النسیب الحمیب حسین بن
العلامۃ السید محمد الحبشی عن الشریف محمد بن ناصر عن الشیخ عابد
السندی عن الشیخ محمد طاہر سنبل عن الشیخ محمد عارف بن محمد جمال
المکی عن الشیخ حسن العجیمی ح ویروی الشیخ عابد ایضا عن الشیخ حسین بن
المغربی مفتی المالکیۃ بمکۃ المحمیہ عن الشیخ محمد بن طیب المغربی عن
الشیخ حسن العجیمی ح وارویہ عن العلامۃ المحقق المفسر شیخنا الشیخ
محمد بن سلیمان حسب اللہ المصری المکی الشافعی عن الشیخ
احمد منۃ اللہ عن العلامۃ محمد بن محمد الامیر الکبیر عن السید نور الدین
ابی الحسن علی بن احمد الصعیدی المالکی عن الشیخ محمد عقیلۃ المکی
عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ احمد العجل عن امام المقام یحیی بن
مکرم الطبری عن الحافظ عز الدین عبد العزیز بن فہد اخبرنا بہ القاضی
کمال الدین ابو الفضل محمد بن النجم محمد بن ابی بکر المرجانی قال اخبرنا
بہ المسند ابو ہریرۃ عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن احمد بن عثمان الذہبی
ح ویروی الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ محمد الشوبری الحنفی عن الرملی

عن زكريا الانصاري عن ابن حجر عن ابي هريرة عبد الرحمن بن محمد
الذهبي عن عمر ابن الياس المراغي قال اخبرنا به مؤلفه القاضي ناصر الدين
ابو الخير عبد الله ابن عمر البيضاوي المتوفي بتبريز سنة احدى
منسوب الى البيضاء قرية من اعمال شيراز ۱۲
وتسعين وستمائة[1] تنبيه البيضاوي المذكور هو ابو عبد الله محمد بن
عمر بن محمد بن علي بن ابي الخير بن ناصر الدين الشيرازي الشافعي
كان اماما مبرزا نظارا خيرا دينا صالحا متعبدا ولي القضا بشيراز
فعدل وصنف كثيرا كالطوالع اجل مختصر في علم الكلام وتفسيره
الذي سارت به الركبان الى كل جهة وعم نفعه على ما فيه من
معضلات لا تخفى على من خبر زواياه واطلع على خباياه لا سيما
ما وافق فيه اصله وهو كشاف الزمخشري من الاماكن الصعبة
وقع للتقي المجتهد الامام النور السبكي انه طالع مواضع من الكشاف
فاعجبته كثيرا واغتبط بالكتاب الى ان اطلع على ما فيه من القبائح
لا سيما ما يتعلق بنبينا صلى الله عليه وسلم في اخر سورة التكوير

[1] كذا في مسانيد ابن حجر وثبت الامير الكبير وقيل خمس وثمانين وستمائة وقيل سنة اثنتين بدل خمس والله تعالى اعلم ۱۲ محمد عبد الهادي غفر له

وغيره فحلف السبكي حينئذ انه لاينظر فيه بعد اليوم وانه لاينقبض بشئ له ذلك فوقع للبيضاوي سهوا وغيره موافقته في كثير من تلك المعضلات لكن ايقظ الله من بالغ في ردها عليه كما ايقظ جمعا الى رد جميع سخائم الكشاف وبيان زلله وخطائه وغلطه وخطله وبالغوا في التشنيع عليه بما يستحقه ومن هؤلاء الذين اغلظوا عليه الى الغاية الامام المجتهد شيخ شيوخ مشائخنا امام المتاخرين السراج البلقيني فانه الف على الكشاف كتابا حافلا واطلق في تسفيهه وتحسيره وتجهيله في الاعتقاديات عنان القلم فجزاه الله خيرا عن الاسلام والمسلمين ومما يعاب به على البيضاوي ايضا ما اكثره في تفسيره من علوم الحكمة الواجب ذمها من مثله لاسيما والبيضاوي في كثير من الاحيان يقدمها ويختارها على ما يضادها من القواعد الشرعية وله مؤلفات ايضا شرح التنبيه في الفقه في اربع مجلدات وله في الفقه ايضا الغاية القصوى ولما فرغ منها عرضها على والده وكان اماما في الفقه كغيره فلما اطلع عليها وتاملها قال لولده مؤلفها يا ولدي انك لست بفقيه قال لم قال لانك انما جمعت

فيه فروعا معلومة احكامها مقررة عند الاصحاب فحفظها وجمعها ليس فيه كثير مزية ولا يدل على فقه نفس وانما الذى يدل على ذلك التخريج على القواعد والمدارك والاستنباط لاحكام الحوادث من ذلك وسبر كلام ائمة اصحاب الوجوه واخذ المقبول منه وترك المردود وما يناسب ذلك مما لا يخفى على الفقيه انتهى كذا فى مسانيد العلامة ابن حجر رحمه الله تعالى

٣٠

تفسير الامام فخر الدين محمد الرازى المسمى بمفاتيح الغيب المعروف بالتفسير الكبير اوله الحمد لله الذى وفقنا لاداء افضل الطاعات۔ ارويه عن العلامة الشيخ محمد بن سليمان حسب الله عن الشيخ عبد الغنى الدمياطى عن الشيخ محمد الامير عن الشيخ على بن محمد السقاط عن الشيخ عبد الله البصرى عن الشيخ محمد بن علاء الدين البابلى عن الشهاب احمد السنهورى عن الشهاب احمد بن محمد بن حجر المكى عن شيخ الاسلام زكريا الانصارى ح ويروى البابلى عن الشيخ محمد حجازى الواعظ

عـه وسائر تصنيفاته ايضا ارويها بالسند المذكور فى المتن ١٢ عبد الحى غفر له

الشعراوی عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن التقی محمد
ابن محمد بن فهد عن العلامة مجد الدین اللغوی الفیروزابادی
عن الحافظ سراج الدین القزوینی عن القاضی ابی بکر محمد بن عبد الله
التفتازانی عن القطب شرف الدین ابی بکر محمد الهروی عن مؤلفه الامام
فخر الدین الرازی تنبیہ قال العلامة المؤرخ ابن خلکان
فی تاریخه ما نصه۔ الامام الرازی المذکور هو ابو عبد الله
محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی البکری الطبرستانی
الاصل الرازی المولد الشافعی المذهب صنف التصانیف المفیدة
فی فنون عدیدة منها تفسیر القران جمع فیه الغرائب والعجائب
ما یطرب کل طالب هو کبیر جدا لکنه لم یکمله وشرح سورة الفاتحة
فی مجلد ومنها فی علم الکلام المطالب العالیة۔ ونهایة العقول
وکتاب الاربعین والمحصل وکتاب البیان والبرهان فی الرد علی اهل
الزیغ والطغیان۔ والمباحث المشرقیه۔ والمباحث العمادیه۔
وتهذیب الدلائل۔ وارشاد النظار الی لطائف الاسرار۔ واجوبة
المسائل۔ وتحصیل الحق والمعالم وغیرها وفی اصول الفقه

المحصول وفي الحكمة الملخص وشرح الاشارات وشرح عيون الحكمة وغير ذالك وفي الطلسمات السر المكتوم وله شرح اسماء الله الحسنى وشرح الوجيز في الفقه وشرح سقط الزند للمعري وشرح كليات القانون في الطب وغير ذالك وكل كتبه مفيدة وانتشرت تصانيفه في البلاد ورزق فيها سعادة عظيمة وله في الوعظ يد طولى ويعظ باللسانين العربي والعجمي وكان يلحقه الوجد حال الوعظ ويكثر البكاء انتهى مختصرا وقال العلامة ابن حجر في مسانيده ان الامام الرازي كان المشهور بالتحتاني لقب به لانه لما كان بمصر بالمدرسة الظاهرية سكن بخلوة فوق خلوته شخص اخر يقال له القطب ايضا فميز وابينهما بالتحتاني والفوقاني وكان احد ائمة المعقول اخذ عن العضد وغيره شرح الحاوي الصغير في مذهب الشافعي وشرح المطالع والاشارات وحشى على الكشاف انتهى ووجه تصنيف تفسيره كما في الكشف انه قال رحمه الله تعالى اعلم انه مر على لساني في بعض الاوقات ان سورة الفاتحة يمكن ان يستنبط من فوائدها ونفائسها عشرة آلاف مسئلة فاستبعد هذا بعض الحساد فشرعت في تصنيف

هذا الكتاب وقدمت مقدمة لتصيير كالبينة على ما ذكرناه امر ممكن الحصول الخ انتهى وفيه ايضا وصنف الشيخ نجم الدين احمد بن محمد القمولي تكملة له وتوفى سنة ٧٢٧ وقاضي القضاة شهاب الدين بن خليل الخويي الدمشقي كمل ما نقص منه ايضا وتوفى سنة ٦٣٩ تسع وثلاثين وست مائة واختصره برهان الدين محمد بن محمد النسفي المتوفى سنة ٦٨٧ وسماه الواضح ولخصه ايضا محمد بن القاضي اياثلوغ والحق به بعضا من الفوائد وبعض تصرفات من عنده وتوفى الرازي سنة ٦٠٦ ست وستمائة انتهى وقال ابن خلكان وكانت ولادته في رمضان سنة ٥٤٣ انتهى

تفسير الكشاف عن حقائق التنزيل للعلامة الزمخشري

ع ه وكذا سائر تصانيفه اروي بالسند المذكور في المتن ١٢ عبد الهادي غفر له

اوله الحمد لله الذی جعل القرآن الخ اروبه بالسند المذکور الی الشیخ
البابلی عن ابی الامداد ابراهیم اللقانی عن الشمس محمد بن محمد بن
عبد الرحمن العقیلی البهنسی عن ابی الحسن البکری عن الزین زکریا بن
محمد الانصاری ح واروبه عن العلامة الحبیب حسین الحبشی عن
والده محمد الحبشی عن الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار عن الشیخ صالح
الفلانی ح واروبه عالیا بدرجة عن العلامة الشیخ عبد الجلیل بن
الشیخ عبد السلام الشهیر برادہ المدنی عن المعمر مفتی المدینة
المنورة السید اسمٰعیل البرزنجی عن الشیخ صالح الفلانی عن
محمد بن سنة عن مولای الشریف عن السنهوری عن النجم
الغیطی عن القاضی زکریا الانصاری عن العز ابی محمد عبد الرحیم بن محمد
ابن الفرات عن الحافظ ابی عمر عبد العزیز بن محمد بن ابراهیم
ابن جماعة عن ابی الفضل احمد بن هبة الله بن عساکر عن زینب
بنت عبد الرحمن الشعری عن مؤلفه العلامة ابی القاسم محمود جار الله
ابن عمر الزمخشری تنبیه الزمخشری هو محمود بن عمر ابو القاسم جار الله
الزمخشری الخوارزمی ذکر العلامة اللکنوی فی الفوائد البهیة

الزمخشری نسبۃ الی زمخشر بفتح الزای وسکون الخاء بینهما میم مفتوحۃ وبعد الخاء شین معجمۃ قریۃ کبیرۃ من قری خوارزم کان امام عصرہ بلا مدافع نحویا ذکیا فقیها مناظرا بیانیا متکلما ادیبا شاعرا مفسرا من اکابر الحنفیۃ حنفی المذهب معتزلی المعتقد ومن تصانیفه الکشاف فی التفسیر والفائق فی اللغۃ فی تفسیر الحدیث وغیر ذلک انتهی۔ وفی کشف الظنون وقال السیوطی فی نواهد الابکار بعد ذکر قدماء المفسرین ثم جاءت فرقۃ اصحاب تنظر فی علوم البلاغۃ التی بها یدرک وجه الاعجاز وصاحب الکشاف هو سلطان هذه الطریقۃ فلذا طار کتابه وذکرہ فی اقصی المشرق والمغرب ولما علم مصنفه انه بهذا الوصف قد تحلی قال تحدثا بنعمۃ ربه وشکرا۔ نظم۔

ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد	ولیس فیها لعمری مثل کشافی
ان کنت تبغی الهدی فالزم قراءته	فالجهل کالداء والکشاف کالشافی

وقال العلامۃ ابن خلکان کان الزمخشری معتزلیا فی الاعتقاد وکان استفتح تفسیرہ فی الخطبۃ اولا بقوله الحمد لله الذی خلق القرآن فقیل له فی ذلک انه ان ابقیت التفسیر علی هذه الفاتحۃ فجعله الناس

مهجوراً فاورد الزمخشري لفظة جعل عوضاً من لفظة خلق۔ وجعل عند المعتزلة بمعنى خلق نعوذ بالله منها۔ ولد سنة ۴۶۷ سبع وستين واربع مائة ومات سنة ۵۳۸ ثمان وثلثين وخمسمائة وجاور بمكة وتلقب بجار الله وفخر خوارزم ايضاً وقال سمعت من بعض المشائخ ان احد رجليه كانت ساقطة انتهى مختصراً وسبب سقوطها مختلف فيه ذكره ابن خلكان وغيره

تفسير معالم التنزيل للامام البغوی[ف] اوله الحمد لله ذى العظمة والكبرياء والعزة والبقاء والرفعة والعلاء والمجد والثناء الخ۔ ارويه عن[۱] العلامة الحبيب حسين بن محمد الحبشى عن[۲] والده وعن[۲] شيخه الشريف محمد بن ناصر عن[۳] العلامة السيد عبد الرحمن الاهدل عن[۴] الشيخ امر الله ابن عبد الخالق المزجاجي عن[۵] محمد بن احمد عقيلة عن[۶] الشيخ ابراهيم ابن حسن الكردى عن[۷] الشيخ احمد القشاشی عن[۸] محمد بن احمد الرملى عن[۹] القاضى زكريا عن[۱۰] الحافظ ابن حجر عن[۱۱] الصلاح بن ابى عمر عن[۱۲] الفخر ابن البخارى عن[۱۳] فضل الله بن ابى سعد النوقانی[عه] عن مؤلفه

ف وكذا سائر تصانيفه ارويها بهذا السند ۱۲

عه النوقان بفتح النون وسكون الواو وقاف بعدها الف فنون ۱۲ حسن الوفا لاخوان الصفا للشيخ فالح المدنى رحمه الله تعالى بلد بطوس ۱۲

محی السنة الحسین بن مسعود البغوی۔ تنبیہ البغوی قال ابن حجر فی
کتاب مسانیدہ صفحہ ۱۳۳ ھو ابو محمد رکن الدین الحسین ابن مسعود الشافعی
الفراء البغوی[1] نسبة الی بغ من بلاد خراسان بین مرو وھراة وقیل
اسمھا بغشور ففی النسبة الیھا تغیر خارج عن القیاس تفقہ رحمہ اللہ
تعالی علی استاذہ امام اصحابنا الخراسانیین القاضی الحسین المروزی
فقیہ خراسان۔ قال الرافعی وکان یقال لہ حبر الامة ثم حکی عنہ ان
رجلا جاءہ فقال لہ حلفت بالطلاق انہ لیس احد فی الفقہ والعلم مثلک
ایحنث فاطرق ساعة وبکی ثم قال ھکذا یفعل موت الرجال لا یقع
طلاقک۔ توفی رحمہ اللہ تعالی بمرو روذ سنة ۵۱۶ھ ست عشرة وخمس مائة
قال بعضھم وقد اشرف علی التسعین ظنا ودفن عند شیخہ القاضی الحسین
المذکور وھو من اکابر اصحاب الوجوہ فی مذھبنا (ای مذھب الشافعی ۱۲)۔ ورأی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی النوم فقال لہ احیاک اللہ کما احییت سنتی انتہی وتفسیرہ
متوسط نقل فیہ عن مفسری الصحابة والتابعین ومن بعدھم واورد فیہ

عـــہ الفراء نسبة الی عمل الفراء وبیعھا ۱۲ ابن خلکان

[1] البغوی بفتح الباء وفتح الغین المعجمة ۱۲ اکمال۔ منسوب الی البغشور قریة بین ھراة ومرو والاغلب فی النسبة الی المرکب الامتزاجی النسبة الی الجزء الثانی وقد ینسب الی الجزء الاول ایضا نحو معدی فی معدیکرب وبعلی فی بعلبک والبغوی من ھذا القبیل وقد یقال لتلک القریة بغ علی

الاحاديث باسانيدها وهو جامع للتفاسير السلفية واختصره الشيخ تاج الدين ابو نصر عبد الوهاب بن محمد الحسيني المتوفى سنة ٨٧٥ه ومن تصانيفه مصابيح السنة وسيأتي

تفسير لباب التاويل في معاني التنزيل للامام ناصر الشريعة ومحي السنة علاء الدين علي بن محمد بن ابراهيم البغدادي المعروف بالخازن

- اوله الحمد لله الذي خلق الاشياء فقدرها تقديرا الخ اروية عن العلامة الحبيب الحبشي عن الشريف محمد بن ناصر عن الشيخ عابد السندي عن الشيخ حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المكرمة عن الشيخ محمد بن طيب المغربي عن الشيخ حسن العجيمي قال اخبرني به النور علي بن محمد الاجهوري عن الشيخ عمر بن الجائي عن الحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن ابي بكر السيوطي عن مسند الدنيا محمد بن مقبل الحلبي اجازة عن محمد بن علي الحراوي عن الحافظ عبد المؤمن بن خلف الدمياطي عن مؤلفه الامام علاء الدين علي بن محمد الخازن - تنبيه الخازن هو الامام حجة الاسلام قدوة الامة وعلم الائمة ناصر الملة

سنه ٥ دیہائر تصانیفہ ایضا ١٢ اعملہ

الدين محي سنة سيد المرسلين علاؤ الدين علي بن محمد بن ابراهيم المعروف بالخازن البغدادي الصوفي ـ وتفسيره قد بلغ مدى صيته جميع الاماكن كثير التداول قريب التناول لاحكام مبانيه وسرعة ادراك معانيه مع كونه محلى بالاحاديث النبويه مطرزا بالاحكام الشرعيه ـ انتخبه من تفسير البغوي الشهير وزاد فوائد لخصها من كتب التفاسير فصار تفسيرا نفيسا كثير الفوائد جميل العوائد جديرا بان تشد اليه الرحال ـ ويتسابق في تحصيله جلة الرجال ـ قال في كشف الظنون فرغ من تاليفه يوم الاربعاء العاشر من رمضان سنة ۷۲۵ خمس وعشرين وسبعمائة ـ

تفسير مدارك التنزيل وحقائق التأويل للعلامة ابي البركات عبد الله بن احمد بن محمود النسفي[ه]

اوله الحمد لله المنزه بذاته عن اشارة الاوهام الخ اروية عن العلامة الشيخ عبد الحق وعن العلامة الشيخ محمد حسب الله كلاهما عن الشيخ عبد الغني الدهلوي المدني عن الشيخ عابد السندي ح واروية عن العلامة الشيخ

ه وسائر تصانيفه ايضا اروبها بالسند الآتي ۱۲ عبد

عبد الجليل برادہ عن عابد السندی بالاجازۃ العامۃ عن الشیخ محمد طاہر سنبل عن الشیخ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ احمد بن محمد العجل عن الامام یحیی ابن مکرم الطبری عن الحافظ عز الدین بن فہد عن والدہ نجم الدین عمر بن فہد عن القاضی جمال الدین محمد بن علی بن احمد العقیلی النویری عن الصغانی محمد ابن محمد بن سعید المکی العمری الحنفی اذنا عن قوام الدین مسعود ابن برہان الدین ابراہیم بن محمد بن یعقوب الکرمانی عن مؤلفہ العلامۃ النسفی تنبیہ فی الفوائد البہیۃ للعلامۃ عبد الحی اللکنوی النسفی نسبۃ الی نَسَف بفتحتین من بلاد السغد فیما وراء النہر وقیل بکسر السین وفی النسبۃ تفتح انتہی وقال العلامۃ البدیری فی ثبتہ ہو الامام حافظ الدین ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی (الحنفی) صاحب التصانیف المفیدۃ فی الفقہ والاصول لہ الملتقی فی شرح المنظومۃ ولہ شرح النافع سماہ بالمنافع ولہ الوافی وشرحہ الکافی ومختصر کنز الدقائق ولہ المنار فی اصول الفقہ ولہ المنار ایضا فی اصول الدین ولہ العمدۃ فی الاعتقاد و

شرحها الاعتماد وقال صاحب الكشف فی بیان تفسیرہ وھو کتاب وسیط فی التأویلات جامع لوجوہ الاعراب والقرآت متضمن لدقائق علم البدیع والاشارات موشح باقاویل اهل السنة والجماعة خال عن اباطیل اهل البدع والضلالة لیس بطویل ممل ولا قصیر مخل بل لطیف العبارۃ وبلیغ المحاورۃ یرد فیه علی اهل الاعتزال باقصر عبارۃ ومثال۔ توفی رحمه الله تعالی سنة احدی وسبعمائة وقیل عشرۃ وسبعمائة والله تعالی اعلم انتهی بتغییر یسیر اقول ولشیخنا المحقق عبد الحق النقشبندی حاشیة علی المدارک فی اربع مجلدات سماها الاکلیل علی مدارک التنزیل۔

تفسیر الجلالین للامام جلال الدین المحلی والامام جلال الدین السیوطی۔ والدر المنثور والاتقان فی علوم القرآن للحافظ السیوطی رحمهما الله تعالی۔

وبالسند الی الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی سماعا بقراءۃ شیخه ابی مهدی عیسی بن محمد الثعالبی الجعفری المغربی من اول سورۃ البقرۃ الی المفلحون من تفسیر الجلال السیوطی وتفسیر الفاتحة من تفسیر الجلال المحلی و

ـــــــــــــــــــ

ـــہ وکذا سائر تصانیفهما ۱۲ عبد

الاجازة بسائره وبالدر المنثور وبالاتقان عن ابي النجا سالم بن محمد السنهوري
عن الشمس محمد بن عبد الرحمن العلقمي عن الحافظ السيوطي عن شيخه الجلال
ابي عبد الله محمد بن احمد المحلي في تفسيره وعن الحافظ السيوطي في تكملته
وفي الدر المنثور وفي الاتقان - **تنبيه** الجلالين من اول سورة
الكهف الى آخر القرآن مع سورة الفاتحة تاليف الامام جلال الدين
محمد بن احمد المحلي الشافعي المتوفى سنة ٨٦٤ه اربع وستين وثمانمائة
وقد شرع في تكملته الامام جلال الدين عبد الرحمن بن بكر السيوطي المتوفى
سنة ٩١١ه بعد وفات الامام المحلي بست سنة في يوم الاربعاء مستهل
رمضان من سنة ٨٧٠ه سبعين وثمانمائة وفرغ من تاليفه يوم الاحد عاشر
شوال من السنة المذكورة في مدة قدر ميعاد الكليم على نبينا وعليه
الصلوة والسلام وفرغ من تبييضه يوم الاربعاء سادس صفر سنة
احدى وسبعين وثمانمائة وهذا التفسير كثير المعنى ولب لباب
التفاسير مع صغر حجمه غاية اختصاره وشهرة هذا التفسير المبارك
وقبوله عند عامة المسلمين مستغن عن بيان فضائله وشرح فواضله
ولا يخفى ان هذين الشيخين لم يتكلما على التسمية وتكلم عليها بكلام

اقل بعض علماء زبيد[1] فائدة المحلى نسبته الى محلة كبيرة التى تكون من بلاد
مصرية والسُيوط بضم السين وأُسيوط مضموم الهمزة بلدة بالصعيد كذا
فى القاموس فائدة اخرى وعلى هذا التفسير حواشى كثيرة منها
حاشية الشيخ شمس الدين محمد بن علقمى المسماة بقبس النيرين اولها
احمدك اللهم حمدا لا انقطاع فرغ منها فى الجمادى الاولى سنة ۹۵۲ ومنها
حاشية الشيخ نور الدين على بن سلطان محمد القارى نزيل مكة المكرمة
المتوفى بها سنة عشر والف وهذه الحاشية مفيدة جدا اولها
الحمد لله ذى الجلال والجمال والكمال فرغ منها فى اواخر ذى الحجة سنة و
منها حاشية الشيخ سليمان الجمل المسماة بالفتوحات الالهية بتوضيح
تفسير الجلالين للدقائق الخفية فى اربع مجلدات فرغ من كتابتها فى المجلد
الاول سنة ۱۱۹۶ اوله الحمد لله على افضاله وهذه الحاشية احسن حواشى
الجلالين وغير ذلك والله اعلم فائدة اخرى الدر المنثور فى التفسير
بالماثور فى ثمانى مجلدات للامام السيوطى اوله الحمد لله الذى احيا
بمن شاء مآثر الآثار بعد الدثور لخصه من ترجمان القرآن له لسهول

[1] قال بعض علماء اليمن عددت حروف القرآن وتفسير الجلالين فوجدتهما متساويين الى سورة المزمل ومن سورة المدثر التفسير زائد على القرآن فعلى هذا يجوز حمله بغير الوضوء انتهى ۱۲ كشف الظنون

التحصیل منہ فوقع جامعا للفوائد الفرائد الا انہ یحتاج الی التنقیح۔

فائدۃ اخری الاتقان مجلد ولہ الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب الخ

وھو اشبہ اثارہ وافیدھا۔ **تنبیہ** الامام السیوطی ھو مجدد المائۃ التاسعۃ

خاتم الحفاظ جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن کمال الدین الاسیوطی

الشافعی المتوفی سنہ ٩١١ احدی عشرۃ وتسعمائۃ۔ صاحب التصانیف

التی سارت بھا الرکبان وانتفع بھا الانس والجان وقد زادت علی

خمس مائۃ[1] انتھی کذا فی التعلیقات السنیہ۔ وفی النافع الکبیر ولد

السیوطی سنہ ٨٤٩ تسع واربعین وثمانمائۃ اھ

تفسیر شیخ الاسلام المحقق ابی السعود المسمی بارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم فی تفسیر القرآن العظیم علی مذھب النعمان

۔ اولہ سبحان من ارسل رسولہ بالھدی

ودین الحق الخ ارویہ بالاجازۃ العامۃ عن العلامۃ الشیخ یوسف

ابن اسمعیل بن یوسف بن اسمعیل بن محمد ناصر الدین النبھانی عن[2]

---

[1] کذا سائر تصانیفہ ١٢ عبد

السید محمد ابی الخیر عابدین عن[۳] ابن عمہ العلامۃ السید محمد علاء الدین

ح وارویہ ایضا عن[۱] العلامۃ اسعد بن احمد الدھان عن[۲] العلامۃ حسین

الجسر الطرابلسی عن[۳] العلامۃ السید محمد علاء الدین عن[۴] والدہ السید

محمد امین الشہیر بابن عابدین ح وارویہ عالیا عن[۱] العلامۃ عبد الستار

الصدیقی عن[۲] الشیخ ادریس بن محمد المکی المتوفی سنۃ ۱۳۰۰ عن[۳] العلامۃ

ابن عابدین عن[۴] السید محمد شاکر عن[۵] الامام المحقق علی افندی الداغستانی

عن[۶] الشیخ محمود الانطاکی عن[۷] الشیخ محمد الکاملی عن[۸] الشیخ عبد القادر

الصفوری القرضی عن[۹] القاضی عبد الرحیم الشعراوی عن مؤلفہ المولی المحقق

ابی السعود الرومی **تنبیہ** ابو السعود ھو شیخ الاسلام مفتی

الانام ابو السعود بن محمد العمادی۔ قد اشتہر مدی صیت تفسیرہ

فی الآفاق وانتشر نسخہ فی الاقطار۔ ولما ارسلہ مع ابنہ الی

السلطان سلیمان خان فاستقبلہ الی باب محلہ وزاد فی وظیفتہ

واضعف فی تشریفاتہ فلما وقع ھذا التفسیر لطیفا فأنعا علی امثالہ

فسمی مؤلفہ بخطیب المفسرین توفی رحمہ اللہ تعالی سنۃ ۹۸۲ اثنتین و

ثمانین وتسع مائۃ۔

تفسير العلامة الشمس محمد الخطيب الشربيني المسمى بالسراج المنير في الاعانة على معرفة بعض معاني كلام ربنا الحكيم الخبير

اوله الحمد لله الملك السلام المهيمن العلام الخ ارويه بالسند الذي مر في تفسير البغوي الى الصفي القشاشي عن ابي المواهب احمد بن زين الدين الخطيب عن مؤلفه العلامة الشيخ شمس الدين محمد بن احمد الخطيب الشربيني الشافعي تنبيه الشربيني هو الامام الخطيب محمد الشربيني الشافعي اخذ في تفسيره عن الرازي وابن عادل وغيرهما ذكر فيه انه قال لي شخص من اصحابي رأيت في منامي اما النبي صلى الله عليه وسلم او الشافعي يقول لي قل لفلان يعمل تفسيرا على القرآن ثم سألني بعد ذلك جماعة من اصحابي المخلصين ان اجعل لهم تفسيرا وسطا بين الطويل الممل والقصير المخل فاجبتهم الى ذلك انتهى ملخصا توفي سنه ۹۷۷ رحمه الله تعالى فرغ من تاليفه كما ذكر في تفسيره يوم الاثنين المبارك ثالث عشر صفر الخير من شهور سنه ۹۶۸ ثمان وستين وتسعمائة

ـــه وغير ذلك من تصانيفه اروى بالسند المذكور في المتن ۱۲ عبد

١٣ـــــ

تفسیر ابن عطیة المسمی بمحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز

ارویه عن الشیخ حسب الله عن عبد الغنی الدمیاطی عن العلامة الامیر الکبیر من طریق ابن ابی الاحوص عن ابن الاحوص عن ابن عبد الرزاق عن ابی حکم عن مؤلفه القاضی ابی محمد عبد الله بن عبد الحق بن ابی بکر بن غالب ابن عطیة الغرناطی المتوفی سنہ ۵۴۶ھ **تنبیہ** قال صاحب الکشف قد اثنی علیه ابو حیان وقال هو اجل ما صنف فی علم التفسیر وافضل من تعرض للتنقیح والتحریر وقیل کتاب ابن عطیة اقل واجمع واخلص وکتاب الزمخشری الخص واغوص انتهی

١٤ـــــ

تفسیر الثعلبی المسمی بالکشف والبیان فی تفسیر القرآن

للامام ابی اسحاق محمد (بن احمد) النیسابوری الثعلبی ویقال الثعالبی

وهو لقب ولیس بنسب۔ اوله بحمد الله یفتتح الکلام وبتوفیقه یستنجح المطلب والمرام الخ ارویه وسائر مولفاته بالسند المذکور آنفا الی الامیر الکبیر من طریق ابن البخاری عن منصور بن عبد المنعم وعبد الله بن عمر الصفار والمؤید بن محمد الطوسی کلهم عن ابی محمد العباس ابن محمد بن ابی منصور الطوسی عن ابی سعید محمد ابن سعید

ابن محمد عن مؤلفها ابی اسحاق الثعلبی رحمہ اللہ تعالی تنبیہ ہو ابو اسحاق

احمد بن ابراہیم الثعلبی المتوفی سنہ ٤٢٧ سبع وعشرین واربعمائۃ

تفسیر الواحدی ثلثۃ البسیط والوسیط والوجیز وتسمی ہذہ الثلاثۃ الحاوی لجمیع المعانی للامام ابی الحسن الواحدی۔

ارویہا وسائر مصنفاتہ بالسند المذکور من طریق الحاتمی عن عبد اللہ

ابن عمر الصفار عن عبد اللہ بن الحواری عن مؤلفہا ابی الحسن الواحدی

تنبیہ الواحدی ہو ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری المتوفی

سنہ ٤٦٨ ثمان وستین واربعمائۃ انتہی کشف الظنون۔

تفاسیر ابی حیان الثلاث البحر والنہر والساقیۃ وسائر مصنفاتہ

بالسند المتقدم الی الامیر الکبیر من طریق صاحب المنح عن التنوخی عن اثیر الدین

ابی حیان محمد بن یوسف النفری الغرناطی نزیل مصر تنبیہ ہو الشیخ اثیر الدین

ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی المتوفی سنہ ٧٤٥ خمس واربعین و

سبعمائۃ۔ والبحر المحیط کتاب عظیم فی مجلدات ثم اختصرہ فی مجلدین و

سماہ النہر الماد من البحر ومختصر تلمیذہ الشیخ تاج الدین احمد بن

عبد القادر بن مکتوم المتوفی سنہ ٧٤٧ سبع واربعین وسبعمائۃ سماہ الدر اللقیط

اقتصر فيه على مباحثه مع ابن عطية والزمخشري ورده عليهما او
وضع ش علامة للزمخشري وع لابن عطية وح لابي حيان اوله
الحمد لله الذى انزل القران وجعله حجة الخ

١٩ **تفسير الماوردي وسائر مصنفاته** بالسند المتقدم الى الامير الكبير
من طريق الخشوعي عن ابي محمد الجزيري عن علي بن محمد بن نوح عن
ابي الحسن علي بن محمد بن حبيب الماوردي المتوفى سنة ٤٥٠

٢٠ **حقائق التفسير للسلمي وسائر مصنفاته** بالسند المتقدم
الى الامير الكبير من طريق الحاتمي عن السلفي عن محمد بن مصباح البيهقي
عن ابي عبد الرحمن محمد بن الحسين السلمي المتولد سنة ٣٣٠ المتوفى سنة ٤١٢

٢١ **تفسير ياقوت التاويل في تفسير التنزيل للامام الغزالي رح**
ارويه عن[١] الحبيب حسين الحبشي عن[٢] والده محمد الحبشي عن[٣] محمد صالح
الرئيس المكي عن[٤] ابن عبد البر الونائي عن[٥] الشهاب احمد جمعة البجيرمي عن[٦]
المعمر احمد ابن رمضان بن عزام الشافعي الازهري عن[٧] البابلي عن[٨] سليمان
ابن عبد الدائم عن[٩] النجم محمد بن احمد عن[١٠] الامين محمد بن احمد
ابن عيسى بن البخاري عن[١١] الشيخ جلال الدين بن الملقن عن[١٢]

الی اسحٰق ابراهیم بن احمد التنوخی عن[۱۴] سلیمان بن حمزہ عن[۱۴] عمر بن مکرم الدینوری
عن عبد[۱۵] الخالق بن احمد ابن عبد القادر بن یوسف عن الامام حجۃ
الاسلام محمد بن محمد الغزالی تنبیہ ھو ابو حامد محمد بن محمد الامام
حجۃ الاسلام الغزالی الطوسی مجدد المائۃ الخامسۃ صاحب التصانیف
الکثیرۃ المفیدۃ فی جمیع الفنون وھذا التفسیر کبیر فی اربعین مجلدا توفی
رحمہ اللہ تعالی سنہ ۵۰۵ خمس خمسمائۃ

تفسیر[۲۲] ابن حبان وسائر تصانیفہ عن[۱] مولانا الحبیب المذکور انفا
عن[۲] والدہ عن[۳] عمر العطار عن[۴] محمد الکزبری عن[۵] علی الکزبری عن[۶] الملا
الیاس الکورانی عن[۷] الملا ابراهیم الکورانی عن[۸] النور علی بن مطیر الیمنی
عن[۹] الشهاب احمد بن محمد الهیتمی المعروف بابن حجر انا[۱۰] عالیا محمد ابن
مقبل عن[۱۱] الصلاح بن ابی عمر عن[۱۲] ابی الفضل بن عساکر انا[۱۳] ابو روح عبد العزیز
ابن محمد الهروی انا[۱۴] تمیم بن ابی سعید الجرجانی انا[۱۵] ابو الحسن محمد بن
احمد بن هارون الزوزنی انا حاتم بن حبان بہ وبتصانیفہ تنبیہ
ابن حبان ھو ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی البستی[۵] الشافعی المعروف
بابی الشیخ الحافظ الفقیہ الواعظ القاضی قال الحاکم کان من اوعیۃ العلم

۵ بست بلد من بلاد سیستان ۱۲ بستان المحدثین

فی الفقہ واللغۃ والحدیث والوعظ المتوفی سنۃ ۳۵۴ھ اربع وخمسین وثلثمائۃ

تفسیر ابن عربی وسائر تصانیفہ بالسند المتقدم الی العطار عن محمد طاہر سنبل عن خالہ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن حسن العجیمی عن صفی الدین احمد القشاشی عن احمد بن علی الشناوی عن والدہ علی الشناوی عن عبد الوہاب الشعرانی عن شیخ الاسلام زکریا عن ابی الفتح محمد المراغی عن القطب اسماعیل بن ابراہیم الجبرتی عن المعمر ابی الحسن علی الوانی اجازۃ عن الشیخ الاکبر محی الدین محمد بن عربی الحاتمی قدس سرہ العزیز تنبیہ ہو محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الحاتمی الطائی الاندلسی المتوفی سنۃ ۶۳۸ وقیل سنۃ ۶۲۸ من ولد عبد اللہ ابن حاتم اخی عدی بن حاتم یکنی ابا بکر ویلقب بمحی الدین ویعرف بالحاتمی وبابن عربی بدون الف ولام حیثما اصطلح علیہ اہل المشرق فرقا بینہ وبین القاضی ابی بکر بن العربی وکان بالمغرب یعرف بابن العربی بالالف واللام۔ صنف تفسیرا کبیرا علی طریقۃ اہل التصوف فی مجلدات قیل انہ فی ستین سفرا وہو الی سورۃ الکہف ولہ تفسیر صغیر فی ثمانیۃ اسفار علی طریقۃ المفسرین۔

تفسیر الغزی ارویہ اجازۃ عن السید محمد علی بن طاہر الوتری و مشافہۃ عن الشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ المکی وعن الشیخ عبد الجلیل المدنی کلھم عن احمد منۃ اللہ عن احمد بن عبید العطار عن محدث الشام اسماعیل العجلونی عن محمد نجم الدین عن محمد بدر الدین ابن محمد رضی الدین الغزی العامری الشافعی المتوفی سنہ ۹۶۰ ستین وتسعمائۃ قال صاحب الکشف وھو تفسیر منظوم۔ وانکر کثیر من العلماء علیہ نظمہ لانہ یؤدی الی اخراج القرآن العظیم من نظمہ الشریف لادخالہ فی الوزن ما لم یکن من النظم الشریف ذکرہ القطب المکی فی رحلتہ۔

قلت قال الجنینی فی دستور الاعلام۔ لہ ثلاثۃ تفاسیر المنثور والمنظومان الکبیر فی مائۃ الف بیت وثمانین الف بیت انتھی بقدر الضرورۃ۔ کذا فی کشف الظنون۔

تفسیر علی القاری۔ ارویہ عالیا عن الشیخ عبد الستار المکی عن الملا السویدی عن السید مرتضی الزبیدی عن المسند محمد بن علاء الدین المزجاجی عن الشیخ العجیمی عن الشیخ محمد حسین

الخانی النقشبندی عن الشیخ المحدث عبد الحق الدهلوی
عن المؤلف تنبیه القاری هو علی بن سلطان الهروی نزیل مکة
المکرمة المعروف بالقاری الحنفی احد صدور العلم فرد عصره
الباهر السمت فی التحقیق ولد بهراة ورحل الی مکة واخذ عن
ابی الحسن البکری واحمد بن حجر المکی وعبد الله السندی
وقطب الدین المکی واشتهر ذکره وطار صیته والف التألیف
المفیدة وسیاتی ذکرها وکانت وفاته بمکة فی شوال سنة
اربع عشرة والف ام کذا فی التعلیقات السنیه قلت وقد
زرت قبره الشریف فی المعلی بمکة المکرمة۔

قد ذکرنا الی هنا اتصال سندنا ببعض الکتب من کتب التفسیر
وبقیت منها کثیرة لا تعد ولا تحصی کما قال العلامة
الزمخشری۔ ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد۔ وذلک
فی زمنه فما بالک الی امتداد زماننا هذا۔ فاقتصرنا علی
الکتب المشهورة منها ولیقاس غیرها علیها۔ وقد

اوردت كثيرا منها فى تاليفى المستقل المسمى ببستان المفسرين - والآن نشرع فى ذكر سندنا فى بعض كتب الحديث المتداولة بين العلماء الكرام - وعلم الحديث وهو المقصود بالذات من ذكر الاسانيد - اعتنى به المحصلون وفاز بالشرف المحدثون فقد اخذناه عن ائمة اعلام واجلة عظام -

واما صحيح البخاري الامام الحجة محمد بن اسمعيل - اروية عن العلامة الامام الفهامة الهمام الحبيب حسين بن محمد بن حسين بن عبد الله الحبشى عن والده عن علامة اليمن القطب العارف وجيه الاسلام ابى زيد السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى الاهدل عن السيد احمد ابن محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى عمر مقبول الاهدل عن السيد ابى بكر بن على البطاح الاهدل عن عمه السيد يوسف ابن محمد البطاح الاهدل عن الحافظ الديبع مؤلف تيسير الوصول الى جامع الاصول عن الحافظ السخاوى عن الحافظ ابى الفضل احمد ابن حجر العسقلانى ح ويروي السيد عبد الرحمن الاهدل اجازة

مکاتبۃ عن العلامۃ الاکبر امام اللغۃ والحدیث ابی الفیض السید محمد مرتضی بن محمد الحسینی نزیل مصر اجازۃ عن الشہاب احمد بن رمضان ابن عزام الزعبلی الشہیر بالسابق عن الحافظ شمس الدین البابلی عن المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن کل من المسندین یوسف بن زکریا ویوسف ابن عبد اللہ الارمیونی کلاھما عن الحافظ محمد عبد الرحمن السخاوی عن الحافظ ابن حجر العسقلانی عن ابراھیم بن احمد التنوخی عن ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار عن السراج حسین بن المبارک الزبیدی عن الشیخ ابی الوقت عبد الاول بن عیسی بن شعیب السجزی الھروی عن الشیخ ابی الحسن عبد الرحمن بن مطفر المظفر الداؤدی عن ابی محمد عبد اللہ بن احمد السرخسی عن ابی عبد اللہ محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربری عن مؤلفہ امیر المؤمنین فی الحدیث ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراھیم بن المغیرۃ ابن بردزبۃ[1] البخاری الجعفی رضی اللہ تعالی عنہ ونفعنا بہ امین ح واروبہ اعلی من ھذا

[1] بَرْدِزْبہ بموحدۃ مفتوحۃ فراء ساکنۃ فدال مہملۃ مکسورۃ فزای الساکنۃ فموحدۃ مفتوحۃ فہاء تانیث علی ما ھو المشہور فی ضبطہ وھی لفظۃ بخاریۃ معناھا الزراع کذا ای ثبت العلامۃ ابن عابدین ومسانید ابن حجر الھیتمی ۱۲ عبد الھادی غفرلہ

(کاتب الحروف محمد فیاض خان غفرلہ)

عن العلامة المحقق الشيخ محمد بن سليمان حسب الله وعن العلامة النبيل الشيخ محمد عبد الجليل برّادہ کلاهما عن الشیخ احمد منة الله والشيخ عبد الغنى الدمیاطی وهما عن العلامة محمد بن محمد بن احمد بن عبد القادر الامير الكبير عن ابی الحسن علی بن محمد السقاط عن الشیخ عبد الله بن سالم البصری عن الشيخ محمد بن سليمان المغربی عن السراج عمر الاجهوری عن زکریا الانصاری عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامی عن احمد بن ابی طالب الحجار الی آخر السند المتقدم واعلی اسانیدی فی صحیح البخاری ما ارویه من طریق الختلانی وهو اعلی سند یوجد فی الدنیا کما قاله الاشیاخ ح فارویه عن العلامة الفقیه شیخ الخطباء بالمسجد الحرام ابی الخیر احمد بن عبد الله میرداد وعن العلامة الجلیل محمد سعید بن عبد الله الادیب القعقاعی کلاهما عن القدوة مولانا السید عبد الله بن محمد کوجک المکی عن الامام ذی المعارف والاسرار عمر بن عبد الكريم العطار وهو یرویه عن الشیخ صالح الفُلّانی وهو عن

الختلانی نسبة الی الختل بضم الخاء المعجمة وتشدید الفوقیة المفتوحة بعدها لام شعب من الترک کذا ضبطه ابن خلدون ١٢ احسن الوفا لمشیخنا العلامة الشیخ فالح المدنی

عبد الهادی غفر له

الشيخ محمد بن سِنَّة باجازته من المعمر الشيخ ابی الوفا احمد بن محمد بن العجل
عن القطب الشيخ محمد النهروالی[٥] عن والده احمد النهروالی ح وارويه
بسنده علی من هذا بدرجة عن مولانا الشيخ عبد الجليل بَرّاده المدنی
المذکور وهو يرويه عن المعمر مفتی المدينة المنورة السيد اسمعيل
البرزنجی الشافعی عن الشيخ صالح الفلانی عن الشيخ محمد بن سِنَّة
الفلانی عن الشيخ ابی الوفاء احمد بن محمد بن العجل عن العلامة القطب
النهروالی عن والده عن الحافظ نور الدين ابی الفتوح احمد بن عبد الله
ابن ابی الفتوح الطاوسی عن المعمر بابا يوسف[٥٢] الهروی عن محمد بن شاذ
بخت الفارسی الفرغانی بسماعه لجميعه علی الشيخ احد الابدال بسمرقند
ابی لقمان يحيی بن عمار ابن مقبل بن شاهان الخُتّلانی المعمر مائة و
ثلاثا واربعين سنة وقد سمعه جميعه عن محمد بن يوسف الفربری بسماعه
عن مؤلفه امير المؤمنين فی الحديث فی القديم والحديث ابی عبد الله
محمد بن اسمعيل البخاری رضی الله عنه وعنهم اجمعين - قال الشيخ
صالح الفُلّانی فی قطف الثمر وقد ذکر لبعض اهل الفهارس هو الشيخ عبد الخالق

[٥] النهروالی نسبة الی نهروالة بلدة من توابع گجرات الهند کذا فی حاشية ثبت العلامة
ابن عابدين الشامی ١٢ عبد الهادی غفر له -

[٥٢] بابا يوسف المشهور بسه صد ساله وهو فارسی ومعناه المعمر ثلثمائة سنة ١٢ ابو عبد الله غفر

ابن علی المزجاجی انہ صح ان الشیخ قطب الدین محمد النہروالی روی
صحیح البخاری عن الحافظ نور الدین ابی الفتوح الطاوسی بلا واسطۃ
والدہ انتہی واللہ تعالیٰ اعلم واذا ثبت ھذا فبطوا اسنادی بدرجۃ
فبینی وبین البخاری احد عشر[1] واعلی اسانید البخاری فی الثلاثیات
ثلثۃ واطولہا تسعۃ فتکون جملۃ الوسائط بینی وبین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی الثلاثیات[2] خمسۃ عشر وھذا عال جدًا واعلی اسانید
الشیخ محمد شاکر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری شیخ العلامۃ ابن
عابدین صاحب رد المحتار المتوفی سنۃ ۱۲۲۲ اثنتین وعشرین ومائتین
والف ان یکون بینہ وبین البخاری عشرۃ فکانی اخذتہ عنہ والحمد للہ
رب العلمین علی ھذہ النعمۃ العظیمۃ بحیث یحصل بالسند العالی
القرب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعرف ذلک واحرص
علیہ فان العلو فی الاسناد امر محبوب عند المحدثین

قال شیخ مشائخنا الامیر الکبیر فی ثبتہ الشہیر ما نصہ قال فی
المنح البادیۃ فی الاسانید العالیۃ لسیدی محمد الفاسی شیخ ابن الحاج

---

[2] وھی اثنان وعشرون حدیثا ۱۲

لذی هو شیخ شیخنا السقاط نقلا عن جده ابی البرکات ان روایة ابن سعادة افضل من الروایات التی عندا بن حجر ان ابن حجر لم یعثر علیها وهی المعتمدة عندنا بالمغرب وهی مسلسلة بالمالکیة انتهی

طریق ابن سعادة فی روایة البخاری

فاقول ارویه من طریق ابن سعادة عن[1] شیخنا عبد الجلیل برّاده المدنی عن[2] منة الله الازهری المالکی عن[3] الامیر الکبیر عن[4] نور الدین ابی الحسن علی ابن محمد العوفی السقاط المالکی عن[5] احمد بن الحاج عن[6] ابی البرکات لعبد القادر[7] الفاسی عن[8] والده علی عن والده الامام یوسف بن محمد الفاسی وعن شیخ الجماعة احمد بن علی المنجور وعن الامام محمد بن قاسم الغرناطی الشهیر بالقصار کلهم عن[9] ابی عبد الله محمد بن عبد الرحمن الیستیتنی عن[10] سیدی زروق وعن ابن غازی وهما عن[11] عبد الله القوری عن[12] ابی عبد الله محمد القسانی المکناسی عن[13] القاضی احمد بن محمد بن الغماز الخزرجی عن[14] الرضی الطبری عن[15] ابن خیره عن[16] عبد العزیز ابن سعادة عن[17] ابی عبد الله بن سعادة عن[18] ابی علی الصدفی عن[19] الامام الباجی عن[20] ابی ذر الهروی عن شیوخه الثلاثة ابی محمد[21] عبد الله بن حمویه الحموی السرخسی وابی اسحق ابراهیم بن احمد بن ابراهیم

ابن داؤد البلخي المستملي وابي الهيثم محمد بن المكي بن زراع كغراب
المروزي الكُشميهني واخذ الثلاثة عن الامام ابي عبد الله
محمد بن يوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربري عن جامعه وعدد
احاديثه سبعة آلاف ومائتان وخمسة وسبعون بالاحاديث
المكررة وقيل انها باسقاط المكررة اربعة آلاف حديث تنبيه
قال ابن حجر في مسانيده البخاري هو ابو عبد الله محمد بن اسمعيل بن
ابراهيم بن المُغيرة بضم فكسر ابن بَرْدِزبه بموحدة مفتوحة فراء ساكنة
فمهملة مكسورة فزاي ساكنة فموحدة مفتوحة على المشهور
وهو بالفارسية الزراع الجعفي مولاهم البخاري مولى اسلام
على مذهب من يرى ان من اسلم على يد شخص كان ولاؤه له وذلك
لان جده المغيرة كان مجوسيا ثم اسلم على يد اليمان الجعفي والي
بخاري نسبته الجعفي ابن سعد العشيرة الى قبيلة من اليمن من
مدحج ووهم من قال انه اسم لبلد وجده ابراهيم قال الحافظ
ابن حجر لم اقف على شيئ من اخباره وابوه اسمعيل كان من العلماء
العاملين وروى عن حماد بن زيد ومالك وصحب ابن المبارك

ماتبه اخذ ای

وروى عنه العراقيون قال لا اعلم فى جميع مالى درهما من شبهة
توفى ابو البخارى صغيرا فنشأ فى حجر الدته ثم عمى فرأت ابراهيم الخليل
على نبينا وعليه افضل السلام والمرسلين اجمعين قائلا لها قد رد الله
على ابنك بصره بكثرة دعائك له فاصبح وقد رد الله عليه بصره وكانت
نشأته وتربيته فى حجر العلم مرتضعا ثدى الفضل ثم الهم طلب
الحديث وله نحو عشر سنين لعله وعبر من المكتب ولما بلغ
احدى عشر سنة رد على بعض مشائخه غلطا وقع له فى سنده
حتى اصلح كتابه من حفظ البخارى ولما بلغ ست عشرة سنة
حفظ كثيرا من كتب الحديث وفى ثمانى عشرة صنف التاريخ
الكبير وغيره عند قبر النبى صلى الله عليه وسلم فى الليالى المقمرة
وكتبوا عنه الحديث ثم رحل واتسع فى الرحلة فاجتمع باكثر
مشائخ الحديث لعد ان سمع الكثير ببلدة بخارى اعظم مدن
ما وراء النهر قال النووى والتاج السبكى وغيرهما ذكره ابو عاصم
العبادى فى طبقات اصحابنا الشافعيين انتهى وسأله اهل بلخ
فى الاملاء عليهم فاملاء عليهم الف حديث عن الف شيخ و

كان مسلم بن الحجاج يقول له دعني اقبل رجليك يا استاذ الاستاذين وسيد المحدثين وكان بسمرقند اربعمائة محدث اجتمعوا سبعة ايام لمغالطته فخلطوا الاسانيد بعضها فى بعض وعرضوها عليه فما استطاعوا مع ذلك ان يغلطوه فى لفظة لا فى اسناد ولا فى متن ولما قدم بغداد فعلوا معه نظير ذلك فعمدوا الى مائة حديث قلبوا متونها واسانيدها ودفعوا لكل واحد عشرة ليلقيها عليه فى مجلسه الخاص بالناس امتحانا فقام احدهم وسأله عن حديث تلك العشرة فقال له لا اعرفه فقام اخر فسأله عن الثانى فقال لا اعرفه ولا زالوا وزال كذلك الى ان فرغت المائة ثم التفت الى الاول فقال اما صواب حديثك فهو كذا وكذا والى الثانى وقال ذلك هكذا الى ان اتى على المائة فبهر الناس واذعنوا له ولما قدم البصرة نادى مناد يعلمهم بقدومه فاحدقوا به وسألوه ان يعقد لهم مجلس الاملاء فاجابهم فنادى المنادى يعلمهم بانه اجابهم فلما كان الغد اجتمع الوف من المحدثين والفقهاء فاول ما جلس قال يا اهل البصرة انا شاب وقد سألتمونى ان احدثكم وسأحدثكم احاديث عن اهل بلدكم

تستفیدون منها یعنی لیست عندکم واملی علیهم من احادیث اهل
بلدهم ما لیس عندهم حتی بهرهم - وروی عنه الصحیح تسعون
الف رجل وکان ورده ختمة کل یوم وثلثها سحر کل لیلة
وصحیحه اصح الکتب بعد القرآن وقال اخرجته من زهاء ستمائة
الف حدیث والفته بمکة فی ست عشرة سنة وللائمة علیه من الثناء
ما یضیق عنه هذا المحل ومنه ما صح عن احمد بن حنبل ما اخرجت
خراسان مثله وقال غیر واحد هو فقیه هذه الامة وجمع رضی الله
عنه من الحیاء والسخاء لاسیما للطلبة والشجاعة والورع
والزهد ما لم یجمعه غیره وورث من ابیه مالا کثیرا فتصدق
به لافراطه فی الکرم واعطی فی بضاعة خمسة آلاف درهم فاخر
فاعطی عشرة آلاف ثم باعها للاول وقال کنت ملت الی بیعه
فلم اغیر نیتی وامتحن رحمه الله تعالی بمحن کثیرة حسدا جماعة
من اهل عصره له ومن جملتها الواقعة المشهورة لمحمد بن یحیی
الذهلی معه وحاصلها ان اهل بخاری سمعوا بقدومه الیهم من
نیسابور فقال لهم رئیسهم علما وغیره محمد الملک کورانی مستقبل

فمن اراد فليستقبله فاستقبله هو وعامة علمائها ثم قال الذهلى لاصحابه لاتسألوه عن شيئ من الكلام فلعله يجيب بما يخالف فيه فتقع الفتنة بيننا وبينه فيشمت بنا كل مبتدع فلم يكن باسرع من ان سئل عن اللفظ بالقرآن امخلوق هو فقال افعالنا مخلوقة والفاظنا من افعالنا **والعجب** ان جواب البخارى هذا مع كونه فى غاية الصحة والقوة والوضوح والجريان على ما عليه اهل السنة لم يتركه حسدته بل غيروا فى وجه الحسن واوا فيه الاحتمالات البعيدة والتجويزات الغريبة ما ينبئ عن حسدهم وتجاهلهم ولما غلب الحسد على الذهلى و سئل البخارى عن ذلك فى حضرته واجاب بنحو ما اجاب به اولا مرة فى كلامه وقال القرآن كلام الله غير مخلوق ومن زعم لفظى بالقرآن مخلوق فهو مبتدع لايجلس الينا ولا نكلم بعد هذا من ذهب الى محمد بن اسمعيل فانقطع الناس عنه الا مسلما فانه ارسل الى الذهلى جميع ما كان كتبه لانه ظهر له ان الحق مع البخارى وان الذهلى انما هو حاسد متعصب بما لايروج الا على جهلة العوام والحكام الطغام ومن ثم اتبع حسده فقال لايساكننى محمد بن اسمعيل فى البلد فخرج البخارى

منها خوفا علی نفسہ وکان هذا الفعل من البخاری والذهلی سببا لغایۃ رفعۃ البخاری وامتلأ اقطار الارض بذکرہ واجلالہ وتعظیمہ البالغ لنهایات التعظیم حتی من العامۃ ولغایۃ نزول الذهلی وانخفاضہ وانطماس ذکرہ وعدم معرفۃ الناس کلهم لہ الا افراد من ائمۃ الحدیث فتامل معاملتک مع اللّٰہ تعالی ومع الخلق وتمسکک باللّٰہ واعراضک عنہ لتعلم ما یترتب علی کل من هاتین المرتبتین من رفع الذکر وانتشار العلم وتتابع الناس فی الثناء علی اهل المرتبۃ الاولی ومن اضداد ذلک علی اهل المرتبۃ الثانیۃ وکم وقع للعلماء مع حاسدیهم نظائر لهذہ القصۃ فایاک ایاک ان تزل عن الطریقۃ المثلی وان تضل عما اوضحہ لک نبیک محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الکمالات التی لا یزال صاحبها یترقی ان یکون وارث الخلافۃ العظمی وفوض امورک کلها الی اللّٰہ سبحانہ وتعالی فانک ان صدقت فی ذلک زال عنک کل حسد لا سیما للعلماء العاملین والائمۃ العارفین والخلفاء الوارثین وتامل ما صح بہ الحدیث القدسی - من آذی لی ولیا فقد[۱] حاربنی

---

[۱] اللہ پاک نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا کہ جسنے میرے کسی دوست کے بارے میں مجھکو ایذا دی تو میں اس سے جنگ کرونگا ۱۲

ومن المعلوم ان من حاربہ اللہ تعالیٰ لا یفلح ابدا۔ وجرت لہ رحمہ اللہ
تعالیٰ محنۃ اخری وھی انہ لما رجع الی بخاری زادت شہرتہ وتعظیم الناس
لہ اکثر مما کان بمراتب وذلک انھم لما سمعوا بقدومہ نصبت لہ القباب
علی فرسخ منھا واستقبلہ عامۃ اھلھا ونثر علیہ الدراھم والدنانیر فبقی
مدۃ یحدثھم ثم تحرک لہ امیر البلد خالد بن احمد بن محمد الذھلی نائب الخلافۃ
العباسیہ فارسل الیہ من یسألہ ویتلطف بہ ان یأتیھم بالصحیح ویحدثھم
بہ فی قصرہ فقال لرسولہ قل لہ انی لا اذل ولا احمل الی ابواب السلاطین
فان احتاج لشیئ منہ فلیحضر فی مسجدی او داری فان لم یعجبک
ھذا فانت سلطان فامنعنی من الجلوس علی الناس لیکون ذلک لی عذرا
یوم القیمۃ عند اللہ تعالیٰ ان لا اکتم العلم فراسلہ ان یعقد مجلسا
لاولادہ ولا یحضر غیرھم فابی عن ذلک ایضا وقال لا یسعنی ان اخص
بالسماع قوما دون قوم فاشتد غیظہ فاستعان الامیر علیہ ببعض
حسدتہ من علماء بخاری ثم امرہ بالخروج من بلدہ فدعا علیہ وکان
مجاب الدعوۃ فلم یأت شہر حتی ورد من الخلافۃ بان ینادی
علی الامیر فارکب حمارا ونودی علیہ فی البلد ثم حبس الی ان مات

الزحلی

تحقيق لفظ خرتنگ

ذليلا حقيرا وكذلك لم يبق احد ممن ساعده الا وابتلى ببلاء شديد و
لما خرج من بخارى كتب اليه اهل سمرقند يخطبونه الى بلدهم فسار اليهم
فلما كان بخرتنگ[1] بمعجمة مفتوحة في الاشهر او مكسورة فراء ساكنة
ففوقية مفتوحة فنون ساكنة مكان وهو على فرسخين من سمرقند وجزم
بعضهم بان بينهما نحو ثلاثة ايام وسألت اهلها عن ذلك فقالوا هذا خطأ والصواب
الاول وعن معنى خرتنگ فقالوا معناه الضيق لكثرة الزائرين فقلت
لهم يلزم حدوث هذه التسمية بعد موت البخاري فقالوا هو كذلك
لانها كانت قبل موته تسمى بغير ذلك - بلغه انه وقع بينهم اي اهل
سمرقند فتنة فقوم يريدونه وقوم يكرهونه وكان له اقرباء بها فنزل بها
حتى ينجلي الامر فاقام اياما فمرض حتى وجه اليه رسول من اهل سمرقند يلتمسون
خروجه اليهم فاجاب وتهيأ للركوب ولبس خفيه وتعمم فلما مشى عشرين
خطوة تقريبا الى الدابة ليركبها قال ارسلوني قد ضعفت فارسلوه فدعا

---

[1] وسمعت من بعض شياخي (وهو الشيخ علي بن سلطان الليخاوي الفارسي) ان اصل خرتنگ بالفارسي اسم للحزام الذي يشد به بطن الحمار لاثبات الرحل ويحتمل انه سمي ذلك المكان بخرتنگ لكثرة شد الرحال اليه اهـ والله اعلم بالصواب ١٢

محمد عبد الهادي كان له الله ذو الايادي

بدعوات ثم اضطجع فقضی فسال منہ عرق کثیر لا یوصف وما سکن عنہ العرق
حتی ادرج فی اکفانہ وقیل ضجر لیلۃ فدعا بعد ان فرغ من صلوۃ اللیل اللھم
قد ضاقت علی الارض بما رحبت فاقبضنی الیک فمات فی ذلک الشھر
وقت العشاء لیلۃ السبت لیلۃ عید الفطر سنۃ ست وخمسین ومأتین
عن اثنین وستین سنۃ الا ثلثۃ عشر یوما لانہ ولد یوم الجمعۃ بعد
الصلوۃ لثلاث عشرۃ خلت من شوال سنۃ اربع وتسعین ومأتہ
انتھی مختصرا ۔ مادۃ تاریخ ولادتہ صدق ١٩٤ ومادۃ تاریخ وفاتہ نور ٢٥٦ ۔

واما صحیح مسلم ابن الحجاج بن مسلم بن کوساد القشیری

رحمہ اللہ تعالی فارویہ عن العلامۃ الفاضل الشیخ صالح ابن العلامۃ
صدیق کمال عن والدہ وارویہ عالیا عن العلامۃ الشیخ عبد اللہ القدوسی
کلاھما عن العلامۃ الشیخ عبد الرحمن بن العلامۃ محمد بن عبد الرحمن
الکزبری عن والدہ عن العارف باللہ الشیخ عبد الغنی النابلسی عن النجم
محمد الغزی عن والدہ البدر محمد الغزی عن البرھان ابی شریف
عن البدر القبابی عن ابن الخباز عن الامام النووی عن ابی اسحق
ابراھیم ابن ابی حفص عمر بن مضر الواسطی قال اخبرنا الامام ابو الفتح

منصور بن عبد المنعم الفراوی قال[۱۳] اخبرنا الامام فقیہ الحرم ابو عبد اللہ محمد

ابن الفضل الفراوی انا[۱۴] ابو الحسین عبد الغافر بن محمد الفارسی انا[۱۵]

ابو احمد محمد بن عیسٰی بن عمرویہ الجلودی[۱] عن[۱۶] ابی اسحٰق ابراھیم بن محمد بن سفیان
(النیسابوری ۱۲ مسانید ابن حجر) (النیسابوری ۱۲ مسانید)

عن مؤلفہ الامام الحافظ مسلم بن الحجاج القشیری الا ثلاثۃ فوائت فی

ثلاثۃ مواضع لم یسمعھا ابراھیم بن محمد بن سفیان من الامام مسلم

فروایتہ لھا عن الامام مسلم بالاجازۃ او بالوجادۃ[۵۲] وقد غفل اکثر الرواۃ

عن تبیین ذلک وتحقیقہ فی اجازاتھم بل یقولون فی جمیع الکتاب

اخبرنا ابراھیم ابن محمد بن سفیان قال اخبرنا مسلم بن الحجاج و

ھو خطاءح وارویہ عالیا منہ عن[۱] المحقق الحسیب النسیب الحبیب حسین

ابن محمد الحبشی عن[۲] والدہ عن[۳] العلامۃ ابی حفص عمر بن عبد الکریم

العطار عن[۴] محدث دار الھجرۃ الشیخ صالح الفلانی ح وارویہ عالیا

منہ عن[۱] العلامۃ النبیل الشیخ محمد عبد الجلیل عن[۲] السید اسمٰعیل

---

[۱] بضم الجیم بلا اختلاف نسبۃ لسکۃ الجلود بین نیسابور والدرابسہ ۱۲ محمد عبد الھادی غفرلہ

[۵۲] الوجادۃ - فرعوا قولھم وجادۃ فیما اخذ من العلم من صحیفۃ من غیر سماع ولا اجازۃ ولا مناولۃ من تفریق العرب بین مصادر وجد للتمیز بین المعانی المختلفۃ انتھی مختصرا وتمامہ فی مقدمۃ ابن الصلاح ۱۲ محمد عبد الھادی غفر اللہ لہ

البرزنجي مفتی المدینۃ عن[8] الشیخ صالح الفلانی عن[7] الشریف مولای سلیمان
الدرعی عن[6] الشیخ حسن العجیمی عن[7] الشیخ احمد العجل الیمنی عن[8] الامام یحیی
ابن مکرم الطبری عن[9] جدہ الامام محب الدین محمد بن محمد الطبری عن
زین الدین ابی بکر بن الحسین المراغی عن[10] ابی العباس احمد بن ابی طالب
الحجار عن[11] الانجب ابن ابی السعادات الحمانی عن[12] ابی الفرج مسعود بن
الحسن الثقفی عن[13] الحافظ ابی القاسم عبد الرحمن بن مندۃ عن[14] الحافظ
ابی بکر محمد بن عبد اللہ الجوزقی عن[15] ابی الحسین مکی بن عبدان
عن مؤلفہ الامام مسلم رحمہ اللہ تعالی **تنبیہ** الامام مسلم ابن الحجاج هو النیسابوری[12] ابن حجر
القشیری من بنی قشیر قبیلۃ من العرب معروفۃ احد ائمۃ اعلام
ھذا الشان وکبار المبرزین فیہ والرحالین فی طلبہ الی ائمۃ الاقطار
والمجمع علی تقدمہ فیہ علی اهل عصرہ کما شهد لہ بذلک اماماوقتهما
حفظا وحدیثا ومعرفۃ ابو زرعۃ وابو حاتم سمع من مشائخ شیخہ البخاری
وغیرھم کاحمد وروی عنہ جماعات من کبار ائمۃ عصرہ وحفاظہ و
منهم مساویہ درجۃ کابی حاتم الرازی والترمذی وامام الائمۃ
خزیمۃ ولہ المؤلفات الکثیرۃ الجلیلۃ کالمسند الکبیر والجامع الکبیر

وکتاب الملل وکتاب اوہام المحدثین وکتاب التمییز وکتاب الطبقات
فی المخضرمین وکتاب الاسماء والکنی وکتاب الوحدان وکتاب حدیث عمرو بن
شعیب وکتاب مشائخ مالک وکتاب مشائخ الثوری ولاسیما صحیحہ[1] الذی
امتن بہ علی المسلمین وابقاہ بالثناء الحسن الجمیل الی یوم الدین فان من
اطلع علی ما اودعہ فی اسانیدہ وترتیبہ وحسن سیاقہ وبدیع طریقتہ
من نفائس التحقیق وانواع الورع التام والاحتیاط والتحری فی الروایۃ
وتلخیص الطرق واختصارھا وضبط متفرقھا وکثرۃ اطلاعہ واتساع
روایتہ علم انہ امام لا یلحق وفارس لا یسبق **قال** صنفت المسند
الصحیح من ثلثمائۃ الف حدیث مسموعۃ ولما قدم البخاری نیسابور
آخر مرۃ لازمہ مسلم واکثر التردد الیہ ومن ثم حذا حذوہ فی صحیحہ
وکان ھذا ھو مراد الدارقطنی بقولہ لولا البخاری لما ذھب مسلم
ولا جاء **ولد** سنۃ اربع ومائتین **وتوفی** رضی اللہ عنہ عشیۃ
یوم الاثنین[2] لاربع بقین من شہر رجب سنہ ۲۶۱ احدی وستین ومائتین

---

[1] قال محمد بن اسحاق بن مندۃ سمعت اباعلی النیسابوری یقول ما تحت ادیم السماء اصح من کتاب مسلم فی علم الحدیث ۱۲ اکمال فی اسماء الرجال

[2] یوم الاحد لست بقین من رجب ۱۲ اکمال -

ودفن يوم الاثنين بنيسابور وقبره بها مشهور يزار ويتبرك به۔
قيل سبب موته انه عقد له المجلس للمذاكرة فذكر له حديث فلم يعرفه
فانصرف الى منزله فقدمت سلة[1] تمر فكان يطلب الحديث ويأخذ تمرة تمرة
فاصبح وقد فنى التمر ووجد الحديث وكان ذلك سبب موته
ولذا قال ابن الصلاح وكانت وفاته بسبب غريب نشأ من
غمرة فكرة علمية انتهى ما فى ثبت ابن حجر رحمه الله تعالى

سنن[2] الامام ابى داؤد السجستانى رضى الله تعالى عنه

اولها الحمد لله الذى هدانا الدينه واكرمنا بسنة نبيه۔ ارويها
عن[1] العلامة الحبيب المذكور عن[2] والده عن[3] الشيخ عمر بن عبد الكريم
العطار عن[4] الشيخ صالح الفلانى ح وارويها عاليا عن[1] شيخى الشيخ
عبد الجليل عن[2] العلامة السيد اسمعيل البرزنجى عن[3] العلامة الفلانى
عن[4] الشيخ محمد ابن سنة عن[5] مولاى الشريف محمد بن عبد الله
عن[6] الشريف المعمر ابى الجمال ابن عبد الكريم عن[7] الشيخ يس المحلى والبابلى
الكرخى[3] والشيخ احمد الكلبى كلهم عن[8] الجلال السيوطى عن[9] ابى بكر

[1] سلة بالفتح وتشديد لام ظرفى كه طعام وبار وميوه در روے نهند ۱۲ منتخب [2] علدد احاديثه (۴۸۰۰) كشف الظنون صفحہ ۳۲/۲ ۱۲ [3] الكرخى نسبة الى كرخ محلة ببغداد ۱۲ كذا فى الارشاد

ابن صدقة المنادی عن[10] محمد بن المطهر عن[11] ابی النون یونس بن ابراهیم الدبوسی عن[12] ابی الحسن علی بن الحسین المغیر عن[13] الفضل بن سهل الاسفرائنی عن[14] ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی ح والسیوطی یروی عن[9] محمد ابن مقبل عن[10] الحراوی عن[11] فخر الدین ابی الحسن علی بن احمد المعروف بابن البخاری عن[12] عمر بن محمد بن طبرزد البغدادی قال انا[13] به الشیخان ابو البدر ابراهیم بن محمد بن منصور الکرخی وابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد الدومی[1] سماعا علیهما ملفقا[2] قالا اخبرنا[14] به الحافظ الکبیر ابو بکر احمد ابن علی بن ثابت الخطیب البغدادی عن[15] ابی عمر القاسم بن جعفر بن عبد الواحد الهاشمی عن[16] ابی علی محمد بن احمد اللؤلؤی عن مؤلفها الامام ابی داؤد سلیمان بن اشعث (ابن عمرو ۱۲) السجستانی رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ ابو داؤد هو سلیمان بن الاشعث بن اسحق بن بشیر بن شداد ابن عمرو بن عمر السجستانی بکسر السین الاولیٰ وبفتح وبکسر الجیم وسکون

---

[1] الدومی بالضم لغة وبالفتح عند اهل الحدیث منسوب الی دومة الجندل موضع بین الشام والعراق ۱۲ ارشاد

[2] ملفقا ای البعض من ابی البدر والبعض من ابی الفتح ۱۲ ارشاد۔

محمد عبد الهادی غفر له

السین الثانیۃ معرب سیستان من نواحی ھراۃ من بلاد خراسان
الازدی صاحب السنن **ولد** سنۃ اثنتین و مائتین وھو احد ائمۃ
المسلمین و الحفاظ و الجہابذۃ المکثرین الذین یعتمد علیھم ویرجع الیھم
قال بعضھم وھو تالی الشیخین فی علمھما وفضلھما سکن البصرۃ
وروی سننہ ببغداد فاخذھا اھلھا عنہ وعرضہ علی احمد بن حنبل
فاستجادہ واستحسنہ **وقال الجلال** لم یسبقہ احد فی زمنہ
الی معرفتہ بتخریج العلوم **وقال** غیرہ ھو احد حفاظ الحدیث سندا
وعلما وعللا ومتن ثم قال جمع الین لہ الحدیث کما الین الحدید لداود
علی نبینا وعلی سائر الانبیاء والمرسلین افضل الصلوۃ والسلام
سمع خلائق کاحمد و القعنبی وسلیمان بن حرب وقتیبۃ وروی عنہ
خلائق کالترمذی والنسائی **قال** کتبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خمسمائۃ الف حدیث انتخبت منھا ما ضمنتہ کتاب السنن و احادیثہ
اربعۃ الاف وثمانمائۃ لیس فیھا حدیث اجمع الناس علی ترکہ **قال**
ابن الاعرابی من عندہ کتاب اللہ وسنن ابی داؤد لم یحتج معھما
الی شیئ من العلم **وکان** لابی داؤد کم واسع وکم ضیق فقیل لہ ما

هذا قال الواسع للكتب والضيق لا يحتاج اليه توفي سنة خمس و
سبعين ومائتين وذكر جماعة من الشافعية في كتبهم انه شافعي و
كان سبب ذلك كثرة اخذه من اصحاب الشافعي وفيه نظر ظاهر بل
الظاهر انه حنبلي انتهى ما في المسانيد وغير ذلك من كتب الرجال۔

الجامع الكبير اعني سنن الحافظ ابي عيسى الترمذي

رحمه الله تعالى ارويه عن شيخنا العلامة الشيخ محمد حسب الله
وعن شيخنا الشيخ عبد الجليل كلاهما عن احمد منة الله عن الا...
الكبير عن السيد نور الدين ابي الحسن علي بن احمد الصعيدي
العدوي المالكي عن الشيخ محمد عقيلة المكي عن الشيخ حسن بن
علي العجيمي المكي عن الشيخ احمد العجل عن الامام المحب يحيى بن
مكرم عن جده الامام محمد بن محمد عن الزين المراغي عن احمد
ابن ابي طالب الحجار عن ابي المنجا عبد الله بن عمر اللتي عن
ابي الوقت عبد الاول بن عيسى السجزي انا القاضي ابو عامر محمو...
ابن القاسم الازدي عن عبد الجبار بن محمد الجراحي عن محمد المحبو...

سـ ه وله ثلث وسبعون سنه ١٢ بستان المحدثين

المروزی عنہ الحافظ الحجۃ ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ الترمذی ہو ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک

السلمی والترمذی بتثلیث الفوقیۃ وکسر المیم او ضمہا کلہا مع اعجام

الذال نسبۃ لمدینۃ قدیمۃ علی طرف جیحون نہر بلخ وہو الامام

الحجۃ الاوحد الثقۃ الحافظ المتقن اخذ عن البخاری وغیرہ قال

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرضت کتابی ای کتاب السنن[۵۱] المسمی

بالجامع علی علماء الحجاز والعراق وخراسان فرضوا بہ وقالوا

من کان فی بیتہ فکانما فی بیتہ نبی یتکلم۔ مات[۵۲] الترمذی

بترمذ اواخر رجب سنۃ تسع وسبعین ومائتین کذا قالہ جمع

مؤرخون انتہی ما فی مسانید ابن حجر مختصراً ملخصاً

سنن النسائی الصغری المسماۃ بالمجتبیٰ او المجتنیٰ للامام

النسائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ارویہا عن شیخنا الحبیب حسین

---

۵۱ ولہ تصانیف کثیرۃ فی علم الحدیث۔ وہذا کتابہ الصحیح احسن الکتب واحسنہا ترتیبا واکثرہا فائدۃ واقلہا تکرارا وفیہ ما لیس فی غیرہ من ذکر المذاہب وغیرہا من الفوائد ۱۲ اکمال

۵۲ وفی الاکمال لیلۃ الاثنین لثالث عشرۃ من رجب سنۃ ۲۷۹ انتہی واللہ تعالیٰ اعلم

(کاتب محمد فیاض خان غفر اللہ لہ)

عن[٢] والده عن[٣] الشیخ عمر العطار ح وارویها عن[١] فقیه عصره الشیخ
احمد ابی الخیر شیخ الخطباء بالمسجد الحرام وعن[١] العلامة الشیخ
محمد سعید القعقاعی کلاهما عن[٢] السید عبد اللہ کوجک عن[٣] الشیخ
عمر العطار عن[٤] الشیخ ابی النور علی بن عبد البر الونائی عن[٥] الشهاب
احمد جمعة البجیرمی عن[٦] المعمر احمد بن رمضان الشافعی الازهری
عن الشمس البابلی ح ویرویها الشیخ[٣] عمر عن[٤] الشیخ محمد طاهر سنبل عن[٥] الشیخ
محمد عارف عن[٦] محدث[٧] وقته الشیخ حسن العجیمی عن[٨] البابلی عن[٩] الشهاب
احمد بن خلیل السبکی وابی النجا سالم بن محمد السنهوری عن[٩]
الغیطی عن[١٠] زکریا عن[١١] الزین رضوان بن محمد عن[١٢] البرهان ابراهیم
ابن احمد التنوخی عن[١٣] ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار عن[١٤] ابی طالب
عبد اللطیف بن محمد بن علی القبیطی عن[١٥] ابی زرعة طاهر بن محمد
ابن طاهر المقدسی عن[١٦] ابی محمد عبد الرحمن بن احمد الدونی[١٧]
عن[١٧] احمد بن حسین الکسار عن[١٨] ابی بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن السنی

ے الدون قریۃ بدینور ۱۲ ثبت ابن عابدین - عبد الهادی غفر اللہ له

الدینوری عن الحافظ ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ النسائی ھو احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن عزبن

دینار الخراسانی احد الائمۃ الحفاظ العلماء الفقہاء بل احد ائمۃ الدنیا

فی الحدیث والمشہور فیہ اسمہ وکتابہ سمع من کثیرین من مشائخ

الشیخین البخاری ومسلم ومن ابی داؤد واٰخرین ببلاد کثیرۃ و

اقالیم مختلفۃ واتسع اخذہ ورحلتہ **ولد** رحمہ اللہ تعالیٰ بخراسان

سنۃ ۲۱۵ھ وکان شافعیا مذھبا وکان یصوم یوما ویفطر یوما **قال**

الدارقطنی ھو مقدم علی الحدیث اکثر من ان یذکر ومن نظر فی

کتابہ تحیر فی حسن کلامہ ودخل دمشق فسئل عن معاویۃ ففضل

علیا علیہ رضی اللہ عنھما ولما ذکروا لہ فضائل معاویۃ مریدین

بذلک تفضیلہ علی علی رضی اللہ عنہ قال لھم منکرا علیھم الا

یرضی معاویۃ ان یکون راسا براس حتی یفضل **و قولہ** راسا براس

انما ھو من باب التنزل مع الخصم لاجماع اھل السنۃ علی ان علیا

رضی اللہ عنہ افضل فاخرج من المسجد ودا اسوہ بالارجل حتی

اشرف علی الموت **فتوفی** رضی اللہ عنہ یوم السبت ثالث عشر من

صفر الخير سنة ٣٠٣ ثلث وثلثمائة فحمل الى الرملة ومات بها ودفن
بالبيت المقدس وقيل اوصى ان يحمل الى مكة فحمل اليها ودفن بين
الصفا والمروة عن ثمان وثمانين سنة كما قاله الذهبي وغيره
وكانه بناه على قول النسائي عن نفسه ليشبه ان يكون مولدي سنة
خمس عشرة ومائتين **ونسا** بفتح النون والسين المهملة من كور
نيسابور وقيل من ارض فارس والنسبة اليها نسائي بهمزة الالف
وقد يقال النسوي قيل وهو القياس وما اشتهر الآن من حذف الالف
بعد الهمزة لا اصل له الا ان يدعى انه للتخفيف انتهى مختصرا

سنن الامام ابي عبد الله ابن ماجة القزويني رحمه الله تعالى[٦]

ارويها عن[١] العلامة الشيخ عبد الحق عن[٢] العلامة الشيخ عبد الغني
الدهلوي المدني عن[٣] العلامة محمد عابد السندي عن[٤] الشيخ يوسف
المزجاجي عن[٥] ابيه الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجي عن[٦] الشيخ عبد الله
ابن سالم البصري عن[٧] الشيخ علاء الدين البابلي عن[٨] خاله سليمان
ابن عبد الدائم عن[٩] النجم الغيطي عن[١٠] زكريا الانصاري عن[١١] ابن حجر

---

[٦] عدد احاديثها (٤٠٠٠) ١٢

العسقلانی ح وارویها عالیا بالسند المذکور فی سنن النسائی
الشیخ عمر[3] العطار عن[4] العلامة محمد[5] الکزبری والشیخ مصطفی الرحمتی
کلاهما عن[6] الشیخ عبد الغنی النابلسی عن[7] نجم الدین محمد الغزی عن
والده[8] البدر عن الحافظ السیوطی وشیخ الاسلام زکریا عن[9] ابن
حجر العسقلانی عن[10] الشیخ ابی الحسن علی بن ابی المجد الدمشقی عن[11]
الشیخ ابی العباس الحجار عن[12] الانجب بن ابی السعادات عن[13] الحافظ
ابی زرعة عن[14] الفقیه ابی المنصور محمد بن الحسن بن احمد القزوینی
عن[15] ابی طلحة القاسم بن ابی المنذر الخطیب عن[16] ابی الحسن علی
ابن ابراهیم ابن سلمة بن بحر القطان عن ابی عبد الله محمد بن
یزید المعروف بابن ماجه القزوینی رضی الله عنه تنبیه ابن
ماجه هو ابو عبد الله محمد بن یزید بن عبد الله بن ماجه القزوینی
مولی ربیعة بن عبد الله الامام الحافظ احد الاعلام صاحب السنن
التی یکفیها شرفا انها جعلت من الکتب الستة والسنن الاربعة
بعد الصحیحین بعد ان کان المکمل لذلک هو موطا الامام مالک مع
کونها اشار رحمه عما اعرض علیها اصحاب الکتب الخمسة من المقاصد

التی یتدبرها المحدث ومع کثرة احادیثها الضعیفة بل فیها احادیث منکرة بل نقل عن الحافظ المزی ان الغالب فیما انفرد به الضعف ولذا اجری کثیرا من القدماء علی اضافة المؤطاء وغیره الی الخمسة وطاف (ای ابن ماجه) البلاد حتی سمع اصحاب مالک واللیث وروی عنه خلق کثیر منهم ابو الحسن القطان **توفی** لثمان بقین من رمضان سنة ثلاث او خمس وسبعین ومائتین **ومولده** سنة تسع ومائتین

المؤطا للامام دار الهجرة ابی عبد الله مالک بن انس

رضی الله عنه - اخبرنی به العلامة الشیخ عبد الحق عن العلامة الشیخ عبد الغنی المحدث المدنی عن العلامة الشیخ اسحاق المحدث الدهلوی ح وارویه عالیا بدرجة عن الشیخ محمد یعقوب علی الدهلوی عن الشیخ اسحاق المذکور **وایضا** ارویه مساویا له عن الشیخ احمد جمال المکی عن مولانا فضل الرحمن المرادابادی کلاهما عن مولانا عبد العزیز الدهلوی عن والده قال اخبرنا بجمیع ما فی المؤطا روایة یحیی بن یحیی المصمودی الاندلسی رحمه الله تعالی الشیخ محمد وفد الله المالکی قرأة منی علیه من اوله الی اخره بحق سماعه لجمیعه علی شیخی الحرم

المکی حسن بن علی العجیمی[8] الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری المکی قال اخبرنا
الشیخ عیسی المغربی سماعا من لفظہ فی المسجد الحرام بقرأتہ لجمیعہ علی
الشیخ سلطان بن احمد المزاحی بقرأتہ لجمیعہ علی[9] الشیخ احمد بن خلیل
السبکی بقرأتہ لجمیعہ علی[10] النجم الغیطی بسماعہ لجمیعہ علی[11] الشرف عبد الحق
ابن محمد السنباطی بسماعہ لجمیعہ علی[12] البدر الحسن بن ایوب الحسینی
النسابہ بسماعہ علی[13] ابی عبد اللہ محمد بن جابر الوادیاشی عن[14] ابی
محمد عبد اللہ بن محمد بن ہارون القرطبی سماعا عن[15] القاضی
ابی القاسم احمد بن یزید القرطبی سماعا عن[16] محمد بن عبد الرحمن
ابن عبد الحق الخزرجی القرطبی سماعا عن[17] ابی عبد اللہ محمد بن فرج
مولی ابن الطلاع سماعا عن[18] ابی الولید یونس بن عبد اللہ بن مغیث
الصفار سماعا عن[19] ابی عیسی یحیی بن عبد اللہ سماعا قال[20] اخبرنا عم والدی
عبید اللہ بن یحیی سماعا قال[21] اخبرنا والدی یحیی بن یحیی اللیثی المصمودی
سماعا عن امام دار الہجرۃ مالک بن انس رضی اللہ تعالی عنہ الا ابوابا
ثلثۃ من اخر الاعتکاف فعن زیاد بن عبد الرحمن عن الامام مالک
ابن انس رضی اللہ تعالی عنہ ح وارویہ عن[1] العلامۃ الحبیب حسین

ابن محمد الحبشی عن[۲] العلامۃ الشریف محمد بن ناصر عن[۳] العلامۃ
یوسف بن مصطفی الصاوی المصری عن[۴] العلامۃ الشیخ محمد بن محمد
ابن احمد بن عبد القادر الامیر ح وارویہ عالیا عن[۱] العلامۃ الشیخ
محمد حسب اللہ المکی وعن[۱] الشیخ عبد الجلیل المدنی کلاھما عن[۲] العلامۃ
عبد الغنی الدمیاطی عن[۳] الشیخ الامیر الکبیر عن[۴] الشیخ نور الدین
ابی الحسن علی بن محمد العربی السقاط المالکی عن[۵] شارح الامام
العلامۃ الشیخ محمد الزرقانی عن[۶] والدہ العلامۃ عبد الباقی الزرقانی
عن[۷] الشیخ علی الاجہوری عن[۸] الشیخ محمد بن احمد الرملی عن[۹] شیخ الاسلام
زکریا الانصاری عن[۱۰] الحافظ ابن حجر العسقلانی عن[۱۱] نجم الدین محمد بن
علی بن عقیل البالسی عن[۱۲] محمد بن علی المکفی عن[۱۳] محمد بن محمد الدلاصی
عن[۱۴] عبد العزیز بن عبد الوہاب بن اسماعیل عن[۱۵] جدہ اسمعیل بن
الطاہر عن[۱۶] محمد بن الولید الطرطوسی عن[۱۷] سلیمان بن خلف الباجی
عن[۱۸] یونس بن عبد اللہ بن مغیث عن[۱۹] ابی عیسٰی یحیی بن یحیی
ابن یحیی عن[۲۰] عم ابیہ عبید اللہ ابن یحیی عن[۲۱] ابیہ یحیی
ابن یحیی اللیثی الاندلسی عن[۲۲] الامام مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ

ولنا فيه اسانيد كثيرة كما نرويه عن الشيخ عبد الله القدومي والشيخ
صالح والشيخ فالح والشيخ اسعد والشيخ شعيب والشيخ السيد سالم البار
والشيخ السيد محمد امين رضوان والشيخ المنصوري والشيخ احمد حبال
المكى وغير ذلك - لكن التطويل لا يخلو عن الملال والمقصود التبرك
بالانتظام فى سلوك هذه المسالك - فاقتصرنا على هذا القدر فانه
كاف فى ذلك - تنبيه قال العلامة الامير الكبير فى ثبتنا قلا
من المنح البادية فى الاسانيد العالية ما نصه وقال ابو زرعة لو حلف
رجل بالطلاق على احاديث مالك التى فى المؤطاء انها صحاح
كلها لم يحنث - وكان الشافعى يقول ما على الارض كتاب
اقرب الى القرآن من كتاب مالك بن انس وانما سمى كتابه
المؤطاء لانه عرضه على بضعة عشر تابعيا وكلهم واطاه على صحته
والحامل اذا امسكته بيدها وضعت فى الحال انتهى وقال فيه
ايضا ويحيى الاندلسى هذا لا رواية له فى شيئ من الكتب الستة
وروى المؤطاء ايضا عن مالك يحيى بن يحيى التميمى النيسابورى
شيخ الشيخين وغيرهما وهو المروى عنه فى الكتب الستة ومن

لا خبرة له يلتبس عليه هذا بذاك **ومالك** وهو مالك بن انس بن
مالك بن ابى عامر بن عمرو الاصبحى ابو عبد الله المدنى الفقيه
امام دار الهجرة راس المتقنين حتى قال البخارى اصح الاسانيد
كلها مالك عن نافع عن ابن عمر من السالفة **وفى كتاب الانساب**
لابن عبد البر ان الامام مالك رحمه الله تعالى سمى عالم المدينة
وانتشر علمه فى الامصار واشتهر فى سائر الاقطار وضربت له اكباد
الابل وارتحل الناس اليه من كل فج عميق وانتصب للتدريس و
هو ابن سبع عشرة سنة وعاش قريبا من تسعين ومكث يفتى الناس
وليعلم الناس نحوا من سبعين سنة وشهد له التابعون بالفقه والحديث اهـ
وفى الروض الفائق انه العالم الذى يشير به النبى صلى الله عليه
وسلم فى الحديث الذى رواه الترمذى وغيره وهو قوله صلى الله عليه
وسلم ينقطع العلم فلا يبقى عالم اعلم من عالم المدينة **وفى حديث**
اخر عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه يوشك الناس ان يضربوا
اكباد الابل فلا يجدون عالما اعلم من عالم المدينة **قال** سفيان بن
عيينة كانوا يرونه مالكا وقال عبد الرزاق كنا نرى انه مالك

فلا یعرف هذا الاسم لغیره ولا ضربت اکباد الابل الی احد مثل ما ضربت الیه وقال ابن مصعب سمعت مالکا یقول ما افتیت حتی شهد لی سبعون شیخا انی اهل لذالک وقال الشافعی لولا مالک وسفیان لذهب علم الحجاز اهـ مات مالک رحمه الله سنة تسع وسبعین ومائة وکان مولده سنة ثلث وتسعین[1] وقال الواقدی بلغ تسعین سنة اهـ تقریب التهذیب۔

مسند الامام الهمام ابی حنیفة النعمان رضی الله تعالیٰ عنه

جمع الحافظ ابی محمد عبد الله بن محمد بن یعقوب بن الحارث الحارثی۔ ارویه عن الشیخ صالح کمال عن والده العلامة صدیق کمال عن الشیخ عبد الرحمن ابن الشیخ محمد الکزبری عن والده عن الشیخ عبد الغنی النابلسی عن النجم محمد الغزی عن والده البدر عن زکریا الانصاری عن عبد السلام بن احمد البغدادی عن الشرف ابی طاهر بن الکویک عن ام عبد الله زینب بنت الکمال

[1] او خمس وتسعین ۱۲ کمال

المقدسية عن[۱۲] عجيبة بنت الحافظ ابی بکر الباقداری عن[۱۳] ابی الخیر محمد
ابن احمد الباغبانی عن[۱۴] ابی عمرو عبد الوهاب بن ابی عبد اللہ محمد بن
یحیی بن مندہ عن[۱۵] ابیہ عن[۱۶] مخرجہ ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب
الحارثی عن[۱۷] ابی الفضل جعفر بن محمد بن احمد بن الولید عن[۱۸] محمد بن یحیی الازدی
عن[۱۹] الهیاج ابن بسطام عن[۲۰] الامام ابی حنیفة رضی اللہ تعالی عنہ عن[۲۱]
حماد عن[۲۲] ابراهیم عن[۲۳] علقمة عن[۲۴] عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع اللہ العلماء یوم القیمة
فیقول انی لم اجعل حکمتی فی قلوبکم الا وانا ارید بکم خیرا اذهبوا الی الجنة
فقد غفرت لکم ما کان منکم وبالسند الی ابی حنیفة رضی اللہ
تعالی عنہ عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول طلب العلم فریضة علی کل مسلم وارویہ عن الشیخ
محمد حسب اللہ عن[۲] الشیخ ابراهیم السقا عن[۳] العلامة ثعیلب عن[۴]
الشهاب احمد الجوهری عن[۵] الشیخ عبد اللہ البصری عن[۶] الشیخ محمد بن سلیمان
المغربی عن السراج عمر الاُلجانی عن[۸] الزین زکریا عن[۹] ابن الفرات
عن[۱۰] عمر بن الحسن عن[۱۱] ابن البخاری عن[۱۲] ابی الفرج عبد الرحمن بن علی

سند بلاد الی المعجم الصغیر ۱۲

ابن الجوزی عن[13] الحافظ محمد بن ناصر السلامی عن[14] ابی عمرو عبد الوهاب
ابن ابی عبد اللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحیی بن مندہ الی آخر
السند المتقدم

مسند ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ جمع الحافظ الحسین

ابن محمد بن خسرو رحمہ اللہ تعالی ارویہ بالاسناد الی زکریا
الانصاری عن[9] ابن حجر العسقلانی عن[10] الصلاح ابن ابی عمر عن[11] الفخر
ابن البخاری عن[12] ابی طاہر برکات بن احمد الخشوعی الدمشقی عن[13]
جامعہ ابی[1] عبد اللہ الحسین بن محمد بن خسرو البلخی قال البلخی[14] اخبرنا
ابو الفضل احمد بن حسن بن محمد بن خیرون عن[15] القاضی ابی سعد
عبد الملک بن عبد الرحمن السرخسی عن[16] ابیہ محمد بن عبد اللہ بن
بنت الوزیر ابی العباس الاسفرائنی عن[17] الحسن بن علی الاسواری
عن[18] جعفر بن محمد عن[19] یونس بن حبیب عن[20] ابی داؤد الطیالسی
عن الامام المسند الہمام ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ **تنبیہ**

---

[1] وفاتہ سنۃ ست وسبعین وخمسائۃ کذا فی مدارج الاسناد ۱۲ محمد عبد الباقی العادی غفر اللہ لہ

ابو حنیفۃ[1] ھو النعمان بن ثابت الکوفی ولد سنۃ ثمانین وذھب
ثابت ابوہ الی علی کرم اللہ وجھہ وھو صغیر فدعا لہ بالبرکۃ فیہ وفی ذریتہ
فکان ھذا الامام من آثار تلک الدعوۃ وناھیک بذالک شرفا لہ
رضی اللہ تعالی عنہ ومن ثم قدمہ اللہ علی ائمۃ عصرہ الذی ھو عصر
التابعین فانہ من اوساطھم ولم یظھر اللہ لاحد منھم من الاتباع والشھرۃ
والتقدم ما اظھر لہ وکان رضی اللہ تعالی عنہ عظیم الزھد والورع عرضت
علیہ الدنیا بحذافیرھا وولایۃ بیت المال والقضا قالوا لہ المرۃ بعد المرۃ
اما ان تقبل واما ان نضربک مائۃ سوط فاختار عذابھم علی عذاب
اللہ تعالی وسخطھم علی سخط اللہ تعالی لانھم ضربوہ وکرروا علیہ الضرب
لیقبل وھو لا یزید الا اعراضا وتغلظ علیھم فی الجواب حتی انہ قال للخلیفۃ
المنصور وقد قال لہ اقبل منی ولایۃ القضاء لا اصلح لہ فقال لہ الخلیفۃ
کذبت فقال لہ لقد قضیت علی نفسک لانی ان صدقت فانا الکذاب
وان کذبت فکیف تولینی فسکت المنصور لکنہ کان فی نفسہ منہ

---

[1] من مسانید ابن حجر ملتقطا صفحہ (٤٧)

لانہ رمی عندہ بانہ افتی العلویین بجواز الخروج علیہ لظلمہ فتعلل بما ذکر ثم حبسہ وامر بان یکرر علیہ الضرب الی ان مات شہیدا فی الحبس ببغداد سنہ ۱۵۰ خمسین ومائۃ علی المشہور وہی سنۃ مولد الشافعی رضی اللہ تعالی عنہما ودفن بمقابر الخیزران **تنبیہ آخر** اختلف العلماء فی روایۃ الامام ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی عن بعض الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم **والصحیح** انہ رضی اللہ تعالی عنہ تابعی کما اثبت ذلک جماعۃ من المحدثین والمشائخ المحققین **وفی الامم لایقاظ الہمم** للعلامۃ ابراھیم الکورانی عن ابی حنیفۃ الامام قال ولدت سنۃ ثمانین وحججت مع ابی سنۃ ست وتسعین وانا ابن ست عشرۃ سنۃ فلما دخلت المسجد الحرام رأیت حلقۃ عظیمۃ فقلت لابی حلقۃ من ھذہ قال حلقۃ عبد اللہ بن جزء الزبیدی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتقدمت فسمعتہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تفقہ فی دین اللہ کفاہ اللہ ھمہ ورزقہ من حیث لا یحتسب **قال الحافظ ابن حجر** فی الاصابۃ عبد اللہ بن جزء الزبیدی ھو عبد اللہ ابن الحرث بن جزء نسب الی جدہ انتہی **وقال الحافظ ابن عبد البر**

المالکی فی الاستیعاب ۔ عبداللہ بن الحارث بن جزء بن عبداللہ بن معدی کرب ابن عمرو بن عسم بن عمرو بن عویج بن عمرو بن زبید الزبیدی حلیف ابی وداعۃ السہمی سکن مصر وتوفی بہا بعد ان عمر عمرا طویلا کانت وفاتہ بعد الثمانین انتہی مختصرا **اقول** وبہذا نعلم ان اباحنیفۃ تابعی خلافا لمن انکر تابعیتہ کالنووی فانہ قال ادرک جماعۃ من الصحابۃ لکنہ لم یلقہم فتدبر **قال محدث الشام العلامۃ العجلونی الشافعی** فی ثبتہ ان اباحنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی وہو الصحیح وقد نظم بعضہم الصحابۃ الذین روی عنہم ابوحنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فقال ؎

ابوحنیفۃ زین التابعین روی ۔۔۔ عن جابر وابن جزء والرضی انس
معقل وحریثی واثلۃ[1] ۔۔۔ وبنت عجرد علم الطیبین قس

[1] ہو ابوالطفیل عامر بن واثلۃ الکنانی ادرک من حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانی سنین نزل الکوفۃ وصحب علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی مشاہدہ کلہا فلما قتل علی انصرف الی مکۃ فاقام بہا حتی مات سنۃ مائۃ اھ الاستیعاب ج ۲ صفحہ ۶۲۳ ۔
محمد عبدالہادی کان اللہ ذی الایادی

انتهی وقال العلامة ابن حجر فی مسانید لا فی مناقبه رضی الله تعالی عنه
اخذ الفقه عن حماد بن سلیمان وادرک اربعة من الصحابة بل ثمانیة
منهم انس[۱] وعبد الله ابن اوفی[۲] وسهل بن سعد وابو الطفیل لکن قیل
ادرکهم ولم یلق احدا منهم وقد حررت ذلک فی تالیفی المستقل فی
مناقبه انتهی **قلت** ذکر العلامة المذکور مناقبه وغیرها من کراماته
فی الرسالة المستقلة سماها الخیرات الحسان فی مناقب النعمان و
من اراد الاطلاع علیها فلیراجعها - **وقال فی الدر المختار** (ج۱ صفحه ۴۹)
وصح ان اباحنیفة سمع الحدیث من سبعة من الصحابة کما بسط فی
اواخر منیة المفتی وادرک بالسن نحو عشرین صحابیا کما بسط فی
(ای وجدا فی زمنهم وان لم یرهم کلهم ۱۲ رد المحتار)
اوائل الضیاء انتهی وقال العلامة ابن عابدین فی رد المحتار ما نصه
وعلی کل فهو من التابعین وممن جزم بذلک الحافظ الذهبی والحافظ
العسقلانی وغیرهما **قال العسقلانی** انه ادرک جماعة من الصحابة

---

[۱] مات انس بن مالک رضی الله تعالی عنه فی قصره بالطف علی فرسخین من البصرة سنه ۹۱ احدی وتسعین ودفن هناک ۱۲ استیعاب صفحه ۳۴ ج ۱
[۲] شهد الحدیبیة وخیبر وما بعد ذلک من المشاهد ولم یزل بالمدینة حتی قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم تحول الی الکوفة وهو اخر من بقی بالکوفة من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم مات سنة سبع وثمانین بالکوفة وکان ابتنی بها دارا فی اسلم وکان قد کف بصره (انتهی استیعاب ج ۱ صفحه ۳۴۹) ۱۲ عبد الهادی

كانوا بالكوفة بعد مولده بها ستة ثمانين ولم يثبت ذلك لاحد من
ائمة الامصار المعاصرين له كالاوزاعي بالشام والحمادين بالبصرة والثوري
بالكوفة ومالك بالمدينة الشريفة والليث ابن سعد بمصر انتهى مختصرا
وقال جماعة انه لقي منهم واخذ عنهم وهو الذي صححه علي القاري في
سند الانام شرح مسند الامام وكما تقدم آنفا من كتاب الامم
فالحاصل انه امام يعجز اللسان عن تقرير محامده وتحريرمنا قبه
قد صنف جمع من العلماء الاعلام والمحدثين العظام في فضائله كتبا
نفيسة وزبرا شريفة **منهم الامام الطحاوي** الف مجلدا سماه
عقود المرجان **وموفق الدين الخوارزمي** مناقب النعمان
ومحي الدين عبد القادر القرشي سماه البستان **وجار الله
الزمخشري** المفسر المشهور الف شقائق النعمان **وعبد الله
الحارثي** الف مجلدا سماه كشف الآثار **وظهير الدين** المرغيناني
الف مناقب النعمان **والمؤرخ يوسف** سبط ابن الجوزي صنف
الانتصار لامام ائمة الامصار **وابو عبد الله** حسين الصيمري
الف مناقب النعمان **وابو العباس** احمد الحماني **ومحمد بن محمد**

الکردری وابو القاسم عبدالله السعدی المعروف بابن ابی العوام والامام الجلال السیوطی الف کتابا سماه تبییض الصحیفه و ابن کاس الف تحفة السلطان وابو عبدالله محمد الدمشقی الصالحی الف عقود الجمان وابو یحیی زکریا النیسابوری وابو احمد محمد الشعیبی وشمس الدین احمد السیواسی والقاضی ابو جعفر احمد البلخی الف مختصرا سماه الابانة والقاضی ابن عبد البر المالکی صاحب الاستیعاب الف کتابا فی مناقب ابی حنیفة والشافعی ومالک رحمهم الله تعالی سماه کتاب الانتهاء والامام الذهبی الف رسالة سماها مناقب ابی حنیفة والعلامة ابن حجر المکی الف کتابا سماه الخیرات الحسان وصارم الدین ابراهیم بن محمد الف کتابا فی ثلث مجلدات فی فضله وفضل صاحبیه سماه نظم الجمان وغیرهم واما الذین ذکروا مناقبه فی کتبهم فجمع عظیم من اصحاب المذاهب المختلفة وارباب المشارب المتفرقة لا یمکن عدهم کما لا یخفی علی من یطالع کتب التاریخ واسماء الرجال وغیرها من کتب الطبقات

اروبه بالسند الی الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری عن محمد بن علاء الدین البابلی عن محمد الحجازی الواعظ الشعراوی عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمر وعن فخر الدین ابن البخاری عن القاضی ابی المکارم احمد بن محمد اللبان ابی جعفر محمد ابن احمد الصیدلانی عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی عن ابی العباس محمد بن یعقوب الاصم عن الربیع بن سلیمان المرادی عن الامام المقدم محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولی فیہ طرق اخری ولکن لما کان التطویل موجبا للملال۔ فاقتصرت علی ھذا القدر فانہ کاف لنیل الآمال تنبیہ قال العلامۃ ابن حجر فی مسانیدہ صفحہ ۸۵۔ الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ ھو ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب بن عبید بن عبد یزید بن ھاشم بن المطلب بن عبد مناف ابن قصی القرشی المطلبی الحجازی المکی ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلتقی معہ فی عبد مناف افرد الائمۃ ترجمتہ بالتالیف فزادت المؤلفات فی ذلک علی اربعین تالیفا لکن فی کثیر منہا شیئ کثیر من الموضوع

المفتری لاسیما تالیف الفخر الرازی بل فی تالیف البیہقی مع جلالتہ فی
فن علم الحدیث و توابعہ لبعض الموضوع فاحذر ذلک وحاصل شیئ من
ترجمتہ لضیق المحل عن استیعاب مقصد من مقاصدھا الکثیرۃ الواسعۃ
انہ قرشی مطلبی اجماعا وامہ ازدیۃ وقد صح فی فضائل قریش والازد
احادیث کثیرۃ و ورد فی حقہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم قریش یملاء
طبق الارض علما طرقہ کثیرۃ متماسکتہ فلیس بموضوع ولا قریب منہ
خلافا لمن وھم فیہ کما نبہ علیہ ائمۃ الحدیث کاحمد والبیہقی والنووی
وغیرھم وممن حملہ علی الشافعی احمد تبعہ العلماء علی ذلک و
وجھوہ بانہ لم یظھر القرشی من العلوم المدونۃ المحفوظۃ المضبوطۃ
المشھورۃ المتبعۃ فی اقطار الارض المکتوبۃ کما تکتب المصاحف
المتحدث بھا فی مجالس الحکام والامراء والفقراء والآثار ما لم یظھر
من ذلک ولد بغزۃ فی سنۃ خمسین سنۃ وفاۃ ابی حنیفۃ بل
یوم موتہ ونشأ یتیما فی حجر امہ فی ضیق عیش بحیث کانت تترک
تعلیمہ لعجزھا عن اجرۃ المعلم لکن الھمہ اللہ تعالی ان ما تعلمہ علمہ بعد
ذھاب المعلم لغیرہ فرأی المعلم ان نفعہ بذلک اکثر من اجرۃ تعلیمہ واخذھا

فاسقطها عنہ فاستمر حتی ختم القرآن لسبع ثم حبب الیہ مجالسۃ العلماء
فکان یکتب ما استفادہ منہم فی نحو العظم لعجزہ عن الورق۔ ولما مضی
من عمرہ ثلاث عشر سنۃ وقد حفظ المؤطاء رحل الی مالک بالمدینۃ
فلازمہ فبالغ فی اکرامہ لنسبہ ولما رآہ منہ مما ازداد منہ تعجبہ منہ
من الفہم والعلم والادب والعقل۔ واجازہ شیخہ مسلم الزنجی بالافتاء
وعمرہ نحو خمسۃ عشر سنۃ۔ واستمر عند مالک الی ان توفی فرحل
من المدینۃ وسنہ نحو تسع وعشرین سنۃ الی الیمن وتولی القضاء
بہا ثم رحل الی العراق فناظر محمد بن الحسن وغیرہ ونشر علم الحدیث
ومن ثم سموہ ناصر السنۃ واصحابہ اہل الحدیث وشاع فضلہ
الی ان ملاء البقاع والاسماع ودون علم اصول الفقہ ولم یسبقہ
احد الی ذلک فصنف فیہ الرسالۃ فاجمع اہل عصرہ علی انہ من الخوارق
ومن ثم قال المزنی قرأتہ خمسمائۃ مرۃ ما من مرۃ الا واستفدت
فیہ فائدۃ جدیدۃ وانا انظر فیہ خمسین سنۃ وما اعلم انی نظرت فیہ
مرۃ الا واستفدت منہ شیئا لم اکن عرفتہ۔ ومجموع مولفاتہ
مائۃ وثلثۃ عشر وسار ذکر مؤلفاتہ الجدیدۃ فی شاسع الاقطار

فقصدہ الناس لاجلها ثم قصدوا لبعدہ راویها - کان رحمہ اللہ تعالیٰ یحفظ من الشعر ما یبہر العقل من ذلک قولہ اروی لثلاثمائة شاعر مجنون ای فکم العقلاء وقولہ احفظ خمسمائة قصیدة بخمسمائة امرأة وکان حجة فی النحو واللغة کما صرح بہ الائمة حتی ابن الحاجب فی شافیتہ ومن جملة ثناء محمد بن الحسن علیہ قولہ ان تکلم اصحاب الشافعی یوما فلسان الشافعی یعنی لما اودع فی کتبہ ومن ثم قال الزعفرانی کانوا رقودا فایقظهم وقال احمد ما مس احد محبرة الا وللشافعی فی رقبتہ منة وربما اوقد لہ المصباح فی اللیلة ثلاثین مرة فاستنبطت منہ فی کل مرة احکاما کثیرة وانما لم یبق السراج دائم الوقود قال ابن ختنہ لامہ لان الظلمة اجلی للقلب وکان یکتب ثلث اللیل ثم یصلی ثلثہ ثم ینام ثلثہ ولعل المراد ان هذا غالب احوالہ حتی لا ینافی ما مر انہ کان یحیی اللیل کلہ فی الاستنباط من القرآن وکان یختم کل یوم ختمة وجمع اللہ فیہ کل خیر کما قالہ احمد وقال ما کذبت قط ولا حلفت باللہ صادقا ولا کاذبا ولی منذ عشرین سنة ما شبعت ولہ فی السخاء الید الطولی قدم من صنعاء الی مکة بعشرة آلاف دینار واعطی من

اصلح له شسع نعله ستة دنانير واعتذر اليه بانه لم يجد غيرها
ورائى النبى صلى الله عليه وسلم فى النوم قبل حلمه فقال يا غلام
قال لبيك يا رسول الله قال ممن انت قال من رهطك قال ادن منى
فدنى منه ففتح فمه وامر ريقه على لسانه وفمه وشفتيه وقال امض
بارك الله فيك فما لحن بعد فى حديث ولا شعر وما مر على شيئى
الا حفظه وقال ايضا رأيت بمكة فى زمن الصبا فى الزمن رجلا
ذا هيئة يؤم الناس فى المسجد فلما فرغ من صلوته اقبل على الناس
يعلمهم فدنوت منه فاخرج ميزانا من كمه فاعطانى اياه وقال
هذا لك قال فسألت المعبر فقال انك تصير اماما فى العلم وتكون
على السنة لان امام المسجد الحرام افضل الائمة كلهم واما
الميزان فانك تعلم حقيقة الشيئى على ما هو عليه قال الربيع ورأيت
انا قبل موته ان آدم صلى الله على نبينا وعليه وسلم مات ويريدون
ان يخرجوا بجنازته فلما اصبحت سألت بعض اهل العلم عنه فقال هذا
موت اعلم اهل الارض لان الله تعالى علم آدم الاسماء كلها فما
كان يسيرا حتى مات الشافعى رضى الله تعالى عنه اخرجه

سنة اربع ومائتين عن اربع وخمسين سنة

ومن كراماته الباهرة انهم ارادوا تحويله الى بغداد فدافع المصريون فلم يقدروا وشرع في الحفر فلما وصلوا قرب اللحد فاحت منه رائحة طيبة ما شموا امثالها بحيث سكروا من طيب رائحته وما تمكنوا من الوصول اليه فكفوا وصار ذلك معدودا في اعظم مناقبه وقد اتفق العلماء قاطبة من سائر الفرق من اهل الفقه والاصول والحديث وغيرهما على ثقته وعدالته وامانته وورعه وتقواه وجوده وحسن سيرته وعلو قدره فالمطنب في وصفه مقصر والمسهب في مدحه مقتصر انتهى ملتقطا

مسند الامام المجتهد احمد بن حنبل رضي الله تعالى عنه

ارويه عن العلامة الحبيب حسين الحبشي عن الشريف محمد بن ناصر عن عابد السندي عن حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المشرفة عن محمد ابن الطيب المغربي عن حسن العجيمي عن ابراهيم بن محمد الميموني عن الوسلي عن زكريا الانصاري ح وارويه ايضا عن صالح كمال عن والده وعن السيد احمد دحلان كلاهما عن عبد الرحمن

الكزبري ح وارويه عاليا عن[1] عبد الله القدومي النابلسي عن[2] عبد الرحمن
الكزبري عن[3] احمد بن عبيد العطار عن[4] اسمعيل العجلوني عن[5]
عبد الغني النابلسي عن[6] النجم محمد الغزي عن[7] والده البدر محمد الغزي
عن[8] زكريا الانصاري عن[9] العز عبد الرحيم عن[10] ابي العباس احمد الجوخي
عن[11] ام محمد زينب بنت مكي الحرانية عن[12] ابي علي حنبل الرصافي
عن[13] ابي القاسم هبة الله الشيباني عن[14] ابي الحسين التميمي عن[15]
ابي بكر احمد القطيعي عن[16] عبد الله بن الامام احمد بن حنبل عن
ابيه الامام احمد الشيباني رضي الله تعالى عنه تنبيه
ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل بن هلال الشيباني
المروزي ثم البغدادي قال العلامة ابن حجر في كتاب مسانيده صفحہ ۹۱
هو الامام البارع المجمع على امامته وجلالته وورعه وزهادته
ووفور علمه وسيادته رحل الى الحجاز والشام واليمن وغيرها
سمع من سفيان بن عيينة واقرانه وروى عنه جماعة من
شيوخه وخلائق آخرون لا يحصون منهم البخاري ومسلم وكثر ثناء
الائمة عليه حتى قال بعضهم رأيت ثلثة لم ير مثلهم ابدا وذكره منهم

وقال بعضهم ما اعلم احدا يحفظ على هذه الامة امر دينها الا هو وقال
ابو زرعة كانت كتبه اثنى عشر حملا وكان يحفظها على ظهر قلبه
وقال مرة اخرى كان يحفظ الف الف حديث وقال ابراهيم الحربي كان
الله جمع فيه علم الاولين والآخرين من كل صنف يقول ما شاء ويمسك
ما شاء وقال الشافعي ما رأيت اعقل من احمد وسليمان ابن داؤد
الهاشمي وجاء انسان بثلاثة آلاف دينار وقال ورثتها من ابي ومالي
حلال فابي ان يقبلها وقال لا حاجة لي فيها انا في كفاية ومن
دعائه اللهم كما صنت وجهي عن السجود لغيرك صنه عن السؤال
لغيرك وقال التاج السبكي مسنده اصل من اصول هذه الامة
انتهى ملتقطا وقال صاحب الكشف في ذكر مسنده انه يشتمل على ثلاثين
الف حديث في اربعة وعشرين مجلدا من نسخة الوقف بالمستنصرية
وهو كتاب جليل من جملة اصول الاسلام وقد وقع له فيه ما ينوف عن
ثلاثمائة حديث ثلاثية الاسناد ذكروا ان احمد بن حنبل شرط فيه
ان لا يخرج الا حديثا صحيحا عنده قال ابو موسى المديني لكن يقال
ان فيه احاديث موضوعة كما ذكره البقاعي وزائده لولده عبد الله امام

فائدة وفي ثبت الامير ان سلسلة الذهب المشهورة بين المحدثين احمد عن الشافعي عن مالك عن نافع عن ابن عمر لا يعرف بها الا اربع احاديث اوردها احمد في مسنده وهي للشافعي في الام اه قال العلامة ابن حجر في مسانيده فائدة مهمة يتعين حفظها لعظيم جدواها وغزة ما فيها. وحاصلها ان ابن الصلاح شذ ففضل كتب السنن على مسند احمد واعترضوه وردوا عليه بان الامر ليس كما زعم كيف وهو اكبر المسانيد واحسنها وضعا وانتقاء فانه لم يدخل فيه الا ما يحتج به مع كونه انتقاه من اكثر من سبعمائة الف حديث وخمسين الف حديث وقال ما اختلف فيه المسلمون من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فارجعوا فيه الى المسند فان وجدتموه والا فليس بحجة ومن ثم بالغ بعضهم فاطلق الصحة على كل ما فيه والحق ان فيه احاديث كثيرة ضعيفة وبعضها اشد في الضعف من بعض حتى ان ابن الجوزي قد ادخل كثيرا منها في موضوعاته لكن تعقبه بعضهم في بعضها وفي سائرها شيخ الاسلام والحفاظ ابن حجر وحقق نفي الوضع عن جميع احاديثه

وانه احسن انتقاءً وتحريراً من الكتب التى لم يلتزم مصنفوها الصحة فى جمعها انتهى مختصراً وقال ايضاً فى مسانيده و امتحن رضى الله عنه المحنة المشهورة التى كانت سبباً لمزيد نعمته فى الدنيا والاخرة ثم ذكر العلامة المذكور تلك المحنة وتركتها خوفاً من التطويل وفيه ايضاً ان رمى لبعض ضاربيه بالبرص الشديد جداً وذكر هذا الابرص ان جملة ضاربيه مائة وخمسون رجلاً وذكر الربيع ان الشافعى رضى الله تعالى عنه دفع اليه كتاباً وهو بمصر وامره ان يذهب به الى احمد ببغداد ويأتيه بالجواب فذهب اليه فصادفه عقب صلوة الصبح فذكرت له القصة ودفعت له الكتاب فلما قرأه تغرغرت عيناه فقلت ما فيه قال فيه انه رأى النبى صلى الله عليه وسلم فى النوم فقال له اكتب الى ابى عبد الله فاقرأ عليه السلام وقل له انك ستمتحن وتدعى الى خلق القران فلا تجبهم فيرفع الله لك علماً الى يوم القيمة قال الربيع فقلت له البشارة يا ابا عبد الله فخلع احمد قميصه الذى على جلده فاعطانيه فاخذت الجواب ورجعت الى مصر وسلمته الى الشافعى

رضی اللہ عنہما فقال ما الذی اعطاك قلت قمیصہ قال لا تنجعلہ
فیہ ولکن بلہ وارفع الی الماء لا تبرک بہ **ولد** رضی اللہ عنہ فی
شہر ربیع الاول سنۃ اربع وستین ومائۃ **وتوفی** سنۃ ٢٤١
احدی واربعین ومائتین علی الاصح المشہور وکان قبرہ ظاہرا
ببغداد یتبرک بہ فطمستہ الروافض لما استولوا علیہا قریب زماننا
ثم اعادہ سلطاننا خلیفۃ الخلفاء الراشدین عز نصرہ وکبت
اعدائہ بھیئۃ ظاہرۃ وابھۃ وافرۃ فھو بہا الآن یزار و
یتبرک بہ وکشف لامر فروی حتی کفنہ لم یتغیر فیہ شیئ
واختلفوا فی عدد المصلین علیہ ومن جملۃ ذلک ما قیل ان الارض
المبسوطۃ التی وقف الناس للصلوۃ علیہا مسحت فوسعت
بقدر ستمائۃ الف واکثر سوی ما کان فی الاطراف والسفن وقیل
کانوا الف الف وثلثمائۃ الف **قال** ابو زرعۃ بلغنی ان المتوکل
امر ان یمسح الموضع الذی وقف علیہ الناس للصلوۃ علی احمد فبلغ
مقام الفی الف وخمسمائۃ الف **وعن** بعض جیران احمد انہ اسلم
یوم موتہ من الیہود والنصاری والمجوس عشرون الفا انتہی واللہ

تعالیٰ اعلم

مسند الدارمی رحمہ اللہ تعالیٰ اروبہ عن شیخنا الحبیب حسین الحبشی وعن شیخنا السید عمر شطا عن السید عیدروس ابن عمر عن السید عبداللہ بن الحسین بن عبداللہ بلفقیہ عن والدہ السید حسین عن والدہ السید عبداللہ وخالہ السید عیدروس بن عبدالرحمن بلفقیہ والامام محمد بن سھل مولی الدویلہ ثلاثتھم عن العلامۃ الوجیہ السید عبدالرحمن بن عبداللہ بلفقیہ عن والدہ السید عبداللہ بلفقیہ وعن علامۃ وقتہ الشیخ ابراھیم الکردی الکورانی کلاھما عن الشیخ احمد بن محمد القشاشی المدنی عن الرملی عن زکریا الانصاری ح واروبہ عن العلامۃ الشیخ صالح کمال عن والدہ صدیق کمال عن عبدالرحمن بن الشیخ محمد الکزبری ح واروبہ عالیا عن العلامۃ القدومی عن العلامۃ الکزبری المذکور عن والدہ عن عبدالغنی النابلسی عن النجم الغزی عن والدہ البدر الغزی عن زکریا الانصاری عن محمد بن مقبل عن جویریۃ بنت احمد الکردی عن ابی الحسن عن علی بن عمر الکردی عن ابی المنجا عبداللہ بن عمر اللتی

ح والشيخ زكريا يروى عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامی
عن شهاب الدين احمد الحجار عن ابی المنجا عبد الله بن عمر اللتی عن
ابی الوقت عبد الاول ابن عيسى السجزی عن الداؤدی عن عبد الله
ابن احمد السرخسی قال اخبرنا ابو عمران عيسى بن عمر السمرقندی عن
مؤلفه الحافظ ابی عبد الله محمد بن عبد الرحمن الدارمی رحمه الله تعالى

تنبيه قال العلامة ابو الفتح محمد عبد الرشيد بن محمد شاه الكشميری
فی مقدمة هذا المسند الشريف ما نصه وهو الامام الحافظ شيخ
الاسلام قدوة الجهابذة النقاد الاعلام ذو الفضائل التی سارت
بها الركبان شرقا وغربا والفواضل التی اعترفت بها السيادة
عجما وعربا الحافظ الذی لا تعزب عن علمه شاردة - والضابط
الذی استوت لديه الطارفة والتالدة - كلمة شهد له بها كل موافق
ومخالف - واقر ببراعتها المعادی والمؤالف - ابو محمد عبد الله
ابن عبد الرحمن ابن الفضل بن بهرام بن عبد الصمد التميمی السمرقندی
الدارمی ـه صاحب السنن المعروفة - والدارم بكسر الراء المهملة

ـه قال الذهبی قال ابو حاتم ثقة صدوق وعن احمد بن حنبل وذكر الدارمی فقال
عرضت عليه الدنيا فلم يقبل ١٢ تذكرة الحفاظ -

نسبته الى دارم ابن مالک بطن کبیر من تمیم۔ ولد سنة احدی و
ثمانین ومائة وتوفی یوم الجمعة من ایام عرفة سنة خمس وخمسین و
مائتین وله من العمر اربع وسبعون سنة ودفن یوم النحر ببلدة
مرو قدس الله تعالی روحه۔ وجعل فی جنات الفردوس غبوقه
وصبوحه۔ وکان رحمه الله تعالی اماما جلیلا حافظا للحدیث
والقرآن۔ ملازما لعبادة الله سبحانه وتعالی فی کل وقت وآن
ذا رحلة عظیمة۔ واسفار کثیرة۔ رحل الی بلدان الاسلام ومدن
الایمان۔ وجمع علم الحدیث من عصابة هذا الشان۔ وفرسان
ذاک المیدان حتی برع وفاق الاماثل والاقران۔ فعنت له وجوه
الاکابر والاعیان۔ واستفاد منه جماء الغفیری الکائنة فی ذلک الزمان
الی ان روی عنه مسلم بن الحجاج القشیری صاحب الصحیح وابو داؤد
والترمذی من اصحاب السنن وعبد الله بن الامام احمد ومحمد بن یحیی
الذهلی رحمهم الله تعالی واقروا له بکمال الفضل وتمام الاحسان۔ و
اثنوا علیه بلسان الجنان والبیان۔ ولما نعی رحمه الله تعالی الی حضرة
البخاری رحمه الله تعالی استرجع وبکی۔ واطرق وابکی۔ وانشد هذا

الشعر ولم يکن ينشد شعراً قط إلا ما ورد فی الاحادیث ضرورۃً للروایۃ وابلاغاً للدرایۃ۔

ان عشت تفجع بالاحبۃ کلھم　　وفناء نفسک لا اباً لک افجع

ولاریب ان ھذہ شھادۃ صادقۃ من الامام البخاری علی صلاح الدارمی وفلاحہ انتھی وقال ایضاً فی مرتبۃ مسندہ الشریف ھو کتاب قدیم مبارک فیہ وعلیہ۔ ومؤلف لطیف عالی السند المحتاج الیہ۔ اصل فی بابہ۔ وفرد فی نصابہ۔ فالقاریٔ لہ لایزال فی ریاضٍ ورقیۃ۔ وعلومٍ متفقۃ رشیقۃ۔ وفیہ حلاوۃ مقطع۔ ولطافۃ مترع۔ وعذوبۃ مشرع۔ وھو مرتب علی الابواب۔ جامع للاحادیث النبویۃ وآثار الاصحاب۔ وحقہ ان یسمی بالسنن دون المسند وھو الاقرب الی الصواب۔ لکن اشتھر بالمسند علی خلاف اصطلاح المحدثین حتی عدہ ابن الصلاح۔ من المسانید علی وجہ الیقین۔ وھذا وھم من ابن الصلاح۔ کما صرح بہ شارح الالفیۃ الفارق بین السنن والصحاح۔ قال السیوطی فی تدریب الراوی لشرح تقریب النواوی قیل ومسند الدارمی لیس بمسند بل ھو مرتب علی الابواب۔ وقد سماہ

بعضهم بالصحيح۔ قال شیخ الاسلام ولم ار لمغلطائی سلفًا فی تسمیته الدارمی صحیحا الا قوله انه رائی بخط المنذری وکذا قال شیخ الاسلام لیس دون السنن فی الرتبۃ بل لو ضمّ الی الخمسۃ لکان اولی من ابن ماجۃ فانه امثل منه بکثیر۔ وقال العراقی فی النکت اشتهر تسمیته بالمسند کما سمی البخاری کتابه بالمسند لکون احادیثه مسندۃً قال الا ان فیه المرسل والمعضل والمنقطع والمقطوع کثیرا علی انهم ذکروا فی ترجمۃ الدارمی ان له الجامع والتفسیر والمسند وغیر ذلک فلعل الموجود الآن هو الجامع والمسند فقط انتهی قال الحافظ الامام ابن حجر رحمه الله تعالی واول من اضاف ابن ماجۃ الی الخمسۃ الفضل بن طاهر فتابعه اصحاب الاطراف والرجال والناس وجعل غیر واحد السادس الموطاء او مسند الدارمی انتهی ثم قال العلامۃ المذکور۔ وذکر الشیخ عابد السندی فی ثبته[1] عن الشیخ الامام صلاح الدین العلائی انه قال لو قدم مسند الدارمی بدل ابن ماجۃ فکان سادسًا لکان اولی انتهی

---

[1] المسمی بحصر الشارد ١٢ عبد الهادی عفی له۔

قلت وقد عدّه[1] الشيخ محمد عبد العزيز الدهلوی طيب الله ثراه فی الطبقة الثالثة من طبقات کتب الحديث۔ المحتجة بها فی القديم والحديث واليه نحا والده الشيخ ولی الله رحمه الله فی مؤلفاته۔ وقال الشيخ عبد الحق الدهلوی قال بعضهم کتاب الدارمی احری والیق بجعله سادس الکتب لان رجاله اقل ضعفا ووجود الاحاديث المنکرة والشاذة نادرة فيه وله اسانيد عالية وثلاثياته اکثر من ثلاثيات البخاری کذا فی مقدمة المشکوة قال المغلطائی ان جماعة اطلقوا علی مسند الدارمی بکونه صحيحا فتعقبه الحافظ ابن حجر بانی لم ار ذلک فی کلام احد ممن يعتمد عليه کيف ولو اطلق ذلک من يعتد به لکان الواقع بخلافه ومع ذلک فلست اسلم ان الدارمی صنف کتابه قبل تصنيف البخاری الجامع لتقدمه هما ومن ادعی ذلک فعليه البيان وتعقبه السيد العلامة محمد بن اسمعيل الامير فی شرحه توضيح الافکار علی تنقيح الانظار

[1] ای هذا المسند ١٢ عبد الهادی عفی الله له

بان من ادعى تقدم تصنيف البخاری علی تصنیف الدارمی فعلیه البیان
ایضًا وذکر المغلطائی انه ینبغی ان یجعل مسند الدارمی سادسا
للخمسة بدل ابن ماجة فانه قلیل الرجال الضعفاء فلیس فیه الاحادیث
المنکرة والشاذة وان کان فیه احادیث مرسلة موقوفة فهو
مع ذلک اولی من سنن ابن ماجه الی آخر کلامه۔ قلت ویحتمل
انه اراد تفضیله علی ابن ماجة بخصوصه وان ابن ماجة رجاله
الضعفاء اکثر والاحادیث الشاذة والمنکرة غیر نادرة فیه کما
صرح به السید العلامة محمد بن اسمعیل الامیر فی الشرح المذکور اهـ

١٣ ـ سنن الحافظ ابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی رحمه الله تعالی

بالسند الی العجیمی عن البدر محمد بن رضی الدین الغزی ویحیی
الطبری عن السیوطی ح وارویها عن محمد حسب الله عن مصطفی
المبلط عن محمد الشنوانی عن السید مرتضی الزبیدی عن عمر بن
احمد بن عقیل السقاف باعلوی المکی عن الشیخ عبد الله البصری
عن علی بن عبد القادر الطبری عن عبد الواحد بن ابراهیم الحصاری
عن الجلال عبد الرحیم العباسی عن السیوطی ح ویرویها الحصاری

ایضا اجازة عن[9] السیوطی عن[10] محمد بن مقبل عن[11] الحراوی عن[12] عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی عن[13] ابی الحسن علی بن الحسن المعروف بابن المقیر عن[14] ابی الکرم المبارک بن الحسن الشهرزوری عن[15] ابی الحسین محمد بن علی المهتدی باللہ عن الحافظ ابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی رحمہ اللہ تعالی **تنبیہ** قال الامام الذهبی فی تذکرة الحفاظ ص۱۹۹ ج۳ الدارقطنی الامام شیخ الاسلام حافظ الزمان ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مهدی البغدادی الحافظ الشهیر صاحب السنن **مولدہ** سنہ ۳۰۶ ست وثلثمائة سمع البغوی وابن ابی داؤد وابن صاعد والحضرمی وابن درید وابن نیروز وعلی بن عبد اللہ بن مبشر ومحمد بن القسم المحاربی وابا علی محمد بن سلیمان المالکی وابا عمر القاضی وابا جعفر احمد بن البهلول وابن زیاد النیسابوری وبدر بن الهیثم القاضی واحمد بن القسم الفرائضی وابا طالب الحافظ وخلائق ببغداد والبصرة والکوفة وواسط **وارتحل** فی کهولتہ الی مصر والشام وصنف التصانیف حدث عنہ الحاکم وابو حامد الاسفرائنی

وتمام الرازی والحافظ عبد الغنی الازدی وابوبکر البرقانی وابوذر
الہروی وابونعیم الاصبہانی وابومحمد الخلال وابوالقسم بن
المحسن وابوطاہر بن عبد الرحیم والقاضی ابوالطیب الطبری
وابوبکر بن بشران وابوالقسم حمزة السہمی وابومحمد الجوہری
وابوالحسن بن الابنوسی وعبد الصمد بن المأمون وابوالحسین
ابن المہتدی باللہ وامم سواہم قال الحاکم صار الدارقطنی اوحد
عصرہ فی الحفظ والفہم والورع واماما فی القراء والنحویین واقمت
فی سنة سبع وستین ببغداد اربعة اشہر وکثر اجتماعنا فصادفته
فوق ما وصف لی وسالته عن العلل والشیوخ وله مصنفات یطول
ذکرہا فاشہد انه لم یخلف علی ادیم الارض مثله۔ وقال
الخطیب کان فرید عصرہ وامام وقته وانتہی الیه علم الاثر والمعرفة
بالعلل واسماء الرجال مع الصدق والثقة وصحة الاعتقاد و
الاخذ من علوم کالقرآت فان له فیہا مصنفا سبق فیه الی
عقد الابواب قبل فرش وقال وحدثنی الازہری قال بلغنی ان
الدارقطنی حضر فی حداثته مجلس اسمعیل الصفار فقعد ینسخ

جزأ والصفار يملی فقال رجل لا يصح سماعك وانت تنسخ فقال فهمی للاملاء خلاف فهمك اتحفظ كم املاء الشيخ قال لا ادری قال املاء ثمانية عشر حديثا الحديث الاول عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا والثانی عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا ومر فی ذلك حتى اتی علی الاحاديث فتعجب الناس منه اوكما قال وقال ابو ذر الحافظ قلت للحاكم هل رأيت مثل الدارقطنی فقال هو لم ير مثل نفسه فكيف انا رواها الخطيب فی تاريخه قلت هنا يخضع للدارقطنی ولسعة حفظه الجامع لقوة الحافظة ولقوة الفهم والمعرفة واذا شئت ان تتبين براعة هذا الامام فطالع العلل له فانك تندهش ويطول تعجبك توفی فی ثامن ذی القعدة سنة خمس وثمانين وثلثمائة رحمه الله تعالی انتهی ملتقطا مختصرا ودفن قريبا من قبر معروف الكرخی رح اهـ مسانيد ابن حجر فائدة الدارقطنی بفتح الراء وسكن وبضم القاف وسكون الطاء نسبة الی دار القطن وكانت محلة كبيرة ببغداد انتهی كذا فی المرقات۔

المعاجم الثلاثة الكبير[14] والاوسط[15] والصغير[16] للحافظ ابى القاسم سليمان بن احمد الطبرانى رحمه الله تعالى

وبالسند الى الشيخ عبد الله البصرى عن الشيخ ابراهيم الكردى عن الشيخ احمد القشاشى عن الشيخ الرملى عن زكريا الانصارى عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح ابن ابى عمر المقدسى عن الفخر بن البخارى عن ابى جعفر الصيدلانى عن فاطمة بنت عبد الله الجوزدانية عن ابى بكر محمد بن عبد الله ابن زيد[5] الاصفهانى عن الحافظ ابى القاسم سليمان بن احمد الطبرانى **تنبيه** قال فى كشف الظنون صفحہ ۲۶۵ ج ۲ رتب فى الكبير الصحابة على الحروف وهو مشتمل على نحو خمسمائة وعشرين الف حديث ورتب فى الاوسط والصغير شيوخه على الحروف ايضا ثم رتب الكبير الامير علاؤ الدين على ابن بلبان الفارسى ترتيبا حسنا وتوفى سنة احدى وثلاثين وسبعمائة انتهى مختصرا وفى ثبت الامير

---

[5] ابن زيد كذا فى مدارج الاسناد وفى الارشاد ابن زيدة وفى ثبت ابن عابدين ابن ريذة

الكبير ما نصه يشتمل المعجم الكبير على ستين الف حديث تجزئته اثنا عشر مجلدا وفيه قال ابن دحية هو اكبر مسانيد الدنيا اه قال الامام الذهبي في طبقاته الطبراني الحافظ الامام العلامة الحجة ابو القسم سليمان بن احمد بن ايوب ابن مطير الشامي اللخمي الطبراني مسند الدنيا ولد سنة ٢٦٠ ستين ومائتين وسمع في سنة ٢٧٣ ثلث وسبعين وهلم جرا بمدائن الشام والحرمين واليمن ومصر وبغداد والكوفة والبصرة واصبهان والجزيرة وغير ذلك وحدث عن الف شيخ ويزيدون وصنف المعجم الكبير وهو المسند سوى مسند ابي هريرة فكانه افرده في مصنف والمعجم الاوسط في ست مجلدات كبار على معجم شيوخه ياتي فيه كل شيخ بماله من الغرائب والعجائب فهو نظير كتاب الافراد للدارقطني بين فيه فضيلته وسعة روايته وكان يقول هذا الكتاب روحي فانه تعب عليه وفيه كل نفيس وعزيز ومنكر وصنف المعجم الصغير وهو عن كل شيخ له حديث واحد صنف اشياء كثيرة وكان من فرسان هذا الشان مع الصدق والامانة انتهى مختصرا

قلت وله تصانيف كثيرة مقبولة عند المحدثين وقد ذكر الذهبي
تواليفه في طبقاته والحال الكلام فيه - توفي الطبراني لليلتين
بقيتا من ذى القعدة سنة ٣٦٠ ستين وثلثمائة -

السنن الصغرى والكبرى وكتاب الأسماء والصفات

ودلائل النبوة وشعب الايمان كلها للامام ابي بكر
احمد البيهقى رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه اروِيها
عن العلامة الشيخ عبد الحق وعن العلامة الشيخ محمد حسب الله
وعن العلامة السيد امين رضوان المدنى ثلاثتهم عن العارف
بالله الشيخ عبد الغنى عن الشيخ عابد عن الشيخ الفلانى ح
واروِيها عاليا عن العلامة عبد الجليل عن السيد اسمعيل
البرزنجى وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ الفلانى عن الشيخ
محمد سعيد سفر عن الشيخ محمد بن عبد الله المغربى عن الشيخ
عبد الله ابن سالم البصرى واروِيها مساويا له بطريق آخر عن

ـــه بالاجازة العامة ١٢ عبد الهادى غفر الله له

العلامة الحبيب الحبشی عن والدہ عن عمہ العطار عن محمد طاہر سنبل عن الشہاب الجوہری المصری عن عبداللہ البصری ح وارویہا عالیا منہ بدرجۃ عن العلامۃ احمد جمال المکی عن العلامۃ علیم الدین عن ابیہ العلامۃ رفیع الدین القندھاری عن الشیخ محمد بن عبداللہ المغربی وعن الشریف الادریسی کلاہما عن الشیخ عبداللہ البصری عن الشیخ علی بن عبدالقادر الطبری عن عبدالواحد الحصاری عن الشمس محمد بن ابراہیم الغمری عن ابن حجر ح ویروی الشیخ الفلانی عالیا عن الشیخ محمد بن سنہ عن الشریف ابی عبداللہ الوولاتی عن ابن ارکماش عن ابن حجر عن الحافظ العراقی عن ابی الفضل محمد ابن اسمعیل الحموی عن الفخر ابن البخاری عن منصور بن عبدالمنعم الفراوی عن محمد بن اسمعیل الفارسی عن ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی تنبیہ قال الذہبی فی الطبقات۔ البیہقی ہو الامام الحافظ العلامۃ شیخ خراسان ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن موسی الخسروجردی البیہقی صاحب التصانیف ولد سنۃ ۳۸۴ھ اربع وثمانین

وثلثمائة فی شعبان وسمع ابا الحسن محمد بن الحسین العلوی وابا
عبد الله الحاکم وابا طاهر بن محمش وابا بکر ابن فورک وابا علی
الروذباری وعبد الله بن یوسف بن ناموبه وابا عبد الرحمن
السلمی وخلقا بخراسان وهلال بن محمد الحفار وابا الحسین بن بشران
وابن یعقوب الایادی وعدة ببغداد والحسن بن احمد بن فراس
وطائفة وجناح بن نذیر وجماعة بالکوفة ولم یکن عنده سنن النسائی
ولا جامع الترمذی ولا سنن ابن ماجة بلی کان عنده الحاکم فاکثر
عنه وعنده عوال وبورک له فی علمه لحسن مقصده وقوة فهمه
وحفظه وعمل کتابا لم یسبق الی تحریرها انتهی مختصرا قلت
ثم ذکر الذهبی تصنیفاته ثم ذکر عن امام الحرمین ابی المعالی
انه قال ما من شافعی الا وللشافعی علیه منة الا ابا بکر البیهقی
فان له المنة علی الشافعی لتصانیفه فی نصرة مذهبه ثم قال
وتوالیفه تقارب الف جزء مالم یسبقه الیه احد حضر فی
اخر عمره من بیهق[1] الی نیسابور وحدث بکتبه ثم حضره الاجل

[1] بیهق علی وزن صیقل بلد قرب نیسابور ۱۲ مرقات صفحہ ۲۳ عبد العلی غفرلہ

فی عاشر جمادی الاولی ۴۵۸ھ ثمان وخمسین واربعمائۃ فنقل فی تابوت الی قریتہ۔ وھی ناحیۃ من اعمال نیسابور علی یومین منھا خسروجرد ھی ام تلک الناحیۃ انتھی ملتقطاً ولہ من العمر اربع وسبعون سنۃ قیل مولدہ ۳۸۴ھ اربع وثمانین وثلثمائۃ کذا فی المرقات۔

۲۲ شرح معانی الآثار للامام ابی جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ وبالسند الی ابن حجر عن الشرف ابی الطاھر ابن الکویک عن زینب بنت الکمال المقدسیۃ عن محمد بن البھاء عن الحافظ ابی موسی محمد بن ابی بکر المدینی عن ابی الفتح اسمٰعیل ابن الفضل بن احمد السراج عن ابی الفتح منصور بن حسین التالی[1] عن الحافظ ابی بکر محمد بن ابراھیم المقری المتوفی ۳۱۱ھ عن مؤلفہ ابی جعفر الطحاوی ح وارویہ عن العلامۃ ابی الخیر میرداد الحنفی عن السید عبد اللہ کوجک عن الشیخ عابد ح وارویہ عالیاً عن[1] الشیخ عبد الجلیل عن[2] الشیخ عابد عن[3] الشیخ

---

[1] التالی بالمثناۃ کذا فی کفایۃ المتطلع ۱۲ عبد

محمد طاهر سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن الشیخ
العجیمی ح وارویه عن الشيخ عبدالله القلعی عن الشیخ عبدالرحمن
الکز بری عن الشيخ حسین المغربی عن الشيخ محمد بن الطیب
المغربی عن الشيخ العجیمی عن الشيخ احمد العجل عن الامام یحیی
الطبری عن زکریا الانصاری عن ابن حجر الی آخر السند
المتقدم تنبیه الطحاوی هو الامام العلامة الحافظ صاحب
التصانیف البدیعة ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة بن سلمة
الازدی الحجری المصری الطحاوی الحنفی (وطحا) من قری مصر
سمع هرون بن سعید الایلی وعبدالغنی بن رفاعة ویونس
ابن عبدالاعلی وعیسی بن مثرود ومحمد بن عبدالله بن عبدالحکم
وبحر بن نصر وطبقتهم - روی عنه احمد بن القسم الخشاب و
ابوالحسن محمد بن احمد الاخمیمی ویوسف المیانجی وابوبکر بن المقرئ
والطبرانی واحمد بن عبدالوارث الزجاج وعبدالعزیز بن محمد الجوهری
قاضی الصعید و محمد بن بکر بن مطروح وآخرون خرج الی الشام
سنة ثمان وستین ومائتین فتفقه بالقاضی ابی حازم وبغیره

قال ابن یوسف ولد سنة سبع وثلاثین ومائتین وکان ثقة ثبتا فقیها عاقلا لم یخلف مثله قال ابو اسحق الشیرازی فی الطبقات انتهت الی ابی جعفر ریاسة ابی حنیفة بمصر اخذ العلم عن ابی جعفر بن ابی عمران وابی حازم القاضی وغیرهما وکان اولا شافعیا یقرأ علی المزنی فقال له یوما واللہ لاجاء منک شیئ فغضب من ذلک وانتقل الی ابن ابی عمران فلما صنف مختصرہ فقال رحم اللہ ابا ابراھیم لو کان حیا لکفر عن یمینه - قال ابن یونس مات ابو جعفر فی مستھل ذی القعدة ٣٢١ھ احدی وعشرین وثلثمائة عن بضع وثمانین سنة انتھی کذا فی تذکرة الحفاظ للامام الذھبی رح صہ٢٩ ج ٣ وکان (الطحاوی) یقرأ علی المزنی الشافعی وھو خاله وکان الطحاوی یکثر النظر فی کتب ابی حنیفة فقال له المزنی واللہ لا یجیئ منک شیئ فغضب وانتقل من عندہ وتفقه فی مذھب ابی حنیفة وصار اماما فکان اذا درس او اجاب فی شیئ من المشکلات یقول رحم اللہ خالی لو کان حیا لکفر عن یمینه وسمع الحدیث من کثیر من المصریین والغرباء القادمین الی مصر وله تصانیف جلیلة معتبرة فمنھا احکام

القرآن وشرح معانی الآثار والمختصر وشرح الجامع الکبیر وشرح
الجامع الصغیر وکتاب الشروط الکبیر والصغیر والاوسط
والمحاضر والسجلات والوصایا والفرائض وکتاب مناقب ابی
حنیفه وتاریخ کبیر والنوادر الفقهیة والرد علی ابی عبید
فی ما اخطأ فی اختلاف النسب وغیر ذلک **والطحاوی** بفتح
الطاء والحاء المهملتین نسبته الی طحیة قریة بصعید مصر وقد
ذکره السیوطی فی حسن المحاضرة فی اخبار مصر والقاهرة فی حفاظ
الحدیث وقال کان ثقة ثبتا فقیها لم یخلف بعده مثله انتهت
الیه ریاسة الحنفیة بمصر اه وفی انساب السمعانی الطحاوی
نسبته الی طحا بفتح الطاء المهملة والحاء المهملة قریة باسفل ارض
مصر وقیل غیر ذلک انتهی ملخصا من الفوائد البهیة ص ۳۷۔

۲۳ مشکوٰة المصابیح للامام ولی الدین ابی عبد الله محمد
ابن عبد الله الخطیب التبریزی رحمه الله تعالیٰ

ارویها عن السید عمر شطا وعن الحبیب حسین الحبشی کلاهما
عن السید عبد روس بن عمر عن عمر عن السید محمد بن عید روس

عن السید زین العابدین ابن علوی جمل اللیل عن محمد بن سلیمان الکردی المدنی عن ابی طاہر الکورانی ح وارویہا عن عبد الحق عن قطب الدین عن محمد اسحاق عن عبد العزیز ح وارویہا عالیا عن احمد بن عثمان المکی عن فضل الرحمن العمری عن عبد العزیز عن والدہ عن ابی طاہر الکورانی عن والدہ عن احمد القشاشی عن احمد بن علی الشناوی عن السید غضنفر النہروالی عن شیخ الحرم المکی محمد سعید الشہیر بمیر کلان عن نسیم الدین میرک شاہ عن والدہ المحدث جمال الدین عطاء اللہ بن غیاث الدین عن عمہ اصیل الدین عبد اللہ بن عبد الرحمن عن شرف الدین عبد الرحیم بن عبد الکریم الجرہی نسبتہ الی الجرہ قریۃ من قری شیراز عن علی بن مبارک شاہ عن مؤلفہا رحمہ اللہ تعالی ح ولنا طریق اخر کما نرویہا عن المفسر الشیخ محمد حسب اللہ وعن الشیخ عبد الجلیل کلاہما عن احمد منۃ اللہ عن الامیر الکبیر عن السید نور الدین ابی الحسن علی ابن احمد الصعیدی العدوی عن محمد عقیلۃ المکی عن حسن

العجیمی عن احمد النخل عن الامام یحیی عن الحافظ عبد العزیز بن
فہد والقاضی زکریا الانصاری قالا اخبرنا الشیخان العلامۃ
الرحلۃ تقی الدین ابو الفضل محمد بن محمد بن فہد والامام العارف
باللہ تعالیٰ شرف الدین ابو الفتح محمد بن ابی بکر الحسین المراغی
قالا انبانا العلامۃ الرحلۃ الزین ابو بکر بن الحسین المراغی زاد
الاول فقال اخبرنا الامام شرف الدین عبد الرحیم بن عبد الکریم
الجرہی قالا اخبرنا العلامۃ امام الدین علی بن مبارک شاہ الصدیقی
الساوجی زاد الثانی فقال اخبرنا الامام حسام الدین الحسن بن
علی الابیوردی سماعا علیہ لشیئ من اولہا واجازۃ لسائرہا قال اخبرنا
بہا الامام صدر الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ القزوینی
قال ہو والصدیقی اخبرنا بہا مؤلفہا تنبیہ قال فی کشف الظنون
بعد ذکر کتاب مصابیح السنۃ وشروحہ ثم ان الشیخ ولی الدین
اباعبد اللہ الخطیب کمل المصابیح وذیل ابوابہ فذکر الصحابی الذی
روی الحدیث عنہ وذکر الکتاب الذی اخرجہ منہ وزاد علی کل
باب من صحاحہ وحسانہ الا نادرا فصلا ثالثا وسماہ مشکوۃ المصابیح

فصار كتابا كاملا فرغ من جمعه آخر يوم الجمعة من رمضان سنة ٧٣٧ سبع وثلاثين وسبعمائة وله اسماء رجال المشكوة وشرحه العلامة حسن بن محمد بن الطيبي المتوفى سنة ٧٤٣ ثلاث واربعين وسبعمائة وسماه الكاشف عن حقائق السنن اوله الحمد لله مشيد اركان الدين الحنيف الخ انتهى مختصرا۔

٢٤ ٢٥

الشفا في تعريف حقوق المصطفى۔ والمشارق[٥] كلاهما

للقاضي ابي الفضل عياض بن موسى بن عياض

المالكي الاندلسي اليحصبي بفتح المثناة وسكون المهملة وتحريك الصاد المهملة بالحركات الثلاث بعدها موحدة نسبة الى يحصب حي باليمن من حمير المتوفى بمراكش مسموما سمه يهودي سنة ٥٤٤ اربع واربعين وخمسمائة قال العلامة ابن عابدين العلامة الامير الكبير في ثبتيه ارويهما عن العلامة الحبشي عن والده عن عمر العطار عن صالح الفلاني ح وارويهما عاليا عن العلامة عبد الجليل

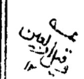
٥ مشارق الانوار على صحاح الآثار في تفسير غريب الحديث ۔ ومن تصانيفه الالماع في ضبط الرواية وتقييد السماع ذكره في كشف الظنون ١٢ عبد الهادي غفر الله له

برادہ عن السید اسمعیل البرزنجی عن صالح الفلانی عن الشیخ
محمد بن سنہ عن مولای الشریف محمد بن عبد اللہ عن الشیخ
علی الاجہوری وشہاب الدین الخفاجی شارح الشفا والشہاب
احمد بن عبد الوارث البکری والشہاب احمد الغنیمی الانصاری
اجازۃ عن الشمس محمد بن احمد الرملی عن زکریا الانصاری
عن محمد بن مقبل الحلبی قال اخبرنا الصلاح بن ابی عمر قال
اخبرنا ابو الحسن علی بن عبد الواحد السعدی بن البخاری
قال اخبرنا ابو الحسن یحیی بن محمد الصائغ عن مؤلفهما تنبیہ
قال فی الکشف فی ذکر الشفا[۱۵] وهو کتاب عظیم النفع کثیر الفائدۃ
لم یؤلف مثلہ فی الاسلام شکر اللہ سبحانہ وتعالی سعی
مؤلفہ وقائلہ برحمتہ وکرمہ۔ اولہ الحمد للہ المتفرد باسمہ
الاسمی المختص بالملک الاعز الاحمی الخ وقال فی ذکر المشارق
انہ فی تفسیر غریب الحدیث المختص بالصحاح الثلاثۃ وهی

---

۱۵ در بستان المحدثین بعد مدح این کتاب گفتہ کہ بالجملہ این کتاب از عجائب کتب مصنفہ ایں باب است وخیلے مقبول افتادہ ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

الموطا والبخاري ومسلم وهو كتاب مفيد جدا وله الحمد لله مظهر دينه على كل دين الخ انتهى ملتقطا مختصرا۔ والقاضي عياض هو ابو الفضل ابن موسى اليحصبي المغربي السبتي المالكي ولد سنة ست وسبعين واربعمائة وولي القضاء بسبتة ومات بمراكش اه كذا في مسانيد ابن حجر ومن تصانيفه ترتيب المدارك وتقريب المسالك لمعرفة اعلام مذهب مالك وكتاب الاعلام بحدود قواعد الاسلام وكتاب الالماع في ضبط الرواية وتقييد السماع وبغية الرائد لما تضمنه حديث ام زرع من الفوائد وكتاب الغنية والمعجم ونظم البرهان على صحة جزم الاذان وغيرذلك اه كذا في بستان المحدثين معربا



٢٦ شرح الشفا للعلامة شهاب الدين الخفاجي وسائر تصانيفه رحمه الله تعالى ارويها بالسند المذكور الى المصنف الشهاب الخفاجي تنبيه الخفاجي هو شهاب الدين احمد بن محمد الخفاجي المصري الحنفي قرأ علوم العربية على خاله ابي بكر الشنواني واخذ عن شيخ الاسلام محمد الرملي وغيره من الاعلام ولد وتحمل مع والده الى الحرمين

ودر بستان المحدثين نوشته. وآن كتابيست كه در حق او گفته اند كه اگر آب زر نويسند و بجواهر وزن كنند حق او ادا نشود ١٢ عبد الهادي غفر الله له

وقرأ هناك على ابن جار الله وارتحل الى قسطنطنية وهي اذ ذاك مشحونة بالفضلاء والف حواشي البيضاوي وشرح الشفاء وغير ذلك ووصفه المحبي بانه من افراد الدنيا المجمع على تفوقه وبراعته انتهى كذا في التعليقات صفحہ ۳۱۶ توفي سنة ۱۰۶۹ تسع وستين والف و هذا الشرح شرح كبير في غاية التدقيق والتحقيق ثلاث مجلدات اھ كذا في كشف الظنون صفحہ ۶۴ ج ۲ قلت ومن شروحه المدد الفياض بنور الشفا للقاضي عياض لمولانا خادم السنة وضياء الدجنة الكوثر الراوي الشيخ الهمام حسن العدوي الحمزاوي فرغ من تاليفه سنة ۱۲۷۶ ست وسبعين ومائتين والف۔

الجامع الكبير والصغير للامام جلال الدين السيوطي رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه

۲۷ ـ ۲۸ ـ ۲۹

اروبها عن الشيخ حسب الله وعن الشيخ احمد جمال وعن الشيخ شرف الدين القزني المكيين كلهم عن الشيخ القاوقجي عن الشيخ عابد السندي عن الشيخ عبد الخالق المزجاجي عن والده على المزجاجي عن حسن بن على العجيمي ح واروبها عن الحبيب الحبشي عن الشيخ السيد محمد نور الادريسي المغربي

المدنی عن ابی عبد اللہ محمد بن علی السنوسی الحسنی ح وارویہا
عالیا بالاجازۃ العامۃ عن الشیخ فالح المدنی عن الشیخ ابی عبد اللہ
محمد بن علی السنوسی عن ابی العباس العرائشی عن عبد الوہاب
التازی الحسنی عن الشیخ حسن بن علی العجیمی عن الشیخ احمد العجل
عن البدر محمد بن رضی الدین الغزی عن الجلال السیوطی تنبیہ
الجامع الکبیر ویسمی جمع الجوامع قال فی الکشف وہو کبیر اولہ
سبحان الذی مبدیٔ الکواکب اللوامع الخ ذکر فیہ انہ قصد
استیعاب الاحادیث النبویۃ وقسمہ قسمین الاول ساق
فیہ لفظ الحدیث بنصہ یذکر من خرجہ ومن رواہ من واحد الی
عشرۃ او اکثر یعرف منہ حال الحدیث مرتبا ترتیب اللغۃ علی حروف
المعجم والثانی الاحادیث الفعلیۃ المحضۃ او المشتملۃ علی قول و
فعل او سبب او مراجعۃ ونحو ذلک مرتبا علی مسانید الصحابۃ
قدم العشرۃ ثم بدأ بالباقی علی حروف المعجم فی الاسماء ثم بالکنی کذلک
ثم بالمبہمات ثم بالنساء ثم بالمراسیل سوطالع لاجلہ کتبا کثیرۃ قال
فی الجامع الصغیر قصدت فی جمع الجوامع جمع الاحادیث النبویۃ

یاسرها قال شارحه المناوی هذا بحسب ما اطلع علیه المؤلف لا باعتبار
ما فی نفس الامر لتعذر الاحاطة بها علی ما جمعه الجامع المذکور
لو تم وقد اخترمته المنیة قبل اتمامه وفی تاریخ ابن عساکر عن احمد صح
من الحدیث سبعمائة الف وکثیر وقال ابو زرعة کان احمد یحفظ
الف الف حدیث وقال البخاری احفظ مائة الف حدیث
صحیح ومائتی الف حدیث غیر صحیح وقال مسلم صنف الصحیح
من ثلثمائة الف حدیث الی غیر ذلک انتهی اقول هذه الاعداد
المذکورة لیست علی الحقیقة وانما المراد منها معنی الکثرة فقط ومع ذلک
لا مجال الی دعوی الاحاطة والاستیعاب وان کان من الکتاب
لتعذر الوصول الی جمیع المرویات والمسموعات ثم ان الشیخ العلامة
علاء الدین علی بن حسام الدین الهندی الشهیر بالمتقی[۱] رتب
هذا الکتاب الکبیر کما رتب الجامع الصغیر وسماه کنز العمال فی
سنن الاقوال والافعال ذکر فیه انه وقف علی کثیر مما دونه
الائمة من کتب الحدیث فلم یر فیها اکثر جمعا منه حیث جمع فیه بین
اصول السنة واجاد مع کثرة الجدوی وحسن الافادة وجعله

[۱] المتوفی سنة سبع وسبعین وتسعمائة کذا فی کشف الظنون ج ۱۲

قسمین لکن کان عاریا من فوائد جلیلة منها انہ لا یمکن کشف الحدیث الا اذا حفظ رأس الحدیث ان کان قولیا واسم راویہ ان کان فعلیا ومن لا یکون کذلک فبوب اولا کتاب الجامع الصغیر وزوائدہ وسماہ منہج العمال فی سنن الاقوال ثم بوب بقیۃ قسم الاقوال وسماہ غایۃ العمال فی سنن الاقوال ثم بوب اسم الافعال من جمع الجوامع وسماہ مستدرک الاقوال ثم جمع الجمیع فی ترتیب کترتیب جامع الاصول وسماہ کنز العمال ثم انتخبہ ولخصہ فصار کتابا حافلا فی اربع مجلدات اھ **واما الجامع الصغیر لہ** قال الیمانی فی الکشف صہ ۲۷۶ ج ۱ وھو مجلد لخصہ من کتابہ جمع الجوامع مرتبا علی الحروف ذکر فیہ انہ اقتصر علی الاحادیث الوجیزۃ وبالغ فی تحریر التخریج وصانہ عما تفرد بہ وضاع اوکذاب ففاق بذلک الکتب المؤلفۃ فی ھذا النوع واشتہر وذکر فی آخرہ انہ فرغ من تالیفہ فی ثمانی عشرۃ ربیع الاول سنۃ سبع وتسعمائۃ وربما اوردفیہ الاحادیث الضعیفۃ والمدخولۃ ثم ذیلہ فی مجلد آخر وسماہ زیادۃ الجامع الصغیر انتہی مختصرا ملتقطا۔

الترغیب والترھیب للامام زکی الدین ابی محمد عبد العظیم المنذری رحمہ اللہ تعالیٰ ارویہ عن الشیخ حسب اللہ عن الشیخ عبد الغنی المدنی عن الشیخ اسمعیل ابن ادریس الرومی عن الشیخ صالح الفلانی ح وارویہ عالیا عن العلامۃ عبد الجلیل المدانی عن السید اسماعیل البرزنجی عن الشیخ الفلانی قال قرأتہ من اولہ الی آخرہ علی الشیخ احمد بن محمد سعید سفر عن والدہ محمد سعید وقد اجازنیہ والدہ محمد سعید عن الامام محمد بن محمد بن عبد اللہ المغربی عن عبد اللہ البصری عن الشیخ عیسی الجعفری عن الشیخ علی الاجھوری عن البرھان العلقمی عن عبد الحق السنباطی عن ابن حجر ح ویرویہ الفلانی عالیا عن محمد بن سنۃ عن مولای الشریف عن محمد ابن ارکماش الحنفی اجازۃ عن ابن حجر عن عبد الرحمن بن احمد ابن المبارک الشھیر بابن الشحنۃ عن علی بن اسماعیل بن قریش

لہ وسائر مؤلفاتہ کالاربعین حدیثا فی قضاء الحوائج ۱۲ محمد عبد الھادی غفر اللہ لہ

لہ اخذ الفلانی بالاجازۃ عن محمد سعید بلا واسطۃ الشیخ احمد ۱۲

عن مؤلفہ تنبیہ المنذری ہو الامام الحافظ زکی الدین ابو محمد
عبد العظیم بن عبد القوی ابن عبد اللہ بن سلامۃ بن سعد بن
المنذر الشامی ثم المصری المنذری رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی سنۃ ۶۵۶
ست وخمسین وستمائۃ کما فی کشف الظنون وکتابہ الترغیب
والترہیب کتاب کبیر فی مجلدین اولہ الحمد للہ المبدئ المعید الخ

صحیح ابن حبان المسمی بالتقاسیم والانواع للحافظ ابی حاتم محمد بن حِبّان التمیمی رحمہ اللہ تعالیٰ

ارویہ
عن الحبیب حسین الحبشی عن والدہ السید محمد عن عمر العطار
عن محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا الیاس الکورانی عن
الملا ابراہیم الکورانی عن النور علی بن مطیر الیمنی عن الشہاب
احمد بن حجر الہیتمی قال اخبرنی بہ ابو الفضل بن حصین انا ابو
اسحق التنوخی عن ابی عبد اللہ محمد بن احمد ابی الہیجا ابن
الرداد انا الحافظ ابو علی الحسن بن محمد البکری ح ویرویہ
العلامۃ ابن حجر عالیا عن محمد بن مقبل عن الصلاح ابن ابی
عمر عن ابی الفضل بن عساکر قالا اعنی البکری وابن عساکر

[5] حِبان بکسر المہملۃ وبالموحدۃ ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ

انا ابو روح عبد العزيز بن محمد الهروی انا تميم بن ابی سعيد الجرجانی
انا ابو الحسن محمد بن احمد بن هارون الروزنی انا ابو حاتم بن حبان
تنبيه ابن حبان هو ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ
ابن معبد بن شهيد التميمی البستی الدارمی الشافعی الثقة الثبت
الفقيه الواعظ القاضی قال الحاكم كان من اوعية العلم فی
الفقه واللغة والحديث والوعظ سمع من ابن خزيمة وابی
عبد الرحمن النسائی وعمران بن موسی بن مجاشع والحسن بن
سفيان وابی يعلی الموصلی وغيرهم كتب عن اكثر من الفی شيخ روی
عنه الحاكم وغيره وربما غلط الغلط الفاحش ولی قضاء سمرقند
وكان من فقهاء الدين وحفاظ الآثار عالما بالنجوم والطب
وفنون العلم صنف الصحيح والتاريخ والضعفاء واما من ينسبه
الی التساهل لانه ربما يخرج عن المجهولين وقد قال العماد بن
كثير ان ابن حبان وابن خزيمة التزما الصحة وهما خير من
المستدرك توفی ابن حبان ۳۵۴ھ اربع وخمسين وثلاث مائة
انتهی ما فی تذكرة الحفاظ للذهبی وثبت الامير ومسانيد ابن

حجر رحمهم الله تعالى۔

۳۱

المستدرک ویقال له المستدرک للامام الحاکم ابی عبد الله

محمد بن عبد الله النیسابوری رحمہ الله تعالى ویقال له ابن البیّع بفتح الموحدۃ وکسر المثناۃ التحتیۃ وتشدیدها بعدها عین مہملۃ ارویہ عن الشیخ عبد الجلیل وعن الشیخ صالح کمال وعن الشیخ محمد حسب الله ثلاثتہم عن الشیخ منۃ الله عن الامیر الکبیر قال ارویہ بالسند الی ابن المقیر عن ابی الفضل احمد بن طاہر المیہنی عن ابی بکر احمد بن علی بن خلف الشیرازی عن الحاکم اجازۃ۔ تنبیہ قال ابن حجر فی مسانیدہ الحاکم ہذا ہو ابو عبد الله الضبی النیسابوری الحافظ الثقۃ لکنہ معروف عند اہل العلم بالتساہل فی الصحیح انتہی مختصرا ولد سنۃ ۳۲۱ احدی وعشرین وثلاثمائۃ وتوفی سنۃ ۴۰۵ خمس واربعمائۃ سمع بنیسابور وحدہا نحوا من الفی شیخ وبغیرہا نحو الفی شیخ ایضا ولہ خمسمائۃ تالیف وکان فیہ تشیع وکان عالما صالحا فاضلا وغلط فی احادیث ضعیفۃ او موضوعۃ قال ابو حاتم وغیرہ قام الاجماع علی انہ ثقۃ وقال السبکی اتفق العلماء انہ من اعظم الائمۃ الحفاظ الذین

حفظ اللہ بہم الدین۔ استملی علی ابن حبان وتفقہ علی ابن ابی ہریرۃ وغیرہ روی عنہ الائمۃ الدارقطنی والقفال والبیہقی وغیرہم وابو القاسم القشیری ورحل الناس الیہ۔ وکتاب المستدرک علی الصحیحین قصد بہ ضبط الزوائد علیہما مما ہو علی شرطہما او شرط احدہما او ہو صحیح ففی الفیۃ العراقی وکالمستدرک علی تساہل وقال ما انفرد بہ فذاک احسن مالم یرد قال السخاوی ای علی تساہل منہ فیہ بادخالہ فیہ عدۃ موضوعات حملہ علی تصحیحہا اما المارمی من التشییع واما غیرہ فضلا عن الضعیف وغیرہ بل یقال ان السرفی ذلک انہ صنفہ فی اخر عمرہ وقد حصلت لہ غفلۃ وتغیر قالہ فی المنح البادیۃ انتہی کذا فی ثبت الامیر الکبیر۔

٣٢ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی رحمہ اللہ تعالی اروی عالیا اجازۃ عن السید محمد علی بن طاہر الوتری المدنی ومشافہۃ عن محمد بن سلیمان حسب اللہ المکی وعن عبد الجلیل برادہ المدنی ثلاثتہم عن احمد منۃ اللہ عن احمد بن عبید العطار عن العلامۃ اسمعیل

العجلونی عن یونس المصری ثم المکی الدمرداشی طریقۃ عن ابراهیم الکورانی بسندہ الی القاضی زکریا عن عمر بن فهد المکی عن الجمال محمد بن ابراهیم بن محمد المرشدی عن عمر بن مزید المراغی عن علی بن احمد بن البخاری عن زید بن الحسن الکندی عن سعد بن الخیر الانصاری عن عبد الرحمن بن احمد الدونی بسماعہ من احمد بن الحسین الدینوری بسماعہ من مؤلفہ ابن السنی رحمہ اللہ تعالی

تنبیہ ابن السنی هو الحافظ الامام الثقۃ ابوبکر احمد ابن محمد بن اسحاق بن ابراهیم بن اسباط الدینوری مولی

جعفر بن ابی طالب الهاشمی ویعرف بابن السنی راوی سنن النسائی۔ سمع النسائی وابا خلیفۃ الجمحی وزکریا الساجی وعمر بن ابی غیلان والباغندی وابا خلیفۃ المنجنیقی وجماهر بن محمد الزملکانی وعبد اللہ بن زیدان البجلی وابا عروبۃ الحرانی واکثر الترحال۔ روی عنہ احمد بن عبد اللہ الاصبهانی ومحمد ابن علی العلوی وعلی بن عمر الاسد ابادی واحمد بن الحسین الکسار واخرون۔ قال القاضی ابو زرعۃ روح بن محمد سبط

ابن السنی سمعت عمی علی بن احمد بن محمد یقول کان ابی یکتب الحدیث

فوضع القلم فی انبوبۃ المحبرۃ و رفع یدیہ یدعو اللہ تعالی فمات

رحمہ اللہ تعالی و ذلک فی اٰخر سنۃ ۳۶۴ اربع وستین وثلثمائۃ

(قلت) رحمہ اللہ تعالی کان دینا خیرا صدوقا اختصر السنن

وسماہ المجتبی عاش بضعا وثمانین سنۃ اھ کذا فی تذکرۃ

الحفاظ للامام الذہبی رحمہ اللہ تعالی وقال صاحب کشف الظنون عن الامام

المنذری انہ قال صنف العلماء فی عمل الیوم واللیلۃ والدعوات والاذکار کتبا کثیرۃ

ومن احسنہا للامام ابی عبد الرحمن النسائی المتوفی سنۃ ۳۰۳ ثلاث وثلثمائۃ واحسن

منہ لصاحبہ الحافظ احمد بن محمد المعروف بابن السنی الذی ہو

المتوفی سنۃ ۳۶۳ وھو اجمع الکتب فی ھذا الفن انتہی۔

الحلیۃ والمستخرج علی صحیح البخاری والمستخرج علی

صحیح مسلم لابی نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن

اسحق بن موسی الاصبہانی

اُرویہا بالسند الی الفخر

ابن البخاری عن ابی جعفر محمد بن احمد بن نصر عن ابی علی

حسن الحداد عن مؤلفہا تنبیہ ابو نعیم الحافظ الکبیر محدث

العصر هو احمد بن عبد الله بن احمد اسحق ابن موسی بن مهران الاصبہانی
الصوفی الاحول سبط الزاهد محمد ابن یوسف البناء (ولد) سنہ ٣٣٦
ست وثلاثین وثلثمائة واجاز له مشائخ الدنیا سنة نیف وارابعین
وثلثمائة وله ست سنین فاجاز له من واسط المعمر عبد الله بن عمر
ابن شوذب ومن نیسابور شیخها ابو العباس الاصم ومن الشام
شیخها خیثمة بن سلیمان الاطرابلسی ومن بغداد جعفر الخلدی
وابو سهل بن زیاد وطائفة تفرد فی الدنیا باجازتهم کما تفرد بالسماع
من خلق ورحلت الحفاظ الی بابه لعلمه وحفظه وعلو اسناده۔ اول
ما سمع فی اربع واربعین وثلثمائة من مسند اصبہان المعمر ابی
محمد ابن فارس۔ وسمع من ابی احمد الغسال وابی علی بن الصواف
وخلائق بخراسان والعراق فاکثر وتہیأ له من لقی الکبار ما لم یقع لحافظ
روی عنه کوشیار بن لیالیروز الجیلی وابو بکر بن ابی علی الذکوانی
وغیرهما من العلماء الاعلام قال احمد بن محمد بن مردویه کان
ابو نعیم فی وقته مرحولا الیه لم یکن فی افق من الافاق احد احفظ
منه ولا اسند منه کان حافظ الدنیا قد اجتمعوا عنده وکل یوم

نوبته واحد منهم يقرأ ما يريده الى قريب الظهر فاذا قام الى داره ربما كان يقرأ عليه فى الطريق جزء (لم يكن له غذاء) سوى التسميع والتصنيف

وقال حمزة بن العباس العلوى كان اصحاب الحديث يقولون لما صنف كتاب الحلية حمل الكتاب فى حيوته الى نيسابور فاشتروه باربعمائة دينار وله تصانيف مشهورة ككتاب معرفة الصحابة وكتاب دلائل النبوة فى مجلدين وتاريخ اصبهان وصفة الجنة وكتاب الطب وكتاب فضائل الصحابة وكتاب المعتقد اهـ مختصرا كذا فى تذكرة الحفاظ للامام الذهبى. صـ٢٩١ ج٣ صـ٢٥٢ ج١ وقال صاحب الكشف فى ذكر كتاب الحلية اوله الحمد لله محدث الاكوان الخ وهو كتاب حسن معتبر يتضمن اسماء جماعة من الصحابة والتابعين ومن بعدهم من الائمة الاعلام المحققين والمتصوفة والنساك وبعض احاديثهم وكلامهم توفى رحمه الله تعالى سنة ٤٣٠ ثلاثين واربعمائة اهـ مختصرا۔

٢٦ مسند القضاعى للامام شهاب الدين ابى عبد الله القضاعى رحمه الله تعالى ۔ ارويه بالسند الى الفخر ابن البخارى عن الامام ابى احمد عبد الوهاب بن على شيخ شيوخ بغداد عن القضاعى تنبيه

القضاعی هو الامام شہاب الدین ابو عبد اللہ محمد بن جعفر بن سلامة القضاعی قاضی مصر المتوفی بہا سنہ ۴۵۴ھ اربع وخمسین واربعمائة۔

۳۷ **مسند الطیالسی رحمہ اللہ تعالی** اَرویہ بالسند الی الامیر الکبیر عن شیخہ الحفنی عن البدیری عن الملا ابراہیم عن القشاشی عن الشمس محمد الرملی عن زکریا الانصاری عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمر عن الفخر بن البخاری عن القاضی ابی المکارم احمد بن محمد اللبان وابی حفص محمد بن احمد الصیدلانی عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی قال حدثنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن فارس الاصفہانی حدثنا یونس ابن حبیب العجلی حدثنا ابو داؤد الطیالسی **تنبیہ** الطیالسی ہو سلیمان ابن داؤد بن الجارود ابو داؤد الطیالسی البصری ثقة حافظ غلط فی احادیث من التاسعة مات سنہ ۲۰۴ھ انتہی تقریب التہذیب۔

۳۸ **الادب المفرد للامام محمد بن اسمعیل البخاری صاحب الصحیح رحمہ اللہ تعالی** وہو کتاب ضخم نحو عشرة اجزاء بالسند

الی الحافظ ابن حجر قال قرأته علی ابی بکر بن عبد العزیز الشهیر بابن جماعۃ بسماعہ علی جدہ البدر محمد بن ابراهیم قال اخبرنا بہ مکی بن مسلم بن علان اجازۃ عن ابی طاهر السلفی حدثنا محمد بن حسن الباقلانی اخبرنا القاضی ابو العلا محمد بن علی الواسطی حدثنا ابو النصر احمد ابن محمد بن الحسن بن النیازکی حدثنا ابو الخیر احمد بن محمد العقسے حدثنا مؤلفہ الامام البخاری رحمہ اللہ تعالے۔

۳۹ السیرۃ لابی اسحٰق تهذیب ابن هشام عن اشیاخی الثلاثۃ

الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی والشیخ صالح کمال المکی والشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ المصری المکی عن الشیخ احمد منۃ اللہ عن الامیر الکبیر عن شیخہ الجوهری عن البصری عن البابلی بقراءۃ الشیخ عیسی المغربی عن الشیخ محمد حجازی الواعظ وسالم بن محمد عن النجم محمد بن احمد الغیطی عن الشیخ زکریا عن ابی النعیم رضوان بن محمد العقبی عن ابی الحسن علی ابن عبد الکریم الغربی عن ابی العباس احمد بن اسحٰق الابرقوهی عن ابی البرکات عبد القوی بن عبد العزیز السعدی عن ابی الحسن علی بن حسن الخلعی عن ابی محمد عبد الرحمن بن عمر

النحاس قال اخبرنا عبد الله بن جعفر بن الورد قال اخبرنا الامام الحافظ محمد بن عبد الله بن زنجويه البغدادی قال حدثنا الحافظ ابو یوسف عبد الرحیم المعروف بابن البرقی قال حدثنا الحافظ ابو محمد عبد الملک ابن ھشام المؤلف قال اخبرنا زیاد بن عبد الله قال اخبرنا الامام الحافظ محمد بن اسحق المطلبی فذکرہ وکان الشافعی یعظم ابن اسحق کذا فی ثبت الامیر الکبیر

مسند الحافظ عبد بن حمید بن نصر الکشی[1] رحمہ اللہ تعالی

عن الاشیاخ الثلاثة المذکورین عن احمد منة الله عن الامیر عن شیخہ الحفنی عن البدیری عن الملا ابراهیم عن القشاشی عن الشمس الرملی عن زکریا عن محمد بن مقبل الحلبی عن جویریة بنت احمد الکردی الهکاری انا ابو الحسن الکردی انا ابو المنجا انا ابو الوقت انا الداودی انا السرخسی انا ابراهیم بن خریم الشاشی انا عبد بن حمید تنبیہ قال الذهبی فی تذکرة الحفاظ عبد بن حمید بن نصر الامام الحافظ ابو محمد الکسی[2] مصنف المسند الکبیر

---

[1] الکشی بالفتح قریة بجرجان ۱۲ بستان المحدثین عن القاموس۔

[2] الکس بالکسر والفتح بلد قریب سمرقند ولا یقال بالشین المعجمة ۱۲ بستان عن القاموس۔

والتفسير وغير ذلك واسمه عبد الحميد الحفظ رجل على رأس المائتين في
شبيبته فسمع يزيد بن هارون ومحمد بن بشر العبدى وعلى بن عاصم
وابن ابي فديك وحسين بن على الجعفى وابا اسامة وعبد الرزاق
وطبقتهم۔ وعلق له البخارى فى دلائل النبوة من صحيحه فسماه عبد الحميد
وكان من الائمة الثقات مات سنة ۲۴۹ تسع واربعين ومائتين انتهى

مسند الحافظ ابي يعلى احمد بن على التميمي الموصلي رحمه الله تعالى

ارويه بالسند المتقدم الى الفخر بن البخارى عن ابي روح عبد المعز
ابن محمد الهروى حدثنا تميم عن ابي سعيد الجرجانى حدثنا ابو سعيد
محمد بن عبد الرحمن الكنجرودى حدثنا محمد بن احمد بن حمدان حدثنا ابو يعلى
تنبيه قال الذهبي ابو يعلى (هو) الحافظ الثقة محدث الجزيرة
احمد بن على بن المثنى ابن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي صاحب المسند الكبير
سمع على بن الجعد ويحيى بن معين ومحمد بن المنهال الضرير وغسان
ابن الربيع وشيبان بن فروخ ويحيى الحمانى وامما سواهم۔ وحدث
عنه ابو حاتم بن حبان وابو على النيسابورى وحمزة بن محمد الكنانى
وخلق سواهم قال يزيد بن محمد الازدى كان ابو يعلى من اهل الصدق

والامانة والدين والحلم غلقت اكثر الاسواق يوم موته وحضر جنازته
من الخلق امر عظيم - ووثقه ابن حبان ووصفه بالاتقان والدين
ثم قال وبينه وبين النبی صلى الله عليه وسلم ثلاثة انفس قال السمعاني
سمعت اسمعيل بن محمد بن الفضل الحافظ يقول قرأت المسانيد
كمسند العدنى ومسند ابن منيع وهى كالانهار ومسند
ابی يعلى كالبحر يكون مجتمع الانهار كان مولده فی شوال سنة
عشر ومائتين وارتحل وهو ابن خمس عشرة سنة مات سنة
سبع وثلثمائة اھ تذكرة الحفاظ صـ ۲۷۴ ج ۲

السنة لابی بكر احمد بن عمرو بن ابی عاصم الضحاك رحمه الله تعالى

- وجميع تاليفه ارويها بالسند الى الصفى
القشاشی المتقدم الى الحافظ الدمياطی عن الحافظ يوسف بن خليل
ابن عبد الله الدمشقی بسماعه عن ابی جعفر الصيدلانی انا ابو منصور
محمود بن اسمعيل بن محمد الصيرفی الاصبهانی انا ابو بكر محمد بن
عبد الله بن شاذ انا الاعرج حدثنا ابو بكر عبد الله بن محمد بن فورك
القباب حدثنا ابو بكر احمد بن عمرو بن ابی عاصم - تنبيه ابو بكر احمد

هو ابن عمرو بن ابی عاصم الضحاک بن مخلد الشیبانی البصری قاضی
اصبهان توفی سنه ۲۸۷ سبع وثمانین ومائتین۔ کذا فی ثبت الامیر الکبیر

۴۳ مسند الفردوس للحافظ ابی منصور شهردار ابن
الحافظ ابی شجاع شیرویه الدیلمی الهمدانی رحمهما الله تعالیٰ

رویناه بالسند الی الحافظ احمد بن حجر العسقلانی عن التنوخی
عن الحجار عن محب الدین محمود بن محمد بن البخاری عن الدیلمی
تنبیہ۔ قال فی بستان المحدثین ما معربه۔ الدیلمی هو الحافظ
شیرویه بن شهردار بن شیرویه سکن همدان ومن تصانیفه
تاریخ همدان اخذ الحدیث عن یوسف بن محمد بن یوسف
المستملی وعبد الحمید بن الحسن القضاعی وعبد الوهاب بن
منده واحمد بن عیسی الدینوری وابی القاسم بن البری وسواهم
عن کثیر من الاعلام وسافر الی اصفهان وبغداد وقزوین وغیرها
من بلدان الاسلام قال الحافظ یحیی بن منده فی حقه انه شاب
فطین حسن الخلق متصلب فی مذهب السنة معتزل عن الاعتزال
قلیل الکلام شجیع القلب اما کان قاصرا فی اتقان المعرفة والعلم

لا يميز في الاحاديث السقيمة والصحيحة ولهذا السبب مندرجة كثيرة من الموضوعات في هذا المسند توفي رحمة الله تعالى تاسع رجب سنة تسع وخمسمائة اه مختصرا

كتاب الفرج بعد الشدة للحافظ ابي بكر عبد الله بن ابي الدنيا رحمه الله تعالى

٤٣

ارويه بالاسناد الى الفخر بن البخاري عن ابي قدامة عن ابي الفتح بن البطي عن شهدة الكاتبة عن الحسين ابن احمد بن طلحة عن محمود بن عمر العبكري عن ابي الحسن علي بن الفرج عن مؤلفه رحمه الله تعالى **تنبيه** قال الذهبي ابن ابي الدنيا هو المحدث العالم الصدوق ابو بكر عبد الله بن عبيد بن سفيان بن ابي الدنيا القرشي الاموي مولاهم البغدادي صاحب التصانيف ولد سنة ثمان ومائتين[٥] وسمع سعيد بن سليمان وعلي بن الجعد وسعيد بن محمد الجرمي وخلف بن هشام وخالد بن خداش وعبد الله بن خيران صاحب المسعودي وابا نصر التمار وعبد الله العبسي و

---

٥ كما في ثبت الامير ١٢ عبد الهادي غفر الله له

وخلائق - حدث عنه الحرث بن ابی اسامة مع تقدمه واحمد بن محمد اللبانی والحسین بن صفوان البرذعی وابو بکر النجاد واحمد بن خزیمة وابو بکر الشافعی وآخرون - قال ابن ابی حاتم کتبت عنه مع ابی وهو صدوق وقال الخطیب ادب غیر واحد من اولاد الخلفاء قال ابن کامل هو مؤدب المعتضد انتهی مختصرا وفی ثبت الامیر انه کان اذا جالس احدا ان شاء اضحکه وان شاء ابکاه فی اول حاله لتوسعه فی العلم والاخبار وله الف تالیف قاله فی المنح البادیه توفی سنة ۲۸۱ھ ومن مؤلفاته کتاب ذم الملاهی وکتاب قصر الامل وکتاب التوکل وکتاب محاسبة النفس وکتاب الیقین وکتاب الدعاء وکتاب الشکر وغیر ذلک انتهی -

کتاب المنتقی للامام ابی محمد عبد الله بن الجارود النیسابوری رحمه الله تعالی

٣٥

اروبه من طریق ابی علی الغسانی عن ابی القاسم حاتم بن محمد عن ابی الحسن القابسی عن ابی بکر احمد بن عبد الله بن محمد بن عبد المؤمن النیسابوری عن ابی محمد عبد الله ابن علی بن الجارود النیسابوری تنبیه قال الذهبی فی طبقاته

وهو الحافظ الامام الناقد أبو محمد عبد الله بن علي بن الجارود النيسابوري المجاور بمكة سمع اباسعيد بن الاشج ومحمد بن آدم وعلي بن خشرم و خلقا۔ حدث عنہ ابو حامد ابن الشرقي ومحمد بن نافع المكي ويحيى ابن منصور وآخرون وكان من العلماء المتقنين المجودين توفي سنہ ۳۰۷ سبع[1] وثلثمائة اھ مختصراً

۴۶ **مسند ابن ابي شيبہ رحمہ الله تعالى ۔ من طريق ابن الفرات عن تاج الدين السبكي المتوفى سنہ ۷۷۱ عن الحافظ شمس الدين**

ابي عبد الله محمد بن احمد بن عثمان بن قايماز الذهبي المتولد سنہ ۶۷۳ والمتوفى سنہ ۷۴۸ عن الحافظ ابن طرخان عن ابي عبد القادر عن سعيد بن احمد عن ابي بكر عبد الله بن محمد بن ابي شيبة العبسي مولاهم الكوفي الحافظ الثبت العديم النظير صاحب المسند والاحكام والتفسير وغيرها روى عن شريك وابن المبارك وابن علية وغيرهم وعنہ البخاري ومسلم وابو داؤد وابن ماجہ وابو زرعة

---

[1] وفي ثبت الامير ست وثلثمائة والله تعالى اعلم ۱۲ عبد الهادي غفر الله لہ

وابوحاتم وابویعلی وغیرهم توفی سنہ ۳۰۵ھ وکان یحفظ اربعمائۃ الف حدیث کذا فی ثبت الامیر الکبیر۔

۴۷ **مسند ابی عوانہ رحمہ اللہ تعالی** من طریق السلفی عن ابی الوفا (ویقال لہ المستخرج علی صحیح مسلم ۱۲) احمد بن عبید اللہ بن عدنان النھشلی قاضی زنجان عن ابی القاسم القشیری عن ابی نعیم عن الحافظ ابی عوانۃ **تنبیہ** قال الذھبی ابوعوانۃ ھو الحافظ الثقۃ الکبیر یعقوب بن اسحق بن ابراھیم بن یزید الاسفراینی النیسابوری الاصل صاحب الصحیح المسند المخرج علی صحیح مسلم ولہ فیہ زیادات عدۃ طوف الدنیا وعنی بھذا الشان وسمع یونس بن عبد الاعلی واحمد بن الازھر والزعفرانی وغیرھم ۔حدث عنہ الحافظ احمد بن علی الرازی وابوعلی النیسابوری ویحیی بن منصور القاضی وابن عدی والطبرانی وغیرھم توفی سنہ ۳۱۶ھ ست عشرۃ وثلثمائۃ وقبر ابی عوانۃ علیہ مشہد مبنی باسفرائین یزار وھو بداخل المدینۃ وکان اول من ادخل کتب الشافعی ومذھبہ الی اسفرائین اخذ ذلک عن الربیع والمزنی وھو ثقۃ جلیل انتھی۔

۴۸ **سنن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالی** من طریق السلفی

عن ابی الحسن محمد مرزوق بن عبد الرزاق عن ابی الغنائم محمد بن
محمد البصری المقری ببیت المقدس عن ابی القاسم عبد الرحمن بن الحسن
عن ابی محمد الحسن ابن رشیق العسکری العدل بمصر عن ابی عبد اللہ
محمد بن رزین بن جامع المدینی عن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالیٰ
تنبیہ سعید بن منصور بن شعبہ الحافظ الامام الحجۃ ابو عثمان
المروزی ویقال الطالقانی ثم البلخی المجاور صاحب السنن سمع مالکا و
فلیح بن سلیمان واللیث بن سعد وعبید اللہ بن ایاد وابا معشر
وابا عوانۃ وطبقتہم وعنہ احمد وابو بکر الاثرم ومسلم وابو داؤد و
بشر بن موسیٰ وابو شعیب الحرانی ومحمد بن علی الصائغ وخلق قال
سلمۃ بن شبیب ذکرت سعید بن منصور لاحمد بن حنبل فاحسن
الثناء علیہ وفخم امرہ وقال حرب الکرمانی املی علینا نحواً من عشرۃ
آلاف حدیث من حفظہ۔ مات سعید بمکۃ فی رمضان فی سنۃ ۲۲۷
سبع وعشرین ومائتین انتہی کذا فی تذکرۃ الحفاظ للذہبی رح۔

۲۹ صحیح ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ بالسند الی الفخر بن البخاری
عن ابی نجیح فضل اللہ بن عثمان احمد الجوزجانی عن ابی بکر عبد الرحمن

ابن عبداللہ البحیری عن احمد بن منصور بن خلف عن ابی طاہر محمد بن الفضل
ابن محمد بن اسحاق بن خزیمۃ عن والدہ ابی بکر محمد بن اسحاق بن
خزیمۃ تنبیہ ابن خزیمۃ ہو محمد بن اسحق بن خزیمۃ بن المغیرۃ
ابن صالح بن بکر السلمی النیسابوری امام الائمۃ شیخ الاسلام ابوبکر
محمد بن اسحق بن خزیمۃ ابن المغیرۃ بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری
ولد سنۃ ۲۲۳ ثلاث وعشرین ومائتین وسمع من اسحق بن راہویہ
ومحمد بن حمید ولم یحدث عنہما لصغرہ ونقص اتقانہ اذ
ذاک وسمع من محمود بن غیلان وعتبۃ بن عبداللہ الیحمدی
المروزی وطبقتہم فاکثر وجود وصنف واشتہر اسمہ و
انتہت الیہ الامامۃ والحفظ فی عصرہ بخراسان۔ حدث عنہ
الشیخان خارج صحیحیہما۔ قال ابوعثمان الحیری حدثنا
ابن خزیمۃ قال کنت اذا اردت ان اصنف الشیئ دخلت
فی الصلوٰۃ مستخیرا حتی یقع لی فیہا ثم ابتدئ ثم قال ابوعثمان
الزاہد ان اللہ لیدفع البلاء عن اہل نیسابور بابن خزیمۃ و
قال ابوعلی النیسابوری کان ابن خزیمۃ یحفظ الفقہیات من

من حديثه كما يحفظ القارى السورة قال الحاكم فى كتاب علوم الحديث فضائل ابن خزيمة مجموعة عندى فى اوراق كثيرة ومصنفاته تزيد على مائة واربعين كتابا سوى المسائل والمسائل المصنفة مائة جزء وكانت وفاته فى ثانى ذى القعدة سنه ۳۱۱ احدى عشرة وثلثمائة انتهى مختصراً ما فى طبقات الذهبى من مقامات شتى۔

۵۰ **مسند حارث بن ابى اسامه رحمه الله تعالى** ارويه بالسند الى ابى نعيم الاصبهانى[۱] عن ابى بكر احمد بن يوسف بن خلاد عن مؤلفه وارويه ايضا من طريق الفخر ابن البخارى عن محمد الصيدلانى الى المؤلف **تنبيه** ابن ابى اسامه هو الحارث ابن ابى اسامة محمد التميمى المتوفى سنه ۲۸۲ اثنتين وثمانين ومائتين كذا فى كشف الظنون صفحه ۲۳۰ ج ۲ وقال فى ثبت الامير انه بغدادى ولد فى سنه ۱۸۶ وتوفى يوم عرفة سنه ۲۸۲ انتهى۔

۵۱ **صحيح الاسماعيلى**۔ بالسند الى ابى ذر الهروى عن ابى عبد الله

[۱] هو احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحق بن موسى بن مهران الاصبهانى صاحب حلية الاولياء ۱۲ عبد الهادى غفر الله له

الحاكم عنہ۔ تنبیہ ھو الحافظ ابو بکر احمد بن ابراهیم بن اسمعیل امام اهل جرجان ولد ۲۲۲ھ وتوفی ۳۷۱ھ له تصانیف کثیرة منها المستخرج علی الصحیح والمعجم وله مسند کبیر فی نحو مائة مجلد قال الشیرازی تصنیفه هذا یدل علی غزارة علمه فانه علی شرط البخاری وله تصانیف علی البخاری ومسلم اه ثبت الامیر الکبیر

مصنف عبد الرزاق الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۲

بالسند الی الفخر ابن البخاری عن محمد ابی جعفر الصیدلانی عن فاطمة بنت عبد اللہ الجوزجانیة قالت اخبرنا ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ریذة الاصبهانی قال اخبرنا الحافظ ابو القاسم الطبرانی عن اسحاق بن ابراهیم الدبری عن مؤلفہ رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ عبد الرزاق هو الامام ابو بکر عبد الرزاق ابن همام بن نافع الحمیری الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ احد الاعلام المتوفی ۲۱۱ھ احدی عشرة ومائتین (ومصنفہ فی المجلدین) وهو اصغر من مصنف ابن ابی شیبة ومرتب علی الکتب والابواب علی ترتیب الفقه اه کشف الظنون صفحہ ۴۵۰۔ قلت وقد ظفرت علی مطالعة مجلدہ الثانی بمکة

المکرمۃ عند اخی فی اللّٰہ الشیخ الحافظ نظر احمد الھندی المھاجر الی بلد اللّٰہ الامین۔

۵۳ **مسند البزار المقلب بالبحر الزخار للامام ابی بکر البزار رحمہ اللّٰہ تعالیٰ** ارویہ بالسند الی الحافظ ابن حجر عن احمد المقدسی عن یحیی بن محمد بن سعید عن جعفر بن علی عن محمد بن عبد الرحمٰن الحضرمی عن عبد الرحمٰن بن عتاب عن القاضی سلیمان بن خلف عن القاضی محمد بن احمد بن یحیی بن مفرج عن محمد الرقی المعروف بالصموت عن الامام ابی بکر البزار رحمہ اللّٰہ تعالیٰ **تنبیہ** البزار ھو الحافظ ابوبکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار العتکی بفتح العین والتاء المخففۃ البصری المتوفی سنہ ۲۹۲ اثنین وتسعین ومائتین بالرملۃ **قال** ابن ابی خیثمۃ ھو رکن من ارکان الاسلام وکان یتشبہ بابن حنبل فی زھدہ وورعہ لہ المسند الکبیر رحل فی اخر عمرہ الی الشام واصبھان فنشر علمہ ومات بالرملۃ من الشام ام ثبت الامیر وتذکرۃ الحفاظ

۵۴ **مشکوۃ الانوار فیما روی عن اللّٰہ تعالیٰ من الاخبار**

للشيخ الاكبر قدس سره الانور بالسند الى الحجار عن الحافظ محب الدين بن البخارى عن الشيخ محى الدين ابن عربي الطائى رحمه الله تعالى تنبيه ابن عربي هو الشيخ محى الدين محمد بن علي المعروف بابن عربي الطائى الاندلسى المتوفى سنة ٦٣٨ه ثمان و ثلاثين وستمائة اوله الحمد لله رب العلمين الخ قال جمعت هذه الاربعين بمكة المكرمة فى شهور سنة ٥٩٩ه تسع وتسعين وخمسمائة وشرطت فيها ان تكون من الاحاديث المسندة الى الله سبحانه وتعالى خاصة وربما اتبعتها باحاديث عن الله تعالى مرفوعة اليه غير مسندة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رويتها وقيدتها ثم اردفتها باحدى وعشرين حديثا فجعلت واحدا و مائة حديث الحبية وشرحه الامام محى الدين يحيى بن شرف النووى ٦٧٦ه اه كشف الظنون

٥٥ **السنن لابي مسلم الكشي بفتح الكاف وتشديد الشين المعجمة نسبة الى قرية من اعمال جرجان - ارويها** بالسند الى ابن طبرزد عن ابى بكر محمد ابن عبد الباقى عن

الى اسحق ابراهيم بن عمر البرمكي عن ابي محمد عبد الله بن ابراهيم
ابن ايوب بن ناشر البزار عن ابى مسلم الكشى مؤلفها۔ تنبيه الكشى
وهو الامام ابو مسلم ويقال ابو زرعة محمد بن يوسف بن محمد بن
الجنيد الكشى الجرجانى (وكش) قرية على ثلثة فراسخ من جرجان
سمع ابا نعيم بن عدى وابا العباس الدغولى ومكى بن عبدان و
طبقتهم بخراسان والعراق والحرمين۔ روى عنه ابو العلاء
محمد بن على الواسطى وابو القاسم الازهرى وعبد العزيز الازجى
جاور بمكة الى ان توفى بها فى سنة ۳۹۰ تسعين وثلثمائة اه
طبقات الذهبى رح صہ ۲۰۵ ج ۳

الجندى

۵۶

تاريخ الامام الحافظ ابن عساكر لدمشق الشام۔ بالسند

الى الشيخ محى الدين بن عربى عن مؤلفه ابن عساكر رحمه الله تعالى
تنبيه ابن عساكر هو الحافظ ابو القاسم على بن الحسن بن هبة
الله بن عبد الله بن الحسن بن عساكر الدمشقى المتولد ۴۹۹ سنة تسع
وتسعين واربعمائة والمتوفى ۵۷۱ھ وقيل احدى وثمانون و[1]

---

[1] وسائر تصانيفه كالاربعين وغيرها ۱۲

خمسمائة بدمشق وله الشيخ ومن النساء بضع وثمانون امرأة قال الحافظ عبد القادر الرّهاوی ما رأیت احفظ من ابن عساکر اه کذا فی ثبت الامیر قال صاحب الکشف ان هذا التاریخ فی نحو ثمانین مجلدا ذکر تراجم الاعیان والرواة ومرویاتهم علی نسق تاریخ بغداد للخطیب لکنه اعظم منه حجما قال ابن خلکان قال لی شیخنا الحافظ زکی الدین عبد العظیم وقد جری ذکر هذا التاریخ وطال الحدیث فی امره ما اظن هذا الرجل الا عزم علی وضع هذا التاریخ من یوم عقل علی نفسه وشرع فی الجمع من ذلک الوقت والا فالعمر یقصر عن ان یجمع الانسان مثل هذا الکتاب انتهی مختصراً

سنه ۵۷ وامّا تالیف ابی الشیخ رحمه الله تعالی فمن طریق ابن النجاری عن ابی المفاخر خلف بن احمد بن محمد الفرا عن ابی الفتح اسمٰعیل ابن الفضل عن ابی طاهر الکاتب عن الحافظ ابی محمد عبد الله ابی الشیخ تنبیه ابو الشیخ هو الحافظ ابو محمد عبد الله بن محمد ابن جعفر بن حیّان بفتح الحاء وتشدید المثناة تحت یلقب بابی الشیخ ولد سنه ۲۹۴ اربع وتسعین ومائتین وتوفی سنه ۳۶۹

تسع وستين وثلثمائة روى عن ابى يعلى الموصلى وغيره وروى عنه ابونعيم وغيره كذا فى ثبت الامير۔

٥٨

تاريخ ابن معين فى احوال الرجال وهو مرتب على حروف المعجم

٥٨

وبالسند الى الحافظ ابن حجر عن ابى اسحق التنوخى عن يحيى بن يوسف المصرى عن ابى الحسن على بن هبة الله بن الجميزى عن ابى طاهر السلفى عن محمد بن احمد الرازى عن على بن محمد الفارسى عن ابى احمد عبد الله بن محمد المفسر عن ابى بكر احمد بن على المروزى عن مؤلفه رحمه الله تعالى **تنبيه** ابن معين هو يحيى بن معين الامام الفرد سيد الحفاظ ابو زكريا المرى مولاهم البغدادى **مولده** سنة ثمان وخمسين ومائة وكان ابوه من نبلاء الكتاب نخلف له الف الف درهم فيما قيل سمع هشيما وابن المبارك و اسماعيل بن مجالد وغيرهم وعنه احمد وهناد والبخارى ومسلم وابوداؤد وابوزرعة وابويعلى وخلائق **قال** ابن المدينى لانعلم احدا من لدن آدم عليه السلام كتب من الحديث ما كتب يحيى بن معين **قال** عباس الدورى سمعت يحيى بن معين يقول لو لم يكتب الحديث

خمسين مرة ماعرفناه وعن يحيى بن معين قال كتبت بيدي
الف الف حديث وقال ابن المديني انتهى علم الناس الى يحيى
ابن معين قال حنيس بن مبشر احد الثقات رأيت يحيى بن معين
في النوم فقلت ما فعل الله بك فقال اعطاني وحباني وزوجني
ثلثمائة حوراء ومهد لي بين الناس۔ توفي في ذي القعدة غريبا
بمدينة النبي صلے الله عليه وسلم سنة ثلاث وثلاثين ومائتين
رحمه الله تعالى اھ تذكرة الحفاظ للامام الذهبي رح

٥٩ شرح السنة للبغوي رحمه الله تعالى۔ وبالسند الى
النجار عن الانجب بن ابي السعادات الحمامي عن ابي منصور محمد
ابن اسمعيل بن عوقة عن مؤلفه۔ تنبيه البغوي هو الامام
حسين بن مسعود البغوي وقد تقدم ذكره في سند تفسيره۔

٦٠ الزهد والرقائق لابن المبارك رحمه الله تعالى۔
وبالسند الى الفخر ابن البخاري عن ابن طبرزد عن ابي غالب
احمد بن الحسن بن البنا عن الحسن بن علي الجوهري عن ابي بكر محمد
ابن اسمعيل الوراق عن يحيى بن محمد بن صاعد عن الحسين بن الحسن

المروزی عن المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ ابن المبارک
ھو الامام ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن المبارک ابن واضح الحنظلی
التمیمی مولاھم المتوفی سنہ ۱۸۱ قال احمد لم یکن فی زمن ابن المبارک
اطلب منہ وکان کتابہ الذی حدث بہ عشرین الفا کذا فی ثبت
الامیر وقال الذہبی فی طبقاتہ عبد اللہ بن المبارک بن واضح
الامام الحافظ العلامۃ شیخ الاسلام فخر المجاہدین قدوۃ
الزاہدین ابو عبد الرحمن الحنظلی مولاھم المروزی الترکی الاب
الخوارزمی التاجر السفار صاحب التصانیف النافعۃ والرحلات
الشاسعۃ ولد سنۃ ثمانی عشرۃ ومائۃ او بعدھا بعام وافنی
عمرہ فی الاسفار حاجا ومجاھدا وتاجرا سمع سلیمان التیمی و
عاصم الاحول وحمید الطویل والربیع بن انس وھشام بن
عروۃ واما سواھم حتی کتب عمن ھو اصغر منہ دون العلم
فی الابواب والفقہ وفی الغزو والزاھد والرقائق وغیر
ذلک حدث عنہ خلق لا یحصون من اھل الاقالیم فانہ من
صباہ ما فتر عن السفر منھم عبد الرحمن بن مھدی ویحیی

ابن معین وحیان بن موسیٰ و ابوبکر بن ابی شیبۃ وغیرہم وعن اسمعیل بن عیاش قال ما علی وجہ الارض مثل ابن المبارک و قال شعیب بن حرب لو جھدت جھدی ان اکون فی السنۃ ثلاثۃ ایام مثل ابن المبارک لم اقدر وقال ابو اسامۃ ھو امیر المؤمنین فی الحدیث انتہی مختصراً ملتقطاً۔

نوادر الاصول للحکیم الترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

۶۱

من طریق ابن حجر من ابی الحسن علی بن محمد بن ابی المجد عن سلیمان بن حمزۃ عن عیسیٰ بن عبد العزیز عن ابی سعد عبد الکریم بن محمد السمعانی عن ابی الفضل محمد بن علی بن سعید بن المطہر عن ابی اسحاق ابن ابراھیم بن محمد البوقی الخطیب عن ابی بکر محمد عبد الرحمن المقری عن ابی نصر احمد بن احید بن حمدان البیکندی عن ابی عبد اللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی تنبیہ قال فی الکشف ھو ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن ابن بشیر المؤذن الحکیم الترمذی المتوفی شہیداً سنہ ۲۵۵ خمس وخمسین ومائتین و وقد ذکر ثلاثۃ مائۃ اصل الا اثنی عشر ھو الملقب بسلوۃ

لہ فی معرفۃ اخبار الرسول ۱۲ سہ وعند العجلونی محمد بن عبد الرحمن ۱۲ عبد الھادی

العارفين وبستان الموحدين روى انه قال ما وضعت حرفا
لينقل عني ولا لينسب لي شيئ منه ولكن كان اذا اشتد على
وقتي التسلي به وفي تصانيفه يلوح صدق ما يقول لا سيما في
هذا الكتاب حيث لم يقدم خطبة ولا ترتيبا وهي ثمان وثمانون
ومأتي اصل وقد قيل ان الاصول ثلاثمائة وستون انتهى مختصرا
وقال العلامة الامير الكبير في ثبته ولما صنف (الحكيم) كتاب
ختم الولاية وكتاب علل الشريعة كفّروه ونفوه من ترمذ فجاء إلى
بلخ فقبلوه انتهى رحمه الله تعالے

۶۲ مسند ابن راهويه رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر

عن التنوخي وابن ابي المجد عن ابي الحسن علي بن محمد بن مردود
البندنيجي وابي نصر محمد بن محمد بن هبة الله الشيرازي
عن ابي العباس احمد ابن يوسف البغدادي وابي الحسن بن مسعود
ابن بركة عن ابي الخير احمد بن اسمعيل بن يوسف الطالقاني
عن ابي محمد هبة الله الصعلوكي المعروف بالموفق عن ابي علي الحسن
ابن ابي القاسم بن خوجويه عن ابي سعد عبد الرحمن بن حمدان بن محمد

النضروی عن ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن علی بن زیاد السندی
عن ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن سیدویہ الازدی وابی احمد
ابن ابراهیم بن نصر عن ابی یعقوب اسحاق بن ابراهیم بن مخلد المروزی
الحنظلی المعروف بابن راهویہ نزیل نیسابور **تنبیہ** ابن راهویہ
قال احمد لا اعلم له نظیرا **وقال** الدارمی ساد اهل المشرق والمغرب بصدقہ **وقال** آل اللہ ہلی
اجتمع فی الرصافۃ اعلام اصحاب الحدیث منهم احمد و ابن معین
وغیرهما وکان صدر المجلس اسحاق وهو الخطیب وقال اسحاق
ماسمعت شیئا الا حفظتہ وما حفظت شیئا قط فنسیتہ وکانی
انظر الی سبعین الف حدیث وقال اعرف مکان مائۃ الف
حدیث کانی انظر الیها **ولد** ابن راهویہ سنہ ۱۶۲ **وتوفی** سنہ ۲۳۸
اھ ثبت الامیر۔

۲۳ اقتضاء العلم العمل للخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

بالسند الی الفخر بن البخاری عن ابن طبرزد عن ابی منصور
عبد الرحمن بن محمد القزاز عن ابی بکر احمد البغدادی رحمہ اللہ
تعالیٰ **تنبیہ** الخطیب البغدادی هو ابوبکر احمد بن علی بن ثابت

ابن احمد بن مہدی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالی۔

۶۴ **الذریۃ الطاہرۃ للدولابی رحمہ اللہ تعالی** بالسند الی القاضی زکریا عن محمد بن مقبل الحلبی عن محمد بن علی الحرادی عن الشرف عبد المؤمن الدمیاطی عن ابی الحسن بن المقیر عن الحافظ ابی الفضل محمد بن ناصر السلامی الحنبلی بسماعہ علی الخطیب ابی طاہر محمد بن احمد بن محمد بن ابی الصقر الانباری سنہ ۴۷۲ بقرأتہ علی ابی البرکات احمد بن عبد الواحد بن الفضل بن الطیب ابن عبد اللہ الفرا بمصر سنہ ۴۲۵ بسماعہ عن ابی محمد الحسین بن رشیق العسکری قال حدثنا محمد بن احمد الدولابی المؤلف رحمہ اللہ تعالی **تنبیہ** الدولابی ہو الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن حماد الانصاری الشہیر بالدولابی۔ وفی کشف الظنون ان وفاتہ فی سنہ عشر وثلثمائۃ اھ **قال** الذہبی الدولابی الحافظ العالم سمع احمد بن ابی شریح الرازی ومحمد ابن منصور الجواز ومحمد بن بشار وغیرہم **قال** ابو سعید بن یونس کان ابو بشر من اہل الصنعۃ وکان یضعف مات بین مکۃ

والمدینۃ بالعرج فی ذی القعدۃ سنۃ ۳ (ثلث) ومولدہ کان فی سنۃ ۲۲۴ اربع وعشرین ومائتین انتہی

۶۵ ۶۵ **مسند بقی بن مخلد رحمہ اللہ تعالی** من طریق عیاض عن ابی القاسم احمد بن محمد بن احمد بن مخلد بن عبدالرحمن بن احمد ابن بقی بن مخلد عن ابیہ محمد عن ابیہ احمد وعمہ عبدالرحمن عن ابیہما مخلد عن ابیہ عبدالرحمن عن ابیہ احمد عن ابیہ بقی بن مخلد عن ابن حبیب عن ابن الماجشون **تنبیہ** قال الذہبی فی طبقاتہ بقی بن مخلد الامام شیخ الاسلام ابوعبدالرحمن القرطبی صاحب المسند الکبیر والتفسیر الجلیل الذی قال فیہ ابن حزم ماصنف تفسیر مثلہ اصلا مولدہ فی رمضان سنۃ ۲۰۱ احدی ومائتین وسمع یحیی بن اللیثی القرطبی وابا مصعب الزہری ویحیی بن بکیر وابن ابی شیبۃ وغیرہم وطاف الشرق والغرب وشیوخہ مأتان وثمانون ونیف۔ روی عنہ ابنہ احمد واحمد بن عبداللہ الاموی واسلم بن عبدالعزیز وغیرہم وکان اماما علما قدوۃ مجتہدا لا یقلد احدا ثقۃ حجۃ صالحا عابدا متہجدا اواہا عدیم

النظير في زمانه ذكره احمد ابن ابي خيثمة فقال ما كنا نسميه
الا المكنسة وهل يحتاج بلد فيه بقي ان يأتي منه الينا احد قال
ابو الوليد الفرضي ملأ بقي الاندلس حديثا وعن بقي قال لما
رجعت من العراق اجلسني يحيى بن بكير الى جنبه وسمع مني
سبعة احاديث وعنه قال لقد غرست للمسلمين غرسا
بالاندلس لا يقلع الا بخروج الدجال وكان مجاب الدعوة
وقيل انه كان يختم القرآن كل ليلة في ثلاث عشرة ركعة و
يسرد الصوم وحضر سبعين غزوة مات في جمادى الآخرة سنة ۲۷۶
ست وسبعين ومائتين انتهى مختصرا

۶۶ مصنف الامام وكيع رحمه الله تعالى

۶۶

من طريق
عياض وابن بشكوال عن ابن عتاب عن ابيه عن ابي بكر بن
عبد الرحمن بن احمد التجيبي عن اسماعيل بن صبور عن محمد بن
وضاح عن موسى بن معاوية عن ابي سفيان وكيع بن الجراح
بن مليح الرواسي الكوفي تنبيه قال الامير في ثبته توفي وكيع
سنة ۱۹۶ ست وتسعين مائة قال احمد ما رأيت اوعى العلم منه

بطن من قيس عيلان ۱۲ ذهبي

ولا احفظ ولا رأيت معه كتابا قط ولا رقعة وقال ابن معين ما رأيت افضل منه كان يستقبل القبلة ويحفظ حديثه اھ قال الذهبی ولد (وكيع) سنة ۱۲۹ تسع وعشرين ومائة سمع هشام ابن عروة والاعمش واسمعيل بن ابی خالد وابن عون وابن جريج وسفيان وغيرهم وكان ابواه على بيت المال واراد الرشيد ان يولى وكيعا قضاء الكوفة فامتنع قال يحيى بن يمان لما مات سفيان جلس وكيع موضعه كان يصوم الدهر ويختم القرآن كل ليلة ويفتي بقول ابی حنيفة وكان يحيى القطان يفتی بقول ابی حنيفة ايضا قال سلم بن جنادة جالست وكيعا سبع سنين فما رأيته بزق ولا مس حصاة ولا جلس مجلسه فتحرك ولا رأيته الا مستقبل القبلة وقيل كان وكيع اعور توفی بفيد راجعا من الحج سنة ۱۹۷ سبع وتسعين ومائة يوم عاشوراء قال وكيع الجهر بالبسملة بدعة سمعه منه ابو سعيد الاشج اھ مختصراً ملتقطاً

تاليف ابن شاهين رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر عن

ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن جمور البعلی عن جدہ ابن عبد اللہ
محمد بن ابراہیم بن المظفر الحسین عن شمس الدین ابی الفرج
ابن ابی عمر عن ابی الیمن الکندی عن ابی محمد عبد اللہ بن
عمر بن احمد بن شاہین عن ابیہ ابی حفص عمر بن شاہین البغدادی
تنبیہ قال السیوطی فی مشتہی العقول ما نصہ منتہی
التصانیف فی الکثرۃ ابن شاہین صنف ثلاثمائۃ وثلاثین
مصنفا منہم التفسیر الف جزء والمسند خمستہ عشر مائۃ
والتاریخ مائۃ وخمس مجلدات ومداد التصانیف الف قنطار
وثمانمائۃ قنطار وسبعۃ وسبعون قنطارا قال السیوطی ھذا من کرامات
طی الزمان کالمکان من وراثۃ الاسراء ولیلۃ القدر توفی
ابن شاہین سنہ ۳۸۵ھ قالہ الامیر فی ثبتہ

۶۴ **مسند الحمیدی رحمہ اللہ تعالیٰ** من طریق الغانی عن ابن
عبد البر عن سعید بن نصر عن قاسم بن اصبغ عن محمد بن اسمٰعیل
الترمذی عن ابی بکر عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی المکی تنبیہ
قال الامیر الحمیدی المکی المتوفی بمکۃ سنہ ۲۱۴ اربعۃ عشر و

مائتين قال احمد الحميدى عندنا امام اھ

معجم ابن قانع رحمه الله تعالیٰ

٦٩

بسند صاحب المنح من طريق الصدفى والسلمى عن ابى القاسم عبد الواحد بن على بن محمد بن فهد العلاف عن ابى الحسن على بن احمد بن عمر بن حفص الحمامى عن الحافظ الناقد ابى الحسين عبد الباقى ابن قانع رحمه الله تعالیٰ

القاضى

تنبيه ابن قانع هو الحافظ القاضى ابو الحسين عبد الباقى بن قانع بن مرزوق بن الحسن الاموى مولاهم البغدادى ولد في سنہ ٢٦٥ واختلط قبل موته بسنتين ومات سنہ ٣٥١ اھ كذا في ثبت الامير

عشاريات القلقشندى رحمه الله تعالیٰ

٧٠

بالسند الى صاحب المنح قال اخبرنا بها ابو المكارم محمد بن احمد الفاسى عن ابى العباس القصار عن النجم الغزى والبدر القرافى كلاهما عن المؤلف

الناسى

تنبيه القلقشندى هو الشيخ جمال الدين ابراهيم بن على ابن احمد بن اسماعيل بن علاء الدين القرشى الشافعى القلقشندى بقاف مفتوحة ثم لام ساكنة ثم قاف مفتوحة ثم شين معجمة

مفتوحة ثم نون ساكنة ثم دال مهملة مكسورة بعدها ياء نسبة الى
ترية من قرى مصر ينسب اليها جماعة هذا وتقي الدين ابوبكر محمد بن
اسماعيل وابن اخيه عبد الكريم المقدسي وابو الفتوح على بن
علاء الدين وكلهم اخذوا عن ابن حجر قال صاحب المنح فتقع لنا
عشاريا ته باربعة عشر ولله الحمد اه كذا في ثبت الامير

الاربعون التساعية لعز الدين ابن جماعة رحمه الله تعالى

من طريق صاحب المنح ايضاً قال اخبرنا بها ابو الاسرار على عن ابن
عجيل عن ابن ظهيرة عنه **تنبيه قال** صاحب المنح فتقع لنا بثلاثة
عشر ولله الحمد قال الامير **قلت** فتقع لنا بستة عشر لانا
نروى عن السقاط عن ابن الحاج عنه **قال الجامع المسكين**
فتقع لنا بتسعة عشر لانا نروى عن الشيخ محمد ابن سليمان
حسب الله عن عبد الغنى الدمياطى عن الامير الكبير عن الشيخ
السقاط عن ابن الحاج عن صاحب المنح۔

تاليف الحسن بن عرفة رحمه الله تعالى بالسند الى صاحب

المنح وهو يرويها من طريق السلفي عن على بن الحسن الربعي من

ابی الحسن محمد ابن محمد بن محمد بن مخلد البزاز عن اسماعیل بن محمد ابن اسماعیل الصفار عن الحسن بن عرفہ العبدی المتوفی سنہ ۲۵۷

مکارم الاخلاق للخرائطی وسائر مؤلفاتہ رحمہ اللہ تعالیٰ

بالسند الی صاحب المنح من طریق ابن خلیل عن الخشوعی عن ابی محمد هبۃ اللہ الاکفانی عن محمد بن عقیل الخطیب احمد بن بندار وابی الحسن احمد بن عبد الواحد بن ابی الحدید عن ابی بکر بن محمد بن احمد بن عثمان بن ابی الحدید عن ابی بکر الخرائطی تنبیہ ھو محمد ابن حفید بن سھل الخرائطی رحمہ اللہ تعالیٰ

الموطا و کتاب الآثار للامام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ

وسائر تصانیفہ۔ ارویہا مسلسلا بالسادۃ الحنفیۃ۔ عن الشیخ عبد الستار المکی الحنفی عن الشیخ ادریس بن محمد الحنفی المتوفی سنہ ۱۳۰ عن العلامۃ ابن عابدین عن العلامۃ السید محمد شاکر الحنفی عن فقیہ الشام المنلا علی الترکمانی الحنفی عن الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفی عن المفتی علاء الدین الحصفکی الحنفی عن خیر الدین الرملی الحنفی عن محمد ابن السراج

الحانوتی الحنفی عن[10] احمد بن یونس الشهیر بابن الشلبی[ف۱] الحنفی عن[11]
ابراهیم الکرکی الحنفی صاحب الفیض عن[12] امین الدین یحیی بن محمد
الاقصرائی الحنفی عن[13] محمد بن محمد البخاری الحنفی عن[14] حافظ الدین محمد بن
محمد الطاهر الحنفی عن[15] صدر الشریعة عبید الله بن مسعود الحنفی
عن[16] جده تاج الشریعة محمود الحنفی عن[17] والده صدر الشریعة احمد الحنفی
عن[18] ابیه جمال الدین عبید الله بن ابراهیم المحبوبی الحنفی عن[19] محمد
ابن ابی بکر البخاری المشهور بامام زاده الحنفی عن[20] شمس الائمة
ابی بکر بن محمد الزرنجری الحنفی عن[21] شمس الائمة عبد العزیز بن احمد
الحلوانی[ف۲] الحنفی عن[22] القاضی ابی علی الحسین النسفی بن علی الحنفی عن[23]
ابی بکر محمد بن الفضل البخاری الحنفی عن[24] عبد الله بن محمد الحارثی
الحنفی عن حفص محمد البخاری الحنفی عن[25] والده ابی حفص الکبیر احمد
ابن حفص الحنفی عن الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی رضی الله

ف۱ بکسر فسکون وتقدیم اللام علی الباء الموحدة ۱۲ رد المحتار
ف۲ الحلوانی اتفقوا علی انه نسبة الی بیع الحلواء واما النسبة الی حلوان اسم بلد بالعراق فغلط وفی ضبط هذا اللفظ ثلثة اقوال بفتح الحاء المهملة وبالهمزة فی آخره وبفتح الحاء وآخره نون وبضم الحاء مع النون یشیر الیه کلام صاحب القاموس فی القاموس والحلوان ایضا مصدر من الحلواء اھ مختصرا ملخصا من مقدمة عمدة الرعایة ۱۲ عبد الهادی غفر له

تعالى عنه تنبيه محمد بن الحسن الشيبانى هو ابو عبد الله محمد بن
الحسن بن فرقد الشيبانى نسبته ولاء الى شيبان بفتح الشين
المعجمة قبيلة معروفة الكوفى صاحب الامام ابى حنيفة اصله
من دمشق من اهل قرية يقال لها حرستا بفتح الحاء المهملة وسكون
الراء المهملة وفتح السين المهملة سمع الحديث عن مسعر بن
كدام وسفيان الثورى وعمرو بن دينار والامام مالك والاوزاعى
والقاضى ابى يوسف وروى عنه الامام الشافعى وابو سليمان
موسى بن سليمان الجوزجانى وهشام بن عبد الله الرازى
وابو حفص الكبير وغيرهم من اكابر المحدثين وائمة الدين قال
الشافعى ما رأيت سمينا اخف روحا من محمد بن الحسن وما رأيت
افصح منه كنت اظن اذا رأيته يقرء القرآن كان القرآن نزل
بلغته وقال ايضا ما رأيت اعقل من محمد بن الحسن وروى
عنه ان رجلا سأله عن مسألة فاجابه فقال له الرجل خالفك
الفقهاء فقال له الشافعى وهل رأيت فقيها قط اللهم الا
ان يكون رأيت محمد بن الحسن وقال ابو عبد الله الذهبى

فی میزان الاعتدال محمد بن الحسن الشیبانی ابو عبد اللہ احد
الفقہاء یروی عن مالک بن انس وغیرہ وکان من بحور العلم
والفقہ قویا فی مالک اھ وقال الربیع سمعت الشافعی یقول
حملت عن محمد وقر بعیر کتبا اھ روی الخطیب باسنادہ
الی الشافعی قال قال محمد بن الحسن اقمت علی باب مالک
ثلاث سنین وکسرا قال وکان یقول انہ سمع لفظا اکثر من
سبعمائۃ حدیث وکان اذا حدثہم عن مالک امتلأ منزلہ وکثر الناس حتی
یضیق علیہ الموضع وعنہ کان اذا اخذ فی المسئلۃ کانہ قرآن ینزل لا یقدم حرفا
ولا یؤخرہ وعنہ قال حملت عنہ وقر بختی کتبا وعن یحیی بن معین قال کتبت الجامع
الصغیر عن محمد بن الحسن وعن ابی عبید ما رأیت اعلم من کتاب اللہ منہ وعن
ابراہیم الحربی قال قلت لاحمد من این لک ہذہ المسائل الدقیقۃ قال
من کتب محمد بن الحسن انتہی مختصرا ملتقطا من التعلیق الممجد علی
مؤطا محمد رح قال المحقق اللکنوی رحمہ اللہ تعالی فی التعلیق الممجد
بعد ما ذکر مناقب الامام محمد قلت بہذہ العبارات الواقعۃ
من الاثبات وغیرہا من کلمات الثقات التی ترکنا ذکرہا

خوفا من التطويل يظهر جلالة قدره وفضله الجميل فمن طعن عليه كانه لم تقرع سمعه هذه الكلمات ولم يصل بصره الى كتب النقاد الاثبات وكفاك مدح الشافعي له بعبارات رشيقة وكلمات لطيفة ورواية عنه انتهى۔

قد ذكرت اولا بحمد الله تعالى وحسن توفيقه خمسة وعشرين كتبا من كتب التفسير باسانيدها وهذه خمسة وسبعون كتابا من كتب الحديث مع اسانيدها المتصلة الى مصنفيها فصارت بجميعها مكملة للمائة كتابا وبقيت منها كثيرة لا يمكن استقصائها۔ وقد جمعت اكثرها في غير هذا المحل والآن اشرع في ذكر الكتب الفقهية من كتب المذاهب الاربعة وغير ذلك من كتب الاصول والتصوف والاوراد بعون رب العباد۔

ونقدم سند فقه الحنفي فنقول فقه الامام الهمام المجتهد المقدم امام الائمة وسراج الامة ابي حنيفة النعمان ابن ثابت رضي الله تعالى عنه نرويه عن العلامة الشيخ

كمال عن والده صديق كمال عن الشيخ عبد الله سراج عن عمر العطار
عن علي الونائي عن السيد مرتضى الزبيدي ح وارويه عاليا عن
الشيخ عبد الستار المكي عن العلامة المعمر احمد بن المنلا صالح السويدي
البغدادي عن السيد مرتضى الزبيدي عن السيد عمر بن عقيل
عن الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ منصور الطوخي عن سلطان
المزاحي عن احمد بن يونس الشهير بابن الشلبي ح ويروي صديق
كمال عن عبد الرحمن الكزبري عن والده محمد الكزبري عن عبد الغني
النابلسي عن والده اسماعيل شارح الدرر والغرر عن الشيخين
الجليلين الشهاب احمد الشوبري والشيخ حسن الشرنبلالي
صاحب الحاشية على الدرر رواية الاول عن السراج عمر بن نجيم
مؤلف النهر الفائق شرح كنز الدقائق والشمس الحانوتي صاحب
الفتاوى والشيخ علي المقدسي شارح نظم الكنز وبرواية الثاني
عن شيخ الاسلام الشيخ عبد الله النحريري والشيخ محمد بن عبد الرحمن
المسيري والشيخ محمد بن احمد الحموي والشيخ محمد المحبي برواية
كل واحد من مشائخ هذين الشيخين المذكورين عن الشيخ احمد

ابن یونس الشلبی صاحب الفتاوی عن سری الدین عبد البر بن الشحنۃ
شارح الوهبانیۃ عن الکمال محمد بن الهمام صاحب فتح القدیر شرح
الهدایۃ عن سراج الدین عمر بن علی الکنانی الشهیر بقاری الهدایۃ
ح وأرویہ عن الفقیہ شیخ الخطباء بالمسجد الحرام الشیخ احمد
میرداد عن السید کوجک عن الشیخ عابد عن عمہ الشیخ محمد حسین
ابن محمد مراد بن یعقوب الانصاری السندی عن ابیہ عن
الشیخ محمد هاشم بن عبد الغفور السندی عن مفتی الاحناف
بمکۃ عن الشیخ عبد القادر الصدیقی عن الشیخ حسن العجیمی
اخبرنا مفتی الانام السید محمد صادق بن احمد بادشاہ
الحسینی اجازۃ عن الشیخ سراج الدین عمر الحانوتی عن الشیخ
ابراهیم بن عبد الرحمن الکرکی صاحب الفیض عن الشیخ محب الدین
احمد بن محمد بن احمد الاقصرائی عن سراج الدین عمر بن علی
الکنانی الشهیر بقارئ الهدایۃ عن علاء الدین السیرافی عن السید
جلال شارح الهدایۃ عن علاء الدین عبد العزیز البخاری صاحب

نسبۃ الی سیراف بلدۃ من بلاد فارس مما یلی حد کرمان ۱۲ الفوائد البهیۃ۔

ﻪ و فی ثبت ابن عابدین السیرامی ۱۲ عبد الهادی عفی اللہ لہ

الکشف والتحقیق عن[۱۸] الاستاذ حافظ الدین[۵] الکبیر عن[۷] شمس الائمۃ محمد بن عبد الستار الکردری ح وارویہ عن العلامۃ اسعد الدھان عن[۲] العلامۃ حسین الطرابلسی المتوفی سنہ ۱۲۹۹ھ عن[۳] السید علاء الدین عابدین عن والدہ العلامۃ الفقیہ خاتم المحققین السید محمد امین بن عابدین ح وارویہ بالاجازۃ العامۃ عن[۱] العلامۃ یوسف بن اسمعیل النبھانی عن[۲] العلامۃ الفقیہ السید محمد ابی الخیر عابدین امین الفتوی بدمشق ابن العلامۃ السید احمد عابدین شقیق السید محمد امین عابدین عن[۳] والدہ السید احمد عابدین المذکور وھو عن[۴] اخیہ السید محمد امین المعروف بابن عابدین ح وارویہ عالیا عن[۱] الشیخ عبد الستار المکی عن[۲] الشیخ ادریس ابن محمد المکی المتوفی سنہ ۱۳ عن[۳] العلامۃ ابن عابدین عن[۴] العلامۃ السید محمد شاکر عن[۵] الامام الشیخ مصطفیٰ زین الدین ابی البرکات ابن محمد رحمۃ اللہ الایوبی الشہیر بالرحمتی عن[۶] الشیخ صالح بن ابراھیم بن سلیمان الجینینی وھو عن[۷] والدہ عن[۸] شیخ الفتیانی زمانہ الشیخ خیر الدین الرملی عن[۹] الشیخ محمد بن محمد سراج الدین

ردالمحتار ۱۲

؎ وفی ثبت ابن عابدین جلال الدین الکبیر واللہ اعلم ۱۲ العبد المحادی غفر اللہ لہ

الحانوتی عن[10] والدہ محمد الحانوتی عن[11] العلامۃ محب الدین بن جرباش
عن[12] ابی الخیر محمد بن محمد الرومی عن[13] المجد ابی الفتح محمد بن محمد
الحریری عن[14] والدہ عن[15] القدام امیر کاتب بن عمر الاتقانی عن[16] السغناقی
عن[17] حافظ الکنز النسفی عن[18] شمس الائمۃ محمد بن عبد الستار الکردری
عن[19] شیخ الاسلام برھان الدین صاحب الھدایۃ عن[20] فخر الاسلام
علی البزدوی عن[21] شمس الائمۃ السرخسی عن[22] شمس الائمۃ الحلوانی
عن[23] القاضی ابی علی النسفی عن[24] الامام ابی بکر محمد بن الفضل
البخاری عن[25] الامام ابی عبد اللہ السبذمونی عن[26] الامیر ابی
عبد اللہ بن ابی حفص البخاری عن[27] ابیہ عن[28] الامام محمد بن
الحسن الشیبانی عن الامام الاعظم والولی الافخم ابی حنیفۃ النعمان
الکوفی صاحب المذھب وھو عن حماد بن زید بن ابی سلیمان
عن ابراھیم النخعی عن علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(حاشیہ: السبذمونی؛ فوق "ابیہ": رد المحتار؛ فوق "الصغیر/الکبیر": الامام الصغیر، الامام الکبیر)

کتاب المبسوط للامام السرخسی رحمہ اللہ تعالیٰ اَرْوِیہ
بالسند المذکور عن مصنفہ رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ السرخسی ھو

شمس الائمة محمد بن احمد بن ابی سہل السرخسی المتوفی سنہ ۴۸۳ھ
ثلاث وثمانین واربعمائة وهذا الكتاب اجل الكتب التی دونت
لمذهب الامام الاعظم رح لانه يحتوی علی جميع المسائل التی كتبها
الامام محمد والامام ابو يوسف والامام الاعظم والامام زفر
والامام الحسن البصری رحمهم الله تعالی قال فی الفوائد البهية
السرخسی كان اماما علامة حجة متكلما مناظرا اصوليا مجتهدا
عده ابن كمال باشا من المجتهدين فی المسائل لازم شمس الائمة
عبد العزيز الحلوائی واخذ عنه حتی تخرج به وصار اوحد زمانه
وتفقه عليه برهان الائمة عبد العزيز بن عمر بن مازه ومحمود
ابن عبد العزيز الاوزجندی وغيرهما - املی المبسوط نحو خمس عشرة
مجلدا وهو فی السجن باوزجند كان محبوسا فی الجب بسبب كلمة
نصح بها الخاقان وكان يملی من خاطره من غير مطالعة كتاب
وهو فی الجب واصحابه فی اعلی الجب وقال عند فراغه من شرح
العبادات هذا اخر شرح العبادات باوضح المعانی واوجز العبارات
املاء المحبوس عن الجمع والجماعات - وقال فی اخر شرح الاقرار

انتهى شرح الاقرار المشتمل من المعانى على ما هو من الاسرار املاه
المحبوس فى محبس الاشرار۔ والسرخسى نسبته الى سرخس بفتح السين
وفتح الراء وسكون الخاء بلدة قديمة من بلاد خراسان وهو اسم
رجل سكن هذا الموضع وعمره واتم بناءه ذوالقرنين ذكره السمعانى
انتهى مختصرا

الهداية للامام برهان الدين على بن ابى بكر المرغينانى

رحمه الله تعالى ۔ اروبها عن العلامة الشيخ احمد ابى الخير
ميرداد ومولانا الشيخ محمد سعيد الاديب عن السيد عبدالله
كوجك عن عمر العطار وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ محمد طاهر
سنبل عن خاله محمد عارف بن محمد جمال المكى عن العلامة العجيمى
عن احمد القشاشى عن ابى المواهب احمد بن على العباسى الشناوى
ثم المدنى عن عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد العزيز بن فهد
المكى العلوى عن عمه جارالله بن عبد العزيز بن فهد المكى عن
المفتى سراج الدين عمر بن عبد الرحيم القاهرى ثم المدنى عن
جمال الدين محمد بن عبد الله الزرندى المدنى الحنفى عن شيخ

الحنفیہ امین الدین یحیی بن محمد بن ابراہیم الاقصرائی القاہری عن القاضی زین الدین ابی بکر بن الحسین العثمانی المراغی ثم المدنی عن القاسم ابن محمد بن یوسف البرزالی عن مظفر الدین احمد ابن علی الساعاتی الحنفی عن ظہیر الدین محمد بن عمر بن محمد البخاری النوجاباذی بفتح النون قریۃ ببخاری عن محمد بن عبد الستار الکردری عن مؤلفہا تنبیہ۔ المرغینانی ہو علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی المرغینانی صاحب الہدایۃ کان اماما فقیہا حافظا محدثا مفسرا جامعا للعلوم ضابطا للفنون متقنا محققا نظارا مدققا زاہدا ورعا فاضلا ماہرا اصولیا ادیبا شاعرا لم تر العیون مثلہ فی العلم والادب ولہ الید الباسطۃ فی الخلاف والباع الممتد فی المذہب تفقہ علی الائمۃ المشہورین منہم مفتی الثقلین نجم الدین ابو حفص عمر النسفی ومن تصانیفہ کتاب المنتقی ونشر المذہب والتجنیس والمزید ومناسک الحج ومختارات

---

[1] ولد سنہ احدی عشر وخمسمائۃ ۱۲ مقدمۃ الہدایۃ [2] المرغینانی نسبۃ الی مرغینان بفتح المیم وسکون الراء المہملۃ وکسر الغین المعجمۃ وسکون الیاء بعدہا نون ثم الف بعدہا نون بلدۃ من بلاد فرغانۃ ۱۲ الفوائد البہیۃ۔ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

النوازل وكتاب فى الفرائض - وقال فى اول البداية قال ابو الحسن
على بن ابى بكر بن عبد الجليل كان يخطر ببالى عند ابتداء حالى ان
يكون كتاب فى الفقه فيه من كل نوع صغير الحجم كبير الرسم وحيث
وقع الاتفاق بتطواف الطرق وجدت المختصر المنسوب الى القدورى
اجمل كتاب فى احسن ايجاز واعجاب ورأيت كبراء الدهر يرغبون
الصغير والكبير فى حفظ الجامع الصغير فهممت ان اجمع بينهما
ولا اتجاوز فيه عنهما الا ما دعت الضرورة اليه وسميته
بداية المبتدى ولو وفقت لشرحه سميته بكفاية المنتهى اهـ
وقد وفق لشرحه وسماه بكفاية المنتهى ثم اختصره وسماه الهداية
وكانت وفاته سنة ٥٩٣ ثلث وتسعين وخمسمائة وتفقه عليه
جم غفير اهـ مختصرا الفوائد البهية صفحہ ٥٧

فتح القدير شرح الهداية للعلامة كمال الدين محمد بن
عبد الواحد بن الهمام رحمه الله تعالى - وبالسند
الى الشيخ العجيمى عن خير الدين الرملى عن محمد بن سراج الدين
الحانوتى عن العلامة احمد بن الشلبى عن القاضى شمس الدين

محمد بن احمد الغزی والعلامة سری الدین عبد البر بن محب الدین
محمد بن الشحنة کلاهما عن مؤلفه العلامة المحقق کمال الدین
الشهیر بابن الهمام السکندری السیواسی کان والده قاضیا
بسیواس من بلاد الروم ثم قدم القاهرة وولی خلافة الحکم
بها عن القاضی الحنفی ثم ولی القضاء بالاسکندریة وتزوج بها
بنت القاضی المالکی فولد له الکمال محمد سنة ثمان وثمانین
وسبع مائة وکان اماما نظارا فارسا فی البحث فروعی اصولی
محدث مفسر حافظ نحوی کلامی منطقی جدلی وله تصانیف
مقبولة معتبرة منها شرح الهدایه المسمی بفتح القدیر والتحریر
فی الاصول وغیر ذلک - وسمع علی جماعة منهم حافظ العصر
ابن حجر وذکره فی بعض تصانیفه فقال شیخنا واجاز له کثیرون
مسانیدهم عالیة وخرج له الحافظ السخاوی اربعین من مرویاته
بالسماع والاجازة فحدث بها وسمعها منه الفضلاء وادمن
الاشتغال برهة ففاق اقرانه فضلا تاما وفکرا مستقیما
وذکاء مفرطا وکان له نصیب وافر مما لارباب الاحوال

من الكشف والكرامات - مات يوم الجمعة سابع رمضان سنه ٨٦١

احدى وستين وثمانمائة انتهى مختصرا ملتقطا وتمامه فى ثبت

ابن حجر والفوائد البهية فى تراجم الحنفية

۵ الكفاية شرح الهداية للعلامة السيد جلال الدين

الكرمانى رحمة الله عليه بالسند المتقدم الى مؤلف

فتح القدير عن السراج عمر بن على المعروف بقارى الهداية عن

الشيخ علاء الدين احمد بن محمد السيرافى عن مؤلفها تنبيه اختلف

فى مؤلف الكفاية شرح الهداية والحق انها للعلامة السيد

جلال الدين بن شمس الدين الخوارزمى الكرمانى وكان عالما

فاضلا تضرب به الامثال وتشد اليه الرحال اخذ عن حسام الدين

الحسن السغناقى صاحب النهاية عن حافظ الدين الكبير محمد بن

محمد البخارى عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردرى عن

صاحب الهداية واخذ ايضا عن عبد العزيز البخارى صاحب

كشف البزدوى عن حافظ الدين الكبير انتهى ملخصا من الفوائد

۶ البناية شرح الهداية ورمز الحقائق شرح كنز الدقائق

كلام العلامة الحافظ القاضي محمود العيني رحمه الله تعالى

بالسند المتقدم في فتح القدير الى مؤلفه ابن الهمام وهو عن القاضي

شيخ الاسلام محمود العيني تنبيه العيني هو قاضي القضاة

بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسى بن القاضي

شهاب الدين العيني اصله من حلب ولد في عنتاب في سابع

رمضان سنة ٧٦٢ اثنين وستين وسبع مائة وتربي بها وكان

ابوه قاضيها واخذ افضل علمائها ثم رحل نائبا عن ابيه وفي سنة ۷۸۳

ثلاث وثمانين وسبع مائة سافر الى دمشق وزار القدس واجتمع

هناك بعلاء الدين احمد بن محمد السيرافي فاصحبه معه الى

القاهرة وانزله بالبرقوقية فلازمه واخذ عنه الهداية

والكشاف وغيرهما ثم اخذ عن الشهاب بن خاص تركي الحنفي

ولبس الخرقة من الشيخ ناصر الدين القرطبي ثم عاد الى دمشق

سنة ۷۹۲ ثم رجع الى القاهرة وفي سنة ۸۲۳ سافر الى بلاد قرمان من

قطعة اسيا ثم رجع الى مصر فجعل محتسب القاهرة وامره

امير تتار ان يترجم باللغة التركية كتاب القدوري في الفقه فترجمه

وکان عالما بعلوم شتى واقفا على كثير من الامور التاريخية دائما
مشتغلا بالمطالعة ونسخ كتبا كثيرة بخطه والف كتبا شتى وكان
يكتب بسرعة ويقال انه نسخ القدوري بتمامه في ليلة واحدة
ابتدأه مع غروب الشمس واتمه مع شروقها وله جملة تصانيف
منها عمدة القاري واحد وعشرون مجلدا ومعاني كتاب الآثار
للطحاوي في عشر مجلدات وشرح جزء من كتاب سنن ابي داؤد
في مجلدين وشرح سيرة ابن هشام سماه كشف اللثام والكلم
الطيب وتحفة الملوك وشرح الكنز وشرح التحفة وشرح
الهداية وشرح البحار الزاهرة في مجلدين وشرح شواهد
الالفية الكبرى والصغرى وكتاب مراح الارواح وشرح
العوامل المائة للجرجاني وشرح قصيدة الساوي في العروض
وشرح العروض لابن الحاجب واختصر الفتاوى الظهيرية وكتاب
سير الانبياء وتاريخ كبير في تسعة عشر مجلدا واختصره في ثمانية
وتاريخ الاكاسرة بالتركي وطبقات الشعراء وطبقات الحنفية
ومعجم هؤلاء المشائخ في مجلد واحد ورجال الطحاوي ومختصر

ابن [illegible] كان وشارح الصدر وفي الخطب ثمان مجلدات وكتاب
النوادر وكتاب سيرة المؤيد شعرا ونثرا والتذكرة المتنوعة و
وتعليقات على الكشاف وتفسير ابي الليث والبغوي وغير ذلك
توفي رحمه الله تعالى يوم الاربعاء من شهر ذي الحجة ۸۵۵ھ سنة خمس
خمسين وثمانمائة ودفن بمدرسته بقرب بيته بحارة كتامة
بالقرب من الازهر انتهى مختصرا سرد النقول للشيخ العلامة
عبد الستار الصديقي المكي

۸ كنز الدقائق للعلامة ابي البركات عبد الله بن احمد
ابن محمود النسفي[1] رحمة الله عليه وسائر تصانيفه مرّ
سنده في ذكر تفسيره المسمى بمدارك التنزيل۔

۹ كشف الاسرار والحقائق في شرح كنز الدقائق للامام
قوام الدين مسعود ابن ابراهيم الكرماني رحمه الله تعالى

[1] كان اماما كاملا عديم النظير في زمانه رأسا في الفقه والاصول بارعا في الحديث ومعانيه تفقه على شمس الائمة محمد الكردري وعلى حميد الدين الضرير وبدر الدين خواهر زاده وله تصانيف مفيدة منها المصفى شرح المنظومة النسفية والمستصفى وكشف الاسرار وغير ذلك وقد سبق ذكره ۱۲ عبد الهادي غفر الله له۔

بالسند المتقدم فی کنز الدقائق الی مؤلفه مسعود بن ابراهیم تنبیه هو ابو الفتوح مسعود الکرمانی المتوفی بمصر سنة ۷۴۸ ثمان وارلعین وسبعمائة اھ کذا فی الکشف۔

البحر الرائق شرح کنز الدقائق والاشباه والنظائر للعلامة

زین العابدین بن نجیم رحمه الله تعالی۔ وبالسند الی الشیخ العجیمی عن الشیخ خیر الدین الرملی عن الشیخ محمد بن سراج الدین الحانوتی عن مؤلفهما تنبیه فی کشف الظنون هو الفقیه الفاضل زین العابدین بن ابراهیم بن محمد بن نجیم المعروف بابن نجیم المصری الحنفی المتوفی بها سنة ۹۷۰ سبعین وتسعمائة اھ وفی التعلیقات السنیة اخذ العلوم عن جماعة منهم شرف الدین البلقینی وشهاب الدین الشلبی والشیخ امین الدین بن عبد العال واجازوه بالافتاء والتدریس وانتفع به خلائق وله عدة مصنفات منها شرح الکنز والاشباه النظائر المذکوران واخذ الطریق عن العارف بالله سلیمان الخیضری قال عبد الوهاب الشعرانی صحبته عشر سنین فما رائیت علیه شیئا یشینه وحججت معه فی

سنہ ۹۵۲ اثنتین وخمسین وتسعمائۃ فرأیتہ علی خلق عظیم مع جیرانہ و غلمانہ مع ان السفر یسفر عن اخلاق الرجال اھ ملخصًا

شرح الوقایۃ ومختصرھا النقایۃ کلاھما للعلامۃ صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود ابن تاج الشریعۃ رحمہ اللہ تعالٰی

وبالسند الی الشیخ العجیمی عن الشیخ عبد الفتاح الخاص عن الشیخ محمد بن عبد القادر النحریری عن العلامۃ سراج الدین عمر الحانوتی عن البرھان ابراھیم الکرکی عن الامین یحیی بن محمد الاقصرائی عن الشیخ محمد بن محمد البخاری عن الشیخ حافظ الدین ابی طاھر محمد بن محمد بن علی الطاھری عن مؤلفھما ح وارویھما بالسند المتقدم فی الترغیب والترھیب الی الحافظ ابن حجر عن الشیخ محمد بن محمد بن محمد البخاری المعروف بخواجہ پارسا المدفون بالبقیع عن حافظ الدین ابی طاھر عن صدر الشریعۃ تنبیہ ھو صدر الشریعۃ الاصغر عبید اللہ ابن مسعود ابن تاج الشریعۃ محمود بن صدر الشریعۃ احمد ابن جمال الدین عبید اللہ المحبوبی صاحب شرح الوقایۃ المعروف

بين الطلبة بصدر الشريعة هو الامام المتفق عليه و العلامة المختلف
اليه حافظ قوانين الشريعة ملخص مشكلات الاصل والفرع شيخ
الفروع والاصول عالم المعقول والمنقول ـ فقيه اصولى خلافى
جدلى محدث مفسر نحوى لغوى اديب نظار متكلم منطقى عظيم
القدر جليل المحل غذى بالعلم والادب اخذ العلم عن جده الامام
تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة عن ابيه صدر الشريعة عن
ابيه جمال الدين المحبوبى عن الشيخ الامام المفتى امام زاده الخ
شرح كتاب الوقاية من تصانيف جده تاج الشريعة وهو احسن
شروحه ثم اختصر الوقاية وسماه النقاية والف فى الاصول
متنا لطيفا سماه التنقيح ثم صنف شرحا نفيسا سماه التوضيح
وله المقدمات الاربعة وتعديل العلوم والشروط والمحاضر ـ
مات سنة ٧٤٧ سبع واربعين وسبع مائة ومرقده فى شرع
آباد بخارا اه كذا فى الفوائد البهية ـ

مصنفات الامام ابى الحسين احمد بن محمد القدوري رحمه الله تعالى

منها مختصره المعروف وشرح مختصر الكرخي ١٤ سنة ١٥

والتجرید[۱۳] فی الخلاف بین الشافعیۃ والحنفیۃ وغیر ذلک ۔ بالسند المذکور فی الھدایۃ الی القاضی[۱۴] زین الدین العثمانی عن[۱۵] ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار عن[۱۶] جعفر بن علی الھمدانی عن[۱۷] الحافظ ابی طاھر احمد بن محمد السلفی عن[۱۸] ابی الحسن المبارک ابن عبد الجبار الطیوری عن مؤلفھا تنبیہ القدوری ھو احمد ابن محمد بن احمد ابو الحسین البغدادی القدوری بالضم قیل انہ نسبۃ الی قریۃ من قری بغداد یقال لھا قدورہ وقیل نسبتہ الی بیع القدور وھو صاحب المختصر المبارک المتداول بین ایدی الطلبۃ کان ثقۃ صدوقا انتھت الیہ ریاسۃ الحنفیۃ فی زمانہ صنف المختصر ھو متن متین معتبر متداول بین الائمۃ الاعیان وشھرتہ تغنی عن البیان قال صاحب مصباح انوار الادعیۃ ان الحنفیۃ یتبرکون بہ فی ایام الوباء وھو کتاب مبارک من حفظہ یکون امینا من الفقر حتی قیل ان من قرأہ علی استاذ صالح ودعا لہ عند ختم الکتاب بالبرکۃ فانہ یکون مالکا للدراھم علی عدد مسائلہ وفی بعض شروح المجمع انہ مشتمل علی اثنی عشر

الف مسئلة انتهى وشروحه كثيرة جدا اھ كشف الظنون والفوائد البهية مختصراً وقد عدّ شروحه في الكشف الى احدى وثلثين شرحاً مات القدوري رحمه الله تعالى يوم الاحد الخامس من رجب ۴۲۸ھ ثمان وعشرين واربعمائة ببغداد ودفن من يومه بداره في درب ابي خلف ثم نقل الى تربة في شارع المنصور ودفن هناك بجنب ابي بكر الخوارزمي الحنفي۔

تصانيف الشيخ علاء الدين الحصكفي رحمه الله تعالى

الحصكفي

كشرحيه على التنوير وعلى الملتقى وشرحه على المنار وشرحه على القطر

ت ۱۸ ۱۸ ۱۹ ۲۰

أرويها عن العلامة اسعد الدهان عن الشيخ حسين الطرابلسي عن الشيخ علاء الدين عن والده الشيخ محمد امين المعروف بابن عابدين عن السيد محمد شاكر عن الشيخ على التركماني عن الشيخ عبد الرحمن المجلد عن المؤلف تنبيه الحصكفي هو الشيخ علاء الدين محمد بن على بن محمد بن على بن عبد الرحمن بن محمد جمال الدين بن حسن الدمشقي المتوفي ۱۰۸۸ھ ثمان وثمانين بعد الالف كذا في الهداية وفي حاشية مقدمة عمدة الرعاية۔

الحصكفي بفتح الحاء والكاف بينهما صاد مهملة نسبة الى حصن كيفا اسم بلدة اهـ

٢١ رد المحتار حاشية الدر المختار للعلامة السيد محمد امين عابدين رحمه الله تعالى وسائر مؤلفاته۔

بالسند المذكور عن المؤلف رحمه الله تعالى ح وارويها بالاجازة العامة عن الشيخ يوسف النبهاني عن السيد محمد ابي الخير عابدين عن والده السيد احمد عابدين عن اخيه العلامة السيد محمد امين عابدين تنبيه هو العلامة المتقن والامام المتفنن السيد محمد امين عابدين ابن السيد الشريف عمر عابدين ينتهي نسبه الشريف الى الامام جعفر الصادق بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه فله رحمه الله تعالى من التاليف رد المختار على الدر المختار و العقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية وحاشية على البيضاوي و حاشية على المطول وحاشية على شرح الملتقى وحاشية على النهر الا انهما لم يجردا والحاشية على البحر وله مجموعة

فی الادب ونحو الثلاثین رسالة وغیر ذلک وکان حسن الاخلاق
والسمات مقسما زمنه الشریف علی انواع الطاعات وربما
استغرق لیله اجمع بقرأة القرآن والبکاء ولا یدع وقتا من اوقاته
من غیر طهارة وکان کثیر التصدق بعیدا عن الشبهات لا یأکل
الا من مال تجارته **ولد** رحمه الله تعالی سنة ۱۱۹۹ **ومات**
رحمه الله تعالی ضحوة یوم الاربعاء الحادی والعشرین من ربیع
الثانی سنة ۱۲۵۲ عن اربع وخمسین سنة تقریبا بدمشق الشام
ودفن بمقبرتها بباب الصغیر لا زالت علیه سحائب الرحمات
تمطر ولا برحت دار الخلد له فیها المقام الانور انتهی هکذا
وجدت مکتوبا علی ظهر کتاب البحر الرائق۔

۱۲۲ در البحار للشمس القونوی رحمه الله تعالی۔

ارویه وسائر مؤلفاته عن الشیخ محمد بن سلیمان حسب الله
عن احمد منة الله عن احمد بن عبید العطار عن العلامة
العجلونی عن الشیخ عبد الغنی النابلسی بسنده الی مؤلفها ح
وارویها ایضا بالسند المذکور الی العجلونی عن شیخه محمد

ابی الطاهر عن والدہ ابراهیم الکورانی بسندہ الی شمس بن الجوزی عن مؤلفها تنبیہ القونوی ہو شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن یوسف بن الیاس القونوی الدمشقی الحنفی المتوفی ۷۸۸ثمان وثمانین وسبعمائہ وهذا الکتاب متن مشهور مختصر ذکر فیہ انہ جمع بین مجمع البحرین وبین مذهب ابن حنبل والشافعی ومالک وفرغ فی اواخر جمادی الاولی سنہ ۷۴۹ تسع واربعین وسبعمائۃ وکان مدۃ تالیفہ فی شهر ونصف تقریبا ولہ شروح اھ مختصرا کشف الظنون۔

مؤلفات الامام ابی منصور الماتریدی رحمہ اللہ تعالی

ارویها عن العلامۃ صالح کمال عن والدہ عن الشیخ عبد اللہ سراج عن عمر العطار عن مرتضی الزبیدی عن احمد بن عبد الفتاح الملوی عن عبد اللہ البصری عن ابراهیم الکورانی عن احمد القشاشی عن محمد الرملی عن الزین زکریا عن الحافظ ابن حجر عن شمس الدین محمد بن علی القرشی عن عبد اللہ بن الحجاج الکاشغری عن الحسام حسین ابن علی السغناقی عن حافظ الدین محمد بن

محمد بن نصر النسفی الکبیر عن المنجم عمر بن محمد النسفی عن القاضی صدر
الدین محمد بن محمد بن الحسین النسفی عن ابیہ محمد عن جدہ
الحسین بن عبد الکریم النسفی عن ابیہ عبد الکریم عن الامام الجحۃ
ابی منصور الماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ ابو منصور ہو محمد
ابن محمد بن محمود ابو منصور الماتریدی امام المتکلمین ومصحح
عقائد المسلمین تفقہ علی ابی بکر احمد الجوزجانی عن ابی سلیمان
الجوزجانی عن محمد وتفقہ علیہ الحکیم القاضی اسحق بن محمد
السمرقندی وعلی الرستغفنی وابو محمد عبد الکریم بن موسی البزدوی
وصنف التصانیف الجلیلۃ ورد اکاذیب اقوال اصحاب العقائد
الباطلۃ۔ لہ کتاب التوحید وکتاب المقالات وکتاب اوہام
المعتزلۃ ورد الاصول الخمسۃ لابی محمد الباہلی ورد الامامۃ
لبعض الروافض والرد علی القرامطۃ ومآخذ الشرائع فی الفقہ
والجدل فی اصول الفقہ وغیر ذلک مات سنۃ ۳۳۳ ثلث وثلثین
وثلثمائۃ وقیل اثنتین وثلثین وثلثمائۃ قال الجامع نسبتہ الی
ماترید بفتح المیم ثم الالف ضم التاء المنقوطۃ باثنتین من فوق

وكسر الراء المهملة وسكون الياء المثناة التحتية في آخره دال مهملة
ويقال ماتريت محلة بسمرقند ذكره السمعاني في اھ كذا في الفوائد البهية

٢٣ مؤلفات الجامي رحمة الله عليه - ارويها عن شيخنا
عبد الجليل والشيخ حسب الله والشيخ عبد الحق ثلاثتهم عن المحدث
عبد الغني عن مولانا اسحاق عن اوحد زمانه عبد العزيز عن
والده عن ابي طاهر المدني عن والده الكوراني عن شيخ الاسلام
صفي الدين احمد بن محمد القشاشي عن ابي المواهب احمد الشناوي
عن السيد غضنفر بن السيد جعفر النهروالي المدني عن
العارف بالله ملا محمد امين عن خاله مولانا عبد الرحمن الجامي
رحمه الله تعالى تنبيه قال في الفوائد - الجامي هو عبد الرحمن
ابن نظام الدين احمد بن محمد الدشتي ثم الجامي الحنفي المشتهر
بنور الدين ولد بجام في الثالث والعشرين من شعبان سنة ٨١٧
سبع عشرة وثمانمائة - اشتغل اولا بالمعقول والمنقول وبرع فيهما
ثم عرض له داعية الطلب فصحب مشائخ الصوفية وتلقن من
سعد الدين الكاشغري عن المولى نظام الدين خاموش عن خواجه

علاء الدين العطار عن خواجه بهاء الدين نقشبند وبلغ رتبة الفضل والكمال وله تصانيف كثيرة مقبولة ذكرها عبد الغفور اللاري في تذييل نفحات الانس منها نقد النصوص واشعة اللمعات وشرح فصوص الحكم وشرح حديث ابي رزين العقيلي ورسالة في الوجود ورسالة مناسك الحج والفوائد الضيائية شرح الكافية وغير ذلك مات بهراة سنة ٨٩٨ ثمان وتسعين وثمان مائة وهو من نسل الامام محمد رحمه الله تعالى انتهى۔

٢٥

مؤلفات السيد الشريف علي الجرجاني الحنفي رحمه الله

وبالسند الى احمد الشناوي عن والده علي بن عبد القدوس عن احمد بن حجر المكي عن الشرف عبد الحق السنباطي عن المحقق شمس الدين محمد الشهراني الشافعي عن السيد محمد بن علي الجرجاني عن والده الامام زين الدين الجرجاني تنبيه قال في الفوائد البهية الجرجاني هو زين الدين علي بن محمد بن علي الجرجاني الحنفي الحسني عالم نحرير ولد في جرجان في ثمان بقين من شعبان سنة ٧٤٠ اربعين وسبعمائة ومن تصانيفه حواشي

على اوائل الكشاف وحاشية على المطول وحاشية على شرح المطالع وحاشية على شرح حكمة العين وحاشية على شرح الطوالع وغير ذلك من التعليقات والرسائل وكان قد اخذ علم الصوفية عن خواجه علاء الدين العطار البخاري وهو من اعزة خلفاء الشيخ بهاء الدين نقشبند وكانت وفات السيد بشيراز يوم الاربعاء السادس من الربيع الاول سنة ست عشرة وثمانمائة اهملخصاً

۲۶

مصنفات ملا على القارى عليه رحمة الله البارى

كشرح المشكوة وشرح الشفاء وشرح المنسك وشرح النقاية وشرح الفقه الاكبر وغيرها من الرسائل المفيدة - ارويها عن الفقيه احمد ابى الخير ميرداد عن السيد عبد الله كوجك عن عابد السندى عن حسين المغربى عن محمد بن طيب المغربى عن ابى عبد الله ابن عبد السلام الفاسى عن ابى اسحق الشهرانى عن محمد فريد الصديقى الاحمد ابادى عن السيد معظم حسين البلخى عن مؤلفها على القارى رحمه الله البارى سنة ۱۰۱۴ھ وارويها عاليا عن عبد الستار الصديقى عن الملا السويدى عن السيد

مرتضى الزبيدي عن محمد بن علاء الدين المزجاجي عن العجيمي عن محمد حسين الخانى النقشبندى عن الشيخ المحدث عبد الحق الدهلوى عن المؤلف رحمه الله تعالى وقد مر هذا السند فى سند تفسيره سابقاً تنبيه القارى هو على بن سلطان محمد الهروى نزيل مكة المعروف بالقارى الحنفى وقد سبق ذكره الف رحمه الله التاليف النافعة منها شرح الشمائل وشرح شرح النخبة وشرح الشاطبية وشرح الجزريه والآثار الجنية فى اسماء الحنفية ونزهة الخاطر الفاتر فى مناقب الشيخ عبد القادر وغيرها وتصانيفه مفيدة بلغت الى مرتبة المجددية على رأس الف ام كذا فى التعليقات السنيه

۲۷ مصنفات الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوى رحمه الله القوى

كشرح المشكوة ومدارج النبوة وجذب القلوب وغيرها اروبها بالسند المذكور الى الشيخ عبد الحق المحدث رحمه الله تعالى تنبيه هو المتضلع من الكمال الصورى والمعنوى والعاشق الصادق من عشاق الجمال النبوى رزق من الشهرة قسطاً جزيلاً

واثبت المؤرخون ذكره اجمالا وتفصيلا - هو من مبادی الشعور
شدید طاقة علی طاعة الحق وطلب العلم وقریبا من اوان البلوغ تناول
الاکثر من العلوم الدینیة وفرغ من تحصیلها کلها وله اثنان وعشرون
سنة وحفظ القرآن وجلس علی مسند الافادة وفی عنفوان
الشباب اخذته جذبة الهیة قطع علاقة محبته من الخلان والاوطان
وتوجه الی الحرمین المحترمین واقام بتلک الاماکن مدة وصحب
بها اقطاب الزمان والاولیاء الکبار اخذ اجازة الحدیث عن الشیخ
عبد الوهاب المتقی تلمیذ الشیخ علی المتقی وهو تلمذ علی حسام الدین
الملتانی وابی الحسن البکری المکی وکان الشیخ ابن حجر صاحب الصواعق
استاذا للمتقی وفی الآخر تلمذ علی المتقی ثم عاد الی الوطن المالوف
مع برکات وافرة واستقر به اثنین وخمسین سنة فی جمعیة
الظاهر والباطن واشتغل بتکمیل الاولاد والطالبین ونشر العلوم
لاسیما الحدیث الشریف بحیث لم یتیسر مثله لاحد من العلماء
السابقین واللاحقین فی دیار الهند - صنف فی العلوم خصوصا
فی الحدیث کتبا معتبرة اعتنی بها علماء الزمان وجعلوها

دستوراً لعملهم وتصانيفه من الكبار والصغار بلغت مائة مجلد
ولد في المحرم سنة ٩٥٨ھ ثمان وخمسين وتسعمائة وتوفي سنة ١٠٥٢ھ
اثنين وخمسين والف انتهى مختصرا كذا في سبحة المرجان

تاليفات العلامة محمد مرتضى الزبيدي رحمه الله تعالى

ارويها عن عبد الستار الصديقي المذكور عن الملا السويدي
عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه هو محمد بن محمد بن محمد بن
عبد الرزاق الشهير بمرتضى الحسيني الزبيدي الحنفي ولد سنة ١١٤٥ھ
كما اخبر عن نفسه ونشاء ببلاده وارتحل في طلب العلم وحج مرارا
ثم ورد الى مصر في تاسع صفر سنة ١١٦٧ھ واجازه العلماء مثل الشيخ
احمد الملوي والجوهري والحفني وغيرهم وشهدوا بعلمه وفضله
وجودة حفظه واشتهر ذكره عند الخاص والعام وصنف
عدة رحلات في تنقلاته في البلاد القبلية والبحرية وكناه سيدنا
السيد ابو الانوار بن وفا بابي الفيض وشرع في شرح القاموس
حتى اتمه في عدة سنين في نحو اربعة عشر مجلدا سماه بتاج العروس
وله من المؤلفات عقود الجواهر المنيفة وشرح الاحياء والتفحة

القدوسية والعقد الثمين فی طرق الالباس والتلقين وحكمة الاشراق وشرح الصدر فی شرح اسماء اهل البدر والتفتيش فی معنی لفظ درويش ودسائل كثيرة جدا - ولم يزل رحمه الله يخدم العلم ولما بلغ ما لامزيد عليه من الشهرة وعظم القدر والجاه عند الخاص والعام وكثرت عليه الوفود من سائر الاقطار واقبلت عليه الدنيا بجذافيرها من كل ناحية لزم داره واحتجب عن اصحابه واعتكف حتى آذنت شمسه بالزوال وغربت من بعد ما طلعت من مشرق الاقبال وتوفی شهيدا بالطاعون فی شعبان سنة ۱۲۰۵ ودفن بالمشهد المعروف بالسيدة رقية رضی الله تعالی عنها وعنه انتهی مختصرا - هكذا مكتوب على ظهر كتاب عقود الجواهر المنيفة ناقلا من كتاب نور الابصار للعلامة الشيخ سيد الشبلنجی -

مؤلفات ملك العلماء مولانا عبد العلی اللكنوی المعروف بحر العلوم رحمه الله تعالی -

ادويها عن الشيخ محمد خورشيد الله عن شاه محمد گيسو دراز القادری عن محمد شهاب الدين

عن المؤلف تنبيه بحر العلوم هو الامام الهمام قدوة المحققين
الكرام - زبدة المدققين العظام - ناهج مناهج الصلاح والسداد وهادي
مسالك الهدى والرشاد - غواص بحار المعارف والمعاني والفهوم
مخزن شرائف التصوف ومعدن لطائف التعرف ملك العلماء وبحر العلوم ابو العياش
عبد العلي محمد بن نظام الدين محمد اللكنوي عليه رحمة الله القوي من القبيلة الانصارية
قرأ الكتب الدرسية على والده وفرغ من العلوم الظاهرية ولهسبع عشرة سنة وفي مدة
قليلة من الزمان - فاق في الكمالات الظاهرية والباطنية على الاقران
وله مؤلفات كثيرة في المعقولات منها شرح السلم والحاشية
على حاشية ميرزاهد الجلالي وحاشية على شرح هداية الحكمة
وغيرها وفي اصول الفقه شرح مسلم الثبوت وتكملة شرح تحرير
الاصول لابن الهمام وشرح منار الانوار وغيرها - والاركان
الاربعة في الفقه وشرح المثنوي لمولانا الرومي وهذا كتاب
مبسوط في التصوف دال على تبحر علمه وقد تشرف رحمه الله
تعالى في المنام بلقاء سيدنا ابي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه
وارشاده الى تعليم طريقته واخذ عنه البيعة توفي في رجب ١٢٢٥

خمس وعشرين ومائتين والف انتهى معربا من شرح المثنوی

۳۰ مؤلفات العلامة الطحطاوی محشی الدر المختار

رحمه الله تعالیٰ ۔ ارویها[۱] عن مولانا الفاضل محمد گل عن[۲] السید محمد المکی الکتبی عن[۳] شیخه ووالده السید محمد الکتبی الخطیب الامام المدرس بالمسجد الحرام عن[۴] والده مفتی الاحناف بالبلد الحرام السید محمد بن حسین الکتبی عن السید احمد الطحطاوی رحمه الله تعالیٰ ۔

۳۱ مؤلفات العلامة مولانا الشاه ولی الله المحدث

الدهلوی رحمه الله تعالیٰ کحجة الله البالغة وفیوض الحرمین والقول الجمیل وغیرها ۔ ارویها عن الشیخ عبد الحق النقشبندی المکی عن مولانا قطب الدین ومولانا عبد الغنی کلاهما عن مولانا محمد اسحق وارویها عالیا عن[۱] الشیخ یعقوب علی الدهلوی عن[۲] مولانا اسحق المذکور عن[۳] مولانا عبد العزیز الدهلوی عن والده ولی الله رحمة الله علیه تنبیه الشیخ ولی الله هو قطب الدین احمد الحنفی الدهلوی حافظ عصره

ومسند وقتہ الشیخ الاجل الفاضل الاکمل محدث الھند العمری رحمہ اللہ تعالی ابن عبدالرحیم بن وجیہ الدین الشہید تنتھی نسبہ الی عمر الفاروق رضی اللہ تعالی عنہ۔ **ولد** رحمہ اللہ تعالی کما ذکر فی بعض رسائلہ یوم الاربعاء رابع شوال من ۱۱۱۴ھ اربع عشرۃ بعد الف ومائۃ وختم حفظ القرآن وسنہ سبع سنین واشتغل بتحصیل العلوم حضرۃ والدہ وکان من تلامذۃ السید الزاھد الھروی ولاجلہ صنف السید الزاھد واشیہ المشھورۃ علی شرح المواقف وفرغ من جمیع الفنون الرسمیۃ حین کان عمرہ خمس عشرۃ سنۃ وتوفی والدہ حین کان عمرہ سبع عشرۃ سنۃ فجلس مجلسہ فی التدریس والافادۃ وراح الی الحرمین الشریفین ۱۱۴۳ھ ثلاث واربعین واخذ عن جمع من المشائخ منھم الشیخ ابوطاھر المدنی وعاد ۱۱۴۵ھ خمس واربعین وکانت وفاتہ ۱۱۷٦ھ ست وسبعین بعد مائۃ والف وقیل اربع وسبعین ولہ تصانیف کثیرۃ کلھا تدل علی انہ کان من اجلۃ النبلاء و کبار العلماء موفقا من الحق سبحانہ بالرشد والانصاف متجنبا

عن التعصب والاعتساف ماهرا فی العلوم الدینیة متبحرا
فی المباحث الحدیثیة۔ منها ازالة الخفاء عن خلافة
الخلفاء کتاب عدیم النظیر فی بابه وحجة الله البالغة وقرة
العینین فی تفضیل الشیخین والفوز الکبیر فی اصول التفسیر
وغیرها اھ مقدمتنا لتعلیق الممجد علی المؤطاء للامام
محمد رحمه الله تعالی قلت ومن تصانیفه المسوی والمصفی
کلاهما فی شرح المؤطاء للامام مالک والتفهیمات الالهیة
کتاب ضخیم عظیم القدر عدیم النظیر فی بابه ومنها الطاف
القدس والانصاف فی التقلید والانتباه والدر الثمین
وحسن العقیدة وسرور المحزون والارشاد الی مهمات
الاسناد وغیرها۔

۳۲

فقه الامام الهمام الشافعی رضی الله تعالی عنه

ارویه عن العلامة الحبشی الشافعی عن والده عن السید
عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل عن والده عن السید احمد
ابن مقبول الاهدل عن احمد النخلی عبد الله البصری کلاهما عن البابلی والقشاشی

فالاول عن سالم بن محمد السنهوری عن النجم محمد بن احمد
ابن علی الغیطی والثانی عن الشمس الرملی فهو والغیطی کلاهما
یرویان عن زکریا الانصاری ح واروبه عن الشیخ حسب الله
الشافعی عن مصطفی المبلط عن الشنوانی قال اخذت الفقه
روایة ودرایة مع البحث والتدقیق عن ائمة کرام ونبلاء
اعلام منهم الشیخ محمد الفارسی ومنهم الشیخ عطیة الاجهوری
کلاهما عن احمد العشماوی المصری عن علی الشبراملسی عن الشیخ
نور الدین الزیادی والشیخ سالم الشبشیری والشیخ سلیمان البابلی
وقد اخذ الاول عن الشهاب الرملی واخذ الاثنان بعده عن
الشمس الخطیب الشربینی وهما اخذا من جمع من اجلهم زکریا الانصاری
وهو اخذ عن المحقق الجلال المحلی وعن الحافظ ابن حجر وعن
الجلال البلقینی وهؤلاء الثلاثة اخذوا عن الشیخ عبد الرحیم
العراقی عن الشیخ علاء الدین العطار عن الامام الشیخ محی الدین
النووی وهو عن ائمة منهم الکمال سلار الاردبیلی عن الشیخ محمد
ابن محمد صاحب الشامل الصغیر عن عبد الرحمن القزوینی صاحب

الحاوی عن[۱۷] ابی القاسم عبد الکریم الرافعی شیخ المذهب عن[۱۸] ابی الفضل
محمد بن یحیی عن[۱۹] حجۃ الاسلام الغزالی عن[۲۰] الامام ابی المعالی
عبد الملک بن عبد اللہ بن یوسف امام الحرمین عن[۲۱] والدہ الشیخ
ابی محمد الجوینی عن[۲۲] ابی بکر القفال المروزی عن[۲۳] الامام ابی زید
المروزی عن[۲۴] الامام ابی اسحق الشیرازی عن[۲۵] الامام ابی العباس
ابن سریج عن[۲۶] الامام ابی سعید الانماطی عن[۲۷] الامام ابی ابراهیم
اسماعیل بن یحیی المزنی عن الامام المجتهد محمد بن ادریس
الشافعی رضی اللہ عنہ وھو تفقہ علی جم غفیر منهم سفیان بن عیینۃ
ومسلم بن خالد الزنجی والامام مالک رضی اللہ عنهم وهؤلاء
تفقهوا علی نافع مولی عبد اللہ بن عمر بن الخطاب وھو تفقہ
علی عبد اللہ مولاہ رضی اللہ عنہ

۲۳ احیاء علوم الدین لحجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد
الغزالی وسائر تصانیفہ رحمہ اللہ تعالی - اروبها عن[۱]
الشیخ الحبشی عن[۲] والدہ عن[۳] محمد صالح الرئیس المکی عن[۴] ابن
عبد البر الونائی عن[۵] شهاب الدین احمد جمعۃ البجیرمی عن[۶] المعمر

احمد بن رمضان بن عزام الشافعی الازہری عن البابلی عن سلیمان
ابن عبد الدائم عن النجم محمد بن احمد عن الامین محمد بن احمد
ابن عیسی بن البجاری عن الشیخ جلال الدین بن الملقن عن
ابی اسحق ابراہیم بن احمد التنوخی عن سلیمان بن حمزہ عن عمر بن
مکرم الدینوری عن عبد الخالق بن احمد بن عبد القادر بن یوسف
عن الامام حجۃ الاسلام الغزالی رحمہ اللہ تعالی ح وارویہا عالیا عن
الکمال عن والدہ عن عبد الرحمن الکزبری ح وارویہا عالیا منہ
عن الشیخ عبد اللہ القدومی عن عبد الرحمن الزبری عن والدہ
عن عبد الغنی النابلسی عن عبد الباقی عن محمد المیدانی عن
الشہاب الطیبی عن الکمال بن حمزۃ عن القاضی ابی حفص
الحنبلی عن سلیمان بن المحب عن محمد بن العماد عن ابی سعد
السمعانی عن محمد بن ثابت عن مؤلفہا حجۃ الاسلام علیہ
رحمۃ الملک العلام تنبیہ الغزالی ہو محمد بن محمد الغزالی
الشافعی المتوفی بطوس سنہ خمس وخمسمائۃ وہذا الکتاب
اجل کتب المواعظ واعظمہا حتی قیل فیہ انہ لو ذہبت کتب الاسلام

وبقي الاحياء لاغني عما ذهب انتهى مختصرا كذا في الكشف۔ وهو مجدد المائة الخامسة قاله ابن عساكر وجزم به النووي وغيره اھ كذا في الروض الباسم ص ۲۶۲ وتصانيفه كثيرة حتى نقل المناوي في طبقات الاولياء عن النووي انه قال في بستانه احصيت كتب الغزالي التي صنفها ووزعت على عمره فخص كل يوم اربع كراريس انتهى كذا في ثبت العجلوني وثبت ابن عابدين قلت۔ ومن تصانيفه المنقذ من الضلال والمقصد الاقصى ومنهاج العابدين والدرر الفاخرة في كشف علوم الآخرة وبداية الهداية ومكاشفة القلوب وكتاب الحكمة في مخلوقات الله عز وجل والمقصد الاسنى شرح اسماء الله الحسنى وفيصل التفرقة بين الاسلام والزندقه وقواعد العقائد والقسطاس المستقيم واسرار الحج وغيرها۔

۳۴ تصانيف امام الحرمين ابي المعالي عبد الملك بن ابي محمد عبد الله النيسابوري رحمة الله عليه

اروبها عن العلامة الحبشي والعلامة عمر شطا كلاهما عن السيد عيدروس بن عمر العلوي عن عمه السيد محمد الحبشي عن الشريف

ابی الحسن علی الوفائی عن[9] ابی الفیض محمد مرتضی الزبیدی عن[10] السید احمد بن عمر بن عقیل عن[8] مسند الحجاز عبد اللہ بن سالم البصری عن[7] ابراہیم الکورانی عن[6] احمد القشاشی عن[5] محمد بن احمد الرملی عن[11] زکریا الانصاری عن[12] المسند محمد بن مقبل الحلبی عن[13] الصلاح ابن ابی عمر عن[14] الفخر بن البخاری عن[15] ابی سعید عبد اللہ بن عمر الصفار عن[16] زاہر بن طاہر السحامی عن امام الحرمین رحمہ اللہ تعالے

تنبیہ ہو ابو المعالی عبد الملک بن ابی محمد عبد اللہ بن یوسف ضیاء الدین النیسابوری الشافعی امام الحرمین رئیس الشافعیۃ بنیسابور مولدہا فی المحرم ۴۱۹ھ وتفقہ علی والدہ وتوفی ولہ عشرون سنۃ فقعد مکانہ للتدریس وذہب بمکۃ وجاور اربع سنین ثم رجع الی نیسابور وبقی قریبا من ثلثین سنۃ مسلم لہ المحراب والمنبر والتدریس والوعظ وتفقہ بجماعۃ من الائمۃ ومن تصانیفہ النہایۃ والرسالۃ النظامیۃ ومغیث الخلق فی اتباع الحق والبرہان فی اصول الفقہ والارشاد فی الکلام وغیر ذالک وتوفی ۴۷۸ھ ثمان وسبعین واربعمائۃ اھ التعلیقات السنیۃ۔

مؤلفات شیخ الاسلام یحیی بن شرف النواوی[1]

رحمه الله تعالیٰ - ارویها عن[1] الشیخ الحبشی عن[2] السید احمد بن عبد الله بن عیدروس البار عن[3] الشیخ عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن الکزبری عن[4] ابیه عن[5] والده ح ویروی الحبشی عن[1] والده عن[2] عمر العطار عن[3] محمد الکزبری عن[4] والده عن[5] محمد ابن عقیلة عن[6] العجیمی عن[7] النجم الغزی عن[8] والده البدر عن[9] السیوطی عن[10] شیخ الاسلام علم الدین البلقینی عن[11] ابی اسحاق التنوخی عن[12] علاء الدین بن العطار عن مؤلفها النواوی رحمه الله علیهم

تنبیه قال الامام الذهبی (ص ۲۵۹ ج ۴) - النواوی الامام الحافظ الاوحد القدوة شیخ الاسلام علم الاولیاء محی الدین ابو زکریا یحیی ابن شرف بن مری الحزامی الحوارنی الشافعی صاحب التصانیف النافعة مولده فی المحرم سنة ۶۳۱ احدی وثلاثین وستمائة وقدم دمشق سنة تسع واربعین فسکن فی الرواحیة یتناول خبز المدرسة فحفظ التنبیه فی اربعة اشهر ونصف وقرأ ربع المهذب

[1] نوی اسم بلد کما هو ظاهر من طبقات الحفاظ للذهبی ۱۲ عبد الهادی غفر الله له

حفظا في باقي السنة على شيخه الكمال بن احمد ثم حج مع ابيه واقام بالمدينة
شهرا ونصفا ومرض اكثر الطريق فذكر شيخنا ابو الحسن بن العطار ان
الشيخ محي الدين ذكر له انه كان يقرأ كل يوم اثني عشر درسا على
مشائخه شرحا وتصحيحا درسين في الوسيط ودرسا في المهذب
ودرسا في الجمع بين الصحيحين ودرسا في صحيح مسلم ودرسا في اللمع
لابن جني ودرسا في اصطلاح المنطق ودرسا في التصريف ودرسا
في اصول الفقه ودرسا في اسماء الرجال ودرسا في اصول الدين
سمع من الرضى بن البرهان وشيخ الشيوخ عبد العزيز بن محمد الانصاري
وزين الدين ابن عبد الدائم وطبقتهم ولازم الاشتغال والتصنيف
ونشر العلم والعبادة والاوراد والصيام والذكر والصبر على
المعيشة الخشنة في المأكل والملبس كلية لامزيد عليها ملبسه
خام وعمامته سجانية صغيرة قال ابن العطار ذكر لي شيخنا رحمه الله
تعالى انه كان لا يضيع له وقتا لا في ليل ولا في نهار حتى في الطريق
كان حافظا للحديث وفنونه ورجاله وصحيحه وعليله راسا
في معرفة المذهب وكان ياكل في اليوم والليلة اكلة وشربة

ــه ولم يذكر ثاني عشر درسا لعله سهو من الذهبي او سقط من الناسخ والله تعالى اعلم ١٢
عبد الهادي غفر له

شرتہ واحدۃ عند السحر۔ ومن تصانیفہ شرح صحیح مسلم ورياض الصالحين والاذکار والاربعين والارشاد فی علوم الحديث والتقريب مختصرۃ وکتاب المبهمات وتحرير الالفاظ للتنبيہ والعمدۃ فی تصحيح التنبيہ والتبيان فی آداب حملۃ القرآن وغير ذلك وکان لا يقبل من احد شيئا الا فی النادر ممن لا يشتغل عليہ اهدى لہ فقير ابريقا فقبلہ وکان يواجہ الملوك والظلمۃ بالانکار ويکتب اليهم ويخوفهم باللہ تعالیٰ۔ (کتب مرۃ من عبد اللہ يحيى النواوی سلام اللہ ورحمتہ وبرکاتہ علی المولی المحسن ملك الامراء بدر الدين ادام اللہ لہ الخيرات و تولاہ بالحسنات وبلغہ من خيرات الدنيا والآخرۃ کل آمالہ وبارك لہ فی جميع احوالہ آمين وينهى الى العلوم الشريفۃ ان اهل الشام فی ضيق وضعف حال بسبب قلۃ الامطار وذکر فصلا طويلا وفی طی ذلك ورقۃ الى الملك الظاهر فرد رد اعنيفا مؤلما فتنكرت خواطر الجماعۃ۔ وانتقل الی رحمۃ اللہ فی الرابع والعشرين من رجب سنۃ ست وسبعين وستمائۃ

وقبره ظاهر يزار انتهى مختصرا ملتقطا-

٣٦

مؤلفات شيخ الاسلام ابى الفضل الحافظ احمد بن حجر العسقلانى رحمه الله تعالى

- اروبها عن الشيخ احمد جمال الشيخ شرف الدين عن الشيخ حسب الله كلهم عن القاوقجى عن عابد السندى عن الفلانى ح وارويها عاليا عن عبد الجليل عن السيد اسماعيل البرزنجى عن الفلانى عن محمد بن سنة الفلانى عن مولاى الشريف محمد بن عبد الله عن محمد بن اركماش عن الحافظ احمد بن حجر رحمه الله تعالى تنبيه قال فى التعليقات السنيه ما نصه العسقلانى هو امام الحفاظ ابو الفضل احمد بن على بن محمد بن محمد العسقلانى المصرى الشافعى ولد سنة ثلث وسبعين وسبعمائة وتعلم الشعر فبلغ الغاية ثم طلب الحديث فسمع الكثير ورحل وتخرج بالحافظ العراقى وبرع وانتهت اليه الرحلة والرياسة فى الحديث فى الدنيا باسرها كذا ذكره السيوطى فى حسن المحاضره ومن تصانيفه الدرر الكامنة فى اعيان المائة الثامنة والمجمع المؤسس ذكر فيه شيوخه ومن عاصره وتهذيب التهذيب ولسان الميزان

كلاهما في اسماء الرجال والاصابة في احوال الصحابة ونخبة الفكر
في اصول الحديث وشرحه وتلخيص الحبير في تخريج احاديث
شرح الوجيز الكبير وتخريج احاديث الاذكار وغير ذلك اه
ملخصا وقال الشيخ عبد القادر العيدروس في الزهر الباسم ص ۲۴۶
من روض السيد حاتم ورأيت عنه في بعض اجازاته ان
مؤلفاته تزيد على المائة والخمسين اكثرها في عشرين مجلدا
كبارا وهو فتح الباري في شرح صحيح البخاري وهو اجلها مطلقا
ومن مطولاتها ايضا اتحاف المهرة باطراف العشرة في نحو عشرة
اسفار كبار جمع فيه اطراف عشرة كتب غير الستة التي جمعها
الحافظ المزي ومن المتوسطات الاصابة بتسمية الصحابة في
اربعة اسفار كبار وقال فيه ايضا كان مولده في حدود سبع
وسبعين وسبعمائة واجتمع له من الشيوخ الذين يشار اليهم
ويعول في حل المشكلات عليهم ما لم يجتمع لاحد في عصره كالتنوخي
والعراقي والهيتمي والبلقيني وابن الملقن والابناسي والمجد
الشيرازي والعمادي والعز بن جماعة بحيث ان على كل واحد

من المذكورين كان فائقا في سائر العلوم واذن له جل هؤلاء المشائخ بل كلهم وكانت وفاته في اواخر ذي الحجة الحرام ۸۵۲ سنة اثنين وخمسين وثمانمائة ودفن بالقرافة انتهى ـ

۳۷ مصنفات مجد الدين محمد الفيروزابادي رحمه الله تعالى

۲۷

اروبها عن [1] العلامة الحبشي عن [2] والده عن [3] منصور بن يوسف البديري عن [4] السيد مشيخ بن علوي باعبود باعلوي عن [5] السيد عبد الرحمن بلفقيه عن [6] العجيمي عن [7] البابلي ح ويروي والد شيخنا عن [3] عمر العطار عن [4] الوبائي عن [5] شهاب الدين احمد جمعة البجيرمي عن [6] احمد بن رمضان بن عزام الشامي الازهري عن [7] البابلي عن [8] الشهاب احمد بن محمد الغنيمي عن [9] احمد بن قاسم ناصر الدين الطبلاوي عن [10] السيوطي عن [11] الفخر محمد بن محمد بن فهد عن الامام مجد الدين الفيروزابادي رحمة الله عليه تنبيه هو مجد الدين ابو طاهر محمد بن يعقوب بن محمد الشافعي الشيرازي الفيروزابادي له تصانيف [1] كثيرة تنيف على اربعين مصنفا

---

[1] وله تفسير القرآن وشرح البخاري وشرح المشارق والتعليقات السنية ۱۲ محمد عبد الهادي غفرله

ومن اجل مصنفاته اللامع العلم العجاب بين المحكم والعباب كان تاما في ستين مجلدا ثم لخصهما في مجلدين وسماه ذلك الملخص بالقاموس المحيط ولد سنة ۷۲۹ تسع وعشرين وسبعمائة بكازرون وتوفي قاضيا بزبيد من بلاد اليمن ليلة العشرين من شوال سنة ۸۱۶ ست او سبع عشرة وثمانمائة انتهى كذا في الزهر الباسم

۳۸ مؤلفات محمد بن الجزري الشافعي رحمه الله تعالى

وسائر تصانيفه وبالسند الى عمر العطار عن صالح الفلاني عن سليمان الدرعي ومحمد بن سنة عن الشريف محمد بن عبد الله عن السراج عمر بن الجائي وبدر الدين الكرخي ومحمد بن عبد الرحمن العلقمي كلهم عن الحافظ السيوطي عن ابي القاسم عمر بن فهد عن استاذ القراء والمحدثين محمد الجزري رحمه الله تعالى تنبيه الجزري هو الامام العلامة الحافظ المقرئ المحدث شمس الدين ابو الخير محمد بن محمد بن محمد الجزري[1] الشافعي الدمشقي صاحب الحصن الحصين وحاشيته المسماة بمفتاح الحصن ومختصر الحصن

---

[1] الجزري منسوب الى جزيرة ابن عمر قريب موصل ۱۲ بستان المحدثين ۱۲ عبد العلي

المسمى بعدة الحصن الحصين وكتاب النشر فى القرأت العشر و
طبقات القراء وغير ذلك من التصانيف النافعة وولد فى رمضان
سنة ٧٥١ احدى وخمسين وسبعمائة بدمشق وحفظ القرآن وصلى
به سنة ٧٦٥ وسمع الحديث وافرد القرأت على بعض الشيوخ
وجمع السبعة سنة ٧٦٨ وحج فى هذه السنة ثم رحل
الى الديار المصرية سنة ٧٦٩ وجمع العشر اثنتى عشرة ثم القرأت
الثلثة عشر ثم رحل الى دمشق وسمع الحديث من الدمياطى
والفقه عن الاسنوى ثم رحل الى الديار المصرية وقرأ بها الاصول
والمعانى والبيان ورحل الى اسكندريه فسمع من اصحاب
ابن عبد السلام واجاز له اسمعيل بن كثير سنة ٧٧٤ والبلقينى سنة ٧٧٥
ثم جلس للاقراء وتوجه الى شيراز سنة ٨٢٧ وتوفى هناك يوم الجمعة
لخمس خلون من الربيع الاول سنة ٨٣٣ ثلث وثلثين وثمانمائة
وكانت جنازته مشهودة ١٢ هـ كذا فى التعليقات السنيه — صـ ١٧٩

٣٩ — مؤلفات السعد التفتازانى رحمة الله عليه — بالسند
عن على بن يحيى الزيادى عن السيد يوسف بن عبد الله الارميونى

عن السيوطي عن ابي القاسم احمد بن محمد العقيلي عن حسام الدين الحسين ابن علي بن محمد الابيوردی عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه التفتازانی هو عمر ابن مسعود سعد الدين التفتازانی له تاليف الدالة على مزيد فطنته وذكائه ومزيد فهمه وارتفاعه منها الشرحان الكبير والصغير على تلخيص المفتاح ومنها التلويح وله حواشي على الكشاف ولم تتم وله شرح العقائد فی اصول الدين وشرح التصريف للزنجانی هو اول تاليفه الفه لابنه والتهذيب وله شرح الشمسية وشرح خطبة الهداية اراد ان يبدئ فی شرحها ولم يكمله وله مختصر شرح تلخيص الجامع للشيخ مسعود وتوفی يوم الاثنين الثانی والعشرين من المحرم سنة ۷۹۲ اثنين وتسعين وسبعمائة بسمرقند ونقل الى سرخس يوم الاربعاء التاسع من الجمادی الاولى انتهى ملخصا من الفوائد البهية صفحہ ۱۴۳

مؤلفات شيخ الاسلام زكريا الانصاری رحمه الله

نمبر ۲

الكريم الباری وبالسند الى الشيخ علي الشبراملسي عن احمد بن خليل السبكي عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاری تنبيه هو

القاضی زین الدین ابو یحیی زکریا بن محمد الانصاری المتوفی سنة ۹۲۶
ست وعشرین وتسعمائة و من تآلیفه فتح الرحمن بکشف ما یلتبس
فی القرآن فی التفسیر اھ کذا فی کشف الظنون - قلت اخذ
الشیخ زکریا عن الحافظ ابن حجر و عن ابن الفرات و محمد بن مقبل
وغیرھم وعنه العارف عبد الوھاب الشعرانی و ابو الحسن البکری
و الشیخ احمد الرملی وغیرھم کما مر سابقا

مؤلفات العارف باللہ عبد الوھاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالی

وبالسند الی محمد الکزبری عن الشھاب احمد المنینی عن ابی
المواھب عن والدہ عبد الباقی عن المعمر احمد البقاعی عن العارف
الشعرانی تنبیہ ھو العلامة العارف باللہ القطب الربانی و الھیکل
الصمدانی ابو المواھب عبد الوھاب بن احمد بن علی الشعرانی
الشافعی الانصاری طاب ثراہ له تآلیف جلیلة مفیدة منھا لواقح
الانوار فی طبقات السادة الاخیار و المیزان الشعرانیة المدخلة
لجمیع اقوال الائمة المجتھدین و مقلدیھم فی الشریعة المحمدیہ
وکتاب الیواقیت والجواھر وغیر ذلك - تفقہ رحمہ اللہ تعالی

حتی وصل الی الغایة فی مذهب السادة الشافعیة۔ توفی سنہ ۹۷۳ ثلث وسبعین وتسعمائة۔

۴۲

مؤلفات شیخ الاسلام احمد بن حجر الهیتمی الشافعی

رحمة اللہ تعالے۔ وبالسند الی محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا الیاس الکورانی عن ابراهیم الکورانی عن النور علی ابن مطیر الیمنی عن المؤلف تنبیہ الهیتمی هو احمد بن محمد بن محمد بن علی بن حجر المکی الشافعی الازهری الصوفی الجنیدی الاشعری رحمہ اللہ تعالی سنہ ۹۰۹ تسع وتسعمائة وبرع فی علوم کثیرة من التفسیر والحدیث والکلام واصول الفقہ وفروعہ والفرائض والحساب والنحو والصرف والتصوف والمنطق وغیر ذلک۔ وقدم الی مکة فی اواخر سنہ ۹۳۳ فجاور ثم عاد الی مصر ثم حج بعیالہ سنہ ۹۳۷ ثم حج سنہ ۹۴۰ وجاور من ذلک الوقت بمکة واقام بها یفتی ویدرس الی ان توفی فیها ووفاتہ کانت سنہ ۹۹۰ وذکر بعضهم سنہ ۹۷۰ ومن مؤلفاتہ شرح منهاج النووی والصواعق المحرقة وکف الرعاع عن محرمات اللهو والسماع والزواجر عن

اقتراف الکبائر و مناقب ابی حنیفۃ و شرح عین العلم و غیر ذلک
و یقال فی نسبتہ الھیتمی نسبتہ بمحلۃ ابی الھیتم من اقالیم مصر
الغربیۃ اھ کذا فی التعلیقات ۔

۲۴۰

مؤلفات الشہاب احمد بن محمد القسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ

اَروِیہا عن السید الحبشی عن السید احمد بن عبد اللہ بن
عیدروس البار عن عبد الرحمن الکزبری عن احمد العطار ح
و اَرویہا اجازۃ عن السید محمد علی بن ظاہر الوتری و مشافہۃ
عن الشیخ حسب اللہ و عن عبد الجلیل ثلاثتہم عن احمد منۃ اللہ
عن احمد العطار عن العلامۃ العجلونی عن ابی المواہب بن عبد الباقی
و عبد الغنی النابلسی کلاہما عن النجم عن والدہ البدر عن احمد
القسطلانی تنبیہ القسطلانی ھو العلامۃ احمد شہاب الدین
ابو العباس بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن
محمد بن الحسین بن علی القسطلانی القاہری الشافعی ولد
رحمہ اللہ تعالیٰ فی اثنین و عشرین و عند بعضہم فی الثانی عشر
من ذی القعدۃ سنہ احدی و خمسین و ثمانمائۃ بمصر و اشتغل

اولا بعلم القرأة وحفظ السبع وعدة من الكتب منها الشاطبية ثم
اشتغل بفنون اخر فقرأ صحيح البخاري على احمد بن عبد القادر
في خمسة مجالس واخذ عن جماعة منهم البرهان العجلوني والجلال
الكبير والشيخ خالد الازهري والحافظ السخاوي وشيخ الاسلام
زكريا والف الارشاد الساري ثم اختصره في آخر سماه الاسعاد في
مختصر الارشاد ولم يكمل وشرح صحيح مسلم الى اثناء الحج وشرح
الشاطبية والبردة وصنف مسالك الحنفا في الصلوة على
المصطفى وصنف كتاب المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ولطائف
الاشارات في القراات الاربع عشرة وله غير ذلك وكان
يصحب الشيخ ابراهيم المتبولي وجلس للوعظ بالجامع العتيق وتوفي
يوم الخميس مستهل المحرم وقال بعضهم ليلة الجمعة سابع محرم سنة ٩٢٣
ثلث وعشرين وتسعمائة بمنزله بالعينية وتعذر الخروج به الى
الصحراء ذلك اليوم لانه اليوم الذي دخل فيه السلطان سليم
مصر ودفن على الامام العيني شارح البخاري بمدرسته المذكورة
بقرب الجامع الازهر انتهى معربا كذا في بستان المحدثين وغيره

۱۲

فقه الامام الهمام مالك رضی الله تعالی عنه - ارویه

عن الشیخ محمد بن عبد الله المنصوری المالکی مفتی المالکیة بمکة المکرمة
عن احمد الدمیاطی عن عبد الغنی الدمیاطی عن محمد الامیر الکبیر ح
وارویه عن محدث عصره وفرید دهره حافظ الحدیث والقرآن
مولانا الشیخ شعیب بن عبد الرحمن المغربی المالکی المدرس الامام
بالمسجد الحرام عن سلیم البشری عن احمد منة الله عن الامیر الکبیر
ح وارویه عالیا عن الشیخین الجلیلین الشیخ عبد الجلیل والشیخ
حسب الله عن منة الله عن الامیر الکبیر عن علی الصعیدی
العدوی عن عبد الله البنانی والسید محمد السلمونی عن الخرشی
وعبد الباقی الزرقانی کلاهما عن علی الاجهوری وابراهیم اللقانی
کل منهما عن محمد البنوفری عن عبد الرحمن الاجهوری عن
شمس الدین اللقانی عن علی السنهوری عن طاهر بن علی بن
محمد النویری عن حسین بن علی وهو عن ابی العباس احمد بن
عمر بن هلال الربعی وهو عن القاضی فخر الدین ابن المخلطة
وهو عن ابی حفص عمر بن فراج الکندی وهو عن ابی محمد عبد الکریم

ابن عطاء اللہ السکندری وھو عن[18] ابی بکر محمد بن الولید بن خلف الطرطوسی وھو عن[19] ابی الولید سلیمان بن خلف الباجی وھو عن[20] الامام مکی القیسی الاندلسی وھو عن[21] الامام ابی محمد عبد اللہ بن ابی زید القیروانی صاحب الرسالۃ وھو عن[22] الامام ابی بکر محمد ابن اللباد الافریقی وھو عن[23] الامین سحنون و عبد الملک الاندلسی وھما عن[24] الامام عبد الرحمن بن القاسم والامام اشھب بن عبد العزیز العامری القیسی وھما عن الامام مالک بن انس رضی اللہ عنہ وھو تفقہ علی نافع مولی عبد اللہ بن عمر بن الخطاب و ھو تفقہ علی عبد اللہ مولاہ رضی اللہ تعالی عنہ۔

التوضیح[25] و مختصر خلیل[26] کلاھما للشیخ خلیل المالکی فی الفقہ

وبالسند الی علی الصعیدی عن[3] محمد عقیلۃ المکی عن[4] العجیمی عن[5] البابلی عن[6] سالم بن محمد عن[7] محمد بن عبد الرحمن العلقمی عن[8] الحافظ السیوطی عن[9] عبد الرحمن بن عبد الوارث البکری المالکی عن[10] شمس الدین محمد ابن محمد الغماری عن مؤلفھما الامام ضیاء الدین خلیل بن اسحاق المالکی تنبیہ قال صاحب الکشف وھو خلیل بن اسحق

۲۵ ۲۶

الجندی المالکی المتوفی ۷۶۷ھ سبع وستین وسبعمائۃ۔ اھ

۴۷ المدونۃ جمع سحنون بن سعید رحمہ اللہ تعالی وبالسند الی السیوطی قال انبانی بہا ابوالیمن محمد بن محمد الزفتاوی والقاضی نجم الدین عبدالرحمن بن عبدالوارث البکری المالکی عن الحافظ ابی الفضل عبدالرحیم بن حسین العراقی عن ابی علی عبدالرحیم بن عبداللہ الانصاری انا ابوالقاسم بن سراقۃ العامری عن ابی القاسم احمد ابن یزید بن بقی القرطبی عن ابی عبداللہ محمد بن عبدالحق الخزرجی القرطبی عن عبداللہ محمد بن فرج مولی ابن الطلاع انا ابوعمرو احمد بن محمد بن عیسی عن عبدالرحمن بن احمد التجیبی عن اسحق بن ابراہیم التجیبی عن ابی عمرو احمد بن خالد بن زید عن محمد بن وضاح عن سحنون رحمہ اللہ تعالی۔

۴۸ فقہ الامام الہمام ناصر الاسلام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ اَرویہ عن العلامۃ الحبشی عن الشریف ابن ناصر عن عابد السندی ح وارویہ عن العلامۃ النبیل الشیخ عبدالجلیل عن عابد السندی اجازۃ عن یوسف المزجاجی عن عبدالقادر بن خلیل

کدک زادہ عن[۸] محمد بن احمد الحنبلی عن[۷] عبد القادر التغلبی عن[۸] عبد الرحمن البہوتی الحنبلی عن[۹] تقی الدین بن احمد البخاری عن[۱۰] الفتوحی الحنبلی عن والدہ القاضی شہاب الدین احمد بن عبد العزیز ابن البخاری الفتوحی الحنبلی القاہری عن[۱۱] القاضی شہاب الدین ابی حامد احمد بن نور الدین ابی الحسن علی بن احمد البشبیشی القاہری الحنبلی عن[۱۲] القاضی عز الدین ابی البرکات احمد بن القاضی برہان الدین ابراہیم بن القاضی ناصر الدین نصر اللہ الکنانی الحنبلی عن[۱۳] الجمال عبد اللہ بن القاضی علاء الدین بن علی الکنانی الحنبلی عن[۱۴] علاء الدین ابی الحسن علی بن احمد بن محمد الفرضی الدمشقی الحنبلی عن[۱۵] الفخر ابی الحسن علی بن احمد المعروف بابن البخاری عن[۱۶] ابی علی حنبل بن عبد اللہ بن الفرج الرصافی الحنبلی عن[۱۷] ابی علی الحسن بن علی التمیمی الواعظ الحنبلی عن[۱۸] ابی بکر احمد بن جعفر القطیعی الحنبلی عن[۱۹] عبد اللہ بن الامام احمد بن حنبل عن[۲۰] ابیہ الامام احمد بن حنبل عن[۲۱] سفیان عن[۲۲] عمرو بن دینار عن[۲۳] ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

البشیشی

۴۹ المقنع فی الفقه الحنبلی اروِیہ عن الشیخ حسب اللہ عن عبد الحمید الداغستانی عن ابراهیم الباجوری عن محمد الفضالی عن عبد اللہ الشرقاوی عن عطیۃ الاجهوری عن محمد العشماوی عن عبد اللہ البصری عن البابلی عن محمد الحجازی الواعظ عن العارف عبد الوهاب الشعرانی عن شیخ الحدیث جلال الدین السیوطی عن محمد بن مقبل عن الصلاح بن ابی عمر عن الفخر علی ابن احمد البخاری عن مؤلفہ ابن قدامۃ الحنبلی تنبیہ ابن قدامۃ هو الحافظ موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ المقدسی الحنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ توفی سنہ احدی و اربعین وستمائۃ۔

۵۰ الاقناع وسائر تصانیف ابی الحسن علی بن عبید اللہ بن نصر البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ وبالسند الی الفخر بن البخاری عن ابی الفرج بن الجوزی عن المؤلف۔

۵۱ تصانیف الشمس محمد بن ابی بکر القیم رحمہ اللہ تعالیٰ ارویها عن الحبیب الحبشی باسانیدہ الی القشاشی عن الشیخ

الرملی عن الزین زکریا عن النجم عمر بن فہد المکی عن الشیخ زین الدین سلیمان بن داؤد بن عبد اللہ الموصلی ثم الدمشقی عن الحافظ عبد الرحمن بن احمد بن رجب البغدادی ثم الدمشقی عن الشمس محمد بن ابی بکر بن القیم تنبیہ ہو الشیخ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن قیم الجوزیۃ الحنبلی الدمشقی المتوفی لسنۃ احدی وخمس وسبعمائۃ ۱۲ ھ کشف الظنون

تصانیف العلامۃ ابن تیمیۃ الحرانی رحمہ اللہ تعالی

۵۲

بالسند المذکور الی ابن القیم عنہ ح وبالسند الی زکریا الانصاری عن العز عبد السلام عن ابی الطاہر عن زینب بنت الکمال عن مؤلفہا۔ تنبیہ قال الامام الذہبی فی التذکرۃ ابن تیمیۃ الشیخ الامام العلامۃ الحافظ الناقد المفسر المجتہد البارع شیخ الاسلام علم الزہاد نادرۃ العصر تقی الدین ابو العباس احمد بن المفتی شہاب الدین عبد الحکیم بن الامام المجتہد شیخ الاسلام مجد الدین عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم

ـــــــــــ

لـــه ومن تصانیفہ منتقی الاحکام ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

الحرانی احد الاعلام ولد فی ربیع الاول سنة احدی وستین
وستمائة وقدم مع اهله سنة سبع فسمع من ابن عبد الدائم
وابن ابی الیسر والکمال وخلق کثیر وعنی بالحدیث ونسخ
الاجزاء ودار علی الشیوخ وخرج وانتقی وبرع فی الرجال وعلل الحدیث
وفقهه وفی علوم الاسلام وعلم الکلام وغیر ذلک وکان من
بحور العلم والاذکیاء المعدودین والزهاد الافراد والشجعان
الکبار والکرماء الاجواد اثنی علیه الموافق والمخالف وسارت
بتصانیفه الرکبان لعلها ثلاثمائة مجلد - حدث بدمشق و
مصر والثغر وقد امتحن واوذی مرات وحبس بقلعة مصر والقاهرة
والاسکندریة وبقلعة دمشق مرتین - وبها توفی فی العشرین
من ذی القعدة سنہ ۷۲۸ ثمان وعشرین وسبعمائة فی قاعة معتقلا
ودفن الی جنب اخیه الامام شرف الدین عبد الله بمقابر الصوفیة
رحمهما الله تعالی ام مختصرا ومعنا تیمیة فقال حج ابی اوجادی
انا اشک ایهما قال وکانت امرأته حاملا فلما کان بتیماء رأی
جویریة حسنة الوجه قد خرجت من خباء فلما رجع الی حران وجد

امرأته قد وضعت جارية فلما دفعوها اليه قال يا تيمية يا تيمية يعني انها تشبه التي رأها بتيماء فسمي بها ۱۲ (ابن خلكان)

۵۳ مؤلفات الامام الشوكاني رحمه الله تعالى ارويها عن[1] السيد رحمة الله الرانديري عن[2] الشريف محمد بن ناصر عنه

ولنختم هذه الحصة الثانية على ذكر بعض كتب الصوفية الكرام وكتب الاوراد فنقول

۵۴ ۵۵ غنية الطالبين و فتوح الغيب لامام اهل الطريقة قطب الاقطاب وفرد الانجاب مطلع الانوار الجلية مظهر الاسرار الخفية الغوث الاعظم الولي الافخم مؤيد الائمة ابي محمد محي الدين السيد عبد القادر الجيلاني[1] الحسني الحسيني رضي الله تعالى عنه وسائر تصانيفه ارويها عن[1] الشيخ عبد الحق والشيخ عبد الجليل والشيخ حسب الله ثلاثتهم عن[2] محدث دار الهجرة الشيخ عبد الغني النقشبندي عن[3]

[1] الجيلاني منسوب الى جيل بكسر الجيم وسكون الياء ولام آخر الحروف وهي بلاد متفرقة وراء طبرستان وبها ولد بقصبته ويقال فيها جيلان و كيلان على دجلة مما يلي الطريق واسط انتهى كذا في الفتح المبين صـ ۲ ۱۲ عبد الهادي غفر الله له -

ابی زاهد اسماعیل بن ادریس الرومی المدنی عن الشیخ محمد بن
عبد الرحمن الکزبری عن الشیخ عبد الغنی النابلسی عن الشیخ عبد الباقی
الحنبلی عن المیدانی عن الشهاب الطیبی عن الکمال بن حمزة الحسینی
قال انبأنا ابو العباس بن عبد الهادی انبأنا الصلاح بن ابی عمر
انبأنا موفق الدین ابن قدامة عن قطب الاولیاء ابی محمد السید عبد القادر
الجیلانی قدس سره العزیز تنبیہ[1] هو مؤید الائمة سید الطوائف
ابو محمد محی الدین عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی الصدیقی
ابن ابی صالح موسی جنگی دوست بن الامام عبد الله ابن الامام
یحیی الزاهد بن الامام محمد بن الامام داؤد بن الامام
موسی بن الامام عبد الله بن الامام موسی الجون[2] بن الامام
عبد الله المحض[3] بن الامام الحسن المثنی بن الامام امیر المؤمنین
سیدنا الحسن السبط ابن الامام الهمام اسد الله الغالب الذی
ارتقی اعلی مراتب امیر المؤمنین امام الاشجعین سیدنا علی بن
ابی طالب کرم الله وجهه رضی عنه وعنهم اجمعین ولد[4] رضی الله عنه

---

[1] فتوح الغیب ۱۲ [2] لقب به لانه ادم اللون ۱۲ عقد الیواقیت الجوهریة [3] المحض الخالص فی الشرف ۱۲ عقد الیواقیت [4] من عقد الیواقیت الجوهریة ۱۲

سنه اوسنه و توفی سنه احدی ستین و خمسمائة و فی بهجة الاسرار صفحہ ٢٢ کان الشیخ عبد القادر رحمه الله تعالی یمشی فی الهواء علی رؤس الاشهاد فی مجلسه و یقول ما تطلع الشمس حتی تسلم علی و تجیئ السنة الی و تسلم علی و تخبرنی بما یجری فیها و یجیئ الشهر و یسلم علی و یخبرنی بما یجری فیه و یجیئ الاسبوع و یسلم علی و یخبرنی بما یجری فیه و یجیئ الیوم و یسلم علی و یخبرنی بما یجری فیه و عزة ربی ان السعداء و الاشقیاء لیعرضون علی عینی فی اللوح المحفوظ انا غائص فی بحار علم الله و مشاهدته انا حجة علیکم جمیعکم انا نائب رسول الله و وارثه فی الارض انتهی و فی تاریخ الامام الیافعی و اما کراماته فخارجة عن الحصر اه مختصرا

عوارف المعارف للشیخ الکامل شهاب الدین السهروردی قدس سره و السند الی الشیخ عبد الباقی الحنبلی عن المعمر المسند ابی عبد الرحمن محمد الحجازی عن المعمر محمد بن ارکماس الحنفی عن الحافظ ابن حجر عن ابی الحسن بن ابی المجد الدمشقی

عن التقی سلیمان حمزۃ المقدسی عن شیخ شیوخ العالم شہاب الدین
ابی حفص عمر بن محمد السہروردی قدس سرہ تنبیہ کتب الامام
الیافعی فی القابہ استاذ زمانہ فریدا وانہ مطلع الانوار منبع
الاسرار دلیل الطریقۃ وترجمان الحقیقۃ استاذ الشیوخ
الاکابر الجامع بین علم الباطن والظاہر قدوۃ العارفین وعمدۃ
السالکین العالم الربانی شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد
البکری السہروردی قدس اللہ تعالی سرہ کان من اولاد
ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ ونسبتہ فی التصوف
الی عمہ ابی النجیب السہروردی وصحب الشیخ عبد القادر الجیلانی
وکثیرا من المشائخ وقالوا کان ملاقا مع بعض الابدال بجزیرۃ
عبادان ولقی الخضر علیہ السلام ولہ تصانیف کالعوارف ورشف
النصائح واعلام التقی وغیرہا وکان ولادتہ فی رجب سنۃ ۵۳۹ لتسع
وثلثین وخمسمائۃ ووفاتہ سنۃ ۶۳۲ اثنتین وثلثین وستمائۃ اھ ملخصا

الفتوحات المکیۃ للشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی

۵۷

قدس سرہ - ارویہا بالسند المتقدم فی تفسیرہ الی الشیخ

الاكبر رحمه الله تعالى تنبيه قال فی نفح الطیب ولد رضی الله عنه یوم الاثنین او لیلة سابع عشر من رمضان سنة ٥٦٠ ستین خمسمائة فی مرسیة وهی فی شرق الاندلس وهو قدوة القائلین بوحدة الوجود وطعن فیه کثیر من الفقهاء وعلماء الظاهر وعظمه شرذمة من الفقهاء وجماعة من الصوفیة وفخموه تفخیما عظیما ومدحوا کلامه مدحا کریما ووصفوه بعلو المقامات واخبروا عنه بما یطول ذکره من الکرامات هکذا ذکره الامام الیافعی رحمه الله تعالی وله اشعار لطیفة غریبة واخبار نادرة عجیبة وله مصنفات کثیرة جمع احد من کبراء شیوخ بغداد فی مناقبه کتابا وقال فیه ان تصانیف الشیخ ازید من خمسمائة وتوفی رحمه الله تعالی لیلة الجمعة الثانیة والعشرین من شهر الربیع الآخر سنة ٦٣٨ ثمان وثلثین وستمائة بدمشق ودفن بظاهرها فی سفح جبل قاسیون والآن ذلک الموضع مشهور بالصالحیة اه ملخصا

بعض النسخ: الثامن عشر

٥٢

قوت القلوب للعارف ابی طالب محمد بن علی المکی

رحمه الله تعالی - ارویه عن الشیخ الحبشی والسید عمر شطا

کلاهما عن[٥] السید عیدروس بن عمر عن[٦] السید عبد الله بن
حسین بن طاهر عن[٧] السید الامام علوی بن الحبیب السقاف بن
محمد السقاف عن[٨] الحبیب عمر بن سقاف عن[٩] الحبیب عیدروس
ابن عبد الرحمن بلفقیہ عن[١٠] الجامع السید ابی علوی محمد بن ابی
بکر الشلی عن[١١] الامام ابی عبد الله محمد بن علاء الدین البابلی
عن[٩] احمد بن عیسیٰ بن جمیل الکلبی عن[١٠] علی بن ابی بکر القرافی
عن[١١] الجلال السیوطی عن[١٢] الشہاب احمد الحجازی عن[١٣] ابی اسحٰق
التنوخی عن[١٤] ابی العباس احمد الحجار عن[١٥] عبد العزیز بن
دلف عن[١٦] ابی الفتح محمد بن یحیی البردانی عن[١٧] ابی علی
محمد بن محمد عبد العزیز المہدوی عن[١٨] عمر بن ابی طالب محمد
ابن علی المکی عن والدہ المؤلف تنبیہ ابو طالب ھو محمد
ابن علی بن عطیۃ المکی رحمہ الله تعالیٰ قال فی الانتباہ
فی وصف الکتاب المذکور انہ قالوا لم یصنف فی الاسلام
مثلہ فی دقائق الطریقۃ قلت ھذا الکتاب ھو اصل التصوف
وکل ما صنف فی السلوک فھو مخرج علی قوت القلوب مثل الاحیاء

وغنیۃ الطالبین والعوارف انتہی ملخصا توفی لست خلون من جمادی الآخرۃ سنۃ ۳۸۶ھ ست وثمانین وثلثمائۃ ببغداد ودفن بمقبرۃ المالکیۃ وقبرہ بالجانب الشرقی اھ کذا فی تاریخ ابن خلکان صفحہ ۴۹۲ ج ۱

۵۹

الرسالۃ القشیریۃ للعلامۃ ابی القاسم عبد الکریم القشیری رحمہ اللہ تعالے

وبالسند الی الشیخ البابلی عن محمد حجازی الواعظ عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن العز بن الفرات عن ابی عمر عبد العزیز بن جماعۃ عن ابی الفضل ابن عساکر عن المؤید الطوسی عن ابی الفتوح عبد الوہاب بن شاہ الشاذیاخی عن مؤلفہا القطب القشیری رحمہ اللہ تعالی تنبیہ القشیری اسمہ عبد الکریم بن ہوازن لہ لطائف کثیرۃ فی کل من الفنون وتصانیف لطیفۃ۔ اخذ الطریقۃ عن ابی علی الدقاق وتلمذ علیہ وولد فی الربیع الاول سنۃ ۳۷۶ھ ست وسبعین وثلثمائۃ وتوفی صبیحۃ یوم الاحد السادس عشر من الربیع الآخر سنۃ ۴۶۵ھ خمس وستین واربعمائۃ ودفن بنیسابور وقال صاحب کشف المحجوب سالت الامام القشیری عن ابتداء حالہ قال کان لی حاجۃ بحجر لسد ثقب فی البیت

فكل حجر كنت اخذه كان ينقلب جوهرة فكنت اطرحها انتهى مختصرا

٦٠ الحكم لابن عطاء الله وسائر تصانيفه رحمه الله تعالى

وبالسند الى البابلي عن الشيخ عبد الرؤف وسالم بن محمد السنهوري

عن النجم محمد بن احمد الغيطي عن زكريا عن العز عبد الرحيم بن

الفرات عن التاج عبد الوهاب بن علي السبكي عن والده التقي

علي بن الكافي السبكي عن مؤلفها تنبيه هو تاج الدين ابو الفضل

احمد بن محمد بن عبد الكريم بن عطاء الله الاسكندراني

الشاذلي المالكي المتوفى بالقاهرة سنة تسع وسبعمائة قال

في كشف الظنون صفحه ٤٤٣ ج ١ في ذكر الحكم - وهي حكم منشورة على لسان

اهل الطريقة ولما صنفها عرضها على شيخه ابي العباس المرسي

فتأملها وقال له لقد اتيت يا بني في هذه الكراسة بمقاصد

الاحياء وزيادة ولذلك تعشقها ارباب الذوق لما رق

لهم من معانيها وراق وبسطوا القول فيها وشرحوا كثيرا انتهى مختصرا

٦١ واجازني خاصة في القول الجميل وما فيه من الاعمال

والاذكار والادعية العلامة الفهامة شمس العلماء

الفحول سیدی ومولائی الحاج غلام رسول ابن العلامۃ
الشیخ غلام مصطفی وھو یرویہ عن نادر عصرہ وعلامۃ دھرہ الفقیہ
النبیہ الشیخ عبد الرحمن ح واجازنی ایضا علامۃ وقتہ وفرید
عصرہ شمس العلماء مولانا الشاہ رکن الدین السید محمد القادری
الحسنی الحسینی الویلوری المتوفی سنۃ ١٣٢٥ کلاھما عن قطب الاوتاد
٢٠ رمضان ١٢ دری
الجامع بین شرفی العلم والنسب مولانا السید عبد اللطیف القا
عن مولانا یعقوب الدھلوی عن مولانا عبد العزیز الدھلوی
عن والدہ ح وحصل الاجازۃ ایضا لشیخی غلام رسول عن قطب
الوقت صاحب المقامات العلیۃ والکرامات الجلیۃ الشیخ امداد
اللہ المھاجر المکی عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزیز عن والدہ
المؤلف وقد تقدم ذکرہ۔

٦٢ کتاب دلائل الخیرات للامام ابی عبد اللہ السید محمد
ابن السید سلیمان الجزولی الحسنی رحمہ اللہ تعالی
ارویہ قراءۃ عن مخدومی ومولائی محمد عمر الخراسانی عن
السید محمود عن السید حمید النظھای عن السید صفی الدین

الحلبی عن ابی البرکات محمد بن احمد بن احمد المنتاح وارویہ
ایضا قراءۃ عن شیخ الدلائل الشیخ عبد الحق المکی وعن شیخ الدلائل
المدنی السید محمد سعید المغربی وعن شیخ الدلائل بالمسجد
النبوی السید محمد امین رضوان ثلاثتہم عن العارف باللہ
الشیخ علی بن یوسف مالک باشلی المدنی عن السید محمد بن
السید احمد المدغری الشریف الحسنی عن ابی البرکات المذکور عن احمد بن الحاج عن عبد القادر
الفاسی عن احمد المقری عن احمد بن ابی العباس الصمعی عن السملالی عن عبد العزیز التباع عن مؤلفہ
ولنا فیہ طریق آخر کما نرویہ المسلسل بالآباء عن العلامۃ عمر
الخراسانی عن ابی الخیر محمد علی الحریری عن ابیہ محمد رضوان
عن ابیہ قطب الدین عن ابیہ مجد الدین عن ابیہ ابی
الفیض حامد الدین عن ابیہ ابی العلاء مہیمن الدین عن
ابیہ نجم الدین الکبری عن ابیہ غیاث الدین عن ابیہ محمد عن
مؤلفہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

واما الطریقۃ العالیۃ فیہ وھو اعلیٰ سند یوجد فی الدنیا
الآن کما اخبرنا بذلک ارباب ھذا الشان فعن شیخنا عبد الجلیل

برادہ عن مولانا عبد الغنی عن اسماعیل افندی عن محمد
افندی عن مرتضی الزبیدی عن محی الدین نور الحق الحسینی
عن السید سعد اللہ بن محمد الهندی عن المعمر الشیخ عبد الشکور
الحسنی عن مؤلفہ الامام الجزولی تنبیہ الامام الجزولی ہو
العالم العامل الولی الکامل المحقق الفاضل العارف الواصل
فرید عصرہ وحید دہرہ ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان بن عبد الرحمن
ابن ابی بکر بن سلیمان بن یعلی بن یخلف بن موسی بن علی بن یوسف
ابن عیسی بن عبد اللہ بن جندر بن عبد الرحمن بن محمد بن احمد
ابن حسان بن اسماعیل بن جعفر بن عبد اللہ بن حسن بن الحسین
بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجهہ المتوفی سنہ ٨٧٠ھ وفی کشف
الظنون سنہ ٨٥٤ھ واللہ تعالی اعلم وفیہ ایضا ان هذا الکتاب
آیۃ من آیات اللہ فی الصلوۃ علی النبی علیہ الصلوۃ والسلام اولع
بقرأتہ فی المشارق والمغارب لاسیما فی بلاد الروم انتہی مختصرا
وفی وجہ تالیف هذا الکتاب قصۃ طویلۃ مذکورۃ فی الشرح
قالہ المسکین محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

ادل الخیرات لمولانا العلامة اسماعیل الایدنجکلی رحمه
الله تعالے - ارویه مناولة عن العلامة محمد زاهد المدرس
بمدرسة باب السلام الامام بالمسجد النبوی عن ابیه الشیخ عمر زاهد
عن جده مؤلفه تنبیه هو جامع الشریعة والطریقة مولانا الحافظ
اسماعیل بن ادریس افندی ولد بآیدنجکل وتوفی بالمدینة المنورة
رحمه الله تعالے -

١٤ الحزب الاعظم لمولانا علی القاری رحمه الله الباری
ارویه عن الشیخ عبد الحق عن مولانا عبد الغنی الی المؤلف وتقدم
ذکره مرارا

١٥ حزب البحر للعارف بالله الغوث الجامع الشهید
الاکبر الحسیب ذی النسبتین الطاهرتین الجسدیة
والروحیة المحمدی العلوی الفاطمی الحسنی ابی الحسن
نور الدین علی الشاذلی رضی الله تعالی عنه بالسند
المذکور الی ابی الطاهر الکورانی عن احمد النخلی عن محمد بن العلاء
عن سالم السنهوری عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن

العز عبد الرحيم عن التاج السبکی عن والدہ علی بن عبد الکافی
السبکی عن احمد بن عطاء اللہ عن ابی العباس احمد بن عمر المرسی
عن ابی الحسن الشاذلی ح و اروبہ سماعا و قرأۃ عن مولائی و
شیخی محمد عمر عن محمد عبد الرحیم القرشی عن عبد الحی الملک عن فصیح
اللہ عن القاضی عبد الصمد عن سلامۃ اللہ عن رضی الدین
ابی الخیر عن القاضی سناء اللہ الفانی فتح ح و اروبہ ایضا
عالیا عن الشیخ عبد الحق عن الشیخ محمد قطب الدین و الشیخ
عبد الغنی کلاھما عن محمد اسحق عن عبد العزیز الدھلوی کلاھما
عن ولی اللہ المحدث الدھلوی عن ابی الطاہر عن الشیخ عیسی المغربی
عن الشیخ الناصری عن شمس الدین الطبری عن ابی احمد المقری
عن ابی محمد المقری عن ابی الطیب المکی عن محمد المرزوق
الحلبی عن ابی عبد اللہ البخاری عن ابی العزائم الاشفقی
عن مولانا ابی الحسن الشاذلی قدس سرہ تنبیہ قال فی

---

[۵] و بعضھم یکتبونہ بالثاء المثلثۃ ۱۲

صفحه ٢٣

كشف الظنون حزب البحر للشيخ نور الدين ابي الحسن علي بن عبد الله

ابن عبد الحميد المغربي الشاذلي اليمني المتوفى سنة ٦٥٦ ست وخمسين

وستمائة وهو دعاء مشهور سمي به لانه وضعه في البحر للسلامة

فيه حين سافر في بحر القلزم فتوقف عليهم الريح ويسمى ايضا

بالحزب الصغير اوله يا الله يا علي يا عظيم يا حليم الخ قال العلماء بالله

تعالى ان فيه الاسم الاعظم وجاء عن الشيخ ابي الحسن الشاذلي

انه قال لو ذكر حزبي في بغداد لما اخذت وهو العدة الكافية التي

فيها تفريج الكروب وما قرئ في مكان الا سلم من الآفات وهو

دعاء النصر الغلبة على الخصوم وخواصه كثيرة انتهى مختصرا وقال

في نور الابصار في مناقبه كان الشاذلي ضريرا وهو الشريف

الحسيب ابو الحسن علي الشاذلي بن عبد الله بن عبد الجبار

ابن تميم بن هرمز بن حاتم بن قصي بن يوسف بن يوشع بن

ورد بن بطال بن احمد بن محمد بن عيسى بن محمد بن الحسن بن

علي بن ابي طالب اه توفي الشاذلي بصحراء عيذاب قاصدا

للحج ودفن هناك في شهر القعدة سنة ٦٥٦ وكان مبدؤه ومنشؤه

عبد الجبار

بالمغرب الاقصى اھ كذا فى عقد اليواقيت الجوهرية لشيخ شيخنا
السيد عيدروس رحمه الله تعالى

۶۶ حزب النصر له بالسند المذكور الى مؤلفه المشهور رحمه الله تعالى

۶۷ حزب الامام النووى رحمه الله القوى وبالسند الى
محمد الحفناوى قال اجازنى به الشيخ محمد بن اليمنى العلوى
عن محمد بن سعد الدين عن محمد بن الترجمان عن عبد الوهاب
الشعرانى عن البرهان بن ابى شريف المقدسى عن البدر
القبانى عن محمد بن الخباز عن مؤلفه تنبيه النووى وربما
يقال النواوى بزيادة الالف بين الواوين هو الامام محيى الدين
ابو زكريا يحيى بن شرف بن مرى بن حسن بن حسين بن حزام النووى
الشافعى ولد سنة ٦٣١ وقدم به والده بدمشق سنة ٦٤٩ وسكن
المدرسة ولازم كمال الدين المغربى وحج مع ابيه سنة ٦٥١
وبرع فى العلوم وصار محققا فى فنونه مدققا فى علمه حافظا
للحديث عارفا بانواعه وكان لا يضيع وقتا الا فى وظيفة
من الاشتغال وكان لا يأكل الا قدرا بعد العشاء ولم يتزوج

قط وتوفی بعد ما زار القدس فی رجب سنہ ٦٧٦ ست وسبعین و ستمائۃ وکان ولادتہ سنہ ٦٣١ کذا فی التعلیقات صہ ١٢ وقال فی ثبت ابن عابدین ما نصہ قال الشهاب النخلی فی ثبتہ عن شیخہ علی بن الجمال وهو ذکر عن مشائخہ رحمهم اللہ تعالی ان قارئی هذا الحزب یحفظ من شر الانس والجن ومن اهل السموات واهل الارض ومن سطوات الاولیاء اهل القلوب المتصرفین فی الباطن بالسلب ومن مکائد الفسقۃ فی الظاهر جمیع ما یفعلونہ من سحر وشعبذۃ ومکروہ وغیر ذلک اھ

حزب المسمی بالدور الاعلی المنسوب الی شیخ العارفین محی الدین محمد بن عربی رحمہ اللہ تعالی

٦٨

وبالسند الی عبد الوهاب الشعرادی عن زین الدین زکریا بن محمد القاهری عن العارف ابی الفتح محمد بن زین الدین المراغی العثمانی عن شرف الدین اسماعیل بن ابراهیم بن عبد الصمد الهاشمی العقیلی الجبرتی الزبیدی عن المسند المعمر ابی الحسن علی بن عمر الوانی الصوفی عن استاذ اهل التحقیق ابی عبد اللہ محی الدین بن عربی وقد تقدم

ذکر مرادا رحمہ اللہ تعالیٰ

۷۹ القصیدۃ الغوثیۃ للقطب الربانی الجیلانی رضی اللہ عنہ

اَرْوِیہا قراءۃ مسلسلۃ بالسادات فی غالبہا عن الشیخ عمر الخراسانی عن السید الشاہ قدرۃ اللہ عن السید نور الحسن عن السید النور الاعظم عن السید نور الاتقیاء عن السید الشاہ خلیل اللہ عن السید الشاہ اسد اللہ عن السید المخدوم الساوی القادری عن الشیخ بہاء الدین باجن عن السید الشاہ رحمۃ اللہ عن السید فتح محمد المحدث البرہان فوری عن السید الشاہ سعد اللہ عن السید وجیہ الدین البخاری عن القاضی شمس الدین الیمنی عن السید الشاہ مطلوب الحسنی القادری عن السید الشاہ نعمۃ اللہ عن السید عبد اللہ الشطاری عن السید عبد الرزاق تاج الدین عن القطب الربانی رضی اللہ عنہ

۸۰ قصیدۃ البردۃ[1] للامام شرف الدین البوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ

اَرْوِیہا قراءۃ علی شیخی غلام رسول واجازۃ عن مولانا عبد الحق النقشبندی عن ابی البرکات رکن الدین محمد المدعو بتراب علی

[1] الموسومۃ بالکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ الشہیرۃ بالبردۃ المیمیۃ ۱۲

عن العلامة مخدوم عن ولی الله المحدث عن ابی الطاهر عن احمد النخلی عن البابلی عن السنهوری عن الغیطی عن زکریا عن ابی اسحٰق الصالحی عن الصلاح محمد بن محمد بن الحسن الشاذلی عن علی بن عامر بن جابر الهاشمی عن ناظمها البوصیری رحمه الله تعالیٰ تنبیه هو شیخ الاسلام قدوة الانام ابو عبد الله محمد بن سعید بن حماد الدولاصی ثم البوصیری المتوفی سنة ۶۹۴ اربع وتسعین وستمائة والقصیدة مائة بیت واثنان وستون بیتاً منها عشر فی المطلع وستة عشر فی النفس وهواها وثلثون فی مدائح الرسول علیه الصلوٰة والسلام وتسعة عشر فی مولده وعشرة فی من دعا به وعشرة فی مدح القرآن وثلاثة فی ذکر معراجه واثنان وعشرون فی جهاده و اربعة عشر فی الاستغفار وبقیتها فی المناجات وهذه القصیدة الزهراء والمدیحة الغراء برکاتها کثیرة ولا یزال الناس یتبرکون بها فی اقطار الارض وروی عن بعض الکبراء انه اصابه مرض فطلب القصیدة فجاء صاحبها وقرأها فشفاه الله سبحانه وتعالیٰ من ساعته فاعطاه بردا فسمیت بالبردة تیمنا کذا فی

يقول العبد المسكين - ولا يخفى عليكم يا اخواننا ان
هذه نبذة من ما تلقيناه من مشائخنا الكرام - والعلماء العظام
ائمة الهدى ومصابيح الظلام - ولنا فيه طرق كثيرة بحول
الله المتعال - ولكن لما كان التطويل موجبا للملال - وكان
المقصود في هذه الورقات التبرك بالانتظام في سلك
اهل الفضل والكمال - فاقتصرنا على هذا القدر فانه كاف
لنيل الآمال - ومن اراد الزيادة فعليه بالكتب المطولات
المؤلفة في هذا الفن الشريف - كثبت[1] الشيخ الكوراني المسمى
بالامم لايقاظ الهمم - وكثبت الشيخ عابد السندي المسمى

[1] الثبت بفتح المثلثة والموحدة اسم بمعنى الحجة والبرهان ومنه سمي الكتاب المجموع
واما العدل الضابط المتثبت فيقال فيه كذلك ويقال بسكون الموحدة ايضا ففي المصباح
ثبت الامر يثبت ثبوتا دام واستقر فهو ثابت وتبجح ثبت الامر صح ويتعدى بالهمزة والتضعيف
فيقال اثبته وثبته والاسم الثبات واثبت الكاتب الاسم لثبته عنده واثبت
فلانا لازمه فلا يكاد يفارقه ورجل ثبت ساكن الباء متثبت في اموره وثبت
الجنان اى ثابت القلب وثبت في الحرب فهو ثبت مثل قرب فهو قريب والاسم
ثبت بفتحتين ومنه قيل للحجة ثبت ورجل ثبت ايضا بفتحتين اذا كان عدلا ضابطا
والجمع اثبات مثل سبب واسباب انتهى مجموعة الاقوال في اسماء الرجال للجامع المسكين
غفر الله له ناملاعن العجلوني رح

بحر الشارد - الراوي لكل صادر ووارد - وكثبت العلامة
الشيخ اسمعيل العجلوني وكثبت العلامة ابن عابدين الشامي وكثبت
العلامة ابن حجر المكي المسمى بكتاب المسانيد وكثبت الامام
السنوسي المسمى بالبدور الشارقة في اثبات ساداتنا المغاربة
والمشارقة وكثبت العلامة البديري المسمى بالجواهر الغوالي
في ذكر الاسانيد العوالي وكثبت الامير الكبير وكثبت
العلامة الشيخ صالح الفلاني المسمى بقطف الثمر في رفع
اسانيد المصنفات في الفنون والاثر وكثبت
العلامة الكزبري وكثبت العلامة السيد عيدروس المسمى
بعقد اليواقيت الجوهرية وكثبت العلامة العجيمي المسمى
بكفاية المتطلع وكثبت العلامة يوسف النبهاني وكثبت
مولانا عبد الغني المدني وكثبت العلامة الشنواني وكثبت
الامام الجزري وكثبت العلامة ابي سالم العياشي وغير
ذلك وهي كثيرة - وسأذكر بعضها في خاتمة هذا الكتاب

الحصة الثالثة من كتاب هادی المسترشدین الی اتصال المسندین وتسمی بهادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین فان فیها تذکر الاحادیث المسلسلات۔ المتصلة الی سید الکائنات علیه افضل الصلوات وازکی التسلیمات

مخفی نہ رہے کہ اس کتاب مستطاب کے تین حصوں میں سے دو حصے گزر چکے۔ حصہ اول میں میں نے اپنے پنیسٹھ[۶۵] اشیاخ کرام کا ذکر اور پچپن[۵۵] سے کے اتصالات کے طرق بیان کئے ہیں حصہ دوم میں قرآن مجید اور کتب معتبرۂ مشہورۂ تفسیر و حدیث و فقہ مذاہب اربعہ و تصوف و اوراد کا اتصال مجھ سے مصنفین تک پہنچایا گیا ہے۔ اور اب یہاں سے حصہ سوم کا آغاز ہے جسمیں ستر[۷۰] احادیث و آثار مسلسلات مع اسمائے رواۃ جنمیں سے اکثر بالاتصال مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اور بعض آپکے صحابہ تک پہنچتے ہیں ذکر کئے جاتے ہیں اور بغرض افادہ عام انکا اردو ترجمہ بھی کیا جاتا ہے اور اس حصہ کا نام ہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین اور لقب اِسکا مسلسلات المسکین ہے ۱۲

ولنذکر الآن ما وقع لنا من المسلسلات من الاحادیث الجلیلات۔ وهی
کثیرۃ ۔ وقد اعتنی بجمعها ائمۃ شهیرۃ۔ ولا یمکن استقصائها فی هذا الکتاب
ولکن نتبرک بذکر بعضها بتیسیر الملک الوهاب۔ قال العلامۃ المحدث الشیخ
ولی الله الدهلوی فی الارشاد ما نصہ کل شیئی تعلق بہ علمک من جهۃ اخبار
غیرک عنہ لابد بینک بینہ طریق اما مخبر واحد او اکثر من واحد ولابد لکل واحد
من وجہ فی تحمل الخبر عن صاحبہ من سماع وعرض وکتابۃ ونحو ذلک فمتی بینت الطرق
ووجہ التحمل فقد اسندت ومتی ترکت البیان فقد اغفلت اہ فعلی هذا تکون
المسلسلات علی اقسام منها المسلسل بتاریخ الروایۃ کالاولیۃ ومنها بزمنها
کالعید۔ ومنها ما هو مسلسل بصفۃ الراوی الحالیۃ کالفقہ۔ والحفظ۔ والنحو
والتعبیر۔ والتصوف۔ والثقۃ۔ او کونہ مصریا۔ او مدنیا۔ او کون اسمہ
محمدا۔ او غلبت نسبتہ مثل کونہ حنفیا۔ او شافعیا۔ وغیر ذلک کما سیظهر
علیک من سیاق المسلسلات۔ فهذہ قاعدۃ جامعۃ لکل جزئی من جزئیات المسلسلات وفی ظفر
الامانی ما نصہ وللمسلسل من فضیلۃ اشتمالہ علی مزید الضبط من الرواۃ اہ فاردت
ان اذکر بعض ما ظفرت بہ من المسلسلات بانواعها علی طریقۃ اهل الحدیث رافعا الاسانیدها
راجیا ان یکون نافعا لمن نظر فیہ وذخیرۃ لی یوم یفر المرء من اخیہ

ولله در سيدنا الامام الشافعي رحمه الله تعالى حيث قال [٥]

كل العلوم سوى القرآن مشغلة	إلا الحديث والا الفقه في الدين
الدين ما كان فيه قال حدثنا	وما سواه فوسواس الشياطين

وقال قائل رحمه الله تعالى

طوبى لمن له الله أهله	وصرف عمره فيه وشغله

ولقائل رحمه الله تعالى

عليكم بالحديث فليس شيئ	يعادله على كل الجهات
نصحت لكم فان الدين نصح	ولا اخفي لصالح واجبات
وجدنا في الرواية كل فقه	واحكام ومن كل اللغات
لذكر المسندات جعلت حظي	وحفظ العلم خير العائدات
ائمته النجوم وهل رشيد	تكلم في النجوم الزاهرات

وقد اخترت وجمعت في هذه الوريقات سبعين حديثا

[٥] یہاں سے احادیث مسلسلہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے تاکہ اردو داں حضرات بھی اس کتاب سے منتفع ہو سکیں۔ واضح ہو کہ اس کتاب میں ستر احادیث مسلسل جمع کئے گئے ہیں جنہیں سے اکثر مجھ مسکین سے لیکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع و متصل مروی ہیں اور ستر کی عدد اسلئے اختیار کیگئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب میقات الٰہی کیلئے کوہ طور پر تشریف لیگئے تو اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب فرما کر لیگئے تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ پس مجھ عاصی کو بھی (امۃ مرحومہ کی نفع رسانی کیلئے ستر احادیث مبارکہ کے انتخاب کرنے سے) امید ہے کہ انکی برکت سے قیامت میں میری بخشش ہو گی ۱۲ عبد الہادی عفا اللہ عنہ

من المسلسلات ۔ اکثرها مرفوعا متصلا الی سید الکائنات ۔ تأسیا
بسیدنا موسی الکلیم ۔ علی نبینا وعلیه التحیة والتسلیم ۔ بانه
اختار سبعین رجلا من قومه ۔ لما ذهب لمیقات ربه ۔ کما
نطق به القرآن کتاب ربنا ۔ واختار موسی قومه سبعین رجلا
لمیقاتنا ۔ متوسلا بها متشفعا فیها الی جنابه الکریم ۔ راجیا
برحمته وغفرانه الفخیم ۔ جعلها الله ذخیرة لی یوم الدین یوم
یقوم الناس لرب العلمین
فها انا اشرع فی المقصود ۔ بعون الله الملک المعبود ۔ واستفتح
بحدیث الرحمة المسلسل بالاولیة لوجوه ذکرها العلامة العجلونی
رحمه الله تعالی فی ثبته عن مسالک الابرار الی احادیث النبی
المختار للشیخ ابراهیم الکورانی رحمة الله علیه احدها ان الله تعالی
خاطب نبیه صلی الله علیه وسلم بقوله وما ارسلناک الا رحمة للعلمین
ولنوره اول مخلوق ومنه خلق بقیة الکائنات فکان اول سلسلة
الکائنات فناسب ان یکون حدیث الرحمة العام المتعلق بمن
فی الارض اول الاحادیث المسلسلة ثانیها ما دل علیه الحدیث

القدسی من سبق الرحمة بقوله تعالیٰ سبقت رحمتی غضبی فناسب
ان یسبق حدیثها ایضا ثالثها تقدم کتابة الحق لسبق الرحمة بعد
التوحید فعن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه کما رواه الدیلمی
اول شیئ خطه الله فی الکتاب الاول اننی انا الله لا اله الا
انا سبقت رحمتی غضبی فمن شهد ان لا اله الا الله وان محمدا
رسول الله فله الجنة فناسب ان یکون حدیث الرحمة متصفا
باولیة کتابة الخلق له کما کانت الرحمة متصفة باولیة کتابة الحق
لها انتهی یقول العبد المسکین وبالسند الی ابن عابدین
عن الشیخ احمد بن عبید العطار عن الکزبری عن المولی الیاس
الکردی الکورانی ان الاحادیث المسلسلة بالاولیة ثلاثة
احدها حدیث عبد الله بن عمرو المشهور وثانیها حدیث انس
ابن مالک رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول من احب ان یکثر خیر بیته فلیتوضأ اذا حضر
غداؤه واذا رفع رواه ابن ماجه وثالثها حدیث عبد الله
ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله

علیہ وسلم یجمع اللہ العلماء یوم القیمۃ فیقول لھم انی لم اجعل حکمتی فی قلوبکم الا وانا ارید بکم الخیر اذھبوا الی الجنۃ فقد غفرت لکم علی ما کان منکم رواہ الامام ابو حنیفۃ فی مسندہ فاقول

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۳) واسطے ہیں	الحدیث الاول المسلسل بالاولیۃ	اس حدیث میں میرے

حدثنی بہ ولی اللہ الحبیب الحبشی وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال حدثنی بہ علامۃ وقتہ الشریف محمد بن ناصر وھو اول حدیث سمعتہ منہ وحدثنی بہ العلامۃ السید سالم البار وھو اول قال حدثنی بہ اسماعیل النواب وھو اول قال حدثنی بہ الشریف محمد بن ناصر وھو اول عن العلامۃ السید عبد الرحمن الاھدل عن والدہ السید سلیمان عن عبد الخالق المزجاجی عن محمد المعروف والدہ بعقیلۃ ح وشیخنا الحبشی یرویہ ایضا عن السید احمد بن عبد اللہ البار عن عبد الرحمن الکزبری قال حدثنی بہ شیخنا بدر الدین محمد بن احمد المقدسی الشھیر بابن بدیر فی دارہ الملاصقۃ بالمسجد الاقصی وھو اول حدیث سمعتہ منہ ثنی

ـــــــ
لـــہ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث اپنے شیخ سے اول سنی ہے ۱۲

به شيخنا مصطفى ابو النصر الدمياطي وهو اول شئ به الشيخ محمد المعروف
والده بعقيله وهو اول ح والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل
يرويه ايضا عاليا عن الشيخ امر الله المزجاجي عن الشيخ محمد عقيله
عن الشيخ احمد الدمياطي المشهور بابن عبد الغني قال وهو اول
حديث سمعته منه بحضرة جمع من اهل العلم ثنا به المعمر محمد بن عبد العزيز
المنوفي قال وهو اول ثنا به الشيخ المعمر ابو الخير بن عموس الرشيدي
وهو اول ثنا به شيخ الاسلام زكريا وهو اول ح وارويه ايضا
عن الشيخ محمد حسب الله وعن الشيخ ابي الخير احمد جمال وعن
الشيخ شرف الدين القزاني سمعته منهم في اول ساعة اجتمعت
بهم فيها في المسجد الحرام تجاه البيت الامين فمن الاول في
خامس عشرة من شهر ذي القعدة ومن الثالث ايضا بين العشا
ليلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذي الحجة الحرام سنة ١٣٢٤ الف
وثلاثمائة واربع وعشرين قال الاولان حدثنا به الشيخ محمد العاوي
الطرابلسي الشامي وهو اول حديث سمعناه منه وقال الثالث
سمعته منه في حالة احرامه بعد ما طاف وسعى من العمرة وهو

اول قال ثنی به الشیخ عابد السندی وهو اول عن الشیخ یوسف
ابن محمد بن علاء الدین المزجاجی قال وهو اول حدیث سمعته
منه فی سنة ۱۲۱۲ بزبید المحروسة انا به احمد بن عبد الاشبولی المصری
قال وهو اول مطلقا بزبید المحروسة سنة ۱۱۷۱ احدی وسبعین و
مائة والف اخبرنی به عبد الرؤف البشبیشی وهو اول ح
انا به احمد بن عبد اللطیف البشبیشی المصری وهو اول انا به
ابو العزائم سلطان بن احمد بن سلامة المزاحی المصری وهو اول
انا به احمد بن خلیل السبکی وهو اول انا به المحقق احمد بن حجر الهیتمی
وهو اول انا به زکریا الانصاری وهو اول ثنی به الحافظ ابن
حجر وهو اول انا به الحافظ زین الدین ابو الفضل عبد الرحیم بن
الحسین العراقی وهو اول ثنی به الصدر ابو الفتح محمد بن محمد
ابن ابراهیم المیدومی وهو اول ح والشیخ ابو الخیر حبال یرویه
کذالک عن شیخه المعمر البرکة المدخر الشیخ فضل الرحمن وهو اول
حدیث سمعته منه فی سنة ۱۳۰۰ قال حدثنی الشیخ عبد العزیز الدهلوی
وهو اول ثنی والدی ولی الله عن الحاج محمد افضل عن العارف

حجة الله محمد النقشبندی المجددی عن والدہ العارف باللہ حضرة
الشیخ محمد معصوم عن ابیہ المجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسماعہ
عن القاضی بہلول البدخشی عن المحدث عبد الرحمن بن فہد عن
الحافظ عز الدین عبد العزیز بن فہد عن الحافظ تقی الدین محمد
ابن محمد بن فہد الہاشمی العلوی المکی عن العلامة برہان
الدین الابناسی والقاضی ابی حامد المطری کلاہما عن الصدر
ابی الفتح المیدومی الخطیب ح وارویہ عن الشیخ عمر الخراسانی
وہو اول حدیث سمعتہ منہ فی الجمادی الآخرة سنة ١٣١٩ الف و
ثلاثمائة وتسعة عشر قال ثنی بہ السید محمود عاقبت شاہ وہو
اول عن مولانا اسحاق وہو اول ثنی بہ عبد العزیز الدہلوی
وہو اول ح وحدثنی بہ العلامة الشیخ عبد الجلیل وہو اول
حدیث سمعتہ منہ فی ذی القعدة الحرام سنة ١٣٢٤ قال ثنا بہ الشیخ
سعادت علی وہو اول ثنی بہ الشیخ محمد یعقوب الدہلوی
المہاجر المکی وہو اول عن الشیخ عبد العزیز المذکور ثنی بہ والدی
الشیخ ولی اللہ وہو اول ح ثنی بہ السید عمر من لفظہ تجاہ

قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو اول ثنی الشیخ عبد اللہ البصری ح
وثنی بہ الشیخ محمد سعید الادیب وھو اول حدیث سمعتہ منہ فی ثمان
وعشرین من رجب ۱۳۲۴ھ الف وثلثمائۃ واربع وعشرین عن
احمد جمال المکی ح وھو اول حدیث سمعتہ منہ عن عبد اللہ سراج ح
وھو اول عن عمر بن عبد الکریم العطار ح وحدثنی بہ العلامۃ
الشیخ عبد اللہ القدوسی النابلسی وھو اول حدیث سمعتہ منہ فی
بیت شیخی الشیخ شعیب المغربی بمکۃ المکرمۃ عام الف وثلثمائۃ واربع
وعشرین عن الشیخ فالح المدنی ـ والسید الحبشی والسید سالم
البار المذکوران یرویانہ کذلک عنہ ای عن الشیخ فالح المدنی
قالوا وھو اول حدیث سمعناہ منہ واروبہ اجازۃ عن الشیخ
فالح المذکور عن السید ابی عبد اللہ محمد بن علی بن السنوسی قال
وھو اول عن عمر بن عبد الکریم العطار انا بہ ابو الحسن علی الونائی
قال وھو اول انا البرھان ابراھیم بن محمد النمرسی قال وھو اول
عن عبد اللہ البصری قال وھو اول ثنا یحیی بن محمد الشھیر
بالشاوی وھو اول حدث سمعناہ منہ انا بہ سعید بن ابراھیم

الجزائری المفتی الشہیر بقدورہ قال و هو اول انا به سعید بن محمد
المقرئی قال و هو اول عن الولی الکامل احمد حجی الوهرانی قم و هو اول
عن شیخ الاسلام العارف سیدی ابراهیم التازی قم و هو اول قال قرأته علی
المحدث الربانی ابی الفتح محمد بن ابی بکر بن حسین المراغی قم و هو اول
حدثنا قرأته علیه قم سمعت من لفظ شیخنا زین الدین عبد الرحیم بن
الحسین العراقی قم و هو اول ثنا ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراهیم البکری
المیدومی الخطیب قم و هو اول ح والشیخ عبد الله البصری یروی
ایضا عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی قم و هو اول انا به الشیخ
المسند احمد بن محمد الشلبی الحنفی قم و هو اول انا الجمال یوسف
ابن زکریا الانصاری و هو اول انا به برهان الدین ابراهیم بن
علی بن احمد القلقشندی و هو اول قم اخبرنا به الشهاب احمد
ابن ابی بکر المقدسی و هو اول انا به الصدر ابو الفتح المیدومی و هو
اول انا به النجیب ابو الفرج عبد اللطیف بن عبد المنعم الحرانی و هو
اول انا بها ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی و هو اول انا به ابو سعید
اسمعیل بن ابی صالح المؤذن النیسابوری و هو اول انا والدی ابو صالح

احمد بن عبد الملك المؤذن وهو اول أنا به ابو طاهر محمد بن محمد
محمِش بفتح الميم وسكون المهملة وكسر الميم الثانية آخره شين معجمة[١]
الزيادی وهو اول انا به ابو حامد احمد بن محمد بن یحیی بن بلال البزار
بالزای المکررة وهو اول انا به عبد الرحمن بن بشر بن الحکم النیسابوری
وهو اول انا به سفیان بن عیینة وهو اول عن عمرو بن دینار عن
ابی قابوس مولی عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما عن
عبد الله بن عمرو رضی الله تعالی عنهما عن النبی صلی الله علیه
وسلم انه قال الراحمون[٢] یرحمهم الرحمن تبارک وتعالی
ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اخرجه
بالتسلسل ابو داؤد والترمذی وقال حسن صحیح وفی بعض الروایات
بزیادة انما یرحم الله من عباده الرحماء کذا فی ظفر الامانی
قال الشیخ عابد فی حصر الشارد وابو قابوس راوی هذا الحدیث
لا یعرف اسمه ذکره ابو احمد الحاکم وذکره ابن حبان فی الثقات

الحاکم

---

[١] هکذا ضبطه فی حصر الشارد ١٢ مسکین عبد الهادی غفر له

[٢] رحم کرنیوالوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے (اے لوگو) تم زمیں والوں پر رحم کرو آسمان کا مالک تم پر رحم کریگا ١٢ عبد الهادی

ولم ينفرد به عن مولاه بل تابعه على بعض المتن حيان بن زيد الشرعبي انتهى مختصرا وفيه ايضا قال ابن عبد البر وذكره بعضهم في الصحابة ولا تصح له صحبة كما قاله العراقي انتهى وقال المشائخ رحمهم الله تعالى في اثباتهم - والمشهور ان التسلسل في هذا الحديث الى ابن عيينة ومن سلسله الى منتهاه فهو مخطئ او كاذب اھ وجزم الحافظ العراقي والسخاوي ايضا بعدم صحة تسلسله الى منتهاه - ولقد احسن الخطيب النويري حيث قال

سمعنا حديثا مسندا ومسلسلا	باول مسموع لنا قد تسلسلا
وصح من سفيان دون تسلسل	الى آخر مبعوث الى الناس مرسلا
يقول ارحموا خلق الاله لترحموا	ومن يرحم اهل الارض يرحمه العلا

ح وارْوِي المسلسل بالاولية برواية الجن عن العلامة عمر شطا وهو اول
اس سلسلہ میں جن آور رسول اللہ کے درمیان (۶) واسطے ہیں ۱۲
حديث سمعته منه تجاه بيت الله الحرام يوم الجمعة سيد الايام تاسع رجب عام الف وثلثمائة واربعة وعشرين من هجرة سيد المرسلين وعن العلامة سعيد بن محمد اليماني امام المقام بالمسجد الحرام في يوم الفطر من العام المذكور وعن العلامة ابي الخير احمد جمال المكي ثلاثتهم عن ابي خضير مفتي الدمياط قالوا وهو اول حديث سمعناه منه زاد الاول عند باب الوفود بالمسجد النبوي بالمدينة المنورة عن عبد الفتاح الكفراوي الشافعي قال وهو اول حديث سمعته منه عن عبد الله الشرقاوي

قال وهو اول عن محمد الحنفی قال و هو اول عن شمہورش القاضی الجنی الصحابی رضی اللہ عنہ وهو اول عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلفظ الراحمون یرحمہم اللہ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء حدیث حسن صحیح اخرجہ الامام احمد فی مسندہ وابو داؤد عن مسدد و الترمذی فی جامع و الحمیدی و ابن ابی شیبۃ و البخاری فی الادب المفرد عن عبد الرحمن ابن بشر لکنہم لم یسلسلوہ وقولہ یرحمکم رویناہ بکلا الوجہین بالجزم علی انہ جواب الامر وبالرفع علی الدعاء وجملۃ التنزیہ رواھا جماعۃ من رواۃ ھذا الحدیث واسقطہا اخرون لانہا لیست من الحدیث ور وایۃ شمہورش المذکور ایضا مثلہ کما ذکرہ ابو خضیر فی اجازتہ قلت قال شیخنا ابو الفیض عبد الستار المکی توفی شمہورش الجنی فی سنۃ ۱۲۹ھ واخبر بوفاتہ الاستاذ الشیخ عبد الغنی النابلسی ووافق تاریخ وفاتہ فقد الجنی شمہورش ذکرہ المرادی فی ترجمۃ الشیخ احمد المنینی انتہی قال محدث الشام العلامۃ العجلونی فی ثبتہ و یقال اسمہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اھ واللہ تعالیٰ اعلم فائدۃ مہمۃ فی الروایۃ عن الجن قال ابن حجر فی ثبتہ فی القاعدۃ الرابعۃ من خاتمتہ فی الباس الخرقۃ السہروردیہ ما نصہ سبق لنا عن

الرحمٰن

وفات شمہورش جنی

مایتعلق بروایۃ عن الجن

(۱) توفی رحمہ اللہ تعالیٰ فی اواخر شعبان سنۃ ۱۱۶۳ھ وقد بلغ من العمر ۹۳ سنۃ ۱۲ ثبت العجلونی

شيخنا الامام العامل المسلك الصوفي الجامع بين العلوم الظاهرة والمعارف الباطنة وبين الشريعة والحقيقة ذي الكرامات الظاهرة والاحوال الباهرة طريقة اقرب من طريقة الخواني[1] المذكورة ولا يلزم عليها مخالفة للقواعد الشرعية بوجه اصلا وهي ما كان يذكره رضي الله عنه لاخصاء اصحابه ويتحفهم بها من ان الجن كانت تجتمع به تأخذ عنه ويأخذ عن بعضهم وانه كان من جملة هؤلاء شخص يذكر له انه تابعي لانه من اصحاب بعض الجن الذين اجتمعوا بالنبي صلى الله عليه وسلم وآمنوا به واقرأهم القرآن وامرهم ان يبلغوه عنه لمن وراءهم وانه اخذ عن التابعي وانه اجازه بما اجازه به شيخه الجني الصحابي وان شيخنا اجاز لنا ولبقية اخصاء اصحابه ما اجازه به ذلك الجني وهذا كله وان لم يفد شيئا على طريقة المحدثين وعلماء الظاهر لكنه يفيد عند ارباب الباطن الذين الهموا صدق ذلك الجني فيما اخبر به ويفيد اتباع هؤلاء الملهمين التبرك والانتظام في سلك هذا السند الذي بفرض صحته فيه

[1] وهو الزين ابوبكر محمد الخوافي شيخ شيخ شيخ الاسلام زكريا الانصاري ١٢ محمد عبد الهادي عفي له

من الفوائد والمراتب العلية والامدادات العرفانية انتهى وقال
ايضا فى الفتاوى الحديثية بعد ذكر رواية الحديثين عن الجن
واعلم ان الاستدلال بهذين الحديثين مبنى على جواز الرواية عن
الجن وقد روى عنهم الطبرانى وابن عدى وغيرهما لكن توقف فى
ذلك بعض الحفاظ بان شرط الراوى العدالة والضبط وكذا مدعى
الصحبة شرطه العدالة - والجن لا تعلم عدالتهم مع انه ورد الانذار
بخروج شياطين يحدثون الناس والتوقف متجه انتهى قلت
وممن روى عنهم العلامة نجم الدين الغيطى فهو قرأ الفاتحة
على شمهورش المتقدم ذكره كماذكره العجلونى رحمه الله تعالى
وقد وقع تضمين هذا الحديث[ه] فى النظم ايضا لبعض الائمة فمنها
ماروينا من طرق عديدة للحافظ ابى القاسم على بن الحسن بن هبة
ابن عساكر الدمشقى رحمه الله تعالى لنفسه حيث قال ؎

تضمين حديث الرحمة لبعض الائمة ۱۲ ابى الحسن

بادر الى الخير ياذا اللب مغتنما	ولا تكن عن قليل الخير محتشما
واشكر لمولاك ما اولاك من نعم	فالشكر يستوجب الافضال والكرما

[ه] اى حديث الرحمة ۱۲ عبد الهادى غفرالله له

وارحم بقلبك خلق الله وارعهم	فانما يرحم الرحمن من رحما

ولِلحافظ ابن حجر رحمه الله تعالى

ان من يرحم من فی الارض قد	آن ان يرحمه من فی السما
فارحم الخلق جميعا انما	يرحم الرحمن منا الرحما

وللقاضی زکریا رحمه الله تعالی

من يرحم اهل السفل يرحمه العلی	فارحم جميع الخلق يرحمک الولی

ولابن حجر المکی رحمه الله تعالی

ارحم هديت جميع الخلق انک ما	رحمت يرحمک الرحمن فاغتنما

وله ايضا

ارحم عباد الله يرحمک الذی	عم الخلائق جوده ونواله
فالراحمون لهم نصيب وافر	من رحمة الرحمن جل جلاله

ولابن فهد رحمه الله تعالی

الراحمون لمن فی الارض يرحمهم	من فی السماء كذا عن سيد الرسل
فارحم بقلبك خلق الله وارعهم	به تنال الرضی والعفو عن زلل

وللشيخ زين الدين رضوان العقبی رح

الحب منک مسلسل فی الاول — فاحنن ولا تسمع کلام العذل
وارحم عباد اللہ یا من قد علا — من یرحم السفلی یرحمہ العلی

ولزین الدین العراقی رحمہ اللہ تعالیٰ

ان کنت لا ترحم المسکین ان عدما — ولا العدیم اذا شکی لک العدما
فکیف ترجوا من الرحمٰن رحمتہ — وانما یرحم الرحمٰن من رحما

وله ایضا

ان ترد رحمۃ واسعۃ — فی الدنی ثم فی القارعۃ
فارحم الخلق طرا تجد — راحما رحمۃ واسعۃ

وللقیراطی رحمہ اللہ تعالیٰ

لی فیک حب اول اروبہ من طرق علیہ وحدیث شوقی فی هواک مسلسل بالاولیہ۔ قال ابن الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ وقد کنت ضمنتہ مرات واقتبستہ فی مقطعات جمہ علق بالبال منها قولی

یا عباد اللہ بلوا الرحما — وبخلق اللہ کونوا رحما
ارحموا من فی الثری یرحمکم — من سما سلطانہ فوق السما

وللشیخ اسماعیل العجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ

بالاول العذل
فارحم
یشکو

كن يا اخي رحيم القلب طاهره ... يرحمك مولاك بل يؤنسك ايناسا

ففي الصحيحين ما معناه متصلا ... لا يرحم الله من لا يرحم الناسا

والراحمون روى الاشياخ مرتفعا ... بالاولية في التحديث نبراسا

وللشيخ طه بن يحيى الكردي رحمه الله تعالى

طوبى لراحم اهل الارض قاطبة ... قولا وفعلا وقلبا صادق العمل

الراحمون ورد يرحمهم ابدا ... رب السماء هو الرحمن انعم لي

قال ارحموا من في الارض المصطفى خبرا ... يرحمكم مسرعا من في السماء على

وللعارف الاستاذ النابلسي قدس سره

لقد اتانا حديث عن مشائخنا ... مسلسلا اوليا قد رويناه

قال النبي صلى الله دائمة ... مع السلام عليه عند ذكراه

الراحمون هم الرحمن يرحمهم ... برحمة منا نرويه بمعناه

من كان يرحم من في الارض يرحمه ... من في السماء وان الراحم الله

وللشيخ احمد بن عثمان الجزائري لطف الله به

تخلق باخلاق الرسول فانها ... سبيل رضى الرحمن في كل مورد

وراقب لطيف الانس من نفحة الرضى ... تعرض لها ان كنت ذا لب في مشهد

واوصافه جلت عن الحصر غرة ... ولكن ببعضها فكن خير معتمد

رؤفا بخلق الله وارحم ضعيفهم ... ببعض رحيم للعوالم منجد

فاولى عباد الله رحم منعم ... لفرد بها شكرا اريوح تغتدي

فقد جاء عن خير الانام مسلسلا ... عظيم بشارة تفضل ممجد

برحمة اهل الارض ترحم من السما ... ويرحمك الرحمن في كل مقصد

وللشهاب المصري رحمه الله تعالى

اخلق بمن يظلم ان يظلما ... وبالذي يرحم ان يرحما

من لم يكن يرحم بالقلب من ... في الارض لم يرحمه من في السما

وللامام محمد بن محمد الجزري رحمه الله تعالى

تجنب الظلم عن كل الخلائق في ... كل الامور فيا ويل الذي ظلما

وارحم بقلبك خلق الله كلهم ... فانما يرحم الرحمن من رحما

٢٧

الحديث الثاني المسلسل بالمصافحة

اس حدیث میں میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۲) واسطے ہیں

صافحت السيد حسين الحبشي المعروف بالحبيب قال صافحت السيد عيدروس بن عمر قال صافحت السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله الفقيه قال صافحت والدي البدر الحسين بن عبد الله قال صافحت خالي

السید عیدروس بن عبد الرحمن بلفقیہ قال صافحت والدی

السید عبد الرحمن بلفقیہ قال صافحت والدی السید عبد اللہ

بلفقیہ قال صافحت الشیخ احمد القشاشی قال [٩] صافحت احمد بن

حجر المکی قال [١٠] صافحت شیخ الاسلام زکریا ح صافحت [١١] القرطبی ح صافحت [١٢]

ابا المجد القزوینی ح صافحت [١٣] ابا بکر المقری ح صافحت [١٤] ابا الحسن بن

ابی زرعۃ ح صافحت [١٥] ابا منصور البزازی ح صافحت [١٦] عبد الملک

ابن بحید ح صافحت [١٧] ابا القاسم عبدان بن حمید المنبجی ح صافحت [١٨]

عمر بن سعید ح صافحت [١٩] احمد بن دہقان قال [٢٠] صافحت خلف

ابن تمیم ح صافحت [٢١] اباہرمز حین دخلت علیہ اعودہ [٢٢] [ـه] قال دخلنا

علی انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نعودہ فقال صافحت

بکفی ہذہ کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما مسست خزا ولا

حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوہرمز

ـه ابوہرمز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کی عیادت کو گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاتھ کیساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے مصافحہ کیا۔ پس میں نے کسی ریشم کو آپکے دست مبارک سے بڑھ کر نرم نہ پایا (یہ سنکر) ابوہرمز نے عرض کیا کہ جس ہاتھ سے آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کیساتھ مصافحہ کیا ہے اس ہاتھ سے ہمارے ساتھ مصافحہ کیجئے پس ابوہرمز فرماتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے مصافحہ فرمایا۔ یہ سلسلہ آخر تک اسیطرح پہنچا ہے حتی کہ میں نے میرے شیخ حبیب بن حبشی سے کہا کہ آپ نے جس ہاتھ سے اپنے مشائخ کے ساتھ مصافحہ کیا ہے اس ہاتھ سے میرے ساتھ مصافحہ کیجئے تو انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

فقلنا لانس بن مالک رضی الله عنه صافحنا بالكف التی صافحت بها
رسول الله صلی الله علیه وسلم فصافحنا قال خلف بن تمیم فقلت لابی
هرمز صافحنی بالكف التی صافحت بها انسا فصافحنی قال احمد بن
دهقان قلت لخلف صافحنی بالكف التی صافحت بها اباهرمز فصافحنی
قال عمرو بن سعید قلت لاحمد بن دهقان صافحنی بالكف التی صافحت
بها خلف بن تمیم فصافحنی قال عبدان قلنا لعمرو بن سعید صافحنی
بالكف التی صافحت بها احمد بن دهقان فصافحنی قال عبد الملک قلت
لعبدان صافحنی بالكف التی صافحت بها عمرو بن سعید فصافحنی
قال منصور قلت لعبد الملک صافحنی بالكف التی صافحت بها عبدان
فصافحنی ثم ابو الحسن بن زرعة قلت لابی منصور صافحنی بالكف
التی صافحت بها عبد الملک فصافحنی ثم ابو بکر المقری قلت لابی
الحسن بن ابی زرعة صافحنی بالكف التی صافحت بها ابا منصور
فصافحنی ثم ابو المجد القزوینی قلت لابی بکر المقری صافحنی بالكف
التی صافحت بها ابا الحسن بن ابی زرعة فصافحنی ثم القرطبی قلت
لابی المجد القزوینی صافحنی بالكف التی صافحت بها ابا بکر

المقري فصافحني قر زكريا قلت للقرطبي صافحني بالكف التي صافحت بها ابا المجد القزويني فصافحني قر احمد بن حجر المكي قلت لزكريا صافحني بالكف التي صافحت بها القرطبي فصافحني قر احمد القشاشي قلت لاحمد بن حجر صافحني بالكف التي صافحت بها زكريا فصافحني قر السيد عبد الله بلفقيه قلت لاحمد القشاشي صافحني بالكف التي صافحت بها ابن حجر فصافحني قر السيد عبد الرحمن بلفقيه قلت لوالدي السيد عبد الله بلفقيه صافحني بالكف التي صافحت بها احمد القشاشي فصافحني قر السيد عيدروس قلت لوالدي السيد عبد الرحمن صافحني بالكف التي صافحت بها والدك فصافحني قر السيد حسين بن عبد الله قلت لخالي السيد عيدروس صافحني بالكف التي صافحت بها والدك فصافحني قر السيد عبد الله بن حسين قلت لوالدي صافحني بالكف التي صافحت بها السيد عيدروس فصافحني قر السيد عيدروس ابن عمر الحبشي قلت للسيد عبد الله بن حسين صافحني بالكف التي صافحت بها والدك فصافحني قر شيخنا السيد حسين

الحبشي قلت للسيد عيدروس بن عمر صافحني بالكف التي صافحت
بها شيخك فصافحني يقول المفتقر الى كرم ربه المتمادي - ابو سعيد
محمد عبد الهادي - ابن الحاج محمد عبد الكريم - تغمدهما
الله بفضله الجسيم - قلت للشيخ الحبيب حسين الحبشي صافحني بالكف التي
صافحت بها مشائخك فصافحني - [له] قال العلامة العجلوني رحمه الله
تعالى في ثبته ما نصه وقد اخرجه (اي حديث المصافحة) ابن
عساكر في تاريخه من طريق ابي منصور عبد الرحمن ابن عبد الله
الطبري مسلسلا بها وقال ايضا فيه قال شيخنا محمد عقيلة في مسلسلاته
واخرج هذا الحديث الديباجي في مسلسلاته وابن المفضل
والتميمي في مسلسلاته والحديث متكلم فيه بالتضعيف والوضع

له قال شيخنا ابو الفيض دام مجده قال الاستاذ العلامة السيد علي ظاهر الذي تلقيناه عن المشائخ ان للمصافحة ثلث كيفيات - الاولى ان تكون بيد واحدة من كل من المتصافحين مع التصاق باطن ابهاميهما مع القيام - الثانية ان تكون باليد الواحدة ايضا مع اشتداد اليدين معا - الثالثة تكون باليدين من الطرفين - واصح الثلاثة الاول انتهى والله تعالى اعلم قلت وهذا كله عند رواية هذا المسلسل واما المصافحة العمومية فالسنة فيها ان تكون باليدين كما في مجالس الابرار ما نصه والسنة فيها ان تكون بكلتا اليدين انتهى ومن فوائد المصافحة زيادة حصول البركة ويروى بسنده الى النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من صافحني او صافح من صافحني الى يوم القيمة دخل الجنة اهـ كذا في ظفر الاماني ١٢
عبد الهادي غفر له

وان كان المتن صحيحا كما اخرجه البخاری واحمد عن انس رضی اللہ عنہ

ما مسست خزا ولا حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اھ ولہذا المقام بحث طویل ذکرہا العجلونی رحمہ اللہ تعالی فی ثبتہ

فمن یرید الاطلاع علیہ فلیراجع الیہ ولی فیہ طرق اخر فاقول صافحت

الشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ والشیخ عبد الجلیل برادہ قالا صافحنا

الشیخ عبد الغنی صافحت الشیخ عابد صافحت السید عبد الرحمن الاہدل

صافحت الشیخ امر اللہ صافحت الشیخ محمد المعروف والدہ بعقیلة صافحت

الشیخ احمد النخلی والشیخ عبد اللہ البصری صافحنا الشیخ محمد البابلی

صافحت ابا بکر الشنوانی صافحت الشیخ ابراہیم العلقمی صافحت الجلال

السیوطی صافحت تقی الدین احمد الشمنی صافحت ابا الطاہر بن الکویک

صافحت ابا اسحق ابراہیم صافحت ابا عبد اللہ الخویی (بضم الخاء مصغرا

بثلاث یاآت نسبة الی خوی بلدة باذربیجان) صافحت ابا المجد

القزوینی صافحت ابا بکر السجاذی صافحت ابا الحسن بن ابی ذرعہ

الی اخر السند المتقدم۔ واما المصافحة الانسیة من

طریق محمد ابن کامل فاوردیہا عن مولانا المحدث عبد الباری

وقد صافحته [۲] ارويها عن شيخي الوتري وقد صافحته عن [۳] عبد الغني
المجددی وهو صافح [۴] الشيخ محمد عابد الانصاری وهو صافح [۵] الشيخ
صالح بن محمد الفلانی العمری وهو صافح [۶] الشيخ محمد بن سِنّة الفلانی
وهو صافح [۷] مولای الشریف محمد بن عبد الله الوُزلاتی وهو صافح [۸]
ابا سالم العیاشی وهو صافح [۹] الشهاب الخُفاجی وهو [۱۰] ابراهیم العلقمی وهو [۱۱]
اخاه الشمس والسید یوسف الارموی وهما [۱۲] الجلال السیوطی
وهو [۱۳] کمال الدین وهو [۱۴] ابن الجزری وهو [۱۵] ابا المحاسن یوسف بن محمد
ابن علی السُّرَّمرّی وهو [۱۶] ابا الثناء محمود بن علی البغدادی وهو [۱۷]
ابا محمد یوسف بن عبد الرحمن البغدادی وهو [۱۸] اباه ابا الفرج
عبد الرحمن الجوزی وهو [۱۹] الحافظ محمد بن ناصر الخزاعی وهو [۲۰] ابا
الغنائم النرسی وهو [۲۱] الشيخ محمد بن علی العلوی وهو [۲۲] ابا الفضل
محمد بن جعفر الخزاعی وهو [۲۳] ابا العباس احمد بن سعید المُطوعی
وهو [۲۴] ابا غانم محمد بن محمد بن زکریا وهو [۲۵] محمد بن کامل وهو [۲۶] ابان
العطار وهو ثابت البنانی وهو قد صافح [۲۸] انس بن مالک رضی الله تعالی عنه

اس طریقہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۸) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ

وهو قد صافح رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال صافحت رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ار خزا و قزا كان الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم

المصافحة الحبشية المعمرية صافحت الحبيب الحبشي المذكور قال صافحت والدي السيد محمد صافحت الشيخ عمر بن عبد الكريم صافحت الشيخ صالح الفلاني ح ارويها عن الشيخ عبد الجليل براده وقد صافحني قال صافحت الشيخ عبد الغني صافحت الشيخ عابد صافحني الشيخ صالح الفلاني صافحت الشيخ محمد بن سنة صافحت مولاي الشريف محمد صافحت الشيخ المعمر احمد بن محمد العجل اليمني صافحت الشيخ تاج الدين الهندي صافحت الشيخ عبد الرحمن الشهير بحاجي رمزي صافحت الشيخ حافظ علي الاوبهي صافحت الشيخين محمود الاسفرائني والسيد امير علي الهمداني صافحنا ابا سعيد الحبشي الصحابي المعمر صافحت النبي صلى الله عليه وسلم فائدة وقد روى شيخ مشائخنا العلامة ابن عقيلة رحمه الله تعالى في مسلسلاته عن احمد بن محمد الدمياطي عن الشيخ احمد بن محمد العجل بهذا السند ايضا وقال هذا السند

---

۵۱ اس طریق میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۱۲) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ

كله مشتمل على الثقات الاجلاء العلماء العرفاء وابو سعيد الحبشي[٥١] الصحابي هذا لا يعرف في الصحابة ولعله ممن لم يشتهر وعلى هذا السند رونق القبول والله اعلم انتهى۔

المصافحة الجنية۔ صافحت الشيخ محمد محي الدين حسن الويلوري قد صافحت مولانا محمد لطف الله[٥٢] صافحت الشيخ عبد المحسن بن محمد طاهر سنبل المكي ثم المدني حين نزوله ببلدة بنارس، شعبان سنه ١٢٥٦ صافحت الشيخ صالح البخاري صافحت السيد عبد الوهاب البابلي صافحت الشيخ اسماعيل صافحت الشيخ محمد المنيني صافحت الشيخ عبد الغني المقدسي صافحت ابا محمد القاضي شمهورش الجني الصحابي رضي الله عنه قال صافحت رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ فبيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند[٥٢] تسعة وأما الطريقة العالية[٥٤] فيها فأرويها عن مولانا مخدومنا السيد حيدر[٥٣] الحسيني وقد صافحته وهو صافح مولانا السيد عبد الحق

---

[٥١] الحبشي بفتحتين نسبة الى الحبشه وحبش بطن من حمير ايضا وبالضم والسكون لغة فيهما ايضا انتهى لب اللباب في تحرير الانساب ۱۲ محمد عبد الهادي غفرله [٥٢] اس سند میں میرا اور رسول الله صلی الله علیه وسلم کے درمیان نو واسطے ہیں ۱۲ [٥٣] وهذا الشيخ ليس له ذكر في ذكر اشياخي لا في ما اخذت عنه الا المصافحة الجنية ۱۲ [٥٤] وقد صافحته بغير واسطة في سنة ۱۳۱۹ھ فبيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية وسائط ۱۲ عبد الهادي غفر الله له۔

المحدث الکانفوری وهو الحافظ نظام الدین وهو شاه ابا سعید
وهو مولانا خالد الرومی وهو مولانا عبد الرحمن الجنی الصحابی رضی الله
تعالی عنه وهو قد صافح رسول الله صلی الله علیه وسلم فبینی[1] وبین
رسول الله صلی الله علیه وسلم فی هذا السند ستة وهذا عال
جدا فلله الحمد علی هذه النعمة العظیمة۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث الثالث المسلسل بالمشابکة[2]	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۷) واسطے ہیں۔

٣

شبک بیدی العلامة الشیخ صالح کمال ثم شبک بیدی السید علی
ظاهر الوتری ثم شبک بیدی الشیخ عبد الغنی ح وشبک بیدی
العلامة الشیخ محمد حسب الله واستاذنا الفاضل عبد الجلیل
برادہ المدنی قالا شابکنا العلامة عبد الغنی شبک بیدی الشیخ
عابد المدنی شبک بیدی عمی محمد حسین شبک بیدی محمد هاشم
السندی شبک بیدی عبد القادر مفتی الحنفیة بمکة شبک بیدی
احمد بن محمد النخلی شبک بیدی الشیخ عیسی الثعالبی شبک بیدی
نور الدین علی بن محمد الاجهوری المالکی شبک بیدی نور الدین علی بن

[1] اس سند میں میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ واسطے ہیں یہ بڑی عالی سند ہے ۱۲ عبد الهادی غفر اللہ لہ

[2] دو آدمی اپنے ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے کے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنے کو مشابکہ کہتے ہیں ۱۲ عبد الهادی

الی بکر القرافی الشافعی شبک بیدی الحافظ السیوطی شبک بیدی
کمال الدین امام المالکیۃ شبک بیدی الشمس محمد الجزری
شبک بیدی ابو حفص عمر بن حسن المزی شبک بیدی ابو الحسن المقدسی
شبک بیدی عمر بن سعید الحلبی ابو الفرج یحیی بن محمود الثقفی
شبک بیدی اسمٰعیل بن ابی الصیف الیمنی شبک بیدی
ابو محمد الحسن بن احمد السمرقندی شبک بیدی ابو العباس
جعفر بن محمد المستغفری شبک بیدی ابو بکر احمد بن عبد العزیز
ابن الحسن بن بکر بن عبد اللہ بن الشرود الصغانی شبک بیدی
ابی شبک بیدی ابراہیم بن[1] ابی یحیی شبک بیدی صفوان بن سلیم
شبک بیدی ایوب بن خالد الانصاری شبک بیدی عبد اللہ
ابن رافع شبک بیدی ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ شبک بیدی
ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم وقال "خلق اللہ الارض

التیمی

[1] ھو ابن محمد بن ابی یحیی الفقیہ المحدث ابو اسحاق المدنی احد الاعلام۔ روی عن الزہری وابن المنکدر وصفوان بن سلیم وصالح مولی التوأمۃ وخلق کثیر۔ حدث عنہ الشافعی وابن جریج وہو من شیوخہ وابراہیم بن موسی السدی وغیرہم وکان الشافعی یدلسہ وہو ضعیف عند الجماعۃ ترکہ ابن المبارک والناس کذا فی تذکرۃ الامام الذہبی رحمہ اللہ تعالی۔ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

يوم السبت والجبال يوم الاحد والشجر يوم الاثنين والمكروه

يوم الثلاثاء والنور يوم الاربعاء والدواب يوم الخميس وآدم

يوم الجمعة" قال الشيخ عابد فى حصر الشارد وقد جمع السخاوى

غالب طرق هذا المسلسل ثم قال۔ ومدار تسلسله على ابراهيم بن

ابى يحيى وهو ضعيف واما المتن[٥٢] بلا تسلسل فصحيح اخرجه مسلم

عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال اخذ رسول الله صلى

الله عليه وسلم بيدى فقال خلق[٥٣] الله التربة يوم السبت وخلق

ما فيها من الجبال يوم الاحد وخلق الشجر يوم الاثنين وخلق المكروه

يوم الثلاثاء وخلق النور يوم الاربعاء وبث فيها الدواب يوم الخميس

سـ۵۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو شنبہ اور پہاڑوں کو یکشنبہ اور درختوں کو دوشنبہ اور ناپسند چیزوں کو سہ شنبہ اور نور کو چہارشنبہ اور چوپایوں کو پنجشنبہ اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے روز پیدا کیا ۱۲ سـ۵۲ قولہ واما المتن بلا تسلسل فصحیح یخالف ما ذکرہ المصنف فی شرحہ لتفسیر البیضاوی الذی وقفت علیہ بخطہ بالبلدۃ المحمودیۃ بالمدینۃ المنورۃ حیث قال عند قولہ تعالیٰ ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام الی آخرہ من سورۃ الاعراف بعد ذکر ہذا الحدیث ما لفظہ وہذا الحدیث وان کان فی صحیح مسلم ففیہ مقال وقد انکرہ بعض العلماء لما فیہ من المخالفۃ للآیۃ الکریمۃ لان اللہ تعالیٰ یقول خلق السموات والارض فی ستۃ ایام والذی فی الحدیث ان بعض الخلق وقع فی سبعۃ ایام فلہذا السبب انکرہ کثیر من العلماء لکن قد ذکر الازہری فی کتابہ تہذیب اللغۃ ما یقوی الحدیث الی آخرہ قال انتہی ما قالہ شیخنا الشیخ ابو الفیض عبد الستار المکی دام فیضہ ۱۲ سـ۵۳ اس حدیث کا ترجمہ آگے گزرا ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

وخلق آدم بعد العصر من يوم الجمعة فی آخر الخلق وآخر ساعة من النهار فيما بين العصر الى الليلة ۔ وقال العجلونی بعد ذکر تسلسله وهذا الحديث کما قال السيوطی اخرجه مسلم لكن من غير تسلسل وكذا النسائی من طريق ايوب بن خالد عن عبد الله بن رافع به انتهى و قال العلامة ابن عقيلة فی مسلسلاته اخرج هذا الحديث الديباجی فی مسلسلاته وغيره والمتن بغير تسلسل صحيح واخرجه احمد فی مسنده ومسلم فی صحيحه وفيه بعض زيادة فی اللفظ وذكره ۔ و قال السخاوی وحديث من شابک من شابكنی الى يوم القيمة دخل الجنة ونحوه قال فی المنح انه رؤيا ولا باس به للتبرک اھ كذا فی ظفر الامانی ۔

اس حدیث میں | **الحديث الرابع المسلسل باعوذ بالله من الشيطان الرجيم** | صلی اللہ علیہ وسلم
مجھ سے رسول اللہ | | تک (۲۸) واسطے ہیں

قرأت على شيخی الشيخ عبد الباری فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لی قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال قرأت على شيخنا الشيخ محمد علی الوتری فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لی قل اعوذ بالله من

الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ عبد الغني فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لي قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ محمد عابد فقلت كذلك فروى لي عن عمه محمد حسين عن ابيه محمد مراد عن شيخه محمد هاشم عن الشيخ عبد القادر عن حسن العجيمي عن الشهاب الخفاجي عن البرهان العلقمي عن الحافظ السيوطي عن الحافظ ابن حجر عن الكمال احمد ابن علي بن عبد الحق عن ابي الحجاج المزي عن الفخر البخاري عن الحافظ منصور بن عبد المنعم عن ابي محمد العباس بن محمد بن ابي منصور عن محمد بن جعفر الخزاعي عن ابي الحسين عبد الرحمن بن محمد عن ابي محمد عبد الله ابن عجلان عن ابي عثمان اسماعيل بن ابراهيم الاهوازي عن محمد بن عبد الله بن بسطام عن روح بن عبد المؤمن عن يعقوب الحضرمي عن سلام ابي المنذر عن عاصم بن ابي النجود عن زر بن حبيش قائلا كل واحد من الرواة اعوذ بالسميع العليم فيقول الشيخ قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم قال زر ولقد قرأت على عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما فقلت اعوذ

ن الزنجاني

بالسمیع العلیم فقال لی قل اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم فلقد
قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت اعوذ بالسمیع
العلیم فقال لی یا ابن ام عبد قل اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
ھکذا اقرأنیہ جبرئیل علیہ السلام عن القلم عن اللوح المحفوظ قال
المسکین والذی یقتضی القیاس تقدیم ذکر اللوح علی القلم ولکن الروایۃ
ھکذا بالعکس واللہ تعالی اعلم۔

اس حدیث کی دو طریقہ ہیں سے پہلے میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۱۲ اور دوسرے میں دس واسطے ہیں

الحدیث الخامس المسلسل بقرأۃ سورۃ الفاتحۃ

۵۷

قرأت علی الشیخ عبد الجلیل برادہ سورۃ الفاتحۃ واجازنی قرأتہا
قال قرأتہا علی الشیخ عبد الغنی قرأتہا علی الشیخ عابد السندی
قرأتہا علی السید ابی القاسم بن سلیمان قرأتہا علی ولی اللہ السید
احمد بن محمد الشریف مقبول الاھدل قرأتہا علی الشیخ احمد النخلی

۵۶ اسکے ہر راوی نے اپنے شیخ کے روبرو اعوذ بالسمیع العلیم پڑھا اور شیخ نے کہا کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو۔ اسکی سند پڑھتے وقت میرے دل میں آیا کہ محض بقائے سلسلہ کیلئے خواہ مخواہ عمداً اسطرح پڑھنا تکلف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بر موقع بے ساختہ میری زبان سے اعوذ بالسمیع العلیم ہی نکلا تو فوراً شیخ نے کہا قل اعوذ باللہ الخ اس سند کے راوی اول حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اعوذ بالسمیع العلیم پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اے ام عبد کے بیٹے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو ایسا ہی پڑھایا ہے وہ قلم سے وہ لوح محفوظ سے ایسا ہی لائے ہیں ۱۲ عبد الہادی
۵۷ اس سلسلہ کے ہر راوی نے اپنے شیخ کو سورۃ فاتحہ سنا کر اسکے پڑھنے کی اجازت حاصل کی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ

قرأتها على الشيخ عيسى الثعالبي قرأتها على الشيخ على الاجهوري قرأتها
على نور الدين القرافي قرأتها على القاضي شمس الدين محمد بن
ابراهيم قرأتها على برهان الدين ابراهيم بن محمد اللقاني قرأتها
على علم الدين سليمان مؤدب الجن قرأتها على شمهورش قرأتها على من
انزلت عليه سيد الوجود ومنبع الكرم والجود ابي القاسم محمد
صلى الله عليه وسلم - قلت ذكره ابن عقيلة في مسلسلاته من
هذا الطريق وقال ولما كان هذا الحديث ليس فيه شيء من الاحكام
بل هو امر تبرك به قبلته الائمة الاعلام بهذا السند اه
وارويه عاليا منه بالسند المذكور الى الشيخ الاجهوري فانه
قال قرأتها على الشيخ نجم الدين الغيطي وهو قرأها على القاضي شمهورش
الجني الصحابي وهو قرأها على النبي صلى الله عليه وسلم فبيني وبين
رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند عشرة والحمد لله على ذلك
فائدة في قرأة سورة الفاتحة في خاتمة المجالس ينبغي المواظبة
عليها لكل راغب في الخير - اخبرني شيخي عبد الباري اخبرني الشيخ
الوتري اخبرني الشيخ عبد الغني عن الشيخ عابد عن السيد عبد الرحمن

عن ابيه السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن السيد
احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل عن السيد يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد ابي بكر البطاح الاهدل عن السيد طاهر بن
الحسين الاهدل قال اخبرني القاضي العدل جمال الدين محمد بن
عبد السلام الناشري قال اخبرني الفقيه محمد بن عبد الله بعيش
وهو رجل ثقة قال اخبرني الفقيه احمد بن عبعب وهو ثقة صالح قال
تزوجت امرأة شابة وانا كبير السن وكان اهلها يحبوني و
يعتقدوني وهي كارهة بباطنها لصحبتي من حيث كبري ومظهرة
الود لاجل اهلها فاتفق ان امرأة دخلت عليها فشكت اليها و
انا اسمعها وهي لا تشعر فكانت كلما تكلمت كتبتها في ورقة عندي
ثم ان المرأة ارادت ان تخرج فقالت لها زوجتي اصبري حتى
نقرأ الفاتحة كما يفعل الفقيه واصحابه فقرأت هي والمرأة الفاتحة
فكتبت ايضا قراءتهما ثم اني ذكرت لاخوتها وقلت لهم لا تكرهوها
واردت ان اذارقها فكرهوا ذلك وغضبوا عليها فانكرتهم جميع
ما صدر منها فقلت لهم قد كتبت كلامهما في ورقة ثم جئت

بالورقة لا رئيهم كلامهما فلم اجد فى الورقة سوى الفاتحة اھ كذا فى الباقيات الصالحات لشيخنا عبد البارى اللكنوى رحمه الله تعالے

الحديث السادس المسلسل بقرأة اول سورة النمل

ارويه بالسند السابق الى الشيخ احمد النخلى عن الشيخ محمد بن علاء الدين البابلى عن الشيخ سالم السنهورى عن الشيخ محمد الغيطى عن الشيخ محمد بن احمد الدلجى العثمانى عن النبى صلے الله عليه وسلم فى المنام بمكة المشرفة فقرأ عليه اول السورة المذكورة- قال العلامة ابن حجر فى الفتاوى الحديثية ناقلا عن الواحدى انه قال فلما نزلت هذه الآية قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين واشار باصبعيه ان كادت لتسبقنى انتهى وروى انه لما نزلت اقتربت

ف ۱ علامہ ابن حجر نے فتاوی حدیثیہ میں واحدی سے نقل کیا ہے کہ جب سورہ نمل کی ابتدائی آیۃ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت ان ہر دو انگلیوں کیطرح قریب قریب بھیجے گئے ہیں۔ اور اپنی ہر دو انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا۔ اور تفسیر شربینی و غرائب البیان میں ہے کہ جب آیت اقتربت الساعۃ نازل ہوئی تو کفار نے آپس میں کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا زعم ہے کہ قیامت قریب ہے لہٰذا تم اپنی گفتگو کو بند رکھو کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے پھر جب ظہور قیامت میں تاخیر ہوئی تو پھر وہی انکاری گفتگو کرنے لگے تو نازل ہوئی اقترب للناس حسابهم یعنے لوگوں کے حساب کا دن قریب آگیا تو کفار گھبرائے اور قیامت کے منتظر ہوئے لیکن جب اسکا ظہور نہ ہوا تو کہنے لگے کہ اے محمد ہم تمہارے ڈرانے کا کوئی اثر نہیں دیکھتے ہیں پس نازل ہوئی اتیٰ امر الله یعنے آگئی قیامت پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوراً کھڑے ہوگئے اور لوگ اپنے سر اٹھا کر دیکھنے لگے اور سمجھے کہ درحقیقت قیامت آہی گئی تو نازل ہوا فلا تستعجلوہ الخ یعنے قیامت کے بارے میں جلدی مت کرو وہ ضرور آنیوالی ہے۔ بس گھبراؤ نہیں ہے

عبد البادی غفر اللہ لہٗ

الساعۃ قال الکفار بعضہم لبعض ان ھذا ای محمدا صلی اللہ علیہ وسلم
یزعم ان القیمۃ قد اقتربت فامسکوا عن بعض ما تقولون حتی ننظر ما ھو
کائن فلما تأخرت قالوا ما نری شیئا فنزل۔ اقترب للناس حسابہم
فاشفقوا وانتظروا فلما امتدت الایام قالوا یا محمد ما نری
شیئا مما تخوفنا بہ فنزل اتی امر اللہ فوثب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ورفع الناس رؤسہم وظنوا انہا قد اتت حقیقۃ فنزل
فلا تستعجلوہ فاطمأنوا فکان الکفار قالوا اسلمنا لک یا محمد الا انا
نعبد ھذہ الاصنام لتشفع لنا عند اللہ تعالی فتخلصنا من ھذا
العذاب المحکوم بہ فاجابہم اللہ سبحانہ وتعالی بقولہ سبحانہ و
تعالی عما یشرکون انتہی کذا فی السراج المنیر للشربینی وغرائب البیان للنیسابوری

اس حدیث کے سلسلہ میں محمد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک طریقہ	الحدیث السابع المسلسل بقرأۃ سورۃ الصف	اصل میں (۲۶) اور طریقہ دوم میں (۲۳) واسطے ہیں۔

ارویہ عن الشیخ عبد الجلیل عن الشیخ عبد الغنی عن الشیخ عابد
عن عمہ محمد حسین الانصاری عن ابیہ محمد مراد عن محمد ھاشم
عن عبد القادر مفتی الحنفیۃ بمکۃ عن احمد النخلی عن محمد البابلی
عن احمد بن محمد الشلبی الحنفی عن محمد الغیطی عن زکریا الانصاری

ح وارويه عن[1] السيد حسين الحبشي عن[2] السيد عيدروس بن عمر
عن[3] السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه عن[4] والده البدر
الحسين عن[5] خاله عيدروس بن عبد الرحمن ابن عبد الله بلفقيه
عن[6] والده عبد الرحمن وهو عن[7] والده عبد الله بلفقيه عن[8] احمد القشاشي
عن[9] احمد بن حجر المكي عن[10] زكريا الانصاري عن[11] الحافظ ابي نعيم
رضوان العقبي عن[12] ابي اسحاق التنوخي عن[13] ابي العباس احمد
الحجار عن[14] ابي المنجا عبد الله بن عمر البغدادي عن[15] ابي الوقت
عبد الاول بن عيسى الهروي عن[16] ابي الحسن عبد الرحمن الداودي
ابن شعيب السجزي ۱۲ — ابن محمد ۱۲
عن[17] ابي محمد عبد الله بن احمد بن عيسى بن عمر السرخسي انا[18] ابو عمران
هو احمد بن حمويه الحموي ۱۲
عيسى بن عمر بن العباس السمرقندي انا ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن
الدارمي نا[20] محمد بن كثير عن[21] الاوزاعي عن[22] يحيى بن ابي كثير عن ابي
سلمة ابن عبد الرحمن بن عوف عن[24] عبد الله[1] بن سلام رضي الله عنه

ل حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک روز) ہم اصحاب رسول اللہ کی ایک جماعت بیٹھکر آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ اگر ہمکو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل بہت پسندیدہ ہے تو ہم اسپر عمل کرتے پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا سبح للہ آخر سورۃ تک حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ مذکورہ پورا ہمکو پڑھکر سنایا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے چنانچہ میرے شیخ عبد الجلیل اور شیخ حبیب حسین نے مجھے پورا سورہ پڑھکر سنایا ۱۲ عبد الهادی غفرلہٗ

قال قعدنا نفرا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتذاکرنا فقلنا لو نعلم ای الاعمال اقرب الی اللہ تعالی لعملناہ فانزل اللہ عز وجل

"وسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض وھو العزیز الحکیم

یا ایھا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ

ان تقولوا ما لا تفعلون" حتی ختمھا قال عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فقرأھا علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ختمھا ھکذا قال ابو سلمۃ قرأھا علینا عبد اللہ بن سلام قال یحیی قرأھا علینا ابو سلمۃ قال الاوزاعی قرأھا علینا یحیی ثم محمد بن کثیر قرأھا علینا الاوزاعی ثم الدارمی قرأھا علینا محمد بن کثیر ثم ابو عمران السمرقندی فقرأھا علینا الدارمی ثم السرخسی فقرأھا علینا ابو عمران ثم الداودی قرأھا علینا السرخسی ثم ابو الوقت قرأھا علینا الداودی ثم ابو المنجا قرأھا علینا ابو الوقت ثم الحجار قرأھا علینا ابو المنجا ثم ابو اسحاق قرأھا علینا الحجار ثم ابو نعیم قرأھا علینا ابو اسحق ثم القاضی زکریا قرأھا علینا ابو نعیم قال النجم الغیطی واحمد بن حجر المکی قرأھا علینا القاضی زکریا ثم احمد القشاشی قرأھا علینا النجم الغیطی واحمد بن حجر المکی ثم ابو الباقی

قرأها علینا الشهاب قو النخلی قرأها علینا البابلی قو الشیخ عبد القادر قرأها علینا النخلی قو الشیخ محمد هاشم قرأها علینا الشیخ عبد القادر قو جد الشیخ عابد قرأها علینا الشیخ محمد هاشم قو عم الشیخ عابد قرأها علی ابی قو الشیخ محمد عابد قرأها علی عمی الشیخ محمد حسین قو الشیخ عبد الغنی قرأها علینا الشیخ عابد قو شیخنا الشیخ عبد الجلیل قرأها علینا الشیخ عبد الغنی قو العبد المسکین محمد عبد الهادی قرأها علینا الشیخ عبد الجلیل ح وقال احمد القشاشی قرأها علینا الشیخ احمد بن حجر المکی قو العفیف عبد الله بلفقیه قرأها علینا الشهاب احمد القشاشی قو عبد الرحمن بن عبد الله بلفقیه قرأها علینا والدی عبد الله بلفقیه قو السید عیدروس قرأها علینا والدی عبد الرحمن ابن عبد الله بلفقیه قو البدر الحسین بن عبد الله قرأها علینا خالی عیدروس بن عبد الرحمن قال السید عبد الله بن الحسین قرأها علینا ابی البدر الحسین قو السید عیدروس بن عمر قرأها علینا السید عبد الله بن الحسین قو شیخنا الحبیب حسین الحبشی العلوی قرأها علینا السید عیدروس بن عمر قال العبد المسکین

ابو سعید محمد عبد الهادی ابن الحاج محمد عبد الکریم

تغمدهما الله بفضله الجسیم قرأها علینا الحبیب حسین الحبشی العلوی

رحمه الله تعالی

قال شیخ مشائخنا مولانا عابد فی حصر الشارد ما نصه قال جار الله ابن فهد هذا حدیث صحیح متصل الاسناد والتسلسل ورجال الاسناد ثقات بل قال بعض الحفاظ هو اصح حدیث وقع لنا مسلسلا بل واصح مسلسل یروی فی الدنیا ورواه الترمذی فی جامعه والدارمی والحاکم فی مستدرکه مسلسلا وصححه علی شرط الشیخین ورواه احمد وابو یعلی والطبرانی فی معجمه الکبیر وغیرهم من عدة طریق انتهی وذکر الشیخ زکریا فی شرحه علی الالفیة عن شیخه الحافظ انه المسلسل بسورة الصف من اصح مسلسل یروی فی الدنیا اه وقال العجلونی فی ثبته ورواه البیهقی ایضا فی شعب الایمان من طریق محمد ابن کثیر مسلسلا اه

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۲۳	الحدیث الثامن المسلسل بالضیافة علی الاسودین	واسطے ہیں۔ یہ کھجور اور پانی سے ضیافت کرنے کی حدیث ہے۔

الحدیث الثامن المسلسل بالضیافة علی الاسودین

أخبرني العلامة الشيخ محمد حسب الله المكي والعلامة النبيل الشيخ عبد الجليل
المدني وأضافني كل واحد منهما بمكة المكرمة على الأسودين التمر والماء
قالا أضافنا الشيخ عبد الغني ثم أضافني العلامتان المسندان الشيخ
عابد والشيخ اسماعيل بن ادريس قال الأول أضافني السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الأهدل ثم أضافني الشيخ امر الله المزجاجي وقال الثاني
أضافني محمد بن عبد الرحمن الكزبري ثم أضافني والدي قالا أي المزجاجي
والكزبري أضافنا الشيخ محمد بن عقيلة ثم أضافني حسين بن عبد الرحيم
ثم أضافني الشيخ احمد بن محمد بن ناصر ثم أضافني العلامة عبد الله العياشي
ثم أضافني ابو مهدي عيسى الثعالبي الجعفري ثم أضافني ابو عثمان
سعيد ابن ابراهيم الجزائري عرف بقدوره على الأسودين ثم أضافني
الشيخ سعيد بن احمد المقري القرشي على الأسودين التمر والماء ثم أضافني
الشيخ الصدر الأوحد احمد حجي الوهراني على الأسودين التمر والماء ثم أضافني شيخ
الأنام موضح طريقة الاسلام ابو سالم ابراهيم التازي البلنسي على الأسودين التمر والماء ثم أضافني
ابو الفتح محمد بن ابي بكر بن الحسين المراغي المدني بمنزله بالمدينة تمراً وماءً في يوم الخميس شهر الله
المحرم سنة احدى وثلاثين وثمانمائة وقرأ علينا أخبرنا الحافظ نفيس الدين

سلیمان بن ابراهیم العلوی الیمانی بقرأتی علیه بتعز ق ۲ انی والدی الجازة ق ۲
[۱۸] انی الفقیه تقی الدین عمر بن علی الشعبی ق ۲ [۱۹] اضافنا القاضی فخر الدین
الطبری فی منزله بزبید علی الاسودین التمر والماء ق ۲ [۲۰] اضافنا الامام
فخر الدین محمد بن ابراهیم الجیری الفارسی علی الاسودین التمر والماء ق ۲
[۲۱] اضافنا شیخنا الحافظ ابو العلاء الهمدانی بها علی الاسودین التمر
والماء ق [۲۲] اضافنا ابوبکر هبة الله بن الفرج الکاتب الهمدانی علی الاسودین
التمر والماء ق [۲۳] اضافنا ابو جعفر محمد بن الحسین بن محمد الصوفی علی الاسودین
التمر والماء ق ۲ [۲۴] اضافنی ابو الحسن علی بن الحسن الواعظ علی الاسودین التمر والماء ق ۲
[۲۵] اضافنا ابو شیبة احمد بن ابراهیم العطار المخزومی بالودان علی الاسودین
التمر والماء ق [۲۶] اضافنا جعفر بن محمد بن عاصم الدمشقی علی الاسودین
التمر والماء ق ۲ [۲۷] اضافنا نوفل بن الهادی علی الاسودین التمر والماء ق
[۲۸] اضافنا عبد الله بن میمون القداح علی الاسودین الخ ق [۲۹] اضافنا
جعفر بن محمد الصادق علی الاسودین الخ ق [۳۰] اضافنا ابی محمد بن علی الباقر
علی الاسودین الخ ق ۲ [۳۱] اضافنا ابی علی بن الحسین بن علی علی الاسودین الخ ق
[۳۲] اضافنی ابی علی الاسودین الخ ق ۲ [۳۳] اضافنی علی کرم الله وجهه علی الاسودین الخ

قال اضافنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاسودین التمر والماء ثم قال
من[۵] اضاف مؤمنا فکانما اضاف آدم صلی اللہ علیہ وسلم ومن اضاف
مؤمنین فکانما اضاف آدم وحواء علیہما السلام ومن اضاف
ثلاثۃ فکانما اضاف جبریل واسرافیل ومیکائیل ومن اضاف اربعۃ
فکانما قرأ التوریۃ والانجیل والزبور والفرقان ومن اضاف خمسۃ
فکانما صلی الصلوات الخمس فی الجماعۃ من یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیمۃ
ومن اضاف ستۃ فکانما اعتق ستین رقبۃ من ولد اسماعیل ومن
اضاف سبعۃ غلقت عنہ سبعۃ ابواب جہنم ومن اضاف ثمانیۃ فتحت
لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ ومن اضاف تسعۃ کتب اللہ لہ حسنات بعدد
من عصاہ من اول یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیمۃ ومن اضاف
عشرۃ کتب اللہ لہ اجر من صلی وصام وحج واعتمر الی یوم القیمۃ۔
قال الشیخ عابد رحمہ اللہ تعالیٰ فی ثبتہ وھذا مما تفرد بہ القداح وصح

سلہ[۵] اس حدیث کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو کھجور اور پانی سے ضیافت کی ہے اسیطرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور پانی سے ضیافت کرنیکے بعد فرمایا کہ جسنے ایک مومن کی ضیافت کی گویا اس نے آدم علیہ السلام کی ضیافت کی اور جس نے دو مومن کی ضیافت کی تو گویا اس نے آدم وحوا علیہما السلام کی ضیافت کی اور جس نے تین مومن کی ضیافت کی اُسنے گویا جبریل و اسرافیل و میکائیل علیہم السلام کی ضیافت کی۔ اور جس نے چار کی ضیافت کی گویا اس نے تورات وانجیل وزبور وفرقان

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

غير واحد بانه متهم بالكذب والوضع - قال السخاوي ولوائح الكذب عليه ظاهرة ولا استبيح ذكره الا مع بيانه - لكن المحدثين مع كثرة كلامهم فيه ومبالغتهم في تضعيفه ورميه بالوضع لا يزالون يذكرونه ويسلسلونه بالتبرك وحسن النية والله ولي التوفيق انتهى وفي ثبت الامير الكبير رحمه الله تعالى ما نصه قال شيخ مشائخنا احمد الصباغ السكندري بعد ان ذكر ذلك عن شيخه سيدي عبد الله البصري ما نصه انظر مرتبة هذا الحديث ومن خرجه من اهل الكتب المعتبرة فاني ذهبت ان اسأل استاذي عنه في وقت اخذه ونسيت لعذر مع حرصي على السؤال عنه منذ اخذته اه اقول ذكروا ان هذه المبالغات

پڑھا - اور جس نے پانچ کی ضیافت کی اس نے گویا جس دن سے اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کیا اسدن سے قیامت تک نماز پنجگانہ باجماعۃ ادا کی - اور جس نے چھ مسلمان کی ضیافت کی گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ساٹھ غلام آزاد کئے - اور جس نے سات کی ضیافت کی اسپر جہنم کے سات دروازے بند ہو گئے - اور جس نے آٹھ کی ضیافت کی اسکے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھل جائینگے - اور جس نے نو کی ضیافت کی اس کے لئے اللہ تعالی - روز اول خلقت سے روز قیامت تک گنہگاروں کی گنتی کے برابر نیکیاں لکھوآتا ہے - اور جس نے دس کی ضیافت کی اسکے لئے اللہ تعالے قیامت تک نماز پڑھنے والوں اور روزہ رکھنے والوں اور حج اور عمرہ بجالانے والون کا اجر لکھتا ہے - ۱۲

اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور باوجود اسکے محدثین اسکو ذکر کرتے آئے ہیں - میرے شیخ ابو الفیض کی نے فرمایا کہ امام سیوطی نے جمع الجوامع میں ابن جزری سے تین مراتب تک نقل کیا ہے اھ میں کہتا ہوں کہ الحمد للہ کتاب ابن جزری اسنی المطالب میں جسوقت میرے شیخ احمد مکی اسکو مکہ مکرمہ میں سنہ ۱۳۲۲ میں طبع کرا رہے اور میں اسکی تصحیح کر رہا تھا - حدیث مذکور کو شیخ ابو الفیض کے قول کے مطابق پایا کہ تین مراتب پر اقتصار کیا ہے - واللہ تعالے اعلم
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

من موجبات الطعن خصوصا مع ذکر الملائکة فی الضیافة وهم لا یأکلون
ولا یشربون فان صح فهو خارج مخرج الفرض والتقدیر اھ وقال شیخنا
ابو الفیض اقتصر علی المراتب الثلاث فی جمع الجوامع للسیوطی عن ابن الجزری
فانظر فی مسند سیدنا علی رضی الله عنه اھ قلت وقد ظفرت بحمد الله
تعالی علی مطالعة کتاب ابن الجزری المسمی باسنی المطالب فی مناقب
علی بن ابی طالب بمکة المکرمة حین کنت مصححا له الطبعة مع شیخی العلامة
احمد جمال المکی رحمه الله تعالی فوجدت فیه الحدیث المسلسل بالضیافة
کما قال شیخنا ابو الفیض انه اقتصر علی المراتب الثلاث الاول۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث التاسع المسلسل بالتلقیم	تک اٹھائیس واسطے ہیں۔

الاصل فی التلقیم الذی یستعمله کثیر من اهل الله ما اخرج الطبرانی

ـــــــ ۹ نویں حدیث مسلسل بالتلقیم ہے یعنے مہمان کو لقمہ کھلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر مجھ مسکین تک مسلسل چلا آیا ہے چنانچہ مجھکو میرے شیخ حبیب حسین حبشی رحمہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے شیرینی کا لقمہ کھلایا اور یہ واقعہ مکہ مکرمہ میں ۱۳۲۴ھ میں ہوا تھا انکو انکے شیخ سید عیدروس نے لقمہ کھلایا اسی طرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچا حضرت علی فرماتے ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لقمہ کھلایا۔ فائدہ تلقیم کی فضیلت میں دو حدیثیں وارد ہیں (۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اپنے بھائی کو ایک شیرین لقمہ کھلایا اللہ پاک اسکو موقف قیامت کی تلخیوں سے بچائیگا۔ اخراج کیا اسکو طبرانی نے (۲) جب تم سے کوئی شخص مہمان کیساتھ کھانا کھائے تو اسکو چاہئے کہ مہمان کو لقمہ کھلائے جس نے ایسا کیا اسکو ایکسال کے روزوں اور قیام لیل کا اجر ملیگا انتہی ملخصاً عقد الیواقیت الجوہریہ ۱۲

عن يزيد الرقاشي عن انس رضی الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لقم اخاه لقمة حلوة صرف الله عنه مرارات الموقف يوم القيمة افاد ذلك القرطبي في تذكرته وافاد المناوي في شرح الجامع الصغير في شرح حديث "من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه" حديثا مرفوعا الى النبي صلى الله عليه وسلم عن ابي الدرداء رضي الله عنه من مسند الفردوس بلفظ اذا اكل احدكم مع الضيف فليلقمه فان فعل ذلك كتب له عمل سنة صيام نهارها وقيام ليلها اهـ كذا في عقد اليواقيت الجوهرية للشيخ شيخنا السيد عيدروس عن السيد عبد الرحمن الاهدل رحمهما الله

فاقول لقمني شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشي بيده المباركة لقمة حلوة وذلك في داره بمكة المكرمة في سنة الف وثلثمائة واربعة وعشرين قال لقمني السيد عيدروس بن عمر قال لقمني السيد محمد بن عيدروس قال لقمني الشيخ عبد الرحمن بن سليمان الاهدل قال لقمني ابي قال لقمني السيد احمد بن محمد شريف قال لقمني الشيخ احمد النخلي قال لقمني الشيخ عيسى الثعالبي الجعفري المالكي قال لقمني ابو الصلاح علي بن عبد الواحد الانصاري قال لقمني ابو العباس احمد المقري المالكي قال لقمني عبد الله محمد

ابن احمد المقری رح لقمنی ابو عبد اللہ المسعر رح لقمنی ابو زکریا المعیاوی رح لقمنی ابو محمد صالح رح لقمنی ابو مدین رح لقمنی ابو الحسن بن حرزہم رح لقمنی ابن العربی رح لقمنی الامام الغزالی رح لقمنی ابو المعالی رح لقمنی ابو طالب المکی رح لقمنی ابو محمد الجریری رح لقمنی الجنید رح لقمنی السری السقطی رح لقمنی المعروف الکرخی رح لقمنی داؤد الطائی رح لقمنی الحبیب العجمی رح لقمنی الحسن البصری رح لقمنی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رح لقمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث العاشر[۵۲] المسلسل بوضع الید علی الرأس	تک ستائیس واسطے ہیں۔

۱۰

اخبرنا مولانا الشیخ عبد الجلیل الی الشیخ عبد الغنی الی الشیخ عابد السندی انا الشیخ صالح الفلانی رح انا الشیخ محمد سعید سفر رح انا الشیخ تاج الدین القلعی رح انا الشیخ حسن العجیمی انا الشیخ احمد القشاشی انا العارف

[۵۱] ابن العربی - ھذا غیر ابن عربی صاحب الفتوحات فانہ بدون الف ولام حیثما اصطلح علیہ اھل المشرق .... فرقا بینھما ۱۲ منہ غفر اللہ لہ [۵۲] یہ حدیث ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر اپنا دست مبارک رکھکر بیان فرمایا اور ہر زمانہ میں ہر راوی نے اسکو اسی طرح سر پر ہاتھ رکھکر بیان کیا اور اسی طرح یہ سلسلہ مجھ تک پہنچا ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

بالله الشیخ احمد الشناوی عن[11] عبد الرحمن بن فهد اجازۃ عن[12] عمہ
جار اللہ عن[13] والدہ عبد العزیز قال انا[14] المشائخ الاربعۃ سیدی و
والدی نجم الدین عمر والدہ جدی تقی الدین محمد بن فہد بقراءتی
علیہما والعلامۃ ابو الفتح المراغی والشیخۃ ام ہانی بنت ابی الحسن
سماعا علیہما مفترقین قال[14] الاولان انا الامام زین الدین عبد الرحمن
ابن علی بن یوسف الزرندی وقال الثالث انا الشیخ جلال الدین
ابو طاہر احمد بن محمد بن محمد الخجندی وقاضی الاقضیۃ مجد الدین
الفیروز آبادی وقالت الرابعۃ انا القاضی شہاب الدین ابن
ظہیرۃ بن احمد القرشی سماعا قالوا[15] انا به الحافظ العلائی قال الزرندی
اجازۃ قال[16] انا ابو اسحاق ابراہیم بن محمد الطبری قال[17] انا ابو الحسن علی
ابن ہبۃ اللہ الحمیری قال[18] انا السلفی قال[19] انا ابو الحسین بن عبد الجبار
الصیرفی[20] انا ابو الفتح عبد الکریم بن محمد الحاملی انا[21] ابو بکر بن احمد بن
ابراہیم بن شاذان البزاز ثنا[22] محمد بن عیسی الزہری ثنا[23] مالک بن
یحیی ثنا[24] علی بن عاصم عن[25] سہیل بن ابی صالح عن[26] ابیہ عن[27] ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"ما منكم من احد ينجيه عمله من النار ويدخله الجنة الا

الرحمة من الله عز وجل قالوا ولا انت يا رسول الله قال

ولا انا الا ان يتغمدني الله تعالى برحمته وفضله" ووضع

رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على رأسه ووضع ابو هريرة رضي

الله عنه يده على رأسه ووضع ابو صالح يده على رأسه ووضع سهيل

يده على رأسه ووضع على بن عاصم يده على رأسه ووضع ابو غسان

مالك بن يحيى يده على رأسه ووضع محمد بن عيسى يده على رأسه

ووضع ابن شاذان يده على رأسه ووضع عبد الكريم يده على راسه ووضع

ف ۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے عمل کی وجہ سے عذاب جہنم سے نجات پاکر داخل جنت نہ ہوگا۔ جب تک کہ خدائے عز وجل کی رحمت شامل حال نہ ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ بھی اپنے اعمال سے جنت میں نجاؤ گے۔ فرمایا۔ میں بھی نہ جاؤنگا۔ مگر جب کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت میں مجھے ڈھانپ لیگا (تو میں جنت میں جاؤنگا) اس حدیث سے اپنے نیک اعمال پر گھمنڈ کرنے کی سخت ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ خدا کے فضل و رحمت پر بھروسہ کرکے عمل کو چھوڑ دیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ نیک عمل ضرور کریں لیکن اپنے اعمال کیسے بھی زبردست ہوں ان پر تکیہ اور بھروسہ نہ رکھیں بلکہ خدائے عز وجل کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھیں کہ بغیر اسکے بیڑا پار ہونا ممکن نہیں۔ اور ہمارے اعمال کا قبول ہونا بھی اسکے فضل و کرم پر منحصر ہے۔ اے ہمارے مالک تو اپنے فضل و رحمت میں ہم کو ڈھانپ لے اور داخل جنت فرما آمین اس حدیث کے راوی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوے اپنے دست مبارک کو اپنے سر مبارک پر رکھا۔ اور اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسکی روایت کے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اسی طرح یہ سلسلہ میرے شیخ تک پہنچا اور انہوں نے مجھ سے اس حدیث کی روایت کرتے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الصيرفي يده على رأسه ووضع السلفي[له] يده على رأسه ووضع الحميري يده على رأسه ووضع الطبري يده على رأسه ووضع العلائي يده على رأسه ووضع كل من ابن ظهيرة ومن الخجندي والفيروزآبادي يده على رأسه ووضع كل من شيوخ عبد العزيز بن فهد يده على رأسه ووضع عبد العزيز يده على رأسه ووضع ولده جار الله بن فهد يده على رأسه ووضع والد اخيه عبد الرحمن يده على رأسه ووضع الشناوي يده على رأسه ووضع القشاشي يده على رأسه ووضع العجيمي يده على رأسه ووضع القلعي يده على رأسه ووضع محمد سعيد سفر يده على رأسه ووضع الشيخ صالح يده على رأسه ووضع الشيخ عابد يده على رأسه ووضع الشيخ عبد الغني يده على رأسه ووضع شيخ الشيخ عبد الجليل يده على رأسه. وهذا الحديث صحيح اخرجه البخاري في صحيحه عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه

[له] هو الإمام أبو طاهر أحمد بن محمد السلفي ١٢

الحديث الحادي عشر المسلسل بوضع اليد على الرأس عند ختم سورة الحشر

[٥٢] ع ١١

[٥٢] یہ گیارہویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھتے وقت کہا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ۔ یہ سلسلہ اسیطرح مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اور اسکا فائدہ یہ ہے کہ آیات مذکورہ کا اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھکر پڑھنا کرنا ہر مرض کیلئے شفا کا موجب ہے۔ اور دیلمی کی روایت میں یہاں وارد ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ اے علی جب تجھے درد سر آئے تو اپنا ہاتھ سر پر رکھکر سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھ اھ۔ اس حدیث کے راوی ثقہ و معتبر ہونیکی باوجود محدثین کو اسکی صحت میں کلام ہے واللہ تعالی اعلم ١٢ محمد عبد الہادی غفرلہ

اخبرنی[1] بہ مولانا الشیخ عبد الباری اللکنوی دام فیضہ قال اخبرنی[2] بہ
الشیخ محمد علی ظاہر الوتری قال اخبرنی[3] بہ العلامۃ الشیخ عبد الغنی[4] عن
محمد عابد[5] عن عمہ الشیخ محمد حسین[6] عن الشیخ محمد بن محمد بن عبد اللہ
الحضرمی عن عبد اللہ[7] بن سالم البصری عن محمد البابلی[8] عن نور الدین[9] علی
الاجہوری عن عمر[10] ابن الجائی عن[11] الجلال السیوطی عن[12] الحافظ
العسقلانی عن[13] عمر بن محمد بن احمد بن سلیمان انا[14] العز محمد بن ابراہیم
ابن ابی عمر انا[15] الفخر علی بن البخاری انا[16] ابن طبرزد ابو منصور عبد الرحمن
ابن محمد القزاز انا[17] ابو بکر الخطیب البغدادی قال[18] ابو نعیم احمد بن عبد اللہ
الانصاری الحافظ[19] نا ابو الطیب محمد بن احمد بن یوسف بن جعفر
المقری البغدادی ثنا[20] ادریس ابن عبد الکریم الحداد قال[21] قرأت علی
خلف فلما بلغت ہذہ الآیۃ "لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل" قال
ضع یدک علی رأسک فانی[22] قرأت علی سلیم فلما بلغت ہذہ الآیۃ قال
ضع یدک علی رأسک فانی[23] قرأت علی حمزۃ فلما بلغت ہذہ الآیۃ قال

---

[1] اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس[27] واسطے ہیں ۱۲ احمد عبد الہادی غفر اللہ

ضع يدك على رأسك فاني[٢٤] قرأت على الاعمش فلما بلغت هذه الآية
قال ضع يدك على رأسك فاني[٢٥] قرأت على يحيى بن ذباب فلما بلغت
هذه الآية قال ضع يدك على رأسك فاني[٢٦] قرأت على علقمة والاسود
فلما بلغت هذه الآية قالا ضع يدك على رأسك فانا[٢٧] قرأنا على عبد الله
ابن مسعود فلما بلغنا هذه الآية قال ضعا ايديكما على رؤسكما
فاني[١] قرأت على النبي صلى الله عليه وسلم فلما بلغت هذه الآية قال
ضع يدك على رأسك فان جبرئيل عليه السلام لما نزل بها عليّ قال لي
ضع يدك على رأسك فانها شفاء من كل داء الا السام والسام
الموت، قال شيخي الشيخ عبد الباري قال الشيخ الوتري ولما حدثني
شيخي الشيخ عبد الغني قال لي ضع يدك على رأسك ووضع يده على رأسه ايضا
حتى ختمنا الآيات من قوله تعالى " لو انزلنا الى تمام سورة الحشر "
وهكذا امر كل واحد من الاشياخ لمن حدثه لحتى وصل الينا اه

له یعنے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (سورہ حشر) نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے روبرو پڑھا پس جب آیت مذکورہ (لو انزلنا) پر پہنچا تو فرمایا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ کیونکہ جب جبرئیل علیہ السلام ان آیتوں کو لیکر نازل ہوئے تو مجھے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھنے کو کہا اور کہا کہ یہ آیتیں ہر بیماری کیلئے شفا ہیں۔ سوا موت کے اس حدیث کی تحقیق گزر چکی ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

وقال لما حدثنا به الشيخ الوتری قال لنا ضعوا ایدیکم علی رؤسکم ووضع یدہ علی رأسه ایضا انتهی ۔ واقول[1] ولما حدثنی به شیخی عبد الباری قال لی ضع یدک علی رأسک ووضع یدہ علی رأسه ایضا، فهذا الحدیث مع روایته عن الائمة الثقات قد تکلم فیه المحدثون ۔ قال الشوکانی فی الفوائد المجموعة قال الذهبی باطل ورواہ الدیلمی باسنادین بلفظ یا علی اذا اصدع رأسک فضع یدک علیه واقرأ آخر سورة الحشر ولم اعرف کیف حال رجالهما اھ واللہ تعالیٰ اعلم

ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔	الحدیث الثانی عشر[12] المسلسل بالقبض علی اللحیه[52]	اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک

۱۲

اخبرنا[1] الشیخ عبد الجلیل المدنی ثم اخبرنی[2] الشیخ عبد الغنی ثم انا الشیخ[3] عابد انا السید عبد الرحمن بن سلیمان الاهدل عن[4] ابیه سلیمان بن یحیی عن[5] الشیخ عبد الخالق بن ابی بکر المزجاجی عن[6] محمد بن احمد عقیلة عن حسن العجیمی انا[7] عیسی بن محمد الجعفری عن[8] الاجهوری عن[9] محمد بن

[1] القائل جامع هذه الاوراق المسکین محمد عبد الهادی کان له اللہ ذو الایادی ۱۲
[52] اس حدیث کا ہر راوی میرے شیخ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک روایت حدیث کے وقت اپنی ریش پر قبضہ کیا تھا ۱۲ عبد الہادی

الرضی الغزی ثنا ابو الفتح محمد بن محمد المزی ثنا ابن الجزری ثنا الجمال محمد بن محمد بن النحاس وابو هریرة عبد الرحمن بن الذهبی انا ابو العباس احمد بن عبد الرحمن البعلی انا محمد بن عبد اللہ بن اسماعیل بن احمد المرداوی نا ابو الفرج یحیی بن محمود الثقفی انا جدی لامی الحافظ اسماعیل التیمی انا ابو بکر احمد بن علی الشیرازی عن الامام ابی عبد اللہ محمد النیسابوری نا الزبیر بن عبد الواحد الاسد ابادی[1] انا ابو الحسن یوسف بن عبد الاحد القمنی الشافعی نا سلیمان بن شعیب الکیسانی[2] انا سعید بن آدم انا شہاب بن خراش قال سمعت یزید الرقاشی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یجد العبد حلاوة الایمان حتی یؤمن بالقدر خیرہ وشرہ وحلوہ ومرہ[3]" قال وقبض رسول اللہ تعالی

المدنی الکمال

التیمی

سعید الآدم

[1] نسبة الی اسد اباد بلیدة قرب همدان ۱۲ [2] نسبة الی جدہ کیسان ۱۲ عبد الهادی غفر اللہ لہ

[3] یعنے بندہ مومن جب تک تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان نہ لائے تب تک ایمان کی حلاوت نہ پائیگا یعنے دنیا کی خوشی غمی نفع ونقصان صحت بیماری ہر چیز تقدیر الہی سے ہے بندہ کو چاہیئے کہ ہر حال میں راضی رہے جبتک ایسا نہ ہو ایمان کا ذائقہ حاصل نہ ہوگا خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریش مبارک کو تھامکر فرمایا کہ میں تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان لایا۔ حق تعالی ہم سب مسلمانوں کو تقدیر پر ایمان رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

کاتب الحروف محمد نیاز خان غفر اللہ ذنوبہ

صلى الله تعالى عليه وسلم على لحيته فقال آمنت بالقدر خيره وشره وحلوه
ومره وقبض انس رضى الله تعالى عنه على لحيته فقال آمنت بالقدر
خيره وشره وحلوه ومره وقبض يزيد على لحيته فقال آمنت بالقدر خيره
وشره وحلوه ومره قال وقبض شهاب على لحيته فقال آمنت الخ قال
وقبض سعيد على لحيته فقال آمنت الخ وقبض سليمان على لحيته فقال آمنت الخ
وقبض يوسف على لحيته فقال آمنت الخ واخذ الزبير على لحيته فقال
آمنت الخ وقال الحاكم بعدما قبض على لحيته وانا اقول عن نية صادقة
وعقيدة صحيحة آمنت الخ وقبض ابو بكر على لحيته وقال آمنت الخ
وقبض التميمي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الثقفي على لحيته وقال
آمنت الخ وقبض المرداوي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض البعلي
على لحيته وقال آمنت الخ وقبض كل من ابي هريرة وابن النحاس
على لحيته وقال كل واحد منهما آمنت الخ وقبض ابن الجزري
على لحيته وقال آمنت الخ وقبض ابو الفتح على لحيته وقال آمنت الخ
وقبض الغزي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الاجهوري على لحيته
وقال آمنت الخ واخذ الشيخ عيسى على لحيته وقال آمنت الخ وقبض العجيمي على لحيته وقال

آمنت الخ وقبض ابن عقيلة على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الشيخ عبد الخالق على لحيته وقال آمنت الخ وقبض السيد سليمان على لحيته وقال آمنت الخ وقبض ابنه السيد عبد الرحمن على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الشيخ عابد على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الشيخ عبد الغنى على لحيته وقال آمنت الخ وقبض شيخنا العلامة عبد الجليل على لحيته وقال آمنت بالقدر خيره وشره وحلوه ومره۔ نسأل الله تعالى ان يثبتنا على ذلك ويجعلنا مؤمنين به آمين بجاه السيد الامين۔ اخرجه ابن عساكر فى تاريخه مسلسلاً وهكذا اخرجه النجم الغيطى فى مسلسلاته وقال عقبه حديث عظيم مسلسل بقبض اللحية و بالايمان بالقدر انتهى مختصراً عجلونى

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحديث الثالث عشر المسلسل[۵] بقول كل راو كتبته وها هو فى جيبى	وسلم کے درمیان (۳۳) واسطے ہیں۔

۱۳۷

[۵] اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اسکو لکھا اور وہ میری جیب میں ہے۔ یہ دراصل ایک مستند و معتبر دعا کا سلسلہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ تک پہنچا ہے۔ جب آپکو کسی طرح کا غم وارد ہوتا تو آپ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دعاء الفرج یعنی خوشی کی دعا ہے۔ اور اس دعا کا ایک عجیب قصہ ہے جو متن کتاب ہذا میں مذکور ہے۔ یہاں بغرض رفاہ عام اسکا اردو خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کے راوی اعلیٰ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ابو جعفر منصور

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ ۱۲۵

اخبرنی العلامۃ عبد الباری قال انا محمد طاھر الوتری انا عبد الغنی المجددی المدنی عن محمد عابد الانصاری عن السید عبد الرحمن الاھدل عن ابیہ السید سلیمان بن یحیی الاھدل عن السید احمد بن محمد شریف المقبول الاھدل عن السید یحیی بن عمر مقبول الاھدل عن السید ابی بکر بن علی البطاح الاھدل عن السید یوسف بن محمد البطاح الاھدل عن السید الطاھر الحسین الاھدل

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷۱) مسند خلافت پر متمکن ہوا تو مجھ سے کہا کہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا لاؤ۔ جب انکے بلانے میں کچھ تاخیر ہوئی تو کہا کہ میں نے جعفر کو بلانیکا حکم نہ کیا تھا۔ تجھکو خدا کی قسم ہے کہ بلا لا انکو ورنہ بہت بری طرح سے تجھکو قتل کرونگا۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں نے انہیں بلا لایا پس جب ہم ہر دو خلیفہ کے دروازے پہنچے تو حضرت جعفر کھڑے ہو گئے اور انکے لب کچھ حرکت کرنے لگے۔ پھر اندر داخل ہو کر خلیفہ کو سلام کیا۔ خلیفہ نے جواب ندیا۔ اور نہ انہیں بیٹھنے کو کہا پھر سر اٹھا کر کہا کہ اے جعفر تو ایسا ہے اور ویسا ہے (یعنے شکایت کی) اور ایک حدیث آباء و اجداد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت غدر کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائیگا۔ جس سے وہ تمام لوگوں میں پہچان لیا جائیگا۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت جعفر کو غدر کرنے والے بنایا۔ گویا حدیث مذکور کا مصداق ٹھرایا۔ یہ سنکر حضرت جعفر نے بھی اپنے آباء و اجداد سے ایک حدیث روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت عرش کے درمیان سے ایک منادی ندا کریگا کہ جنکی اجرت اللہ تعالیٰ پر ہے وہ لوگ کھڑے ہو جائیں۔ (یہ ندا سنکر صرف بزرگی والے لوگ کھڑے ہونگے۔ بار بار یہی فرماتے رہے حتی کہ خلیفہ کا غصہ تھم گیا اور دل نرم ہو گیا پھر اسنے کہا کہ اے ابو عبد اللہ بیٹھو اور اونچی جگہ بیٹھو یعنے اعزاز کیا پھر نہایۃ خوشبودار تیل جسمیں غالیہ ملا ہوا تھا منگا کر خود اپنے ہاتھ سے حضرت جعفر کے ہاتھ پر ملا پھر عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا اور ربیع سے کہا کہ ابو عبد اللہ (یہ حضرت جعفر کی کنیت ہے) کا جائزہ جاری کر دو اور اسکو دو چند کر دو جب حضرت جعفر باہر نکلے تو ربیع نے نہایۃ خلوص و ادب سے پوچھا کہ آپ خلیفہ کے روبرو آنیکے آگے کیا پڑھ رہے تھے کہ میں نے آپکے لب کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا تھا تو حضرت جعفر نے فرمایا کہ مجھ سے میرے باپ نے اور انکو انکے باپ نے اور انکو انکے دادا نے روایت کی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی غم پیش آتا تھا تو اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ یہ خوشی دلانیوالی دعا ہے۔ یہ دعا متن کتاب میں آتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

عن [١٢] الحافظ عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی عن [١٣] الشمس محمد عبد الرحمن السخاوی انا [١٤] ابو اسحاق ابراهیم بن علی انا [١٥] الامام ابو طاهر المجد الفیروز آبادی انا [١٦] محمد بن ابی القاسم الفارقی انا [١٧] علی بن احمد العراقی انا [١٨] ابو الفضل جعفر بن علی الهمدانی انا [١٩] الشهاب ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الدیباجی ثنا [٢٠] ابو عبد اللہ محمد بن الحسین بن صدقة بن سلیمان الاسکندری ثنا [٢١] ابو الفتح نصر ابن الحسین بن القاسم الشاشی ثنا [٢٢] ابو الحسن علی بن الحسین بن ابراهیم العاقولی الشافعی ثنا [٢٣] القاضی ابو الحسن محمد بن علی بن صخر الازدی ثنا [٢٤] ابو العباس احمد بن محمد بن یعقوب الهروی ثنا [٢٥] احمد بن منصور بن محمد الحافظ المؤذن ثنا [٢٦] ابو الحسن علی بن الحسن بن احمد البلخی القطان ثنا [٢٧] ابو الحسن علی بن احمد بن محمد البلخی المحتسب ثنا [٢٨] محمد بن هارون الهاشمی ثنا [٢٩] محمد بن یحیی المازنی ثنا [٣٠] موسی بن سهل عن [٣١] الربیع [١] قال لما استقلت ای الخلافة او البیعة لابی جعفر المنصور قال یا ربیع ابعث الی جعفر ای الصادق ابن محمد فقمت بین یدیه وقلت ای بلیة یرید ان یفعل وا وهمته انی

البیضاوی

الحسن

محمد

---

[١] هو حاجب المنصور ١٢ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

افعل ثم اتیتہ بعد ساعۃ فقال الم اقل لک ابعث الی جعفر بن محمد

فواللہ لتاتینی او لاقتلنک شر قتلۃ فذھبت الیہ فقلت یا ابا

عبد اللہ اجب امیر المؤمنین فقام معی فلما دنونا من الباب قام

فحرک شفتیہ ثم دخل فسلم فلم یرد علیہ و وقف فلم یجلسہ ثم رفع راسہ

وقال یا جعفر انت الذی کیت وکیت وحدثنی ابی ربیعۃ عن

ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال "ینصب[1] للغادر

یوم القیمۃ لواء یعرف بہ" فقال جعفر بن محمد حدثنی ابی عن

ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "ینادی منادٍ یوم

القیمۃ من بطنان العرش الا لیقم من کان اجرہ علی اللہ تعالی

فلا یقوم من عبادہ الا المتفضلون" فما زال یقول حتی سکن

ما بہ و لان لہ فقال اجلس ابا عبد اللہ ارتفع ابا عبد اللہ ثم دعا

بدھن فیہ غالیۃ[2] فاراقہ علیہ بیدہ والغالیۃ تقطر من بین انامل

امیر المؤمنین ثم قال انصرف ابا عبد اللہ فی حفظ اللہ تعالی

---

[1] اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ [2] غالیۃ خوشبوئی ست معروف مرکب از مشک و عنبر و کافور و دہن البان ام کذا فی المنتخب وغیرہ ۱۲

ثم قال لی یا ربیع اتبع اباعبد الله جائزته واضعفها فخرجت فقلت
یا اباعبد الله تعرف محبتی لک قال انت منا حدثنی ابی عن ابیه
عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم قال "مولی القوم منهم فقلت
یا اباعبد الله شهدت مالم تشهد وسمعت مالم تسمع وقد
دخلت ورأیتک تحرک شفتیک عند دخولک الیه قال دعاء کنت
ادعو به قلت دعاء حفظته عند دخولک الیه ام شیئ تاثرته عن
ابائک الطاهرین قال حدثنی ابی عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله
علیه وسلم کان اذا احزنه امر دعا بهذا الدعاء وکان یقول انه دعاء
الفرج وهو اللّٰهُمَّ احْرُسْنِی بِعَیْنِکَ الَّتِی لَا تَنَامُ وَاکْنُفْنِی بِرُکْنِکَ
الَّذِی لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِی بِقُدْرَتِکَ عَلَیَّ اَنْتَ ثِقَتِی وَرَجَائِی فَکَمْ
مِنْ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ قَلَّ لَکَ بِهَا شُکْرِی وَکَمْ مِنْ بَلِیَّةٍ
اِبْتَلَیْتَنِی بِهَا قَلَّ لَکَ بِهَا صَبْرِی فَیَا مَنْ قَلَّ لَکَ عِنْدَ

(حاشیہ: بِکَنفِک)

ل ترجمہ - اے میرے اللہ میری نگرانی فرما تیری اس آنکھ سے جو کبھی نہیں سوتی (یعنے میرا کوئی دشمن مجھے ایذا نہ دے سکے) اور بچالے مجھکو اپنے اس رکن کے ذریعہ سے جو قصد نہ کیا جائے (یعنے جسپر کسی کا دسترس نہیں ہے) اور مجھ پر اپنا رحم فرما اپنی اس قدرت سے جو مجھ پر ہے - تو ہی میرا بھروسہ اور تو ہی میری امید ہے یعنے میری تمام امیدیں تیری ذات سے وابستہ ہیں تو ہی انکو پورا کرنے والا ہے - پس تیری بہت نعمتیں مجھ پر مبذول ہوئی ہیں جنکا شکر میں نے کم کیا اور بہت بلیات سے تو نے میری آزمائش کی جن پر میں نے کم صبر کیا - پس اے وہ ذات پاک جسکی نعمت پر میرا

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

نِعْمَتِہٖ شُکْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلَائِہٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ
وَیَا مَنْ رَاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۞ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی دِیْنِیْ بِدُنْیَایَ وَعَلٰٓی اٰخِرَتِیْ بِالتَّقْوٰی
وَاحْفَظْنِیْ فِیْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَکِلْنِیْٓ اِلٰی نَفْسِیْ فِیْمَا حَضَرْتُ یَا مَنْ
لَّا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ هَبْ لِیْ مَا لَا یَنْقُصُکَ
وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَضُرُّکَ اِلٰهِیْ اَسْأَلُکَ فَرَجًا قَرِیْبًا وَّصَبْرًا جَمِیْلًا
وَاَسْأَلُکَ الْعَافِیَةَ مِنْ کُلِّ بَلِیَّةٍ وَّاَسْأَلُکَ الشُّکْرَ عَلَی الْعَافِیَةِ
وَاَسْأَلُکَ دَوَامَ الْعَافِیَةِ وَاَسْأَلُکَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۞ قال الربیع فکتبته عن
جعفر بن محمد وھا ھو فی جیبی وقال موسیٰ فکتبته عن الربیع
وھا ھو فی جیبی وھکذا علی ھذا المنوال الی شیخ شیخنا السید علی طاھر

(بقیہ حاشیہ صفحہ (۵۷۵) شکر کم ہوا پھر بھی مجھے محروم نہ رکھا اور اے وہ ذاتِ مقدس جس کی بلاؤں پر میرا صبر کم ہوا پھر بھی مجھے رسوا نہ کیا اور اے وہ ذات اقدس کہ جس نے میری خطاؤں کو دیکھ کر بھی میری فضیحت نہ کی۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار محمد پر اور اُنکی آل پر رحمت بھیجے جیسا کہ تو نے درود اور برکت اور رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السّلام پر۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے میرے اللہ میری دنیا سے میرے دین کی اور تقوے سے میری آخرت کی مدد فرما اور میری حفاظت فرما اس میں کہ میں اس سے غائب رہا۔ اور
(بقیہ بر صفحہ آیندہ)

الوتری وکان سماعہ وکتابتہ عن شیخہ عبد الغنی فی سنہ ۱۲۸۱ الف ومائتین
وواحد وثمانین وقد سمع وکتب شیخنا ومولانا عبد الباری عن شیخہ
الوتری فی الثانی من صفر یوم الثلثاء بالمدینۃ المنورۃ وقد وقع
سماعی وکتابتی عن شیخی وسندی عبد الباری فی الحادی والعشرین
من ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۳۴۰ اربعین وثلثمائۃ والف یوم الاثنین
الذی خلق اللہ فیہ النور۔ زادنا اللہ نورا علی نور۔ وحقق
لنا الاجور۔ والحمد للہ علی ذلک فی الاصائل والبکور۔ قال
العلامۃ العجلونی فی ثبتہ قال شیخنا محمد الکاملی وردوا البدل

(بقیہ صفحہ گزشتہ) مجھکو میرے نفس کے سپرد مت کر اسمیں کہ جس میں میں حاضر رہا۔ اے وہ ذات جسکو گناہ کچھ ضرر نہیں دیتے اور جسکو بخشش کچھ گھٹا نہیں سکتی مجھکو عطا فرما کہ وہ تیرا کچھ نہ گھٹا سکیگی اور بخش مجھکو کہ وہ تجھکو ضرر نہ پہنچا سکیگی۔ اے میرے اللہ میں تجھ سے قریب کی کشادگی اور خوبی والا صبر مانگتا ہوں اور ہر طرح کی بلا سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اور عافیت پر شکر گزاری کی توفیق مانگتا ہوں۔ اور ہمیشہ کے آرام کا سوال کرتا ہوں۔ اور لوگوں سے بے نیازی چاہتا ہوں۔ اور نہ زور ہے نہ طاقت کسی طرح کی مگر اللہ بلند اور عظمت والے کی مدد سے۔ دعا کا ترجمہ ختم ہوا۔ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یعنی حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے اس دعا کو سنکر لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے موسی نے کہا کہ میں نے اس دعا کو ربیع سے لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے اسی طرح میرے شیخ مولانا عبد الباری کے شیخ مولانا سید علی ظاہر وتری تک یہ سلسلہ چلا آیا اور انہوں نے اپنے شیخ عبد الغنی سے ۱۲۸۱ھ میں اس دعا کو لکھ لیا تھا اور مولانا عبد الباری نے مجھکو اسکی روایت کرتے وقت فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ وتری سے اسکو لکھ لیا تھا اور وہ میرے جیب میں ہے پھر جیب سے نکالکر مجھکو دی اور میں نے اس دعا کو ۱۳۴۰ھ میں لکھ لیا وللہ الحمد علی ذلک یہ بڑی عمدہ اور مستند دعا ہے اسکا پڑھنے والا جبر امراء و آفات و بلیات سے امون و محفوظ رہیگا انشاء اللہ تعالی ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ الہادی

الغزی عن والدہ الرضی عن العز بن جماعۃ عن الدہ البدر عن زین الدین
ابن قاضی شہبۃ عن والدہ الشمس عن ابن العطار عن الشیخ محی الدین
النووی بسندہ الی الامام جعفر بن محمد بن زین العابدین بن الحسین
ابن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ الحسین عن ابیہ الامام علی بن
ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکل من
رواہ قال وھا ھو فی جیبی وھو حدیث ودعاء وتمیمۃ ای حرز و
اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی بلفظ - یا علی اذا احزنک امر
فقل اللھم احرسنی الحدیث واللہ اعلم انتھی -

۱۴

صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۷) واسطے ہیں -	الحدیث[1] الرابع عشر المسلسل بمسح الارض بالید	اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ

اخبرنی شیخی وسندی مولانا قیام الدین عبد الباری دام فیضہ الجاری
قال اخبرنی شیخی وسندی السید محمد علی بن السید طاھر الوتری
قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی المدنی المجددی عن الشیخ محمد عابد
عن عمہ الشیخ محمد حسین عن ابیہ الشیخ محمد مراد عن شیخہ محمد ھاشم

---

[1] اس حدیث کے بیان کرنیکے وقت ہر راوی نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا اسکی تشریح آگے آتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عن[9] الشيخ عبد القادر عن[10] الشيخ حسين العجيمي عن[11] الشيخ احمد القشاشي
عن[12] الشمس محمد بن احمد بن حمزة الرملي عن[13] القاضي زكريا عن الحافظ
ابن حجر عن[14] ابي اسحاق التنوخي عن[15] احمد الحجار عن[16] ابي الفضل جعفر
ابن علي الهمداني عن[17] القاضي الشريف ابي محمد عبد الله بن عبد الرحمن
العثماني عن[18] ابي الحسن علي بن المشرف المصري عن[19] ابي القاسم عبد العزيز
ابن الحسن بن اسماعيل الضراب عن[20] ابيه نا[21] ابو جعفر احمد بن اسحاق
ابن البهلول القاضي نا[22] ابي نا[23] ابراهيم بن حمزة عن[24] عبد العزيز بن محمد
هو الزراوردي عن[25] اسيد بن ابي اسيد هو البراد عن[26] ابيه
قال قلت لابي قتادة رضي الله تعالى عنه مالك لا تحدث عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم كما يحدث الناس فقال[27] سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول "من[ف] كذب علي معتمدا فليعد لجنبه مضجعا
من النار" فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك ويمسح
الارض بيده۔ ومسح ابو قتادة رضي الله تعالى عنه يده بالارض كما

ف یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر جھوٹ کہا وہ اپنے پہلو کیلئے آتش جہنم سے بچھونا تیار کر لے۔ یہ فرماتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا گویا جھوٹی حدیث کہنے والے کیلئے جہنم کے ٹھکانے کا اشارہ بتلایا اس حدیث شریف سے جھوٹی حدیث کہنے کی سخت وعید ثابت ہوئی اللھم احفظنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم - ومسح ابو اسيد كما مسح ابو قتادة وهكذا مسح كل واحد من الرواة يده بالارض لما حدث بهذا الحديث حتى قال شيخنا مسح الشيخ محمد علي بن ظاهر الوتري يده بالارض لما حدث به - قلت وهكذا مسح شيخي يده بالارض لما حدث به

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۹) واسطے ہیں۔

الحديث الخامس عشر[1] المسلسل بوضع اليد على الكتف

۱۵ء

لكن ذلك من الامام الجزري فارويه بالسند المذكور مرارا الى الامام[12] الجزري قال في اسنى المطالب اخبرنا[13] الشيخ المسند الصالح ابو العباس احمد بن عبد الكريم البعلبكي الصوفي بقرأتي عليه بمدرسة الحنابلة من مدينة بعلبك المحروسة في ذي الحجة الحرام سنة اثنتين وسبعين وسبعمائة ويده على كتفي قال[14] اخبرنا القاضي تاج الدين عبد الخالق بن عبد السلام بن سعيد بن علوان سماعا ويده على كتفي قال اخبرنا[15] الامام العلامة ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد بن قدامة المقدسي

[1] اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میرے شیخ نے اس حدیث کو سنانے وقت میرے کاندھے پر ہاتھ رکھا اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور حدیث سنائی اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا چنانچہ آگے آتا ہے۔
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ویدہ علی کتفی اخبرنا[16] ابو الفتح محمد بن عبد الباقی بن سلیمان الحاجب ویدہ علی کتفی اخبرنا[17] ابو عبد اللہ محمد بن ابی نصر الحمیدی ویدہ علی کتفی حدثنا[18] ابو اسحاق ابراہیم بن سعد بن عبد اللہ النعمانی ویدہ علی کتفی حدثنا[19] ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد الحافظ ویدہ علی کتفی اخبرنا[20] ابو الحسن احمد بن عیسی القرضی ویدہ علی کتفی حدثنا[21] ابو الحسن احمد بن محمد بن موسی الوکیل المکی ویدہ علی کتفی حدثنا[22] ابو محمد ھلال ابن العلاء بن عمر بن ھلال بن العلاء الباھلی ویدہ علی کتفی حدثنی[23] ابی ویدہ علی کتفی حدثنا[24] عبد اللہ بن عمرو ویدہ علی کتفی حدثنا[25] زید بن ابی انیسہ ویدہ علی کتفی حدثنا[26] ابو اسحق السبیعی ویدہ علی کتفی حدثنی[27] عبید اللہ بن الحارث ویدہ علی کتفی حدثنی[28] الحارث الاعور ویدہ علی کتفی حدثنا[29] علی بن ابی طالب ویدہ علی کتفی حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویدہ علی کتفی حدثنی الصادق الناطق رسول رب العلمین و امینہ علی وحیہ جبرئیل علیہ السلام ویدہ علی کتفی قال سمعت اسرافیل یقول سمعت القلم یقول سمعت اللوح یقول سمعت اللہ عزوجل من فوق العرش یقول للشیئ[1] "کن" فلا تبلغ

---

[1] یعنی حق تعالیٰ جب کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرماتا ہو "کن" یعنی ہو جا تو کاف نون تک نہیں پہنچنے پاتا کہ وہ چیز ہو جاتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

الکاف النون حتی یکون ما یکون"

۱۶

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی	الحدیث السادس عشر المسلسل بالاخذ بالید	اللہ علیہ وسلم تک انیس واسطے ہیں۔

اَرویہ عن عبد اللہ المحدث القدومی عن عبد الرحمن الکزبری عن ابیہ محمد الکزبری عن احمد العطار عن العلامۃ العجلونی قال فی ثبتہ عن ثبت السید کمال الدین بن حمزۃ انہ قال فیہ اخبرنا شیخنا ابو العباس الشحام واخذ بیدی اخبرنا الکمال محمد بن النحاس والحسن بن محمد بن ابی الفتح واخذا بیدی قال الاول انبانا احمد بن عبد الرحمن واخذ بیدی وقال الثانی انبانا ابو العباس الجزری واخذ بیدی ثم اخبرنا ابو عبید اللہ خطیب مردا قال کل واحد منہما واخذ بیدی قال اخبرنا ابو الفرج الثقفی واخذ بیدی قال انبانا ابو القاسم التیمی واخذ بیدی ثم اخبرنا محمد السمرقندی واخذ بیدی ثم اخبرنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری واخذ بیدی

سلسلہ اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ ہر راوی نے اپنے تلمیذ کا ہاتھ تھام کر اسکو سنایا ہے ۱۲

قال حدثني ابو الحسن علي بن محمد السرخسي واخذ بيدي يوم خروجي من سرخس

ق وهذا اخر حديث سمعته منه ق حدثني محمد بن احمد ابي داؤد

واخذ بيدي حدثنا عبد الله بن احمد بن سمويه واخذ بيدي ق حدثنا

ابراهيم بن هدبة واخذ بيدي ق حدثنا انس بن مالك رضي الله تعالى

عنه واخذ بيدي ق حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم واخذ بيدي

ق وجاء رجل من الحرة فقال يا رسول الله متى الساعة قال ماذا اعددت

لها قال لم اعد لها كثير صلوة ولا صيام ولا صدقة الا اني احب الله

ورسوله قال صلى الله عليه وسلم "المرء مع من احب" حديث صحيح

قال ورويناه في مسلسلات التيمي وهو مخرج في الصحيح من غير تسلسل

---

۵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام کر فرمایا اور انہیں سے روایت ہے کہ ایک شخص مقام حرّہ سے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئیگی آپ نے فرمایا کہ تو نے اسکے لئے کیا تیاری کی ہے (جو اسکو پوچھتا ہے) اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کے لئے کچھ زیادہ (نفل) نماز اور (نفل) روزے اور (نفل) صدقہ سے تیاری نہیں کی ہے مگر البتہ اللہ و رسول کے ساتھ (دلی) محبت رکھتا ہوں۔ پس آپ نے فرمایا کہ ہر شخص قیامت میں اسی کے ساتھ رہیگا جسکے ساتھ وہ محبت رکھتا تھا۔ صحابۂ کرام کا گمان تھا کہ رسول کے ساتھ آخرت کی معیت باوجود متابعت کے صرف محبت سے نصیب ہو گی جبتک کہ کثرۃ عبادات و زیادہ ریاضت و مجاہدات حاصل نہ ہو۔ اسی لئے آپ نے اس بشارت کے ساتھ انہیں اطمینان دلایا کہ متابعت کے ساتھ محبت رکھنا حصول معیۃ عقبیٰ کے لئے کافی ہے۔ اور جو معیۃ آیۂ مع الذين انعم الله عليهم میں مذکور ہے وہ ایک معیۃ خاصہ ہے کہ جس میں محب و محبوب کی ملاقات ہو گی۔ اور اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر دو ایک درجہ میں ہونگے۔ کیونکہ یہ بدیہی البطلان ہے اس لئے کہ اہل جنت باہم متفاوت الدرجات ہونگے اسکی تفصیل کتب حدیث و شروح مثلاً مرقاۃ شرح مشکوۃ وغیرہ میں مذکور ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

انتهى اقول ورواه احمد والشيخان والترمذی وغیرهم -

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس واسطے ہیں۔

الحديث السابع عشر المسلسل بالعد فی الید[1]

اخبرنا الشيخ العلامة عبد الجليل وعدهن فی یدی انا الشیخ عبد الغنی
وعدهن فی یدی انا الشیخ عابد عدهن فی یدی انا السید عبد الرحمن
الاهدل انا الشیخ امر اللہ بن عبد الخالق المزجاجی قال انا الشیخ
محمد بن احمد عقیلة انا الشیخ حسن بن علی العجیمی انا امام الوقت عیسی
ابن محمد الثعالبی وعدهن فی یدی انا ابو الصلاح علی بن عبد الواحد
السجلماسی انا الحافظ احمد المغربی القرشی التلمسانی قال انا ابو القاسم
ابن محمد الغسانی انا الشیخ احمد بن محمد بابا التنبکتی انا القاضی العاقب
ابن محمود انا الفقیه محمد الحطاب وعدهن فی یدی انا ابو عبد اللہ
العلانی وعدهن فی یدی عن شیخه الخیضری وعدهن فی یدی
اخبرنی خالی ابن الحریری وعدهن فی یدی انا الکمال بن النحاس
وعدهن فی یدی انا ابو العباس البعلی وعدهن فی یدی انا الخطیب

[1] اس حدیث میں ہاتھ کی انگلیوں پر درود شریف کی گنتی کا سلسلہ ہے پانچ درود پانچ انگلیوں پر گنے جاتے ہیں ۱۲

وعدهن فی یدی انا ابو الفرج الثقفی وعدهن فی یدی انا جدی لامی

ابو القاسم التیمی وعدهن فی یدی انا الشیخ ابوبکر الشیرازی وعدهن

فی یدی انا الحاکم ابو عبد اللہ وعدهن فی یدی قال عدهن فی یدی ابوبکر بن دارم الحافظ

وقال لی عدهن فی یدی علی بن احمد الحسین العجلی وقال لی عدهن فی یدی حرب

ابن الحسین وقال لی عدهن فی یدی یحیی بن المساور الحناط وقال

الحسن الطحان

لی عدهن فی یدی عمرو بن خالد وقال لی عدهن فی یدی زید بن علی

ابن الحسین وقال لی عدهن فی یدی ابی الحسن علی بن الحسین وقال

لی عدهن فی یدی ابی الحسین بن علی بن ابی طالب وقال لی عدهن

فی یدی ابی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال لی عدهن

فی یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عدهن فی یدی جبرئیل علیہ السلام وقال

هکذا نزلت بهن من عند اللہ رب العزة جل وعلا اللّٰهم صل علی

محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک

لہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں گنے اور رسول اللہ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے میرے ہاتھ میں گنے حضرت جبریل کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے پاس سے اسی طرح انکو لیکر نازل ہوا ہوں ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

حمید مجید۔ اللّٰھم وبارک علی محمد وعلی اٰل محمد کما بارکت علی ا

وعلی اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔ اللّٰھم وترحم علی محمد وعلی اٰل

کما ترحمت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔ اللّٰھم و

علی محمد وعلی اٰل محمد کما تحننت علی ابراھیم وعلی ابراھیم انک

اللّٰھم وسلم علی محمد وعلی اٰل محمد کما سلمت علی ابراھیم وعلی اٰل ا

انک حمید مجید۔ رواہ القاضی عیاض فی الشفاء من طریق

عن الحاکم وھکذا ھو عند الحاکم فی علومہ واخرجہ ابو نعیم فی المع

مسلسلا وکذلک الدیلمی وابن مسدی وابن المفضل وابن بشک

وغیرھم من اھل المسلسلات انتہی کذا فی حصر الشارد

(حاشیہ: وعن طریق الغوری والدیلمی فی مسندہ الخ)

(حاشیہ: ١٨)

الحدیث الثامن عشر المسلسل بتقلیم الاظفار یوم الخمیس

اس سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تر... واسطے ہیں۔

اروبہ عن الشیخ الحبیب الحبشی عن والدہ عن عمر العطار عن صالح الف

عن محمد بن سنۃ الفلانی عن الشریف محمد عن بدر الدین الک

۱؎ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھ... سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اسی طرح پہنچتا ہے۔ جب سے یہ حدیث راقم مسکین کو پہنچی ہے حتی الامکان عامل ہے وباللہ التوفیق ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عن الامام السيوطی عن عمر بن فهد عن الامام الجزری قال نبی اسنی المطالب رأیت الشیخ الصالح اباھریرۃ عبدالرحمن بن الشیخ الامام حافظ الشام ابی عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان بن الذھبی یقلم الظفار یوم الخمیس وقال رأیت الشیخ الصالح ابا العباس احمد بن عبدالرحمن ابن یوسف البعلی یقلم اظفارہ یوم الخمیس وقال رأیت الشیخ العالم اباعبداللہ محمد بن اسماعیل بن احمد المقدسی الخطیب یقلم الظفار یوم الخمیس وقال رأیت الامام المسند ابا الفرج یحیی بن محمود الثقفی یقلم اظفارہ یوم الخمیس وقال رأیت جدی ابا القاسم اسماعیل بن محمد یقلم اظفارہ یوم الخمیس وقال رأیت الامام المسند ابا محمد الحسن بن احمد السمرقندی یقلم اظفارہ یوم الخمیس قال رأیت ابا العباس جعفر بن محمد المستغفری یقلم اظفارہ یوم الخمیس وقال رأیت الشیخ محمد بن احمد المکی یقلم اظفارہ یوم الخمیس وقال رأیت ابا القاسم ابراھیم بن محمد بن علی بن شاہ المرورذی یقلم الظفار یوم الخمیس وقال رأیت ابابکر محمد بن عبداللہ النیسابوری یقلم اظفارہ یوم الخمیس قال رأیت عبداللہ بن موسی یقلم الظفار یوم الخمیس قال رأیت الفضل بن عباس الکوفی یقلم اظفارہ یوم الخمیس

قال رأيت الحسين بن هارون الضبي يقلم الظفاره يوم الخميس ثم [٢٤] رأيت
عمر بن حفص يقلم اظفاره يوم الخميس ثم [٢٥] رأيت ابي حفص بن غياث
يقلم اظفاره يوم الخميس ثم [٢٦] رأيت جعفر بن محمد يقلم اظفاره يوم الخميس
ثم [٢٧] رأيت محمد بن علي يقلم اظفاره يوم الخميس قال [٢٨] رأيت علي بن الحسين
يقلم الظفاره يوم الخميس ثم [٢٩] رأيت الحسين بن علي يقلم الظفاره
يوم الخميس ثم [٣٠] رأيت عليا رضي الله عنه يقلم اظفاره يوم الخميس
قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقلم اظفاره يوم
الخميس۔ ثم قال "يا علي [١] قص الظفر ونتف الابط وحلق العانة
يوم الخميس والغسل والطيب واللباس يوم الجمعة انتهى"

اقول وهذا الحديث وان لم يوجد في كتب الحديث، وقد انكره

---

[١] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھا پھر مجھے فرمایا کہ اے علی ناخن کا کترنا اور بغل کے بال نوچنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا پنجشنبہ کو چاہئے اور غسل اور خوشبو کا لگانا اور لباس کا بدلنا جمعہ کے روز چاہئے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ [٢] میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اگرچہ کتب حدیث میں نہیں پائی جاتی ہے اور امام عبد الرحمٰن شیبانی نے اپنی کتاب تمییز الطیب من الخبیث میں اس بات کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ ناخن کے تراشنے اور اسکی کیفیت اور اس کے لئے کسی یوم کے تعین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے اھ لیکن امام عبد الرحمٰن صفوری نے اپنی کتاب نزہۃ المجالس میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص آنکھ کی اور فقر اور برص اور جنون کی شکایت سے مامون رہنا چاہے تو اسکو چاہئے کہ اپنے ناخن پنجشنبہ کے روز بعد عصر تراشے اھ اور در مختار میں ناخن تراشنے کی کیفیت یہ بتلائی ہے کہ اول داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کا ناخن کاٹے اسکے بعد وسطیٰ کا پھر بنصر کا پھر خنصر کا

باقی حاشیہ بر صفحہ آیندہ

الامام عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی فی تمییز الطیب من الخبیث بان خبر قص الاظفار لم یثبت فی کیفیتہ ولا فی تعیین یوم لہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی لکن قد روی الامام عبد الرحمن الصفوری فی کتابہ النزھۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من اراد ان یأمن شکایۃ العین والفقر والبرص والجنون فلیقص اظفارہ یوم الخمیس بعد العصر انتہی وفی کیفیۃ قص الاظفار وردت روایات مختلفۃ اوردھا فی الدر المختار واللہ تعالیٰ اعلم

(فی الجزء الاول ۱۲)

الحدیث التاسع عشر المسلسل بقول انی احبک فقل اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان انیس واسطے ہیں[۲۹]

ع ۱۹

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸۸) پھر بائیں ہاتھ کی خنصر سے شروع کرکے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اسکے سوا ایک دوسری کیفیت بھی منقول ہے۔ اور پاؤں کے ناخن تراشنے کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ داہنے پاؤں کی خنصر سے شروع کرے اور بائیں کی خنصر پر ختم کرے یعنے ترتیب خلال کے مطابق تراشے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

لہ اس حدیث میں ایک دعا کا سلسلہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اس کے پڑھنے کا حکم ان الفاظ سے کیا کہ اے معاذ واللہ میں تمکو دوست رکھتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مت ترک کرو۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے لیکر میرے شیخ تک ہر راوی نے یہی کہا کہ میں تمکو دوست رکھتا ہوں۔ تم یہ دعا پڑھو حتی کہ میرے شیخ نے بھی مجھے ایسی ہی اجازت دی۔ اسکو مسلسل بالمحبۃ بھی کہتے ہیں چاہئے کہ ہر نماز کے بعد استغفار ۳ بار اور اللھم انت السلام الخ ایک بار پڑھکر اس دعا کو کم از کم ایک بار پڑھ لیا کریں ۱۲

محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

قال لی شیخی العلامۃ عبد الجلیل المدنی انی احبک فقل اللّٰھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک فی دبر کل صلوۃ وقال[2] قال لی الشیخ عبد الغنی انی احبک فقل اللّٰھم الخ وقال[3] قال لی الشیخ عابد انا احبک فقل اللّٰھم الخ وقال[4] قال لی السید احمد بن سلیمان انی احبک فقل الخ وقال[5] قال لی الشیخ عبد الخالق المزجاجی انی احبک فقل الخ وقال[6] قال لی السید یحیی بن عمر مقبول الاھدل انی احبک فقل الخ وقال[7] قال لی الشیخ عبد اللّٰہ بن سالم البصری انی احبک فقل الخ وقال[8] قال لی الشیخ محمد ابن علاء الدین البابلی انی احبک فقل الخ وقال[9] قال لی الشیخ سالم السنھوری انی احبک فقل الخ وقال[10] قال لی الشیخ محمد بن عبد الرحمٰن العلقمی انی احبک فقل الخ وقال[11] قال لی الشیخ ابو الفضل جلال الدین السیوطی انی احبک فقل الخ وقال[12] قال لی ابو الطیب احمد بن محمد الحجازی انی احبک فقل الخ وقال[13] قال لی القاضی مجد الدین اسمعیل بن ابراھیم الحنفی انی احبک فقل الخ وقال[14] قال لی الحافظ ابو سعید العلائی انی احبک فقل الخ وقال[15] قال لی احمد بن محمد الارموی انی احبک فقل الخ وقال[16] قال لی عبد الرحمٰن بن مکی انی احبک

فقل الخ وقال[۱۸] قال لی ابو طاہر السلفی انی احبک فقل الخ وقال قال لی

محمد بن عبد الکریم انی احبک فقل الخ وقال[۱۹] قال لی ابو علی عیسیٰ بن

شاذان البصری انی احبک فقل الخ وقال[۲۰] قال لی احمد[۵۱] بن سلیمان

النجاد انی احبک فقل الخ وقال[۲۱] قال لی ابو بکر[۵۲] ابن ابی الدنیا انی

احبک فقل الخ وقال[۲۲] قال لی الحسن بن عبد العزیز الجروی انی احبک فقل الخ

وقال[۲۳] قال لی عمرو بن مسلم انی احبک فقل الخ وقال[۲۴] قال لی الحکم بن عبدہ

انی احبک فقل الخ وقال[۲۵] قال لی حیوۃ بن شریح انی احبک فقل الخ وقال[۲۶]

قال لی عقبۃ بن مسلم انی احبک فقل الخ وقال[۲۷] قال لی ابو عبد الرحمن الحبلی

انی احبک فقل الخ وقال[۲۸] قال لی الصنابحی انی احبک فقل الخ وقال[۲۹] قال

لی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی احبک فقل الخ وقال قال

لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ انی احبک فقل اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ

عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ[۵۳] وفی روایۃ ابی داؤد

[۵۱] ھو ابو بکر احمد بن سلیمان ابن الحسین

[۵۲] ھو ابو بکر عبد اللہ ابن محمد بن عبید القرشی

[۵۳] اس دعا کا ترجمہ یہ ہے۔ اے میرے اللہ تیرا ذکر کرنے اور شکر کرنے اور تیری اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔ گویا یہ جامع دعا ہے جب بندہ حق تعالیٰ کا ذاکر اور اسکی نعمتوں پر شاکر اور اسکی اچھی عبادت (جسکو وہ پسند اور قبول فرمائے) کرنے والا ہو جائے تو بس وہ خدا کا خاص بندہ ہو گیا اور جو خدا کا ہو گیا خدا اسکا ہو گیا من کان اللہ کان اللہ لہ الحدیث۔ سبحان اللہ کیا پیاری دعا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس محبت و شفقت کیساتھ اس کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے اور اسکا سلسلہ بھی کتنا پیارا ہے کہ ہر شیخ نے اپنے تلمیذ کو اپنی محبت کا اظہار کر کے

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ

يا معاذ والله انى احبك اوصيك يا معاذ لا تدعن فى دبر كل صلوة
تقول اللهم الخ قال الشيخ عابد رحمه الله تعالى فى حصر الشارد وقد
جزم السخاوى بصحة متن هذا المسلسل واسناده والحديث قد
اخرجه النسائى وابو داؤد واحمد والحاكم وغيرهم رحمهم الله تعالى
انتهى اقول وفى رواية الامام احمد عن معاذ بن جبل ان النبى صلى الله
عليه وسلم اخذ بيده يوما ثم قال يا معاذ انى لاحبك فقال له معاذ
بابى انت وامى يا رسول الله وانا احبك قال اوصيك يا معاذ لا
تدعن فى دبر كل صلوة وذكره الى اخر قوله عبادتك ؛

٢٠

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الحديث العشرون[1] المسلسل بالسؤال عن الاخلاص

علیہ وسلم کے درمیان تیرہ واسطے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ (۵۹۱ کا) ہونے پڑھنے کی وصیت کی ہے۔اس حدیث کو نسائی وابوداؤد واحمد وحاکم وغیرہم نے روایت کی اور امام سخاوی نے اسکے متن اور سند کی صحت پر جزم کیا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ کی روایت میں یوں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز معاذ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا کہ اے معاذ میں بلا ریب تجھکو دوست رکھتا ہوں یہ سنکر معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں میں بھی آپکو دوست رکھتا ہوں پس حضرت نے فرمایا کہ اے معاذ میں تمہکو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مت چھوڑ۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس دعا کا پڑھنا لازم کرے اور اسکی فضیلت سے محروم نہ رہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[1] اس حدیث میں یہ مسلسلہ ہے کہ ہر راوی نے اپنے شیخ سے سوال کیا ہے کہ اخلاص کیا چیز ہے اسی طرح یہ سلسلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے تو وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حق تعالی شانہ سے دریافت کیا کہ اخلاص کیا ہے پس اللہ پاک نے اسکا جو جواب دیا وہ آگے آتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفر لہ

سألت شيخنا الشيخ محمد اعبد الباری عن الاخلاص ما هو فقال سألت
شيخنا محمد اعلى الوتری عن حقيقة الاخلاص فقال سألت الشيخ
عبد الغنی المجددی عنها فقال سألت عنها الشيخ محمد اعابد السندی
فقال سألت عنها الشيخ صديق بن على المزجاجی فقال سألت
الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجی عنها فقال سألت الشيخ
حسن العجيمی عنها فقال سألت الشيخ احمد القشاشی عنها فقال
سألت الشيخ احمد الشناوی عنها فقال سألت والدی الشيخ
على الشناوی عنها فقال سألت الشيخ عبد الوهاب الشعرانی عنها
فقال سألت الحافظ الجلال السيوطی عنها فقال سألت عائشة بنت
جار الله بن صالح الطبری عنها فقالت سألت ابراهيم بن محمد بن صديق
عنها فقال سألت ابا العباس الحجار عنها فقال سألت جعفر بن على
الهمدانی عنها فقال سألت ابا القاسم بن بشكوال عنها فقال سألت
القاضی ابا بكر ابن العربی عنها فقال سألت اسمعيل بن محمد بن الفضل
الاصبهانی عنها فقال سألت ابا بكر احمد بن على بن خلف عنها
فقال سألت عبد الرحمن السلمی عنها فقال سألت على بن سعيد

التغرائی عنها[22] فقال سألت احمد بن محمد بن زکریا عنها فقال[23] سألت علی بن ابراهیم الشقیقی عنها[24] فقال سألت محمد بن جعفر الخصاف عنها[25] فقال[26] سألت احمد بن غسان عنها فقال[27] سألت احمد بن عطاء الهروی الهجیمی عنها فقال[28] سألت عبد الواحد بن زید عنها فقال[29] سألت الحسن البصری عنها فقال[30] سألت حذیفة بن الیمان رضی الله عنه عن الاخلاص ما هو فقال سألت النبی صلی الله علیه وسلم عن الاخلاص ما هو فقال سألت جبریل علیه السلام عن الاخلاص ما هو فقال سألت عنه رب العزة جل جلاله فقال الاخلاص[1] سر من اسراری اودعته قلب من احببته من عبادی - اللهم

---

[1] یعنے اخلاص کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ اخلاص میرے اسرار میں سے ایک سر ہے کہ اسکو میرے بندوں میں سے جسکے دل میں چاہا ودیعۃً رکھدیا - اے اللہ ہمکو ہر قول و فعل میں اخلاص نصیب فرما اور ریا و سمعہ و سوء نیت سے ہمکو پناہ میں رکھ آمین - اخلاص کے متعلق ایک نظم ہدیۂ ناظرین ہے ؎

کسی زمانہ میں تھا سب کا ہمقرین اخلاص ❊ دکھائی دیتا ہے شکل سراب کہیں اخلاص ❊ جہاں سے اٹھگیا اخلاص اس زمانہ میں
کسی کی ذات میں آتا نظر نہیں اخلاص ❊ بیان اسکا کتابوں میں ہم نے دیکھا ہے ❊ مگر زمانہ میں دیکھا نہیں کہیں اخلاص
ہزار غوطہ لگاؤ یہ دُر نہ ہاتھ لگے ❊ ہوا ہے ایسا سمندر میں تہ نشین اخلاص ❊ خوشی کے وقت میں ہر ایک دوست ہوتا ہے
دکھائیں وقت مصیبت ہیں مخلصین اخلاص ❊ شکے نجات قیامت میں اس ہی بندہ کو ❊ کہ جس کے نیک عمل کے رہا قرین اخلاص
ضرور چاہئے اخلاص اہل ایمان کو ❊ یہ مجھ خاتم ایمان کا ہے نگیں اخلاص ❊ عبث تلاش ہے دنیا میں مل نہیں سکتا
خدا ہی دے تو ملے ہاں وہ ہے جبیں اخلاص ❊ یہ پوچھا سرور کونین سے حذیفہ نے ❊ کہ کسکو کہتے ہیں اے عرش کے مکین اخلاص
کہا کہ میں نے یہ جبریل سے سوال کیا ❊ بتائیے کسے کہتے ہیں اے امین اخلاص ❊ کہا کہ میں نے بھی پوچھا خدا اے عالم سے
ہے کیا بتا مجھے اے رب عالمین اخلاص ❊ کہا کہ ہے مرے اسرار سے اک ایسا سر ❊ کہ جسکے قلب میں ڈالا ہوا وہیں اخلاص
دعا کرو یہ بصد عجز بندۂ مسکیں ❊ خدا عطا کرے ہم کو وہ نازنین اخلاص ❊ ۱۲ محمد عبد الهادی غفرلہ

اسألك الاخلاص في القول والعمل واعوذ بك من الرياء والسمعة وسوء النية۔

سمـ ۲۱

الحديث الحادي والعشرون المسلسل باجابة الدعاء في الملتزم[1]

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تیئیس[۲۳] واسطے ہیں۔

اخبرني العلامة ابو الفيض عبد الستار المكي انا[1] الاستاذ الوتري والشيخ منظور[2] احمد النقشبندي ح واخبرني عبد الحق[1] المكي قالوا اخبرنا[2] الشيخ عبد الغني[3] اخبرني الشيخ عابد[4] انا عمي محمد حسين[5] انا محمد بن محمد بن محمد المغربي[6] انا عبد الله البصري[7] انا محمد البابلي انا[8] احمد بن خليل السبكي انا[9] النجم الغيطي انا[10] زكريا الانصاري انا[11] ابن حجر انا[12] شرف الدين ابن الجماعة انا[13] يحيى بن فضل الله العمري انا[14] مكي بن علان انا[15] ابو الطاهر السلفي سمعت[16] ابا القاسم حمزة بن يوسف السهمي بجرجان سمعت[17] ابا القاسم عبد الله بن محمد البزار بمكة سمعت[18] محمد بن الحسن الانصاري سمعت[19] ابا بكر محمد بن ادريس المكي سمعت[20] عبد الله الحميدي سمعت[21] سفيان بن عيينة سمعت[22] عمرو بن

---

[1] اس حدیث میں یہ تسلسل ہے کہ اسکا ہر راوی مجھ مسکین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہی کہتا ہے کہ میں نے مقام ملتزم میں دعا کی اور وہ قبول ہوئی۔ ملتزم وہ مقام مبارک ہے جو باب کعبہ و حجر اسود کے متصل واقع ہے جہاں طواف کے بعد دیوار کعبہ سے ملصق ہو کر کھڑے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ اسکی فضیلت میں جو حدیث وارد ہے آگے آتی ہے ۱۲

محمد عبد الہادی غفرلہٗ

دينار سمعت[٢٣] ابن عباس رضي الله عنهما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم

يقول "الملتزم[٥١] موضع يستجاب فيه الدعاء وما دعى الله فيه عبد دعوة

الا استجابها" قال ابن عباس رضي الله عنهما فوالله ما دعوت

فيه قط الا اجابني ثم عمرو وانا ما دعوت الله فيه الا استجاب لي

سفيان وانا ما دعوت الله الخ وهكذا قال كل راو من رواة هذا السند حتى قال شيخنا ابو الفيض

وانا دعوت الله تعالى فيه فاستجيب لي واقول دعوت الله تعالى

فيه فاستجاب لي بفضله وكرمه والحديث اخرجه القاضي

عياض في الشفاء مسلسلا وقال الحافظ ابو بكر بن مسدي وهذا

حديث حسن غريب من حديث عمرو بن دينار عن ابن عباس رضي الله

عنهما تفرد به مسلسلا محمد بن ادريس المكي كاتب الحميدي عنه۔

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحديث[٥٢] الثاني[٢٢] والعشرون المسلسل بقول يرحم الله فلانا كيف لو ادرك زماننا هذا	علیہ وسلم کے درمیان (٢٥) واسطے ہیں۔

٢٢

[٥١] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ملتزم ایسا مقام ہے کہ اس میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔ کسی بندہ نے اس مقام میں کوئی دعا نہ کی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اسکو قبول فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس مقام میں میری دعا قبول ہوئی اسطرح ہر راوی نے کہا۔ میں کہتا ہوں کہ مقام موصوف میں میری دعا بھی قبول ہوئی فللہ الحمد علی ذلک ۱۲ [٥٢] اسمیں میرے شیخ عبد الجلیل رحمہ اللہ سے لیکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک ہر راوی نے اپنے شیخ کا نام لیکر کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں پر رحم کرے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے۔ اسکی تفصیل آئندہ آتی ہے ۱۲ محمد عبد الباری غفر اللہ لہٗ۔

اخبرني الشيخ عبد الجليل قال[١] اخبرني الشيخ عبد الغني قال[٢] انى الشيخ
عابد قال[٣] انى الشيخ صالح الفلاني قال[٤] انى الشيخ محمد بن سنة
قال[٥] انى مولاى الشريف محمد بن عبد الله ثم[٦] انا احمد العجل اليمني
انا[٨] الشيخ قطب الدين الحنفي انا[٩] شهاب الدين احمد بن عبد الغفار
ثني[١٠] به الحافظ السيوطي قال[١١] اخبرتني ام هانئ بنت علي الهوريني
سماعا قالت انا[١٢] ابو العباس احمد بن ظهيرة انا[١٣] به الامام ابو سعيد
خليل بن كيكلدى العلائى انا[١٤] ابو الفضل سليمان بن حمزة الحاكم بقرأتي
عليه انا[١٥] جعفر بن علي الهمداني سماعا انا[١٦] ابو طاهر السلفي انا[١٧] احمد
ابن علي بن بدران انا[١٨] ابو الحسين محمد بن احمد الابنوسي انا[١٩] محمد
ابن عبد الرحمن بن حسام الدين الدينوري نا[٢٠] ابو بشر اسماعيل بن
ابراهيم الحلواني ثنا[٢١] علي بن عبد المؤمن نا[٢٢] وكيع عن[٢٣] هشام بن عروة
عن[٢٤] ابيه عن[٢٥] عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم "ان[١] من الشعر حكمة" وقالت عائشة رضي الله عنها

---

[١] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض شعر سراسر حکمت ہوتا ہے۔ یعنے شعر ہر قسم کا ہوتا ہے مگر بعض بعض شعر حکمت سے بھر پور ہوتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالی لبید (مشہور شاعر عرب) پر رحم فرمائے جو یہ شعر کہتا تھا (جس کا خلاصہ یہ ہے) وہ لوگ گزر گئے جنکی پناہ میں لوگ زندگی کرتے تھے اور میں انکے پیچھے خارشتی
بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

يرحم الله لبيدا وهو الذي يقول شعرا

ذهب الذين يعاش في اكنافهم	وبقيت في خلف كجلد الاجرب
يتاكلون خيانة[1] مذمومة	ويعاب سائلهم وان لم يشغب

وقال عروة قالت عائشة رضي الله تعالى عنها كيف لو ادرك زماننا هذا وقال عروة يرحم الله عائشة كيف لو ادركت زماننا هذا وقال هشام يرحم الله عروة كيف لو ادرك زماننا وقال وكيع يرحم الله هشاما كيف لو ادرك زماننا هذا وقال علي يرحم الله وكيعا كيف لو ادرك زماننا هذا وقال ابو بشر يرحم الله ابا البشر[2] كيف ادرك زماننا هذا وقال ابو الحسين يرحم الله ابن حسام كيف لو ادرك زماننا هذا قال ابن بدران يرحم الله ابا الحسين كيف لو ادرك زماننا هذا قال السلفي يرحم الله ابن بدران كيف لو ادرك زماننا

[2] صح علیا ... ابن حسام رحمه الله

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۷ کا) کھال کے مانند باقی رہ گیا اب لوگ مذموم خیانہ کا مال کھاتے ہیں۔ اور انکا سائل عیب لگایا جاتا ہے اگرچہ وہ شور نہ کرے۔ عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لبید نے اپنے زمانہ کا حال دیکھکر یہ کہا تو اگر ہمارے زمانہ کو پاتا تو نہ معلوم کیسا کہتا۔ پھر عروہ نے کہا کہ اللہ تعالی عائشہ رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتیں تو نہ معلوم کیا کہتیں۔ اسی طرح ہر راوی نے کہا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[1] وقال السخاوي رحمه الله تعالى يتحدثون مخافة وملالة ۱۲ محمد عبد الهادي غفر له

هذا ثم الهمدانی یرحم الله السلفی کیف لو ادرک زماننا هذا ثم ابو الفضل
سلیمان یرحم الله جعفر الهمدانی کیف لو ادرک زماننا هذا ثم
العلائی یرحم الله سلیمان کیف لو ادرک زماننا هذا ثم ابن طهیرة
یرحم الله العلائی کیف لو ادرک زماننا هذا ثم الحافظ السیوطی
یرحم الله امرهانی کیف لو ادرکت زماننا هذا ثم قطب الدین
یرحم الله شیخنا احمد بن عبد الغفار کیف لو ادرک زماننا هذا
ثم الشیخ احمد العجل یرحم الله قطب الدین کیف لو ادرک زماننا
هذا ثم مولای الشریف یرحم الله احمد العجل کیف لو ادرک
زماننا هذا ثم الشیخ محمد بن سِنَّة یرحم الله مولای الشریف
کیف لو ادرک زماننا هذا قال الشیخ صالح یرحم الله الشیخ محمد بن
سنّة کیف لو ادرک زماننا هذا ثم الشیخ عابد یرحم الله شیخنا الشیخ
صالح الفلانی کیف الخ ثم الشیخ عبد الغنی یرحم الله الشیخ عابد السندی
کیف الخ ثم شیخنا الشیخ عبد الجلیل برّاده المدنی یرحم الله شیخنا عبد الغنی
کیف الخ ثم الشیخ فی ثبته وقد جزم العلائی وغیره لصحة تسلسله اھ

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چھبیس[۲۶] واسطے ہیں۔

الحدیث الثالث والعشرون[۲۳]
المسلسل بالاتکاء

وبالسند الی الحافظ السیوطی[۱] قال فی الجیاد اخبرنی[۱۱] ابو حامد بن ابی الخیر الحضرمی سماعاً علیہ بمکۃ الشریفۃ شرفہا اللہ تعالیٰ وھو متکئ ثم اخبرنی[۱۲] ابو الخیر محمد بن محمد المقری وھو متکئ ثم اخبرنا[۱۳] محمود بن خلیفۃ المنبجی وھو متکئ ثم اخبرنا[۱۴] ابو محمد عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی وھو متکئ ثم اخبرنا[۱۵] ابو محمد بن رواج وھو متکئ ثم اخبرنا[۱۶] ابو طاھر السلفی وھو متکئ ثم قرأت[۱۷] علی ابی الفتح بن دیان بن مسعود الغزنوی باصبہان وھو متکئ ثم قرأت[۱۸] علی ابی الحسن علی بن محمد بن نصر اللبان الدینوری وھو متکئ ثم قرأت[۱۹] علی ابی القاسم حمزۃ بن یوسف السہمی بجرجان وھو متکئ ثم قرأت[۲۰] علی ابی الحسن علی بن احمد بن محمد بن احمد بن الحسین القزوینی بالبصرۃ وھو متکئ ثم قرأت[۲۱] علی ابی الحسن بن الحجاج بن غالب الطبرانی بالمحلۃ بمصر وھو متکئ ثم قرأت[۲۲]

۲۳ الغزنولی

[۱] یہ حدیث ایسی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے فرمانے کے وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی اسکو ٹیک لگائے ہوئے فرمایا اسیطرح امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

على ابى العلا محمد بن جعفر الألوفى بالرملة وهو متكئ ثم قرأت[٢٣] على عاصم بن
على وهو متكئ ثم قرأت[٢٤] على الليث بن سعد وهو متكئ ثم قرأت[٢٥] على بكر
ابن الفرات وهو متكئ ثم قرأت[٢٦] على انس بن مالك رضى الله تعالى عنه
وهو متكئ ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم[١] "احسن الله خلق
رجل وخلقه فتطعمه النار"، انتهى قال المحدث العجلونى فى ثبته
والحديث كما فى الجامع الصغير اخرجه الطبرانى فى الاوسط
والبيهقى عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه بهذا اللفظ لكن
بزيادة ابدا فى آخره انتهى

٢٤

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحديث الرابع والعشرون المسلسل بالضحك والتبسم	وسلم تک پچیس[١٥] واسطے ہیں۔

اخبرنى[١] شيخى محمد عبد البارى ثم اخبرنى[٢] شيخنا الوترى عن[٣] الشيخ عبد الغنى
المجددى العمرى عن[٤] الشيخ محمد عابد السندى عن[٥] الشيخ صديق بن على
المزجاجى عن[٦] احمد الاشبولى المصرى عن[٧] الشيخ احمد الملوى عن[٨]

---

[١] یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کی خلقت اور اخلاق ہر دو اچھے کر دیئے تو اسکو آتش دوزخ نہ کھائیگی ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ
[٢] اسکے ہر راوی نے اسکی روایت کرتے وقت تبسم کیا ہے ۱۲

عبد الله بن سالم البصري عن [9] محمد بن علاء الدين البابلي عن [10] احمد بن محمد الشلبي

عن [11] السيد يوسف بن عبد الله الارميولي عن [12] برهان الدين ابراهيم

ابن علي بن احمد القلقشندي عن [13] الحافظ ابن حجر عن [14] ابي اسحق التنوخي

عن [15] علي بن العز عمر انا [16] ابو الفرج بن ابي عمر عن [17] الكنية بنت علي بن

يحيى بن علي الطراح انا [18] ابي عن [19] جده عن [20] الخطيب البغدادي انا [21]

القاضي ابو العلاء محمد بن علي الواسطي انا [22] ابو الحسن عبد الله بن

محمد السراني سمعت [23] عمار بن علي سمعت [24] احمد بن نصر الهلالي سمعت [25]

ابي [1] يقول [25] كنت في مجلس سفيان بن عيينة فنظر الى صبي دخل

المسجد فكان اهل المسجد تهاونوا به لصغر سنه فقال سفيان

---

[1] وھو النضر ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ [25] احمد بن نصر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ نصر سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ایک روز میں سفیان بن عیینہ کی مجلس میں تھا ایسے میں ایک لڑکا مسجد میں داخل ہوا تو اہل مسجد نے اسکو نظر حقارت سے دیکھا کہ اتنی کم عمری میں بڑے بڑے علما کی مجلس میں آبیٹھا ہے اسپر حضرت سفیان نے فرمایا کہ لوگو اس بچے کی حالت پر اسکی اہانت مت کرو تم بھی پہلے ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر بڑی عمر اور علم کے ساتھ احسان کیا۔ پھر فرمایا اے نصر اگر تو مجھکو اسوقت دیکھتا جبکہ میں دس سال کا تھا میرا قد پانچ بالشت کا تھا۔ میرا چہرہ دینار کے مانند تھا۔ اور میں گویا آگ کا شعلہ تھا اور میرے کپڑے چھوٹے چھوٹے۔ اور میری آستینیں چھوٹی چھوٹی۔ اور میرا دامن کم مقدار کا۔ اور میری جوتی جیسے چوہے کے کان۔ علمائے امصار مثلاً زہری اور عمرو بن دینار کی خدمت میں پھرتا اور انکے درمیان میخ کے مانند بیٹھتا۔ اور میری دوات چھوٹی اخروٹ کے جیسی اور میرا قلمدان چھوٹے کیلے کی جیسی اور میرا قلم بادام کے مانند ہوتا تھا۔ پس جب میں مجلس علما میں داخل ہوتا تو کہا جاتا کہ چھوٹے عالم کیلئے جگہ کشادہ کرو۔ یہ کہکر ابن عیینہ ہنسے اور احمد نے کہا کہ میرے باپ نصر بھی ہنسے اور عمار نے کہا کہ احمد نے بھی ایسا ہی تبسم کیا۔ اسیطرح اس کے ہر راوی نے تبسم کیا حتی کہ شیخ وتری نے کہا کہ اسی طرح مولانا عبد الغنی اکی

بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آیندہ

كذلك كنتم من قبل فمن الله عليكم ثم قال يا نصر لو رأيتني ولي عشر سنين
طولي خمسة اشبار ؛ ووجهي كالدينار ؛ وانا شعلة نار ؛ وثيابي صغار ؛
واكمامي قصار ؛ وذيلي بمقدار ؛ ونعلي كاذن الفار ؛ اختلف الى
علماء الامصار ؛ مثال الزهري وعمرو بن دينار ؛ اجلس بينهم كالمسمار ؛
ومحبرتي كالجوزة ؛ ومقلمتي كالموزة ؛ وقلمي كاللوزة ؛ فاذا دخلت
المجلس قيل اوسعوا للشيخ الصغير - قال ثم تبسم ابن عيينة وضحك
وقال احمد وتبسم ابي نصر وقال عمار وتبسم احمد وضحك وهكذا
قال كل واحد من رواته حتى قال الشيخ الوتري تبسم ايضا الشيخ
عبد الغني لما رواه لنا وقال شيخنا الشيخ عبد الباري وكذا تبسم شيخنا
محمد علي بن الظاهر الوتري لما رواه لنا قلت وهكذا تبسم شيخنا عبد الباري
لما رواه لنا -

اس سند میں حضرت فاطمہ	الحديث الخامس والعشرون[۲۵] المسلسل بالبكاء	رضی اللہ عنہا تک پچیس[۲۵] واسطے ہیں

۲۵ ع

(بقیہ صفحہ گذشتہ) روایت کے وقت ہنسے اور میرے شیخ عبد الباری نے کہا کہ اسیطرح میرے شیخ مولانا وتری اسکی روایت کے وقت ہنسے - میں کہتا ہوں کہ میرے شیخ عبد الباری بھی اسکی روایت کے وقت ہنسے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ له

۲۵ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ اس کے ہر راوی نے اسکو روتے ہوئے روایت کی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو سپرد خاک کیا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرط غم سے کہا کہ اے انس تم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خاک ڈالنا کیونکر خوش لگا پھر کہنے لگیں - ہائے بابا جان

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

اخبرنی الشیخ المذکور عن الشیخ المسطور قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی

المجددی بسندہ الی انس بن مالک بمعنی ما اخرجہ البخاری عنہ

رضی اللہ عنہ قال قالت فاطمۃ رضی اللہ عنہا یا انس کیف طابت

انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب

ثم قالت وا ابتاہ من ربہ ما ادناہ وا ابتاہ الی جبرئیل ننعاہ

وا ابتاہ اجاب ربا دعاہ وا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ قال

انس ثم بکت فاطمۃ رضی اللہ عنہا قال شیخنا لما رواہ لی الشیخ الوتری

بکی قال لما رواہ لی الشیخ عبد الغنی بکی وقال لما رواہ الشیخ محمد عابد

بکی قال لما رواہ لی السید عبد الرزاق البکاری بکی وقال لما رواہ

لی الشیخ محمد بن علاء الدین المزجاجی بکی وقال لما رواہ لی السید

یحیی بن عمر مقبول الاھدل بکی وقال لما رواہ لی السید ابوبکر

ابن علی بکی وقال لما رواہ لی السید یوسف محمد بن بطاح

یا ابتاہ

(بقیہ صفحہ گذشتہ) آپ اپنے رب سے کسقدر قریب ہو گئے۔ اے بابا جان ہم جبرئیل علیہ السلام کو اس بات کی خبر دینگے۔ اے بابا جان آپنے اپنے رب کی دعوۃ کو قبول فرمائی۔ اے بابا جان جسکی خبر دیگا جنت الفردوس ہے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ میرے شیخ عبد الباری نے فرمایا کہ شیخ وتری مجھ سے اسکی روایت کرنے کے وقت روئے انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے شیخ عبد الغنی اسکی روایت کرتے وقت روئے اور کہا کہ مجھ سے میرے شیخ محمد عابد اسکی روایت کرنے کے وقت روئے اسی طرح اس کے ہر راوی روئے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الاهدل بكى وقم[9] لما رواه لى السيد طاهر بن حسين الاهدل بكى و
قم[10] لما رواه الحافظ عبد الرحمن بن علي الربيع البنانى بكى وقم[11] لما رواه لى
الشيخ زين الدين الشرجي بكى وقم[12] لما رواه لى نفيس الدين سليمان بن
ابراهيم العلوى بكى وقم[13] لما رواه لى والدى بكى وقم[14] لما رواه لى الشيخ
ابو الحسن علي بن هبة الله الشافعي المصري بكى وقم[15] لما رواه لى الحافظ
ابو الطاهر احمد بن محمد السلفي بكى وقم[16] لما رواه لى ابو الفتح ايزويار
ابن مسعود بن السماق الغزنوى بكى وقم[17] لما رواه لى ابو الحسن بن علي
ابن محمد الدينورى بكى وقم[18] لما رواه لى ابو الحسن محمد بن علي بن محمد بكى
وقم[19] لما رواه ابو بكر بن عدى بن زحر المنقيرى بكى وقم[20] لما رواه لى
احمد بن صالح بن عبيد الله الصيدلانى بكى وقم[21] لما رواه لى ابو يحيى جعفر بن
ابن هشام بكى وقم[22] لما رواه لى عارم هو محمد بن الفضل بن النعمان السدوسى
بكى وقم[23] لما رواه لى حماد بن زيد بكى وقم[24] لما رواه لى ثابت البنانى
بكى وقم[25] لما حدثه انس بن مالك رضى الله عنه بكى قم[1] الشيخ محمد ابن

---

[1] مولانا محمد بن طيب فاسى رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث جانگاہ و دلسوز ایسا ہے کہ اس پر رونا صرف راوی کی کیا خصوصیت ہے بلکہ جو مسلمان اسکو سنے گا وہ بھی روئے گا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الطيب الفاسي ثم المدني رحمه الله تعالى بل لا يمر هذا الحديث بمؤمن الا بكى

۲۶

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول	الحديث السادس والعشرون المسلسل بقول اشهد بالله واشهد الله	اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انتیس وسائط ہیں

أرويه عن السيد حسين الحبشي المكي عن والده السيد محمد عن عمر العطار عن صالح الفلاني عن سليمان الدرعي عن الشريف محمد بن عبد الله عن السراج عمر ابن الالجائي عن الجلال السيوطي عن ابي القاسم عمر بن فهد عن الامام محمد ابن الجزري۔

ح وحدثني الشيخ عبد الجليل براده المدني عن احمد منة الله المصري الازهري عن الشيخ محمد الامير المالكي عن الشيخ يوسف الشباسي المزيني عن الاستاذ السكندري المعروف بالصباغ عن الشيخ محمد الزرقاني عن ابي الارشاد علي الاجهوري عن النور القرافي عن كمال الدين الطويل عن محمد ابن الجزري قال اشهد بالله واشهد الله لقد اخبرني ابو علي الحسن بن هلال الدقاق قال اشهد بالله واشهد الله لقد اخبرني

ـــــــ

سلہ اس حدیث کے اکثر راوی یہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھتا ہوں کہ فلاں نے مجھ کو یہ خبر دی اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اور وہاں سے جبرئیل علیہ السلام تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ۱۲

محمد عبد الهادي غفر الله له

احمد
ابو الحسن علی بن احمد المقدسی[۱۳] قال اشہد باللہ واشہد للہ لقد اخبرنی ابو المکارم
ابن محمد اللبان[۱۴] قال اشہد باللہ واشہد للہ لقد اخبرنی ابو
علی الحسن بن احمد الحداد[۱۵] قال اشہد باللہ واشہد للہ لقد انبانا
الحافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ[۱۶] قال اشہد باللہ واشہد للہ
لقد انبانی القاضی علی بن احمد القزوینی[۱۷] قال اشہد باللہ واشہد اللہ
لقد حدثنی محمد بن احمد بن قضاعۃ[۱۸] قال اشہد باللہ واشہد اللہ
لقد اخبرنی القاسم بن العلاء[۱۹] علی الہمدانی قال اشہد باللہ واشہد للہ لقد
حدثنی الحسن بن علی بن محمد بن الجواد بن علی الرضی بن موسیٰ الکاظم بن جعفر
الصادق بن محمد الباقر عن زین العابدین بن علی ابن سید شباب
اہل الجنۃ الحسین ابن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنہم اجمعین عن ابیہ عن جدہ کل یقول اشہد باللہ واشہد اللہ
لقد حدثنی ابی علی بن ابی طالب قال اشہد باللہ واشہد اللہ
لقد حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال[ف۱] اشہد باللہ واشہد اللہ

ف۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھکر کہتا ہوں کہ تحقیق مجھ کو حدیث بیان کی جبرئیل علیہ السلام نے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہمیشہ کا شراب پینے والا بت پرست کے مانند ہے نعوذ باللہ من ذالک اس حدیث شریف سے شرابی کی نہایت خرابی ثابت ہوئی سچا مسلمان یہ سننے کے بعد ہرگز اسکا مرتکب نہ ہوگا ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ۔

لقد حدثني جبريل عليه السلام قال يا محمد ان مدمن الخمر كعابد وثن - قال العلامة الامير الكبير في ثبته ناقلا عن ابن الجوزي هذا حديث جليل القدر من رواية هؤلاء السادة الاخيار والال الاطهار - رواه الحافظ ابو نعيم في كتاب حلية (حلیۃ) الاولياء وفي مسلسلاته وقال هذا حديث ثابت رواته العترة الطاهرة الطيبة عليهم السلام ورواه الشيرازي في الالقاب انتهى -

اس حدیث کی سند میں مجھ سے صحابی رسول	الحديث السابع والعشرون[۲۷] المسلسل بقول كل راو اشهد بالله لسمعت فلانا يقول	حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ تک مجھ تک[۳] مسلسل ہے

۲۷

وبالسند[ب] الى الامام السيوطي قال في جياد المسلسلات اشهد بالله لسمعت ام هانی بنت ابی الحسن الهوريني تقول اشهد بالله لسمعت ابا العباس ابن ظهيرة يقول اشهد بالله لسمعت الحافظ ابا سعيد العلائي يقول اشهد بالله لسمعت ابا الفضل سليمان بن حمزة يقول

ل یہ ستائیسویں حدیث ہے اس میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق میں نے فلاں کو یہ کہتے ہوئے سنا لیکن یہ تسلسل امام سیوطی سے آخر تک ہے اور روایت مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

ب یہ حدیث اسی سند سے مجھے پہنچی ہے جو اس کے آگے مذکور ہے جو سیوطی تک پہنچتی ہے ۱۲

اشهد بالله لسمعت جعفر بن علی المالکی یقول[۱۶] اشهد بالله لسمعت الحافظ ابا طاهر السلفی یقول[۱۵] اشهد بالله لسمعت ابا علی الحسن ابن احمد الحداد یقول[۱۶] اشهد بالله لسمعت ابا سعد اسمعیل بن علی السمان یقول[۱۷] اشهد بالله لسمعت ابا عبد الله بن جعفر المیدانی[۱۸] یقول اشهد بالله لسمعت الحسن بن سیرین یقول[۱۹] اشهد بالله لسمعت احمد بن عاصم[۲۰] یقول اشهد بالله لسمعت محمد بن المصفی الحمصی[۲۱] یقول اشهد بالله لسمعت الاصبغ بن سلام یقول[۲۲] اشهد بالله لسمعت عفیر بن معدان یقول[۲۳] اشهد بالله لسمعت سلیم بن عامر یقول[۲۴] اشهد بالله لسمعت ابا امامة رضی الله عنه یقول ان هذه[۵۱]

الایة نزلت فی القدریة ان المجرمین فی ضلال وسعر[۵۲]

قال العلائی غریب من هذا الوجه وفی اسناده لین ولیس بالواهی

قلت اخرجه ابن عدی فی الکامل وقال عفیر لیس بشیئ وقد ورد

---

[۵۱] ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تحقیق یہ آیت (ان المجرمین الخ) فرقہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی ۱۲

[۵۲] ترجمہ بیشک مجرم گمراہی میں ہیں (دنیا میں) اور عذاب نار میں ہیں (آخرت میں) تفسیر شیر منی میں ہے کہ بعض عزیز کا قول ہے کہ آیت مذکورہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی اور وہ وہی مجرم ہیں جنکا نام اللہ تعالیٰ نے آیۂ ان المجرمین میں لیا ہے ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

من اوجه اخری قویة اھ وفی السراج المنیر للشربینی وقال بعض المفسرین ان ھذہ الاٰیة نزلت فی القدریة وھم المجرمون الذین سماھم اللہ تعالیٰ فی قولہ ان المجرمین الخ

۲۸

علیہ وسلم تک اکیس (۲۱) واسطے ہیں۔	الحدیث الثامن والعشرون المسلسل بقول کل راو سمعت فلانا یقول	اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ

وبالسند الی الحافظ السیوطی قال فی الجیاد سمعت ام الفضل بنت محمد المقدسی تقول سمعت ابا العباس احمد بن الحسن السویداوی وابا المعالی الازھری یقولان سمعنا ام الخیر تقول سمعت ابا الطاھر ابن عزون وابا العباس الدمشقی یقولان سمعنا ابا القاسم البوصیری یقول سمعت ابا عبد اللہ النحوی یقول سمعت ابا عبد اللہ القاضی یقول سمعت عبد الرحمن بن عمر الصفار یقول سمعت ابن الاعرابی یقول سمعت ابا رفاعة ھو عبد اللہ بن محمد العدوی یقول سمعت ابن عائشة یقول سمعت علقمة بن وقاص یقول

۱؎ اس حدیث میں ایسا سلسلہ ہے کہ ہر راوی لفظ سمعت کے ساتھ روایت کرتا ہے یعنی میں نے اس حدیث کو فلاں سے سنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

سمعت عمر بن الخطاب يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول۔ انما[51] الاعمال بالنيات۔ الحديث۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ	الحديث[52] التاسع والعشرون المسلسل بالسلام من بيننا محمد سيد الانام على امته الى يوم القيام عليه افضل الصلوة والسلام	وسلم تک ستائیس (٢٧) واسطے ہیں۔

ع ٢٩

اخبرنى الشيخ اسعد الدهان عن الشيخ حسين الجسر عن علاء الدين عابدين عن والده محمد امين عابدين شارح الدر المختار عن الشيخ احمد بن عبيد العطار عن العلامة العجلونى قال فى ثبته اجازنى به شيخنا يونس المصرى الكفراوى عن الشيخ سلطان المزاحى عن ابراهيم اللاقانى عن جماعة من اجلهم ابو النجا سالم السنهورى عن جماعة من اجلهم النجم محمد بن احمد الغيطى قال فى مسلسلاته اخبرنى شيخ الاسلام زكريا الانصارى انا ابو الفضل المرجانى اجازة

---

[51] یعنے سوا اسکے نہیں کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔ یعنے عمل کا ثواب نہیں ملتا یا عمل اللہ تعالیٰ کے پاس درجۂ اعتبار نہیں پاتا یا مقبول نہیں ہوتا مگر نیک نیت کے ساتھ۔ ١٢ احمد عبد الهادی غفر اللہ لہٗ

[52] یہ بہت عظیم الشان حدیث ہے۔ اس میں یہ سلسلہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جو قیامت تک آنے والی ہے بکمال شفقت سلام فرمایا اور ہر راوی نے اسکو اپنے شاگرد تک پہنچایا جسکا سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے ١٢ احمد عبد الهادی غفر اللہ لہٗ۔

انبانا[١٨] ابو هريرة عبد الرحمن ابن الحافظ ابی عبد الله الذهبی انبانا ابی انبانا[١٧] احمد بن اسحاق انبانا[١٦] عبد السلام بن سهل انبانا[١٥] احمد بن عمر بن البيع انبانا[١٩] حميد بن ميمون انبانا[٢٠] ابوبكر احمد بن عبد الرحمن الشيرازی انبانا[٢١] ابوبكر محمد بن احمد بن يعقوب حدثنا[٢٢] محمد بن الحسن بن الصباح حدثنا[٢٣] سهل بن عبد الله التستری عن[٢٤] محمد بن سوار عن[٢٥] الاشعث بن طليق عن[٢٦] الحسن العرنی عن[٢٧] مرة الهمدانی عن[٢٨] عبد الله بن مسعود رضی الله تعالے عنه

قال جمعنا[٥] رسول الله صلی الله عليه وسلم فی بيت ميمونة رضی الله تعالی عنها ونحن ثلاثون رجلا فودعنا وسلم علينا ودعالنا ووعظنا وقال اقرؤا علی من لقيتم من امتی بعدی السلام الاول فالاول الی يوم القيمة

[٥] حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو (اپنے مرض موت میں) بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں جمع فرمایا اور ہم تیس آدمی تھے پس آپ نے ہمکو وداع فرمایا اور سلام کیا اور ہمارے لئے دعا اور نصیحت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میرے امتیوں میں سے جو کوئی تم سے ملے لعل عدالے اول والونکو (بعد والے بعد والوں کو) اسیطرح قیامت تک میرا سلام پہنچاوے۔ سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسقدر شفقت امت پر تھی کہ قیامت تک کوئی مسلمان اس سے محروم نہیں رہ سکتا ماشاء اللہ کیسی شاندار حدیث ہے کہاں ہم اور کہاں زمانہ رسول اتنی صدیوں کے بعد آپکا شفقتانہ سلام ہمکو پہنچ رہا ہے الحمد للہ اٹھائیس واسطوں سے مجھکو یہ سلام پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ ذنوبہ

قال الهيثمي حديث حسن باعتبار تعدد طرقه وثقة رجاله سوى الحسن العرني لكنه توبع عن مرة من غير وجه والاسانيد عن مرة متقاربة كما قاله البزار انتهى۔

ح ۳۰

الحديث الثلثون[1] المسلسل بروايته نبينا محمد سيد الانام عن سيدنا ابراهيم خليل الرحمن عليهما الصلوة والسلام باقرائه لهذه الامة السلام واخباره بغراس دار السلام ففيه فضيلة عظيمة باتصال سندنا بالخليل وبنبينا محمد السيد الجليل وقد من الله تعالى به على هذا العبد الذليل فجعل لي سندا متصلا بخليله ابراهيم عليه الصلوة والتسليم

اخبرني[1] العلامة الشيخ عبد الله القدومي النابلسي اخبرني[2] الشيخ

---

[1] یہ تیسویں حدیث نہایت عظیم الشان ہے اس میں وہ مبارک سلسلہ ہے کہ شب معراج میں جب ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ملاقات ہوئی تو آپنے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ اپنی امت کو میرا سلام پہنچا کر یہ پیام سناؤ کہ زمین جنت میں درخت لگائیں (اسکی تشریح آگے آتی ہے) سبحان اللہ یہ کیسی پیاری اور کتنی فضیلت والی حدیث ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا سلام پھر معراج شریف میں کہا ہوا سلام ہمارے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ سے آپکی امت کو پہنچ رہا ہے۔ اور اللہ پاک کا لاکھوں شکر ہے کہ ایسا مبارک سلام سند متصل صحیح کے ساتھ مجھ مسکین تک پہنچا ہے۔ اس سلسلہ میں مجھ سے رسول کائنات علیہ الصلوۃ والتحیات تک الحاشیۃ[۲۸] واسطے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ۔

عبد الرحمن الكزبري عن[٣] ابيه محمد الكزبري الدمشقي عن[٤] احمد بن عبيد
العطار الدمشقي عن[٥] العلامة العجلوني محدث الشام عن[٦] محمد بن علي
الكاملي الشافعي عن[٧] محمد البطنيني عن[٨] المحقق الشمس محمد الميداني
عن[٩] احمد الطيبي الكبير عن[١٠] السيد كمال الدين الحسيني عن[١١] جمال الدين
ابن جماعة عن[١٢] البرهان الشامي عن[١٣] ابن العطار عن[١٤] الامام
محي الدين النووي قال في تهذيبه اخبرنا[١٥] ابو محمد عبد الرحمن
ابن ابي عمر محمد بن احمد بن قدامة المقدسي انبانا[١٦] ابو حفص ابن طبرزد
انبانا[١٧] ابو الفتح الكرخي انبانا[١٨] القاضي ابو عامر انبانا[١٩] ابو محمد الجراحي انبانا[٢٠]
ابو العباس المحبوبي انا[٢١] ابو عيسى الترمذي انا[٢٢] عبد الله بن ابي زياد
انبانا[٢٣] سيار انبانا[٢٤] عبد الواحد بن زياد عن[٢٥] عبد الرحمن بن اسحاق
عن[٢٦] القاسم بن عبد الرحمن عن[٢٧] ابيه عن[٢٨] ابن مسعود رضي الله تعالى

---

٥١ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں ابراہیم علیہ السلام سے (آسمان ہفتم میں) میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنی امت کو میری طرف سے سلام فرمائے اور انہیں اس بات کی خبر دیجئے کہ جنت کی زمین پاک اور عمدہ (مشک و زعفران کی) اور اسکا پانی نہایت شیریں (اور لذیذ) ہے۔ اور وہ زمین ہموار اور درختوں سے خالی ہے اور تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر کا پڑھنا اس میں درخت بٹھانا ہے یعنی جو مسلمان جتنے مرتبہ یہ کلمات پڑھیگا اتنے ہی درخت اسکے لئے جنت کی اس زمین میں بٹھائے جائینگے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ جنت کی تمام زمین خالی پڑی ہے اور ہم سے اعمال صالحہ صادر ہونیکے بعد اس میں درخت وغیرہ لگینگے۔ اسلئے کہ وہ تو اپنی تمام نعمتوں اور درختوں اور حور و قصور کیساتھ اب بھی تیار اور موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جنات تجری من تحتها الانهار۔ بلکہ مطلب اسکا یہ ہے کہ جنت میں موجودہ باغات کے علاوہ کچھ خالی زمین بھی ہے تاکہ مومنین اپنی حسب خواہش تسبیح و تحمید وغیرہ پڑھنے سے اس میں درخت بٹھائیں اور وہاں جانے کے بعد انکے پھل پائیں۔ اللہ پاک سب مسلمانوں کو نصیب فرمائے آمین ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیت ابراھیم لیلۃ اسری
بی فقال یا محمد اقرأ امتک منی السلام واخبرھم ان الجنۃ
طیبۃ التربۃ عذبۃ الماء وانھا قیعان وان غراسھا سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ قال الترمذی
حدیث حسن انتھی تلت وروی ابن ماجہ والحاکم والطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی

اس حدیث کا سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الحادی والثلثون المسلسل بالاذان فی اذن الحزین لدفع الحزن	علیہ وسلم تک اٹھائیس (۲۸) واسطے ہیں۔

۳۱

وبالسند السابق الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا
شیخنا الامام المحدث جمال الدین یوسف بن محمد بن مسعود السرمری
رحمہ اللہ مشافھۃ اخبرنا شیخنا الامام ابو الثناء محمود بن محمد بن
محمود المقری اخبرنا شیخنا ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن
ابی الجیش انا ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی

سلسلہ اکتیسویں حدیث اس میں رنجیدہ وغمزدہ کا رنج وغم دفع ہونے کے لئے اس کے کان میں اذان دینے کا سلسلہ مذکور ہے اس کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو غمگین دیکھکر فرمایا کہ اے علی اپنے گھروالوں سے کسی کو کہو تمہارے کان میں اذان کہے اس لئے کہ وہ غم کی دوا ہے پس حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو میرا غم زائل ہو گیا پس حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اس عمل کا تجربہ کیا پس اسکو صحیح پایا اسی طرح اس کے اکثر راوی کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی عفراللہ لہٗ

أنا[١٩] والدي أنا[٢٠] محمد بن ناصر الحافظ أنا[٢] أبو بكر محمد بن احمد بن علي بن خلف أنا[٣] أبو عبد الرحمن السلمي أنا[٤] عبد الله بن موسى السلمي أنا[٢٠] الفضل بن عباس الكوفي حدثنا[٢١] الحسن بن هارون الضبي ثنا[٢٢] عمر بن حفص بن غياث عن[٢٣] أبيه عن[٢٤] جعفر بن محمد عن[٢٥] أبيه عن[٢٦] علي ابن الحسين عن[٢٧] أبيه عن[٢٨] علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنهم قال رآني النبي رضي الله عليه وسلم حزينا فقال يا ابن أبي طالب

اراك حزينا قلت هو كذالك قال فمر بعض اهلك يؤذن

في اذنك فانه دواء للهم قال ففعلت فزال عني۔

قال الحسين رضي الله تعالى عنه جربته فوجدته كذالك قال علي بن الحسين جربته فوجدته كذالك قال محمد بن علي جربته فوجدته كذالك قال جعفر بن محمد جربته فوجدته كذالك قال حفص بن غياث جربته فوجدته كذلك قال عمر بن حفص جربته فوجدته كذالك قال الحسن بن هارون جربته فوجدته كذالك قال الفضل جربته فوجدته كذلك قال عبد الله بن موسى جربته الخ قال ابو عبد الرحمن جربته الخ قال ابو بكر جربته الخ قال

عبد الرحمن بن الجوزی لم اسمع ابن ناصر یقول فیہ شیئا الی جربتہ انا
فوجدتہ کذلك قال قال ابو محمد یوسف جربتہ فوجدتہ کذلك قال
عبد الصمد جربتہ الخ قال ابو الربیع جربتہ الخ قلت ولم اسمع شیخنا
السرمری (ای الجزری ۱۲) یقول فیہ شیئا ولکن جربتہ الخ هذا حدیث حسن التسلسل
لم ار فی رجالہ من تکلم فیہ بقدح واللہ تعالی اعلم

علیہ وسلم تک چھبیس واسطے ہیں	الحدیث الثانی والثلثون المسلسل بالقنوت فی صلوۃ الصبح	اس سلسلہ میں حضور رسول اللہ صلی اللہ

۳۲

وبالسند الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب رأیت شیخنا
الامام العالم الزاهد المقرئ المحدث ابا محمد محمد بن محمد بن محمد بن
محمد بن محمد النسائی وکان یقنت فی صلوۃ الصبح ثم رأیت الامام
شیخنا المحدث سعید الدین محمد بن مسعود الکازرونی وکان یقنت
فی صلوۃ الصبح ثم اخبرنا شیخنا ظهیر الدین اسمعیل بن المظفر بن
محمد ورأیته یقنت فی صلوۃ الصبح ثم اخبرنا ابو بکر عبد اللہ بن

سلسلہ یہ تبیسویں حدیث ہے اور اسکا ہر راوی امام جزری سے حضرت علی تک یہی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو دیکھا کہ وہ نماز صبح میں قنوت پڑھتے تھے۔
نزد احناف وتر کے سوا اور نماز وں میں قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں البتہ نوازل میں ثابت ہے اسکی تحقیق آگے آتی ہے ۱۲
محمد عبد الہادی غفرلہ

محمد بن شاپور ورأيته يقنت في صلوة الصبح اخبرنا[١٥] ابو المبارك
عبد العزيز بن محمد بن منصور ورأيته يقنت في صلوة الصبح اخبرنا[١٦]
ابو مسعود سليمان بن ابراهيم بن محمد بن سليمان ورأيته يقنت الخ
اخبرنا[١٧] ابو صالح احمد بن عبد الملك النيسابوري ورأيته يقنت الخ حدثنا[١٨]
ابو الحارث محمد بن عبد الرحيم بن الحسن بن سليمان ورأيته يقنت الخ
حدثنا[١٩] ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن حمويه ورأيته يقنت الخ
ثم سمعت[٢٠] السيد ابا جعفر محمد عبد الله بن علي بن عبد الله بن الحسن
ابن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه ورأيته يقنت الخ يقول[٢١]
صليت خلف ابي عمران ورأيته تقنت في الركعة الثانية من صلوة الصبح
وحدثني[٢٢] ان اباه كان يفعل ذلك قال[٢٣] حدثني ابي وقد رأى اباه عليا
يفعل ذلك ثم حدثني[٢٤] ابي عبد الله بن الحسن ان اباه كان يفعل ذلك
ثم حدثني[٢٥] ابي الحسن بن علي وكان يذكر عن[٢٦] ابيه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يدع القنوت في الركعة
الثانية من صلوة الصبح حتى توفي صلى الله عليه وسلم
هذا حديث غريب بهذا السياق وهذا

الاسناد وله[1] شاهد من حديث انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يزل يقنت فی الصبح حتى فارق الدنيا رواه الحاكم فی الاربعين الكبرى له وقال حديث صحيح انتهى قال الجامع المسكين هذا الحديث وغيره من الاحاديث الواردة فی قنوته صلى الله عليه وسلم فی الفجر وغيره كلها محمولة على قنوت النوازل قال العلامة القاری فی شرح مسند الامام الاعظم واما ما رواه الدار قطنی وغيره عن انس رضی الله تعالى عنه ما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقنت فی الصبح حتى فارق الدنيا فمعارض بان شبابة روى عن قيس بن ربيع عن عاصم بن سليمان قال قلنا لانس بن مالك ان قوما يزعمون ان

---

[1] امام جزری رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی روایت کے بعد فرماتے ہیں کہ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس حدیث کی شاہد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبح میں قنوت پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپنے وفات پائی اس حدیث کو حاکم نے اپنی کتاب اربعین کبری میں روایت کی ہے اھ بندہ مسکین کہتا ہے کہ یہ حدیث اور اسکے سوا اور جتنی احادیث نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے متعلق وارد ہیں وہ سب کی سب قنوت نوازل پر محمول ہیں۔ علامہ علی قاری نے شرح مسند امام اعظم میں فرمایا ہے کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ جسکو دار قطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ انس رضی اللہ عنہ کی دوسری ایک حدیث کی معارض ہے جسکو شبابہ نے قیس سے انہوں نے عاصم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک جماعت اسبات کا زعم کرتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے پس حضرت انس نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف ایک ماہ قنوت پڑھی

بقیہ بر صفحہ (٦٢٠)

النبی لم یزل یقنت فی الفجر فقال کذبوا انما قنت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم شہرا واحدا یدعو علی احیاء من احیاء المشرکین وروی
الطبرانی عن غالب بن فرقد الطحان قال کنت عند انس شہرین فلم یقنت
فی صلوٰۃ الغدوۃ اھ وقال شیخ مشائخنا العلامۃ عابد السندی
فی شرحہ لمسند الامام الاعظم واما ما فی البخاری عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ کان یقنت فی الرکعۃ الاخرۃ من
صلوٰۃ الصبح بعد ما یقول سمع اللہ الخ فیدعو للمؤمنین ویلعن
الکفار فمحمول علی قنوت النوازل کما اختارہ بعض اہل
الحدیث انہ علیہ السلام لم یزل یقنت فی النوازل وھو وجہ
ظاہر للجمع بین الروایات ویدل علیہ ما اخبرہ ابن حبان بسند

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۱۹) جس میں قبائل مشرکین پر بد دعا فرماتے تھے۔ اور طبرانی نے غالب بن فرقد طحان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دو ماہ رہا لیکن انہوں نے صبح میں کبھی قنوت نہیں پڑھی۔ اور علامہ عابد سندی شرح مسند امام اعظم میں لکھتے ہیں کہ صحیح بخاری میں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صبح کی دوسری رکعت میں سمع اللہ کے بعد قنوت پڑھتے تھے اور اس میں مومنین کے لئے دعا اور کفار پر لعنت فرماتے تھے وہ قنوت نوازل پر محمول ہے جیسا کہ بعض محدثین نے اختیار کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوازل میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے اور روایات میں تطبیق دینے کے لئے یہ وجہ ظاہر ہے۔ اور ابن حبان کی حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے جسکو انہوں نے سند صحیح کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح میں قنوت نہیں پڑھتے تھے مگر جب کسی قوم کے حق میں دعا یا بد دعا کرتے تو پڑھتے تھے انتہی مختصراً پس حاصل یہ ہے کہ ہمارے پاس نماز صبح میں دائماً قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ سوا وتر کے مگر نازلہ کے وقت نماز فجر میں

بقیہ حاشیہ صفحہ (۶۲۱) پر

صحیح عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقنت فی صلوٰة الصبح الا ان یدعو لقوم او علی قوم انتهی مختصرا فالحاصل ان القنوت لم یثبت عندنا دائما فی صلوٰة الصبح الا فی الوتر الا فی النوازل فانه یشرع القنوت فی الفجر وغیره کما یثبت من الروایات الصحیحة وقد اوردتها وبحثت علی هذه المسئلة وبسطتها فی الدرر الساطعة فی المسائل النافعة وفی رسالة القنوت فی النوازل

(حاشیہ: ثبت)

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث الثالث والثلثون المسلسل بقرأة اٰیة الکرسی عند النوم	صلی اللہ علیہ وسلم تک (٢٩) واسطے ہیں۔

(حاشیہ: ٢٣)

اخبرنی العلامة الشیخ عبد الباری اخبرنی مولانا السید علی ظاهر الوتری انا الشیخ عبد الغنی عن الشیخ محمد عابد عن صالح الفلانی عن محمد بن سنة عن مولای الشریف محمد بن عبد الله عن النور علی الزیادی عن السید یوسف بن عبد الله الارمیونی عن الجلال السیوطی عن التقی بن فهد عن الامام الجزری اخبرنا الامام العالم المحدث الکبیر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٦٢٠) بیشک مشروع ہے۔ اور میں نے اس مسئلہ کو درر ساطعہ اور رسالۂ قنوت فی النوازل میں خوب شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے جسکا جی چاہے وہاں دیکھے ١٢

سلے تینتیسویں حدیث ہے اس میں سونے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کا سلسلہ مذکور ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفراللہ لہٗ

ابو المظفر یوسف بن محمد السرمری الحنبلی رحمه الله تعالی مشافهة منه
لی بمنزله من المدرسة الحنبلية داخل دمشق المحروسة فی الثالث
عشر من ذی الحجة سنة ست وستین وسبع مائة انا[14] ابو الثناء
محمود بن محمد الدقوقی انا[15] ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن ابی الجیش
البغدادی انا[16] ابو محمد یوسف ابن الامام ابی الفرج عبد الرحمن
ابن علی بن الجوزی البکری انا[17] والدی انا[18] محمد بن ناصر الحافظ انا[19]
محمد بن علی بن میمون انا[20] محمد بن علی العلوی حدثنا[21] محمد بن عبد الله
ابن المطلب ثنا[22] عبد الله بن ابی سفیان القرشی ثنا[23] ابراهیم بن
عمر السکسکی ثنا[24] محمد بن شعیب بن شابور حدثنی[25] عثمان بن ابی العاتکة
الهلالی عن[26] علی بن یزید انه اخبره[27] ان ابا عبد الرحمن القاسم بن عبد الرحمن
اخبره عن[28] ابی امامة الباهلی انه سمع[29] علی بن ابی طالب رضی الله عنه
یقول ما اری رجلا ادرک عقله الاسلام او ولد فی الاسلام یبیت

ف[51] ابوامامہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر مسلمان عاقل
کو یا فرمایا کہ جو شخص اسلام میں پیدا ہوا اسکو شب میں آیۃ الکرسی پڑھے بغیر سونا مناسب نہیں سمجھتا ہوں پھر فرمایا کہ اگر تم جان لیتے
کہ وہ آیت کیا چیز ہے یا فرمایا کہ اسکے پڑھنے میں کیا فائدہ ہے تو کسی حال میں اسکا پڑھنا ترک نہ کرتے تحقیق مجھ کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مجھے آیۃ الکرسی عرش کے نیچے کے خزانہ سے ملی ہے اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی
حضرت علی رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سننے کے بعد میں نے کبھی اسکا پڑھنا ترک نہیں کیا ہے

بقیہ بر صفحہ (۶۲۳)

ليلة حتى يقرأ هذه الآية الله لا اله الا هو الحي القيوم الى آخرها

ثم قال لو تعلمون ما هي او قال ما فيها لما تركتموها على حال ان رسول الله

صلى الله عليه وسلم اخبرني قال "اعطيت آية الكرسي من كنز

تحت العرش ولم يؤتها نبي كان قبلي" قال علي فما بت

ليلة قط منذ سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اقرأها وا لا تركتها

منذ سمعت هذا الخبر من نبيكم صلى الله عليه وسلم قال ابو امامة ما تركت قرأتها منذ سمعت

هذا من علي رضي الله عنه قال القاسم وانا ما تركت قرأتها كل ليلة منذ

حدثني ابو امامة بفضلها حتى الآن قال علي بن يزيد واخبرك

اني ما تركت قرأتها في كل ليلة منذ حدثني القاسم بفضلها قال

ابن ابي العاتكة وانا فما تركت قراءتها في كل ليلة منذ بلغني فضل

قرأتها قال ابن شابور وانا ما تركت قرأتها في كل ليلة منذ بلغني

فضل قرأتها قال ابراهيم وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا

الحديث ثم عبد الله بن ابي سفيان وانا فما تركت قرأتها منذ كتبت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۲) تک اسکو نہ پڑھ لیا ہرگز نہ سویا۔ ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی جب سے حضرت علی سے یہ سنا اسکا پڑھنا نہ چھوڑا۔ اسی طرح اسکا ہر راوی کہتا ہے حتیٰ کہ میرے شیخ مولانا عبد الباری تک یہ سند پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ۔

هذا الحديث فى فضل قرأتها قال ابن المطلب وانا بحمد الله فما تركت
قرأتها منذ كتبت هذا الحديث قال العلوى وما تركت قرأتها فى
كل ليلة قبل المنام وفى دبر كل صلوٰة مفروضة منذ بلغنى فضل قرأتها
ثم ابن ميمون وما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث واقرأها بعد
كل صلوٰة ثم ابن ناصر ما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث ثم عبد الرحمن
بن الجوزى وانا فما تركت قرأتها عقيب الصلوات منذ بلغنى هذا
الحديث ثم ابو محمد ولدہ وانا ما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا
الحديث ثم عبد الصمد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث
ثم ابو الثناء وانا فما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث ثم الامام
السهرى وانا فما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث قال الجزرى
وانا فما تركت قرأتها كل ليلة منذ بلغنى هذا الحديث ولا تركت
قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغنى حديث فضلها قال
ابن فهد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث قال السيوطى
وانا فما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث قال السيد الازميرى
وانا فما تركت قرأتها منذ بلغنى هذا الحديث قال على النيادى و

انا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال مولاني الشريف وانا ما تركت
قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال محمد بن سنة وانا فما تركت قرأتها
منذ بلغني هذا الحديث قال الفلاني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني
هذا الحديث قال محمد عابد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الشيخ عبد الغني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الوتري واما انا فما تركت قرأتها غالبا عقيب المكتوبات وعند ارادة
النوم منذ بلغني هذا الحديث قال مولانا الشيخ عبد الباري وانى
بحمد الله كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني هذا الحديث ولا تركت
قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني هذا الحديث وما تركت
بعده قلت واني بحمد الله تعالى كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني
هذا الحديث ولا تركت قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني
هذا الحديث وما تركت بعده قال الجزري في اسنى المطالب
(حديث) صالح الاسناد رواه ابن ابي شيبة في مصنفه باسناد
حسن ولفظه ما ادري احدا يعقل دخل في الاسلام فينام حتى يقرأها
وروى نحوه ابن مردويه في تفسيره من حديث علي رضي الله عنه

ایضاً من حدیث المغیرۃ ابن شعبۃ وجابر واما حدیث قرأتہا عقیب الصلوات المکتوبۃ فاخبرنا[11] بہ الحسن ابن احمد بن ہلال الدقاق مشافہۃ عن[12] علی بن احمد المقدسی اخبرنا[13] ابو المکارم اللبان فی کتابہ اخبرنا[14] ابو علی الحداد اخبرنا[15] ابو نعیم الحافظ اخبرنا[16] ابو الشیخ ابن حبان حدثنا[17] الولید ثنا[18] محمد بن الحسین بن یونس ثنا[19] کثیر بن یحیی ثنا[20] حفص بن عمر الرقاشی حدثنا[21] عبد اللہ بن الحسن بن الحسن بن علی ابن ابی طالب عن[22] ابیہ عن[23] جدہ الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من[5] قرأ آیۃ الکرسی فی دبر الصلوۃ المکتوبۃ کان فی ذمۃ اللہ الی الصلوۃ الاخری

(واخبرنا[11]) ابو علی الحسن بن ہلال الصالحی فیما قرئ علیہ واجازنیہ اخبرنا[12] علی بن احمد کذلک اخبرنا[13] محمد بن ابی زید فی کتابہ اخبرنا[14] محمود ابن اسمعیل الصیرفی اخبرنا[15] احمد بن محمد بن فاذشاہ انا[16] سلیمان ابن احمد الحافظ ثنا[17] محمد بن الحسن بن کیسان ثنا[18] الحسین بن بشر الطرسوسی عن[19] محمد بن حمیر عن[20] محمد بن زیاد الالہانی عن[21] ابی

---

[5] جو شخص نماز فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں رہتا ہے ۱۲

امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قرأ[٥١] آیة الکرسی
دبر کل صلوة مکتوبة لم یمنعه من دخول الجنة الا الموت
رهذا حدیث حسن صحیح الاسناد رواه الطبرانی فی معجمه رواه
ابن مردویه فی تفسیره من هذا الطریق ورواه النسائی فی الیوم
واللیلة عن الحسین بن بشر به واخرجه ابن حبان فی صحیحه من طریق
محمد بن حمیر وهو الحمصی من رجال البخاری عن محمد بن زیاد
الالهانی الحمصی وهو ایضا من رجال البخاری وهذا اسناد علی
شرط البخاری۔ والعجب من ابن الجوزی کیف ادخله فی کتاب
الموضوعات انتهی۔

٣٤

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ تک	الحدیث[٥٢] الرابع والثلثون المسلسل بالسماع فی یوم العید	(٢٣) یا (٢٥) واسطے ہیں۔

حدثنی الحافظ المحدث الشیخ شعیب المغربی بمکة المکرمة فی یوم عید الفطر

٥١ دوسری حدیث میں اسطرح آیا ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیة الکرسی پڑھا کرے اسکو داخل جنت ہونے کیلئے موت کے سوا کوئی چیز مانع نہیں ہے ١٢ محمد عبد الباری غفر الله ذنوبہ
٥٢ یہ چونتیسویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عید کے روز سنا اسی طرح یہ سلسلہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عید کے روز سنی ہے ۔ مالمحدث [illegible] بھی اسکو متعدد اشیاخ سے عید کے روز سنا ١٢ محمد عبد الباری غفر اللہ لہ۔

ثم سمعت العلامة سليم البشري كذلك ثم سمعت احمد منلا كذلك عن
الامير الصغير عن والده عن على العدوي عن محمد عقيلة عن حسن
العجيمي عن البابلي ح وحدثني العلامة المحدث الحبيب حسين في يوم
عيد الفطر ح واجازني به العلامة ابو الفيض الصديقي في يوم
عيد الاضحى قالا سمعناه من العلامة محمد بن القاسي في يوم عيد
عن محمد بن على الحبشي المصري عن محمد السلولي العثماني عن محمد
صالح البخاري عن رفيع الدين في يوم عيد عن محمد بن عبد الله في
يوم عيد عن البصري مثله عن البابلي عن سالم السنهوري عن الشمس
محمد العلقمي عن الجلال السيوطي انا به ابو عبد الله بن مقبل الحلبي عن
محمد بن احمد المقدسي عن ابي الحسن بن البخاري عن ابي حفص
ابن طبرزد ثم انا ابو المواهب ابن ملوك سماعا في يوم عيد انا القاضي
ابو الطيب الطبري في يوم عيد انا ابو احمد ابن الغطريف بجرجان في يوم عيد
ح وقد سمعته كذلك عن العلامة الفقيه محمد عبد الحق النقشبندي
في يوم عيد عن مولانا قطب الدين عن مولانا اسحاق عن مولانا
عبد العزيز عن والده ثم شافهني ابو طاهر ان لم يكن في يوم عيد

فعلا فلجازة عن احمد النخلي ان لم يكن فعلا بيوم عيد فاجازة ثم
سمعت محمد البابلي بالمسجد الحرام في يوم عيد الفطر عن ابي النجا
سالم السنهوري عن محمد العلقمي عن الجلال السيوطي انا الحافظ
تقي الدين محمد الهاشمي سماعا عليه في يوم الفطر بين الصلوة والخطبة
انا الحافظ ابو حامد محمد سماعا عليه في يوم عيد الفطر انا ابو عبد الله
محمد الانصاري سماعا عليه في يوم عيد الفطر انا الحافظ ابو عمرو بن عثمان
النوزدي سماعا عليه في يوم عيد الفطر انا ابو الحسن علي الجميزي سماعا
عليه في يوم عيد فطر انا الحافظ ابو طاهر السلفي سماعا عليه في يوم
عيد انا ابو محمد عبيد الله بن علي بن الابنوسي ببغداد في يوم عيد
اضحى انا القاضي ابو الطيب الطبري في يوم عيد انا ابو احمد بن الغطريف
بجرجان في يوم عيد انا ابن خاهب الوراق في يوم عيد ثم انا ابو عبد الله
احمد بن محمد في يوم عيد نا ابن جريج في يوم عيد ثنا عطاء بن رباح
في يوم عيد ثم نا ابن عباس رضي الله تعالى عنهما في يوم عيد قال شهدت
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم عيد فطر او اضحى فلما فرغ

---

۲۵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ
کی نماز عید کے لئے حاضر ہوا۔ بقیہ بر صفحہ آئندہ

من الصلوة اقبل علينا بوجهه فقال "ايها الناس قد اصبتم خيرا فمن احب ان ينصرف فلينصرف ومن احب ان يقيم حتى يسمع الخطبة فليقم" قال السيوطي غريب بهذا السياق وفي اسناده مقال وقد اخرجه ابو داؤد وابن ماجه والنسائي من حديث الفضل بن موسى الشيباني عن ابن جريج عن عطاء نحوه ولفظ ابن ماجة وصلى[١٥] بنا العيد ثم قال قد قضينا الصلوة فمن احب ان يجلس للخطبة فليجلس ومن احب ان يذهب فليذهب ـ وللحديث طرق اخر مسلسلة من حديث سعد بن ابي وقاص رضي الله تعالى عنه وفيها ضعف شديد قاله ابن الطيب وخرجه الحاكم من حديث يوسف وقال انه صحيح على شرطهما والديلمي ايضا في مسنده مسلسلا قاله ايضا ابن الطيب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ لوگو تم نے بھلائی کو حاصل کر لیا پس اب جو جانا چاہے جائے اور جو سماعت خطبہ کے لئے ٹھہرنا چاہے وہ ٹھہرے ١٢

[١٥] ابن ماجہ کی روایت میں اسطرح وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز عید پڑھانے کے بعد فرمایا کہ ہم نے نماز تو ادا کر لی پس اب جو شخص خطبہ کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے جائے ١٢

محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

ح ٣٥

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الحدیث الخامس والثلثون المسلسل بالسماع فی یوم عاشورا

تک چودہ بیس [١٤] واسطے ہیں۔

سمعت[١] الحافظ العلامة المحدث الشیخ شعیب المغربی فی یوم عاشوراء ثم سمعت[٢] السید علی البیلاوی المصری فی یوم عاشوراء ثم سمعت[٣] الامیر الصغیر فی یوم عاشوراء ثم سمعت[٤] الامیر الکبیر یوم عاشوراء ح وسمعت[١] العلامة الامام بالمسجد الحرام مفتی الاحناف وشیخ العلماء بمکة المکرمة مولانا صالح کمال والعلامة[٢] الفهامة مولانا المحدث ابا الخیر الشیخ احمد جمال المکیین فی یوم عاشوراء قالا سمعنا[٢] السید علی طاهر الوتری یوم عاشوراء ثم سمعت[٣] احمد منة اللہ المصری یوم عاشوراء ثم سمعت[٤] الامیر الکبیر یوم عاشوراء ثم سمعت[٥] عن الشیخ ابی الحسن علی السقاط یوم عاشوراء سمعت[٦] الشیخ محمد الزرقانی یوم عاشوراء ح والبیلاوی[٢] ایضا عن[٣] ابراهیم السقا یوم عاشوراء عن[٤] الشیخ مصطفی المبلط یوم عاشوراء عن[٥] محمد

---

[١] یہ ۳۵ ویں حدیث ہے۔ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عاشورا کے روز سنا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور بحمد اللہ میں نے بھی اسکو کئی شیخ سے بروز عاشورا سنا ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ۔

الزرقانی یوم عاشوراء سمعت[7] والدی الشیخ عبدالباقی یوم عاشوراء
سمعت[8] الشیخ علی الاجہوری یوم عاشوراء سمعت الشیخ سالم السنہوری
یوم عاشوراء سمعت[9] الامام النجم الغیطی یوم عاشوراء سمعت[10]
امین الدین محمد بن ابی الجواد بن النجار یوم عاشوراء سمعت[11]
فخرالدین محمد السیوطی یوم عاشوراء بقراءۃ عثمان الدیمی سمعت[12]
ابا الفرج ابن الشیحہ یوم عاشوراء سمعت[13] ابا الحسن علی بن اسمٰعیل بن قریش فی یوم
عاشوراء سمعت[14] عبدالعظیم المنذری یوم عاشوراء سمعت[15] عن ابی حفص عمر بن
طبرزد یوم عاشوراء سمعت[16] عن ابی بکر محمد بن عبدالباقی الانصاری یوم عاشوراء
انبانا[17] ابو محمد علی بن الحسن الجوہری یوم عاشوراء انبانا[18] ابو الحسن
علی بن محمد بن احمد بن کیسان یوم عاشوراء انبانا[19] یوسف بن یعقوب
القاضی یوم عاشوراء انبانا[20] ابوالربیع یوم عاشوراء انبانا[21] حماد بن
زید یوم عاشوراء عن[22] غیلان بن جریر یوم عاشوراء عن[23] عبداللہ
ابن معبد الزمانی بالمیم یوم عاشوراء عن[24] ابی قتادۃ قال ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال "صیام یوم عاشوراء انی احتسب
علی اللہ عز وجل ان یکفر السنۃ التی قبلہا" ھذا حدیث صحیح

سلہ یعنی ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روز عاشورہ کے روزے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال گزشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جائینگے۔ گناہوں سے مراد

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

الفرد به مسلم وقال كل واحد من الرواة سمعته في يوم عاشوراء قلت والمراد بالذنوب الصغائر لان الكبيرة لا يكفرها الا التوبة وان لم يكن الصغائر يرجى التخفيف من الكبائر كذا قاله الامام النووي في شرح مسلم

۳۶

(اس کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ

الحديث السادس[۵] والثلاثون المسلسل بالسادة الاشراف في غالبه وهي اربعون حديثا بسند واحد

علیہ وسلم تک ۳۱ (۳۱) سید ہیں)

ارويه عن[۱] العلامة الحبيب حسين بن السيد محمد الحبشي عن[۲] والده عن[۳] السيد طاهر بن حسين بن طاهر عن[۴] السيد عبد الرحمن[۱] ابن علوي مولى البطيحاء عن[۵] السيد عبد الرحمن[۱] بن عبد الله بلفقيه عن[۶] الشيخ ابراهيم الكردي انا[۷] الامام زين العابدين بن عبد القادر الطبري عن[۸] والده محي الدين عبد القادر بن محمد بن يحيى عن[۹] جده يحيى[۱] بن مكرم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) صغیرہ ہیں کیونکہ گناہ کبیرہ سوا توبہ کے نہیں بخشے جاتے اور اگر صغیرہ گناہ نہ ہوں تو کبیرہ گناہوں کے عذاب میں تخفیف ہونیکی امید ہے۔ امام نووی رح نے شرح مسلم میں ایسا ہی لکھا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[۵] یہ ۳۶ ویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے اکثر راوی سادات ہیں یعنی ایک سید دوسرے سید سے راوی ہے، اور یہ ایک ہی سند سے چالیس حدیثیں مروی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

ابن محمد محب الدین الاخیر بن محمد رضی الدین الاخیر بن محمد محب الدین
الاوسط بن شہاب الدین احمد بن رضی الدین الکبیر عن جدہ المحب
الاخیر عن عم ابیہ الامام ابی الیمن محمد عن ابیہ الشہاب احمد عن
ابیہ الامام رضی الدین ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن ابی بکر بن محمد بن
ابراہیم بن ابی بکر بن علی بن فارس الحسنی الطبری المکی قال انا بہ الثقۃ الصدوق
ابو القاسم عبد الرحمن بن بحرمی المکی فی الحرم الشریف قال انا بہ السید شرف
بقیۃ السادۃ ببلخ فخر الدین ابو جعفر احمد بن محمد بن جعفر الحسینی قال انا بہا
الامام الاوحد سراج الدین محمد بن علی بن یاسر الانصاری ثنا حدثنا
بہا السید الاطہر بقیۃ السادۃ ببلخ شرف الدین ابو محمد الحسن بن
علی بن الحسن بن عبید اللہ بن علی بن الحسن بن الحسین بن جعفر الحجۃ بن
عبد اللہ بن الحسین الاصغر بن علی زین العابدین بن الحسین السبط
ابن علی کرم اللہ وجہہ ورضی عنہم قال حدثنا والدی علی یعنی ابن ابی
طالب سنہ ۴۶۲ حدثنی والدی ابو طالب الحسن النقیب سنہ ۴۲۶ حدثنی
والدی عبید اللہ ثنی والدی محمد ثنی والدی عبید اللہ ثنی
والدی علی ثنی والدی الحسن ثنی والدی الحسین وھو اول من دخل

بلخ قال حدثنی[٢٦] والدی جعفر الملقب بالحجة ثنی[٢٧] والدی عبد الله هو الاعرج ثنی[٢٨] والدی الحسین الاصغر ثنی[٢٩] والدی علی زین العابدین قال ثنی[٣٠] والدی الشهید احد الریحانتین الحسین قال حدثنی[٣١] والدی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم الله وجهه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

"لیس[٥١] الخبر کالمعاینة" وبهذا الاسناد قال "الحرب[٥٢] خدعة" وبه الیه قال "المسلم[٥٣] مرآة المسلم" وبه الیه قال "المستشار[٥٤] مؤتمن" وبه الیه قال "الدال[٥٥] علی الخیر کفاعله" وبه الیه قال "استعینوا[٥٦] علی الحوائج بالکتمان" وبه الیه قال "اتقوا[٥٧] النار ولو بشق تمرة" وبه الیه قال "الدنیا[٥٨] سجن المؤمن وجنة الکافر" وبه الیه قال "الحیاء[٥٩] خیر کله"

٥١ سنی ہوئی بات دیکھی ہوئی کی جیسی نہیں ہو سکتی یعنے دیکھی ہوئی چیز پر جسقدر یقین ہوتا ہے اسقدر یقین سنی ہوئی بات پر نہیں ہوتا مثل مشہور ہے ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ + مگر بعض خبریں اس سے مستثنیٰ ہیں ١٢ ٥٢ جنگ کر ہے ١٢ ٥٣ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے یعنے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ دوسرے مسلمان کا کوئی عیب نظر آئے تو دوسروں کے روبرو اسکو ظاہر نکرے بلکہ صرف اسی شخص پر ظاہر کرے کہ جس میں وہ عیب نظر آیا ہے یہی صفت آئینہ کی ہے کہ جسکے چہرہ میں کوئی عیب ظاہر ہوتا ہے وہ عیب فقط اسی پر ظاہر کرتا ہے ہر مسلمان اس صفت کو اختیار کرنا چاہیے۔ سبحان اللہ کیا عمدہ مثال اور خوب نصیحت ہے حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو اسپر عمل نصیب فرمائے ١٢ ٥٤ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے یعنے کوئی شخص جب کسی سے مشورہ لینا چاہے تو اس سے اپنی مخفی باتیں اور دلی بھید ظاہر کرتا ہے پس مستشار کو چاہیے کہ اسکی باتوں کو بطور امانة محفوظ رکھے یعنے کسی دوسرے پر ظاہر نکرے ١٢ ٥٥ نیک کام کیجانب رہنمائی کرنیوالا اسکے کرنیوالے کے مانند ہے یعنے اس رہنمائی کرنے والیکو بھی اس نیک عمل کا ثواب ملیگا ١٢ ٥٦ اپنی حاجتوں کے بر آنے کے لئے پوشیدگی سے مدد لو ١٢ ٥٧ جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہی ہو یعنے زیادہ خیرات نکر سکو تو کوئی حقیر اور قلیل چیز مثلاً کھجور کا ٹکڑا ہی سہی راہ خدا میں دیکر اپنے کو عذاب جہنم سے بچاؤ۔۔ اس حدیث سے صدقہ و خیرات کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ١٢ ٥٨ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے ١٢ ٥٩ حیاء سب کی سب اچھی ہے ١٢

وبہ الیہ قو "عدة المؤمن كاخذ الكف[10]" وبہ الیہ قو "لا يحل

لمؤمن ان يهجر اخاه فوق ثلاثة ايام[11]" وبہ الیہ قو "ليس

منا من غشنا[12]" وبہ الیہ قو "ما قل وكفى خير مما كثر والهى[13]"

وبہ الیہ قو "الراجع في هبته كالراجع في قيئه[14]" وبہ الیہ قو

"البلاء موكل بالمنطق[15]" وبہ الیہ قو "الناس كاسنان المشط[16]"

وبہ الیہ قو "الغنى غنى النفس[17]" وبہ الیہ قو "السعيد[18]

من وعظ بغيره" وبہ الیہ قو "ان من الشعر لحكمة[19] وان

من البيان لسحرا" وبہ الیہ قو "عفو الملوك ابقاء للملك[20]"

وبہ الیہ قو "المرء مع من احب[21]" وبہ الیہ قو "ما هلك امرأ[22]

ف۱۰ مومن کا وعدہ گویا ہاتھ پکڑ لینا ہے ۱۲ ف۱۱ کسی مومن کو اپنے مومن بھائی سے تین روز سے زیادہ (کینہ کے ساتھ) جدا رہنا حلال نہیں ۱۲ ف۱۲ جسنے ہمکو دہوکہ دیا وہ ہم سے نہیں ہے ۱۲ ف۱۳ لہو یعنے کھیل میں ڈالنے والی بہت چیز سے کفایت کرنیوالی تھوڑی چیز بہتر ہے ۱۲ ف۱۴ کسیکو دیدی ہوئی چیز واپس لینے والا گویا اپنی قے کی ہوئی چیز واپس نگلتا ہے ۱۲ ف۱۵ بلا باتوں کے سپرد کی گئی ہے یعنے زیادہ باتیں کرنیوالے کی زبان سے غالباً ایسی باتیں نکلجاتی ہیں جو وبال جان ہوتی ہیں لہذا زبان کی حفاظت ضرور ہے ف۱۶ لوگ گویا کنگھی کے دانت ہیں ف۱۷ توانگری دل کی توانگری ہے ف۱۸ نیک بخت وہ ہے جو غیر کی حالت سے عبرت و نصیحت اختیار کرے ف۱۹ بیشک بعض شعر حکمت اور بیشک بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں ۱۲ ف۲۰ بادشاہوں کی بخشش ملک قائم رہنے کا باعث ہے ۱۲ ف۲۱ آدمی اپنے محبوب کے ساتھ رہیگا اسکی تشریح سولہویں مسلسل حدیث کے حاشیہ میں گزر چکی ہے ۱۲ ف۲۲ اپنی قدر کو پہچاننے والا ہلاک نہیں ہوتا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

عرف قدرہ" وبہ الیہ قم "الولد للفراش وللعاھر الحجر"[۵۲۳] و

بہ الیہ قم "الید العلیا خیر من الید السفلیٰ"[۵۲۴] وبہ الیہ قم "لا یشکر

اللہ من لا یشکر الناس"[۵۲۵] وبہ الیہ قم "حبک الشیئ یعمی ویصم"[۵۲۶]

وبہ الیہ قم "جبلت القلوب علی حب من احسن الیھا وبغض

من اساء علیھا"[۵۲۷] وبہ الیہ قم "التائب من الذنب کمن

لا ذنب لہ"[۵۲۸] وبہ الیہ قم "الشاھد یری ما لا یری الغائب"[۵۲۹]

وبہ الیہ قم "اذا جاء کم کریم قوم فاکرموہ"[۵۳۰] "الیمین الفاجرۃ[۵۳۱]

تدع الدیار بلاقع" وبہ الیہ قم "من قتل دون مالہ فھو شھید"[۵۳۲]

[۵۲۳] بچہ عورت کو ملیگا اور زانی کو پتھر۔ یعنے سنگسار۔ یا یہ مطلب ہے کہ اسکو خاک پتھر ملیگا یعنے کچھ نہ ملیگا ۱۲ [۵۲۴] اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ یعنے صدقہ وغیرہ دینے کے وقت دینے والے کا ہاتھ بلند اور لینے والے کا پست ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔ اس حدیث میں صدقہ دینے کی ترغیب ہے ۱۲ [۵۲۵] جو آدمیوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ پاک کا بھی شکر نہیں کرتا یا یہ معنی کہ لوگوں کا ناشکر در حقیقت اللہ تعالیٰ کا ناشکر ہے ۱۲ [۵۲۶] کسی چیز کی تیری محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے یعنے کسی شخص کو کسی چیز سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ شخص اس چیز کے عیوب کو نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے۔ بلکہ اسکے عیب اسکو ہنر دکھائی دیتے ہیں حتی کہ اگر کوئی شخص اسکی عیوب جتلائے بھی تو وہ نہیں سنتا ۱۲ [۵۲۷] لوگوں کے قلوب احسان کرنے والے کی محبت اور برائی کرنے والے کی نفرت پر مجبول ہیں یعنے انسان کی یہ فطرتی بات ہے کہ بلا ساختہ دل میں احسان کرنے والے کی محبت اور بدی کرنے والے سے بغض پیدا ہوتا ہے ۱۲ [۵۲۸] گناہ سے توبہ کرنے والا گویا گناہ کیا ہی نہیں ۱۲ [۵۲۹] حاضر شخص وہ چیز دیکھتا ہے جو غائب شخص نہیں دیکھتا ۱۲ [۵۳۰] کسی قوم کا بزرگ تمہارے پاس آجائے تو تم اسکا اکرام کرو ۱۲ [۵۳۱] جھوٹی قسم ملک کو ویران اور تباہ کر دیتی ہے یعنے باعث فقر ہوتی ہے اور اس سے رزق کی برکت جاتی اور ملک خیر سے خالی ہوتا اور جمعیت و اتفاق میں خلل پڑ جاتا ہے ۱۲ [۵۳۲] جو شخص اپنے مال کے پاس یعنے اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا گیا وہ شہید ہے

وبه الیه قم "الاعمال[٥٣٣] بالنية" وبه الیه قم "سيد[٥٣٤] القوم خادمهم" وبه الیه قم "خير[٥٣٥] الامور اوسطها" وبه الیه قم "اللهم[٥٣٦] بارك لامتي في بكورها يوم الخميس" وبه الیه قم "كاد[٥٣٧] الفقر ان يكون كفرا" وبه الیه قم "السفر[٥٣٨] قطعة من العذاب" وبه الیه قم "المجالس[٥٣٩] بالامانة" وبه الیه قم "خير[٥٤٠] الزاد التقوى" فهذه اربعون حديثا بسند واحد وغالب متونها من الاحاديث الشهيرة التي هي من جوامع كلم خير البرية واسناده ظاهر عليه لوائح الصدق والقبول والله تعالى اعلم۔

---

٥٣٣ اعمال نیت کے ساتھ ہیں۔ یعنے عملوں کا دار مدار نیت پر ہے۔ نیت اچھی ہے تو عمل اچھا ہے ورنہ برا ۱۲ ٥٣٤ قوم کا سردار انکا خادم ہے ۱۲ ٥٣٥ درمیانی کام اچھے ہیں یعنے افراط و تفریط سے جو کام بچے ہوے ہوں وہ بہتر ہیں۔ سبحان اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک بہترین میزان ہمکو دیدی کہ جس سے بہت امور اختلافیہ نہایت آسانی کے ساتھ انفصال پاسکتے ہیں۔ قول باری عزاسمہ (وابتغ بين ذلك سبيلا) اسی کی تائید کرتا ہے ۱۲ ٥٣٦ اے میرے اللہ میری امت کو انکے صبح کے اوقات میں پنجشنبہ کے روز برکت عطا فرما ۱۲ ٥٣٧ قریب ہے کہ تنگدستی کفر ہوجاے ۱۲ ٥٣٨ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے ۱۲ ٥٣٩ مجلسیں امانۃ کے ساتھ ہیں ۱۲ ٥٤٠ بہترین توشہ سوال سے بچنا ہے۔ یعنے سفر میں زاد راہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بہتر زاد راہ یہ ہے کہ لوگوں سے سوال نہ کرے۔ بعض حضرات جو لوگوں سے مانگ کر حج وغیرہ کا سفر کرتے ہیں اس حدیث شریف سے اسکی قباحت ثابت ہوتی ہے۔ یہ چالیس صحیح حدیثیں ایک ہی سند سے جو مروی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع کلم سے ہیں ۱۲ محمد عبد الهادی غفراللہ لہ

کتبہ محمد فیاض خان غفراللہ لہ

۳۷

الحدیث[1] السابع والثلثون المسلسل بالسادۃ الحنفیۃ رحمھم اللہ تعالیٰ الی الامام الھمام نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سینتیس واسطے ہیں

فاقول ارویہ عن[1] العلامۃ الشیخ اسعد الدھان الحنفی عن[2] الحسین الجسر الطرابلسی الحنفی عن[3] علاء الدین عابدین الحنفی عن[4] ابیہ محمد امین عابدین الحنفی صاحب رد المحتار وارویہ ایضا عن[1] ابی الفیض عبد الستار الحنفی عن[2] الشیخ ادریس الحنفی عن[3] محمد امین ابن عابدین صاحب رد المحتار عن[4] ابی الفضل محمد شاکر الحنفی عن[5] فقیہ الشام المنلا علی الترکمانی الحنفی عن[6] الامام المعمر عبد الرحمٰن المجلد الحنفی عن[7] المفتی علاء الدین الحصکفی الحنفی عن[8] خیر الدین الرملی الحنفی عن[9] محمد بن السراج الحانوتی الحنفی عن[10] احمد بن یونس الشھیر بابن الشلبی[2] الحنفی عن[11] ابراھیم الکرکی الحنفی صاحب الفیض عن[12] امین الدین یحیی بن محمد الاقصرائی الحنفی عن[13]

---

[1] یہ سینتیسویں حدیث ہے۔ مجھ سے حضرت امام اعظم حنفی رحمۃ اللہ علیہ تک اسکا ہر راوی حنفی ہے ۱۲

[2] بکسر فسکون وتقدیم اللام علی الباء الموحدۃ ۱۲ رد المحتار۔ محمد عبد الباری کان اللہ لہ الا بکر

محمد بن محمد البخاری الحنفی عن[14] حافظ الدین محمد بن محمد الطاهر الحنفی
عن[15] صدر الشریعة عبید اللہ بن مسعود الحنفی عن[16] جدہ تاج
الشریعة محمود الحنفی عن[17] والدہ صدر الشریعة احمد الحنفی عن[18]
ابیہ جمال الدین عبید اللہ بن ابراہیم المحبوبی الحنفی عن[19] محمد
ابن ابی بکر البخاری الحنفی عن[20] شمس الائمة ابی بکر بن محمد الزرنجری
الحنفی عن[21] شمس الائمة عبد العزیز بن احمد الحلوانی[لہ] الحنفی عن[22] القاضی
ابی علی الحسین النسفی الحنفی عن[23] ابی بکر محمد بن الفضل البخاری
الحنفی عن[24] عبد اللہ بن محمد الحارثی الحنفی عن[25] ابی حفص محمد
البخاری الحنفی عن[26] والدہ ابی حفص الکبیر احمد بن حفص الحنفی
عن[27] الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی عن[28] الامام الہمام
سراج اللہ الملک العلام امام الائمة وسلطان ہذہ الامة ابی
حنیفة النعمان بن ثابت رضی اللہ تعالے عنہ امام کل حنفی عن[29]

لہ الحلوانی - اتفقوا علی انہ نسبة الی بیع الحلواء واما النسبة الی حلوان اسم بلد بالعراق فغلط وفی ضبط هذا اللفظ ثلثة اقوال - بفتح الحاء المهملة وبالهمزة فی آخرہ وبفتح الحاء وآخرہ نون - وبضم الحاء مع النون یشیر الیہ کلام صاحب القاموس فی القاموس والحلوان ایضا مصدر من الحلواء انتهی مختصرا ملخصا من مقدمة عمدة الرعایة

محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

سلیمان ۱۲ مسلم

حماد[۳۰] عن ابراهيم النخعي[۳۱] عن علقمة بن مرثد عن عبد الله[۳۲] بن بريدة

عن[۳۳] ابيه قال - كان[ا] رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا بعث جيشا

او سرية اوصى الى صاحبها بتقوى الله في نفسه خاصة واوصى

لمن معه من المسلمين خيرا ثم قال "اغزوا بسم الله وفي سبيل

الله وقاتلوا من كفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا

ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا واذا لقيت عدوك من المشركين

فادعهم الى ثلث خصال فايتهن ما اجابوك فاقبل منهم

وكف عنهم ثم ادعهم الى الاسلام فان اجابوك

فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم الى التحول عن دارهم

الى دار المهاجرين واخبرهم انهم ان فعلوا ذلك فلهم

ما للمهاجرين وعليهم ما على المهاجرين فان ابوا ان

[ا] حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی لشکر کو بغرض جہاد ہمراہ لیجاتے یا کسی صحابی کے ساتھ روانہ فرماتے تو افسر لشکر کو خاص طور پر تقوی کی اور باقی لشکریوں کو بھلائی کی وصیت فرماتے۔ پھر ارشاد فرماتے کہ جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اسکی راہ میں۔ اور قتال کرو تم کفار سے جنگ کرو اور چوری نکرو (یا خیانت نکرو) اور بیوفائی مت کرو اور مثلہ مت کرو اور کم سن بچوں کو قتل مت کرو۔ اور جب مشرکین میں سے تمہارا کوئی دشمن تمکو ملجائے تو انکو تین باتوں سے ایک بات کی دعوت دے اگر انمیں سے کسی ایک بات کو مان لیں تو تو ان سے اپنا ہاتھ روک لے۔ پھر انکو اسلام کیطرف دعوت دے اگر قبول کرلیں تو ان سے ہاتھ روک لے۔ پھر انکو اپنے دار الحرب سے دار مہاجرین کی طرف منتقل ہونیکا حکم کر اور انہیں خبر دیدے کہ اس صورت

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

يتحولوا منها فاخبرهم انهم يكونون كاعراب المسلمين يجري

عليهم حكم الله الذي يجري على المؤمنين ولا يكون لهم

في الغنيمة والفيئ شيئ الا ان يجاهدوا مع المسلمين

فان هم ابوا فسلهم الجزية فان اجابوك فاقبل منهم وكف

عنهم فان هم ابوا فاستعن بالله وقاتلهم فاذا حاصرت

اهل حصن وارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة

نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه ولكن اجعل لهم

ذمتك وذمة اصحابك فانكم ان تخفروا ذمتكم وذمة

اصحابكم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله

(بقیہ صفحہ گزشتہ) میں انکے ساتھ مہاجرین کے معاملے کے مساوی معاملہ کیا جائیگا۔ اگر وہ اس سے انکار کریں تو انکو خبر دیدے کہ وہ اعراب مسلمین کے جیسے ہیں۔ کہ انپر اللہ تعالی کا وہی حکم جاری ہوگا جو مومنین پر جاری ہوگا اور انکو مال غنیمت سے کچھ نہ ملیگا البتہ اگر وہ مسلمان کیساتھ ہوکر جہاد کریں تو ملیگا۔ اگر وہ اس بات سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کر اگر دیں تو قبول کر اور ان سے ہاتھ روک لے ورنہ اللہ سے مدد چاہکر ان سے جہاد کر۔ پھر جب تونے کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کیا اور انھوں نے تجھ سے اپنے لئے اللہ ورسول کا ذمہ چاہا تو انکو اللہ ورسول کا ذمہ مت دے مگر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دے اس لئے کہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ توڑنا۔ اللہ ورسول کے ذمہ کو توڑنے سے آسان تر ہے۔ اور جبکہ تو کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کرلیا پھر انہوں نے تجھ سے انکو حکم خداوندی پر اتارنے کی خواہش کی تو انکو حکم الہی پر مت اتار مگر اپنے حکم پر اتار اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ ان کے حق میں حکم الہی کو سمجھنے میں تو مصیب ہوگا یا نہیں یعنے جب تجھے اسباب کا علم نہیں کہ انکے حق میں حق تعالی کیا حکم نافذ فرمائیگا۔ پھر تو اپنی جانب سے کوئی حکم کرے اور وہ حکم الہی کے خلاف ہو تو اسکا وبال تجھ پر ہوگا ۱۲ محمد عبد الہادی غفراللہ لہ۔

واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله ولكن انزلهم على حكمك فانك لا تدري اتصيب حكم الله فيهم ام لا۔ هذا الحديث اخرجه مسلم واصحاب السنن من طرق متعددة۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	الحديث الثامن والثلثون[۳۸] المسلسل كذلك	علیہ وسلم تک چونتیس[۳۴] واسطے ہیں۔

اروية عن[۱] الشيخ صالح كمال الحنفي عن[۲] والده صديق كمال الحنفي عن[۳] عبد الله سراج الحنفي شيخ الاحناف والعلماء بمكة المكرمة عن[۴] عمر بن عبد الكريم الحنفي عن[۵] مفتي الاحناف عبد الملك بن عبد المنعم القلعي الحنفي عن[۶] والده عبد المنعم الحنفي عن[۷] ابيه تاج الدين الحنفي عن[۸] الشيخ حسن العجيمي الحنفي عن[۹] عبد الغني النابلسي الحنفي قال حدثنا[۱۰] شيخنا عبد الباقي الحنبلي[۱۱] ح حدثنا الشيخ موسى الحنفي[۱۲] ح انا[۱۳] الشيخ زين الدين بن سلطان الحنفي ح انا شمس الدين الحنفي انا[۱۴] قاضي القضات لسان الدين الحنفي انا[۱۵] والدي سري الدين عبد البر ابن

ـــــــــــ

سلسلہ[۱] اس حدیث میں بھی وہی سلسلہ ہے جو اس کے آگے کی حدیث میں مذکور رہا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الشحنة الحنفی[١٧] انا زین الدین ابن قطلوبغا الحنفی[١٦] انا امین الدین الحنفی[١٨] انا قوام الدین محمد الاکفانی الحنفی[١٩] انا عز الدین الحنفی[٢٠] انا حافظ الدین محمد الحنفی[٢١] انا محمد بن عبد اللہ الحنفی[٢٢] انا بدر الدین عمر بن عبد الکریم الحنفی[٢٣] انا عبد الرحمٰن الکرمانی الحنفی[٢٤] انا القاضی محمد بن الحسن الحنفی[٢٥] انا القاضی ابو زید الدبوسی الحنفی[٢٦] انا القاضی ابو جعفر الحنفی الفقیہ علی النسفی[٢٧] انا ابو بکر بن محمد بن الفضل الحنفی[٢٨] انا ابو محمد عبد اللہ السبذمونی[٢٩] انا ابو حفص الصغیر الحنفی[٣٠] انا والدی ابو حفص الکبیر احمد الحنفی[٣١] انا الامام محمد ابن الحسن الشیبانی الحنفی انا الامام الاعظم ابو حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عبد اللہ بن ابی حبیبۃ الانصاری الصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت ابا الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول[١] کنت ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال

---

[١] حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک روز) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گھوڑے (یا اونٹ) پر سوار تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اے ابو درداء جنے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اسکے لئے جنت واجب ہو گئی۔ ابو درداء فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ پس آپ نے تھوڑی دیر کے بعد اسی جملہ کا اعادہ فرمایا پھر میں نے کہا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ حضرت نے فرمایا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ چاہے اس میں ابو الدرداء کی

(بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ)

"یا ابا الدرداء من شهد ان لا اله الا الله وانی رسول
الله وجبت له الجنة" قلت وان زنی وان سرق قال فسار
ساعة فعاد لکلامه فقلت وان زنی وان سرق قال صلی الله
علیه وسلم "وان زنی وان سرق وان رغم انف
ابی الدرداء" فکان ابو الدرداء رضی الله تعالی عنه یحدث
بهذا الحدیث کل جمعة عند منبر رسول الله صلی الله علیه وسلم
ویضع اصبعه علی انفه ویقول وان رغم انف ابی الدرداء واخرج
البخاری نحوه فی کتاب الاستیذان عن ابی ذر رضی الله تعالی عنه بقصة طویلة

٣٩

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس (٣٣) واسطے ہیں۔

الحدیث التاسع والثلثون المسلسل بالفقهاء الشافعیین رحمهم الله تعالی الی الامام الشافعی رضی الله عنه

اخبرنی الحبیب حسین الحبشی الشافعی عن والده السید محمد الشافعی

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) رسوائی ہی کیوں نہ ہو (یعنے وہ اس بات کو برا ہی کیوں نہ مانے) پس جب ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعہ میں اس حدیث کو منبر رسول کے پاس بیان فرماتے تو اپنی انگلی ناک پر رکھتے اور بطریق فخر کہتے وان رغم انف ابی الدرداء۔ ظاہر حدیث مذکور اس بات پر دال ہے کہ بمجرد شہادت توحید و رسالت دخول جنت واجب ہو جاتا ہے۔ لیکن کوئی شخص اس سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ حدیث ابی ذر میں (جسکو بخاری نے کتاب اللباس میں روایت کیا ہے) ثم مات علی ذلك یعنے اسی کلمہ پر موت پانے کی قید موجود ہے ١٢ سلسلہ ٣٩ انچالیسویں حدیث۔ اسکا ہر راوی امام شافعی علیہ الرحمہ تک شافعی ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

عن[۳] السید عبد الرحمن بن نفیس الدین سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول
الاهدل الشافعی عن[۴] ابیه نفیس الدین سلیمان بن یحیی الشافعی
عن[۵] احمد بن محمد شریف مقبول الاهدل الشافعی عن[۶] احمد بن احمد
ابن حمزة الرملی الشافعی عن[۷] شیخ الاسلام زکریا الانصاری الشافعی
عن[۸] الحافظ ابن حجر الشافعی عن[۹] الزین العراقی عن[۱۰] العلاء ابن
العطار عن[۱۱] مرجح المذهب محی الدین النووی الشافعی عن[۱۲] الکمال
ابن سلار الاربلی الشافعی عن[۱۳] محمد بن محمد صاحب الشامل
الصغیر عن[۱۴] عبد الغفار القزوینی عن[۱۵] ابی القاسم الرافعی الشافعی عن[۱۶] محمد
ابن الفضل الشافعی عن[۱۷] محمد بن یحیی النیسابوری عن[۱۸] الامام حجة
الاسلام محمد بن محمد الغزالی الشافعی عن[۱۹] امام الحرمین ابی
المعالی عبد الملک بن عبد الله بن یوسف الجوینی الشافعی عن[۲۰]
ابیه ابی محمد عبد الله الجوینی الشافعی عن[۲۱] عبد الله بن احمد القفال المروزی
عن[۲۲] ابی زید محمد بن احمد المروزی عن[۲۳] ابراهیم بن احمد المروزی عن[۲۴] ابراهیم
ابن شریح البازالاشهب عن[۲۵] ابی العباس عثمان الانماطی عن[۲۶] ابی القاسم
ابراهیم المزنی عن[۲۷] امام المسلمین ناصر سنة سید المرسلین محمد

ابن ادریس ابی عبداللہ بن العباس بن عثمان بن شافع بن
السائب القرشی المطلبی رضی اللہ تعالی عنہ امام کل شافعی عن
مسلم بن خالد الزنجی عن ابن جریج عن عمرو بن یحیی المازنی
عن محمد بن یحیی بن حبان عن عمہ واسع بن حبان عن
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ۔

ع ۴۰

اس حدیث میں حضور اور رسول اللہ صلی

الحدیث الاربعون المسلسل کذالک

علیہ وسلم کے درمیان ۲۹ شافعی واسطے ہیں

اخبرنا شیخنا السید عمر شطا الشافعی عن السید احمد دحلان
الشافعی عن عبد الرحمن الکزبری الشافعی عن احمد بن عبید
العطار الشافعی عن الامام العجلونی الشافعی عن مفتی الشافعیۃ
بدمشق الشیخ احمد الغزی الشافعی عن والدہ الشیخ عبد الکریم
الشافعی عن جدہ النجم الغزی الشافعی عن البدر الشافعی عن
الجلال الشافعی قال فی الجیاد اخبرنی علم الدین البلقینی

سلہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب نماز ختم فرماتے تو) اپنے داہنے اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے ۱۲ سلہ یہ چالیسویں حدیث ہے اسکا بھی ہر راوی شافعی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفراللہ لہ

الشافعی اجازة[12] عن والدہ سراج الدین الشافعی قال[13] اخبرنا تقی الدین السبکی الشافعی ثم اخبرنا[14] شرف الدین الدمیاطی الشافعی ثم اخبرنا[15] عبد العظیم المنذری الشافعی ثم اخبرنا[16] العلامة علی بن المفضل المقدسی الشافعی ثم انا[17] ابو طاهر السلفی الشافعی ثم اخبرنا[18] الکیا الهراسی الشافعی ثم اخبرنا[19] امام الحرمین الشافعی ثم اخبرنا[20] والدی الجوینی الشافعی اخبرنا[21] ابو بکر الحیری الشافعی اخبرنا[22] ابو العباس الاصم الشافعی اخبرنا[23] الربیع بن سلیمان الشافعی اخبرنا[24] الامام الشافعی عن[25] الامام مالک عن[26] نافع عن[27] ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال[51] المتبایعان

کل واحد منهما بالخیار علی صاحبه ما لم یتفرقا الا بیع الخیار

اخرجه البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی من طرق عن مالک ۱۲ اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	**الحدیث الحادی[52] والاربعون المسلسل بالفقهاء المالکیة رحمهم الله تعالی الی الامام مالک رضی الله تعالی عنه**	علیہ وسلم تک چھبیس[26] واسطے ہیں

۱۴۱

[51] یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو شخص خرید و فروخت کریں تو ہر ایک اختیار رکھتے ہیں جب تک کہ جدا نہ ہوں سوا بیع خیار کے ۔ اس مسئلہ میں امام اعظم و امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کا اختلاف ہے ۔ یہ حدیث امام شافعی رح کی دلیل ہے اور امام اعظم کی دلیل آیات قرآنی اور ترمذی کی حدیث ہے ۔ اس مسئلہ کی تفصیل و تحقیق ہدایہ و در مختار و شرح وقایہ وغیرہا میں مذکور ہے ۱۲ [52] اکتالیسویں حدیث ۔ اسکا ہر راوی مالکی ہے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ ۱۲

فنقول حدثنا[١] شيخنا الشيخ شعيب المحدث المالكي عن[٢] الشيخ سليم
البشري المالكي عن[٣] احمد منة الله المالكي ح وحدثنا[١] ايضا شيخنا
عبد الجليل المالكي عن[٢] احمد منة الله المالكي عن[٣] محمد الامير المالكي
عن[٤] علي بن محمد بن علي السقاط المالكي عن[٥] السيد محمد الزرقاني
المالكي عن[٦] والده السيد عبد الباقي المالكي قال اخبرنا[٧] الشيخ
ابراهيم اللقاني المالكي اخبرنا[٨] سالم السنهوري المالكي اخبرنا[٩] ناصر
الدين اللقاني المالكي انا[١٠] ابو السعادات محمد بن عبد المعطي
المالكي انا[١١] جدي محي الدين بن عبد القادر المالكي انا[١٢] محمد
ابن عيسى المالكي انا[١٣] زين الدين بن خلدون المالكي انا[١٤] ابو القاسم
عبد الرحمن بن محمد المالكي انا[١٥] علم الدين محمد بن الحسين المالكي
(هو صاحب التاريخ الشهير ١٢)
انا[١٦] عبد العزيز بن عبد الوهاب المالكي انا[١٧] جدي اسمعيل المالكي
انا[١٨] محمد بن الوكيل المالكي انا[١٩] سليمان بن خلف الباجي المالكي
انا[٢٠] يونس بن عبد الله المالكي انا[٢١] يحيي بن عبد الله الليثي المالكي
انا[٢٢] عبيد الله بن يحيي المالكي انا[٢٣] والدي يحيي بن يحيي المالكي
اخبرنا[٢٤] الامام ابو عبد الله مالك بن انس امام كل مالكي عن[٢٥]

ابن شہاب عن[۵۱] انس رضی اللہ عنہ قال کنا نصلی العصر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یذھب الذاھب الی قباء فیاتیھم والشمس مرتفعۃ" حدیث متفق علیہ مسلسل بالفقہاء المالکیۃ۔

[۴۲] اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بیس[۲۰] واسطے ہیں۔

الحدیث[۵۲] الثانی والاربعون المسلسل بالصوالحۃ وبالحنابلۃ فی اکثرہ

اروِیہ[۱] عن شیخی المحدث عبد اللہ القدومی النابلسی الحنبلی عن[۲] الشیخ حسن بن عمر الشطی عن[۳] مصطفی الرحیبانی عن[۴] احمد البعلی حدثنا[۵] ابو المواھب الحنبلی حدثنا[۶] والدی عبد الباقی الحنبلی حدثنی[۷] محمد شمس الدین المیدانی حدثنا[۸] شہاب الدین احمد الطیبی الکبیر حدثنا[۹] ابو البقا السید کمال الدین ابن حمزہ اخبرنا[۱۰] ابو العباس احمد بن عبد الھادی الصالحی الحنبلی انبانا[۱۱] الصلاح بن ابی عمر الصالحی الحنبلی

---

[۵۱] حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز عصر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ (ایسے وقت) پڑھتے تھے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوئی قبا کو جانے والا ایسے وقت وہاں پہنچتا کہ آفتاب بلند رہتا۔ اس حدیث کے متعلق بڑی طویل بحث ہے جسکے بیان کا یہ موقع نہیں ہے۔ کتب حدیث مثلاً شرح معانی الآثار و موطا امام محمد وغیرہما میں مذکور ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ۱۲

[۵۲] بیالیسویں حدیث۔ اس کے اکثر راوی صالحی اور حنبلی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

أخبرنا[13] ابو حفص بن طبرزد الحنبلي ابانا[14] ابو بكر محمد بن عبد الباقي الحنبلي حدثنا[15] ابو اسحق ابراهيم بن عمر البرمكي الحنبلي انبانا[16] ابو محمد عبد الله بن ابراهيم بن ايوب بن راسي أخبرنا[17] ابو مسلم ابراهيم ابن عبد الله التيمي حدثنا[18] محمد بن عبد الله الانصاري حدثنا[19] سليمان التيمي عن[20] انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "من[51] كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار" وهذا الحديث صحيح ورد بالفاظ مختلفة عن انس وغيره وهو من ثلاثيات البخاري وقد اتفق الشيخان على اخراجه واخرجه ايضا احمد وابو داؤد والترمذي والنسائي وغيرهم بل هو متواتر كما صرح به المحدثون۔

اس حدیث میں آپکے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے	الحديث الثالث والاربعون المسلسل بالائمة الحنابلة رحمهم الله تعالى الى الامام احمد رضي الله تعالى عنه في غالبه	درمیان بیس ۲۰ واسطے ہیں۔

ف۵۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھپر عمداً جھوٹ باندھا اسکو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالینا چاہیے۔ یعنے ایسا شخص دوزخی ہے ۱۲

ف۵۲ تینتالیسویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی حنبلی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفراللہ ولوالدیہ

آرویہ عن شیخی[1] العلامۃ المحدث الفہامۃ الشیخ عبد اللہ القدومی النابلسی الحنبلی عن الشیخ عمر المعروف بالشطی[2] عن الشیخ[3] مصطفی الرحیبانی عن[4] الشیخ احمد البعلی حدثنا[5] ابو المواهب الحنبلی حدثنا[6] والدی عبد الباقی الحنبلی حدثنا[7] عبد الرحمن البھوتی الحنبلی حدثنا[8] تقی الدین ابن النجار الفتوحی الحنبلی حدثنا[9] والدی احمد القاضی الحنبلی حدثنا[10] بدر الدین الصفدی القاھری الحنبلی حدثنا[11] ابو البرکات احمد الحنبلی حدثنا[12] ابو علی الحنبل بن عبد اللہ الرصافی الحنبلی حدثنا[13] ابو القاسم ھبۃ اللہ بن محمد الحنبلی حدثنا[14] ابو علی الحسن بن علی الحنبلی حدثنا[15] ابو بکر احمد بن جعفر الحنبلی حدثنا[16] عبد اللہ بن الامام احمد الحنبلی حدثنا[17] ابی احمد بن محمد بن حنبل امام کل حنبلی عن[18] ابی عدی عن[19] حمید عن[20] انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[1] اذا اراد اللہ بعبد خیرا استعملہ قالوا کیف یستعملہ قال یوفقہ لعمل صالح

[1] یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کیساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے
(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

قبل موته" ولنا حديث ثلاثي بهذا السند عن الامام احمد عن ابي عيينة عن ابي حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال وولموضع[۵۱] سوط احدكم في الجنة خير من الدنيا وما فيها۔

٤٤

الحديث[۵۲] الرابع والاربعون المسلسل بالحفاظ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۳۲ چھتیس واسطے ہیں

آرويه بالاجازة العلامة اخبرني العلامة الحافظ الشيخ[۱] شعيب المحدث المغربي عن[۲] الحافظ الشيخ سليم البشري عن[۳] الحافظ احمد منة الله الازهري عن[۴] الحافظ الامير الكبير المصري ح وآرويه عاليا بدرجة عن[۱] المفسر المحدث الحافظ محمد بن سليمان حسب الله المصري عن[۲] الحافظ عبد الغني الدمياطي

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تو اسکو استعمال میں لاتا ہے صحابہ کرام نے یہ سنکر عرض کیا کہ اللہ پاک اسکو کسطرح استعمال میں لاتا ہے، تو آپنے فرمایا کہ اسکو اسکی موت سے پہلے عمل صالح کی توفیق عطا فرماتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک جسکو اپنے کام میں لاتا ہے یعنے عمل نیک کی توفیق دیتا ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ حق تعالیٰ اسکے ساتھ بھلائی کا قصد رکھتا ہے ۱۲

سلہ ۵۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک کوڑے کی مقدار کا مقام دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ کوڑے کی مثال اس لئے دیگئی کہ سوار کا دستور ہے کہ جس مقام پر منزل کا قصد کرتا ہے وہیں اپنا کوڑا ڈالدیتا ہے تاکہ دوسروں کو اس بات کا علم ہو جائے اور اسپر کوئی سبقت کرنے نہ پائے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

سلہ ۵۲ چوتالیسویں حدیث اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی حافظ الحدیث ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

عن الحافظ الامیر الکبیر عن الحافظ علی بن احمد الصعیدی عن
الحافظ محمد عقیلۃ عن الحافظ حسن العجیمی عن الحافظ احمد
العجل عن الحافظ البدر محمد الغزی عن الحافظ الامام السیوطی
ح وأرویہ اعلی منہ عن العلامۃ المحدث الحافظ الحبیب حسین
الحبشی عن والدہ الحافظ محمد الحبشی عن الحافظ الشیخ عمر العطار
عن الحافظ الشیخ صالح الفلانی عن الحافظ محمد بن سنۃ
عن الحافظ شریف محمد عن الحافظ بدر الدین الکرخی عن
الحافظ السیوطی قال فی الجیاد اروی ھذا الحدیث اجازۃ عامۃ ان
لم تکن خاصۃ ولم ارو عنہ غیر ھذا الحدیث ۔ اخبرنی حافظ
العصر ابو الفضل ابن حجر اخبرنی الحافظ علم الدین صالح البلقینی
عن والدہ الحافظ ابی حفص عمر البلقینی قال اخبرنا الحافظ ابو
الحجاج المزی قال اخبرنا الحافظ محمد ابن عبد الخالق بن طرخان
قال اخبرنا الحافظ ابو الحسن المقدسی قال حدثنا الحافظ ابو طاھر
السلفی قال اخبرنا الحافظ ابو الغنائم الزینبی قال اخبرنا الحافظ
ابو نصر ابن ماکولا قال حدثنا الحافظ ابو بکر الخطیب قال حدثنا

الحافظ ابو حازم العبدری قال حدثنا ابو عمرو بن مطر الحافظ قال
حدثنا ابراهیم بن یوسف الهسنجانی منسوب الی قریة بالری تسمی
هسنجان قال حدثنا الفضل بن زیاد صاحب احمد بن حنبل
قال حدثنا احمد بن حنبل حدثنا زهیر بن حرب قال حدثنا یحیی بن
معین قال حدثنا علی بن المدینی قال حدثنا عبید الله بن معاذ
قال حدثنا ابی قال حدثنا شعبة عن ابی بکر بن حفص عن ابی سلمة

ن ابی حفص

عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت "کن[1] ازواج النبی
صلے الله علیه وسلم یأخذن من رؤسهن حتی یکون
کالوفرة" اخرجه مسلم عن عبید الله بن معاذ اه

الحدیث الخامس والاربعون المسلسل بالقضاة

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۸) واسطے ہیں۔

۴۵

وبالسند الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے سر کے بال اسطرح لیتی تھیں کہ سر وفرہ کے مانند ہوجاتا تھا جب سر کے بال کان کی لو تک نکالدئے جائیں تو اسکو وفرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپکی بیبیوں نے ترک زینت کی غرض سے اپنے سر کے بال کم کرنا اختیار کیا تھا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اسی بات کی خبر دیتی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[2] اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی قاضی ہے اور اسکے راوی اعلی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے قاضی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

الامام العلامۃ شرف الدین احمد بن الحسن بن قاضی الجبل رحمہ اللہ تعالیٰ فیما شافہنی بہ عن[۱۲] الشیخ الامام القاضی تقی الدین سلیمان بن حمزۃ الحنبلی عن[۱۳] عم ابیہ القاضی الامام شیخ الاسلام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن شیخ الاسلام ابی عمر[۱۴] اخبرنا الامام الحافظ ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی القاضی فی فنہ کتابۃ[۱۵] اخبرنا علی بن یحیی المدبر القاضی[۱۶] اخبرنا القاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی[۱۷] اخبرنا القاضی ہناد بن ابراہیم[۱۸] اخبرنا القاضی ابو البحر زید بن سعد بن محمد الحافظ[۱۹] حدثنا القاضی ابو بکر محمد بن علی بن عبد العزیز البصری[۲۰] حدثنا القاضی ابو الحسن علی بن محمد بن الحسن الشافعی[۲۱] اخبرنا القاضی ابو عمر محمد بن یوسف بن یعقوب[۲۲] حدثنا ابی القاضی یوسف ابن یعقوب[۲۳] حدثنا القاضی اسمعیل بن اسحٰق[۲۴] حدثنا القاضی محمد بن مسلمۃ[۲۵] حدثنا القاضی مالک بن انس[۲۶] حدثنا القاضی سلیمان بن ابی ربیعۃ[۲۷] حدثنا القاضی شریح[۲۸] حدثنا امیر المؤمنین اقضی الامۃ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال

رسول الله صلی الله علیہ وسلم "شموا النرجس ولو فی الیوم مرة ولو فی الشہر مرة ولو فی السنة مرة ولو فی الدھر مرة فان فی القلب حبة من الجنون والجذام والبرص لا یقطعہا الا شم النرجس" ھذا الحدیث رویناہ ھکذا مسلسلا بالقضاة من ھذا الطریق بھذا اللفظ انتھی قلت وللمحدثین فی ھذا الحدیث کلام بل صرح بعضھم انہ موضوع واللہ تعالیٰ اعلم

٤٦

صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (٢٤) واسطے ہیں	الحدیث[۵۲] السادس والاربعون[٤٦] المسلسل بالثقات	اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ

اخبرنی[١] الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی وکان ثقة قال اخبرنی[٢] السید اسمعیل البرزنجی وکان ثقة قال اخبرنی[٣] صالح الفلانی وکان

[۵۱] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (گل) نرگس کو سونگھو۔ اگرچہ دن میں ایک مرتبہ ہو اگر نہ ہو سکے تو ماہ میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایکبار۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایکبار کیونکہ قلب میں جنون اور جذام اور برص کا ایک دانہ ہوتا ہے۔ کہ بجز نرگس سونگھنے کے کوئی چیز اسکی قاطع نہیں ہوتی یعنے اثر امراض مذکورہ کا ازالہ گل نرگس ہی کے سونگھنے سے ہوتا ہے اور نزہۃ المجالس میں علامہ صفوری رحمہ اللہ نے روایت فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! نرگس کا پھول سونگھو۔ کیونکہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جسکے سینے اور دل کے درمیان برص یا جنون یا جذام کی ایک شاخ نہ ہو۔ اسکی دوا صرف نرگس کا سونگھنا ہے اھ اس حدیث کی صحت میں محدثین نے کلام کیا ہے لہذا اسپر عمل کرنے والے اسکو صحیح حدیث سمجھکر عمل نہ کریں واللہ تعالیٰ اعلم ١٢ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

[۵۲] یہ چھیالیسویں حدیث ہے اور اس میں ثقاہ کا سلسلہ ہے یعنی اسکا ہر راوی ثقہ ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

ثقہ اخبرنا محمد بن سنۃ الفلانی وکان ثقۃ ثم اخبرنا الشریف محمد بن عبداللہ وکان ثقۃ ثم اخبرنا السراج عمر بن الجائی ثم اخبرنا الحافظ السیوطی وکان ثقۃ ثم اخبرنا ابوالقاسم عمر ابن فہد وکان ثقۃ ثم اخبرنا الامام الجزری وکان ثقۃ ثم فی اسنی المطالب اخبرنا شیخنا الامام محمد بن احمد قراءۃ علیہ وکان ثقۃ ثم اخبرنا شیخنا ابوالحسن بن احمد سماعا وکان ثقۃ ثم اخبرنا ابو علی البغدادی وکان ثقۃ ثم اخبرنا ابوالقاسم الشیبانی وکان ثقہ اخبرنا الحسن بن محمد التمیمی وکان ثقۃ اخبرنا ابن مالک وکان ثقۃ حدثنا عبداللہ بن احمد بن محمد وکان ثقۃ حدثنی ابی وکان ثقۃ حدثنا وکیع وکان ثقۃ حدثنا مسعر وسفیان (الثوری) وکانا ثقتین عن عثمان ابن المغیرۃ الثقفی عن علی بن ربیعۃ الوالبی عن اسماء ابن الحکم الفزاری عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال کنت اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا نفعنی اللہ بماشاء منہ واذا حدثنی غیرہ استحلفتہ۔ فاذا حلف لی صدقتہ

وان ابا بكر حدثني[٢٤] وصدق ابو بكر انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم قال وَ مَا[٢٥] من رجل يذنب ذنبا فيتوضأ فيحسن الوضوء (قال مسعر) فيصلي (وقال سفيان) ثم يصلي ركعتين فيستغفر الله الا غفر له، هذا حديث حسن صحيح الاسناد رواه ابو داود وسكت عليه والترمذي وقال حسن والنسائي وابن ماجه

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۳۲ بتیس واسطے ہیں۔

الحديث[٤٥] السابع والاربعون[٤٧] المسلسل بالسادة الصوفية نفعنا الله بهم

ارويه عن اشياخنا الثلاثة العلامة محمد حسب الله والعلامة عبد الجليل والعلامة محمد عبد الحق الصوفيين كلهم عن[٢] الشيخ عبد الغني الصوفي عن[٣] الشيخ عابد الصوفي عن[٤] عمه محمد

[١] یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تو میں اس سے منتفع ہوا کرتا اور جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی غیر سے سنتا تو اس سے قسم طلب کرتا جب وہ قسم کھاتا تو میں اسکی تصدیق کرتا۔ لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بغیر حلف کے میں نے اس حدیث کی تصدیق کرلی کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص کسی گناہ کا مرتکب ہوجائے اور اسکے بعد وہ شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھکر اللہ پاک سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو بخشدیتا ہے ۱۲ [٢] سینتالیسویں حدیث۔ اسمیں یہ سلسلہ ہے کہ ایک صوفی دوسرے صوفی سے روایت کرتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

حسین الصوفی عن[6] محمد السمان الصوفی عن[7] عبداللہ بن
سالم البصری الصوفی عن[8] الشیخ البابلی الصوفی عن[9] الزین بن
عبداللہ بن محمد النحریری الحنفی الصوفی عن[10] الجمال یوسف
ابن شیخ الاسلام زکریا الانصاری الصوفی عن[11] ابیہ شیخ الاسلام
زکریا الصوفی عن[12] شرف الدین المراغی الصوفی عن[13] الزین
عبدالرحیم العراقی الصوفی عن[14] صلاح الدین خلیل بن کیکلدی
المقدسی الصوفی عن[15] الجمال داود العطار الصوفی باجازتہ عن[16]
محی الدین النووی الصوفی بروایتہ عن[17] الشیخ الاکبر محی الدین
ابن عربی الحاتمی الصوفی عن[18] البرہان ابی الفتوح نصر بن محمد
الحضرمی الصوفی عن[19] القطب الربانی السید عبد القادر
الجیلانی الصوفی بسماعہ علی[20] ابی الفتح محمد عبدالباقی المعروف
بابن البطی الصوفی باجازتہ من[21] رزق اللہ بن عبدالوہاب
الیمنی الصوفی عن[22] شیخ الصوفیۃ بخراسان ابی عبدالرحمن
محمد بن الحسین بن موسی الازدی السلمی الصوفی حدثنا[23] عبدالواحد
ابن علی السیاری الصوفی انا[24] خالی بن القاسم السیاری الصوفی

الحضرمی

انا[۲۳] احمد بن عباد بن مسلم نا[۲۵] محمد بن عبیدة الصوفی انا[۲۶] عبد الله
ابن عبید العامری الصوفی[۲۷] انا سورة بن شداد الصوفی[۲۸] عن
سفیان الثوری عن[۲۹] ابراهیم بن ادهم الصوفی[۳۰] عن موسی بن یزید
الراعی الصوفی[۳۱] عن اویس القرنی عن[۳۲] علی رضی الله عنه قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان[۱] الله تعالی تسعة
وتسعین اسما مائة غیر واحد ما من عبد یدعو بهذه
الاسماء الا وجبت له الجنة انه وتر یحب الوتر هو الله
الذی لا اله الا هو الرحمن الرحیم الملک القدوس ـ
الی الصبور

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ	الحدیث[۵۲] الثامن[۵۳] والاربعون المسلسل بالصوفیة ایضا قدس الله اسرارهم	صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تیس[۵۴] واسطے ہیں۔

۴۸

[۱] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی کے ننانوے نام ہیں (ایک کم سو) یعنے اللہ پاک کے بے حساب نام ہیں لیکن قرآن مجید میں جو بندہ کو رہیں وہ ایک کم سو نام ہیں جو بندہ ان ناموں سے اللہ پاک کو پکارا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جس نے ان ناموں کو یاد کر لیا وہ داخل جنت ہوگا بیشک وہ طاق ہے طاق کو دوست رکھتا ہے وہ نام هو الله سے صبور تک ہیں ۱۲
[۵۲] اڑتالیسویں حدیث اسکا بھی ہر راوی صوفی ہے [۵۳] استاد کبیر شیخ ابو الغیث ابن جمیل رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا گیا کہ صوفی کسکو کہتے ہیں فرمایا مَن صفی سرہ عن الکدر وامتلی قلبه من العبر وانقطع الی الله عن البشر واستوی عندہ الذهب والمدر یعنے صوفی وہ ہے کہ جسکا باطن کدورت

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

حدثني[1] عبد الجليل برادہ الصوفی عن[2] احمد منة الله المصري
الصوفی عن[3] احمد بن عبید العطار الصوفی عن[4] العلامة العجلوني
الصوفی قال فی ثبته حدثنا[5] اجازة شیخنا الملا الیاس الکوردی الصوفی
عن[6] ابراهیم الکورانی ثم المدنی الصوفی عن[7] شیخه العارف احمد
القشاشی الصوفی عن[8] ابی المواهب احمد بن علی الشناوی
الصوفی عن[9] والده العارف نور الدین علی بن عبد القدوس
الصوفی عن[10] الشیخ العارف عبد الوهاب الشعرانی الصوفی
عن[11] شیخ الاسلام زکریا بن محمد الصوفی عن[12] العارف
شرف الدین ابی الفتح محمد بن زین الدین الاموی المراغی
ثم المدنی الصوفی عن[13] شرف الدین اسمعیل بن ابراهیم
الهاشمی الزبیدی الجبرتی الصوفی باجازته العامة عن[14] المسند
المعمر ابی الحسن علی بن عمر الوانی الصوفی باجازته العامة عن[15]
العارف بالله سید محی الدین ابن العربی الصوفی عن[16]

(بقیہ صفحہ گزشتہ) سے صاف اور قلب عبرتوں سے بھرا ہوا ہو اور لوگوں سے منہ پھیر کر متوجہ الی اللہ ہو گیا ہو اور اسکے پاس سونا اور خاک ہر دو برابر ہوں ۔ اور ابو علی رودباری رحمہ سے پوچھا گیا تو فرمایا من لبس الصوف علی الصفا وسلک طریق المصطفٰی واطعم الھوی ذوق الجفا وکانت الدنیا منه علی قفا یعنے صوفی وہ ہے جو بے کدورت ہو کر صوف پہنے اور طریق رسول پر چلے اور ہوائے نفس کو جفا کا مزا چکھائے اور دنیا کو پس پشت ڈالدے اھ الزہر الباسم من روض السید قاسم صفحہ ۱۶۵ ۱۲

جمال الدين يونس بن يحيى الهاشمی الصوفی عن [١٧] ابی الوقت
عبد الاول السجزی الصوفی عن [١٨] ابی اسمٰعیل عبد اللہ بن محمد
ابن متۃ الانصاری الھروی الحافظ الفقیہ المفسر المحقق
الصوفی انہ قال فی کتابہ منازل السائرین اخبرنا [١٩] حمزۃ
ابن محمد الحسینی الصوفی اخبرنا [٢٠] ابو القاسم عبد الواحد بن احمد
الہاشمی الصوفی ثم سمعت [٢١] ابا عبد اللہ علان بن زید
الصوفی بالبصرۃ ثم سمعت [٢٢] جعفر الخالدی الصوفی قال سمعت [٢٣] الجنید
الصوفی ثم سمعت [٢٤] السری بن مغلس السقطی الصوفی عن [٢٥] معروف
الکرخی الصوفی عن [٢٦] جعفر بن محمد الصادق الصوفی عن [٢٧] ابیہ محمد الباقر
الصوفی عن [٢٨] ابیہ علی عن [٢٩] ابیہ الامام الحسین بن علی عن [٣٠] علی عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال "طلب الحق غربۃ"[١] قال
الکورانی فی مسالک الابرار نقلا عن الھروی حدیث غریب
قال فھو من روایۃ جعفر الصادق عن الباقر عن ابیہ عن الامام

---

[١] یعنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق بات کی طلب نادر ہے یا طلب حق نادر ہے یعنے حق کے طالب بہت کم ہوتے ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

الحسين عن علي رضي الله عنه رفعه اھ ورواه السيوطي في
جياد المسلسلات بلفظ آخر من طريق آخر عن انس عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال "طلب[1] الحق فريضة" وقال فيه قال
السلفي هذا حديث غريب المتن عزيز الاسناد وحسن من رواية
الصوفية الزهاد اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث التاسع[2] والاربعون المسلسل بالصوفية ايضا نفعنا الله بهم	تک انتیس ۲۹ واسطے ہیں۔

۴۹

وبالسند الى العلامة العجلوني الصوفي قال اجازنا به شيخنا
محمد ابو الطاهر الصوفي عن والده الشيخ ابراهيم الكوراني
الصوفي عن شيخه العارف احمد بن محمد القشاشي الصوفي
بسنده السابق فيما قبله الى العارف بالله تعالى الشيخ محي الدين
محمد بن العربي الصوفي عن الزاهد عبد الوهاب بن علي
البغدادي الصوفي بقرأته على ابي الفضل احمد بن طاهر الصوفي

---

[1] دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ حق کی طلب فرض ہے ۱۲
[2] یہ انچاسویں حدیث ہے اسکی روایت میں بھی صوفیہ کا سلسلہ ہے ۱۲

بحق اجازته من الشیخ ابی بکر احمد بن علی الشیرازی الصوفی
عن[19] شیخ الصوفیة بخراسان محمد بن الحسین السلمی الصوفی قال[20] اخبرنا
ابو الحسن منصور بن عبد اللہ الذہرتی ببغداد اخبرنا[21] ابو عمرو
عثمان بن حجرة الکازرونی بها حدثنا[22] احمد بن الحسین المصری
الصوفی المعروف بابن الحمصی ثنا[23] علی بن جعفر البغدادی الصوفی
ثنا ابو موسی[24] الدبیلی حدثنا[25] ابو یزید البسطامی الصوفی حدثنا[26]
ابو عبد الرحمن السدی الصوفی عن[27] عمرو بن قیس الملائی
الصوفی عن[28] عطیة العوفی الصوفی عن[29] ابی سعید الخدری رض
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان[1] من ضعف
الیقین ان ترضی الناس بسخط اللہ وان تحمدهم
علی رزق اللہ وان تذمهم علی ما لم یؤتک اللہ
ان رزق اللہ لا یجره حرص حریص ولا یرده کره

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ بات ضعف یقین سے ہے کہ تو اللہ تعالی کی ناخوشی کے ساتھ لوگوں کو خوش کرے اور اللہ تعالی کے عطا کیے ہوئے رزق پر لوگوں کا شکر ادا کرے اور اللہ تعالی کی نہ دی ہوئی چیز پر یعنے کسی چیز کے نہ دینے سے لوگوں کی مذمت کرے۔ بیشک اللہ پاک کا رزق ایسا ہے کہ اسکو کسی حریص کی حرص نہیں کھینچ لاسکتی اور کسی ناخوش کی ناخوشی اسکو روک نہیں سکتی۔ تحقیق اللہ پاک اپنی حکمت و جلال سے آسایش اور فرحت کو رضامندی میں اور رنج و غم اور خوف کو شک اور ناخوشی میں گردانا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

کارہ ان اللہ بحکمتہ وجلالہ جعل الروح والفرح فی الرضی وجعل الھم والخوف فی الشک والسخط"

ولہ شاھد من وجہ اٰخر علی خرجہ ابو نعیم عن ابن مسعود رفعہ "لاترضین احدا بسخط اللہ ولاتحمدن احدا علی فضل اللہ ولاتذمن احدا علی ما لم یوتک اللہ فان رزق اللہ تعالی لایسوقہ الیک حرص حریص ولایردہ عنک کرہ کارہ ان اللہ تعالی بقسطہ وعدلہ جعل الروح والفرح فی الرضی والیقین وجعل الھم والحزن والشک فی السخط" ولہ شاھد ایضا عن ابن مسعود ایضا اخرجہ ابن ابی الدنیا عنہ بلفظ "ان الروح والفرح فی الیقین والرضی وان الغم والحزن فی الشک والسخط" انتھی مختصرا۔

الحدیث الخمسون[51] المسلسل بالصوفیۃ ایضا

اس حدیث میں محمد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بیس[52] واسطے ہیں

[50]

[51] اس حدیث کا بھی مطلب قریب قریب وہی ہے جو اس سے پہلی حدیث میں گزرا صرف الفاظ کا فرق ہے ۱۲

[52] یہ پچاسویں حدیث ہے اسکے بھی راوی صوفیائے کرام ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

وبالسند الى الشيخ[15] محي الدين بن العربي عن[16] ابي الخير احمد ابن اسمعيل الطالقاني عن[17] ابي عبد الله حمد بن الفضل الفراوي عن[18] ابي بكر البيهقي اخبرنا[19] علي بن احمد بن عبدان[20] اخبرنا احمد ابن عبيد الصفار[21] حدثني محمد بن الفضل بن جابر[22] حدثنا الهيثم بن خارجة ومهدي بن حفص قالا[23] حدثنا اسمعيل عياش عن[24] المطعم بن المقدام عن[25] نصيح العبسي عن[26] ركب المصري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

"طوبى[1] لمن تواضع من غير منقصة (وفي رواية في غير منقصة) وذل في نفسه من غير مسئلة وانفق مالا جمعه في غير معصية ورحم اهل الذل والمسكنة وخالط اهل الفقه والحكمة طوبى لمن ذل نفسه وطاب كسبه وصلحت سريرته وصلحت علانيته

[1] یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہے اس شخص کیلئے جس نے بغیر منقصت کے تواضع اور اپنے نفس میں بغیر خواری ہونیکے ذلت اختیار کی اور اپنے جمع کئے ہوئے مال کو غیر معصیت میں خرچ کیا اور ذلت و خواری والوں پر رحم کیا۔ اور فقہ اور حکمت والوں کی صحبت میں رہا۔ خوشی ہے اس کے لئے جسکا نفس ذلیل اور کسب پاک اور باطن درست اور ظاہر صلاحیت والا ہوا اور لوگوں سے اسکا شر علیحدہ رہا۔ اور خوشی ہے اس کے لئے جس نے اپنے علم پر عمل کیا اور اپنے فضول یعنے حاجت سے بچے ہوئے مال کو نیک کاموں

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

(وفی روایۃ) وکرمت علانیتہ (بدل صلحت علانیتہ) وعزل عن الناس شرہ وطوبیٰ لمن عمل بعلمہ وانفق الفضل من مالہ وامسک الفضل من قولہ" قال العلامۃ العجلونی عن الامام الکورانی انہ ذکر فی مسالک الابرار ان الحدیث حسن وان رکب المصری کندی صحابی اجمعوا علی ذکرہ فی الصحابۃ وان کان غیر مشہور فیہم اھ وھو بفتح الراء وسکون الکاف آخرہ موحدۃ انتھی

سلہ ۵۱

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ	الحدیث الحادی والخمسون المسلسل بالنحاۃ وانا بفضل اللہ تعالیٰ ماھر فی النحو	وسلم کے درمیان ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔

فاقول حدثنی[1] شیخی العلامۃ عبد الجلیل برادہ النحوی عن[2] احمد منۃ اللہ المصری النحوی عن[3] العلامۃ احمد بن عبید العطار الدمشقی النحوی عن[4] العلامۃ محدث الشام مولانا اسمٰعیل العجلونی النحوی حدثنا[5] شیخنا اجازۃ ابو المواھب النحوی عن[6] والدہ عبد الباقی الحنبلی النحوی حدثنا[7] الشیخ موسیٰ النحوی اخبرنا[8] زین الدین بن سلطان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٦٦٧) میں خرچ کیا اور اپنے فضول کلام یعنی بے ضروری باتوں کو اپنی باتوں سے روک رکھا مطلب یہ ہے کہ مال فضول میں انفاق اور کلام فضول میں امساک کیا۔ سبحان اللہ کیا عمدہ نصائح والی حدیث ہے اللہ پاک مجھ عاصی کو اور سب مسلمانوں کو اس پر عمل نصیب فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

سلہ ۵۱ اکاونویں حدیث۔ اسکا ہر راوی نحوی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ ذو الایادی۔

النحوی اخبرنا الشیخ شمس الدین بن طولون النحوی انبانا محب الدین
محمد بن عبد الرحمن بن جمال الدین الانصاری النحوی انا تقی الدین
احمد الشمنی النحوی اخبرنا سراج الدین عمر بن رسلان البلقینی
النحوی انا الامام ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی النحوی
انا ابو محمد عبد اللہ بن ھارون النحوی انبانا ابو القاسم بن
محمد الطیلسان النحوی اخبرنا ابو جعفر احمد بن یحیی الادیب النحوی
قلت لہ احدثک ابو عبد اللہ جعفر بن محمد بن مکی النحوی
قرأۃ فاقر بہ قال انبانا ابو مروان عبد الملک الماھر فی العربیۃ
انا ابو القاسم بن عبد اللہ شارح دیوان المتنبی قال انبانا ابی
عبد اللہ وھو احد الحفاظ النحوی انبانا قاسم بن اصبغ النحوی
انبانا عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ صاحب الغریب النحوی انبانا
احمد بن خلیل البغدادی النحوی انبانا عبد الملک الامام الاصمعی
النحوی اخبرنا ابو ھلال محمد بن سلیم النحوی عن عبد اللہ بن
بریدۃ النحوی عن ابیہ بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدثنا
حدثنا

دو سید ادم الدنیا والاخرۃ اللحم وسید ریحان
اھل الجنۃ الفاغیۃ" واخرجہ الجلال السیوطی فی جیاد
المسلسلات بالسند المتقدم بعینہ وبلفظ الحدیث ثم قال اخرجہ
الطبرانی فی احد معاجمہ وابونعیم فی الطب النبوی والبیھقی
فی شعب الایمان وابوعثمان الصابونی فی المائتین عن ابی ھلال
بہ وقال الطبرانی والبیھقی والصابونی ان اباھلال تفرد بہ
عن ابن بریدۃ وابوھلال وثق وفیہ لبعض ضعف۔ قال البیھقی
رواہ جماعۃ عن ابی ھلال تفرد بہ ابوھلال محمد بن سلیم
لطیفۃ۔ نروی العربیۃ عن شیخنا العلامۃ برادہ عن احمد منۃ اللہ
عن عبید العطار عن اسمعیل العجلونی عن عبد الجلیل عن والدہ
ابی المواھب عن والدہ عبد الباقی عن عمر القاری عن البدر

لہ یعنے دنیا اور آخرت کے سالنوں کا سردار گوشت۔ اور اہل جنت کی خوشبوئیوں کا سردار فاغیہ ہے۔ فاغیہ ایک خوشبو کا نام ہے ۱۲

لہ اُدم بضم الھمزۃ والدال المھملۃ ویجوز اسکانھا جمع ادام قیل ھو بالاسکان المفرد وبالضم الجمع۔ وفی صحیح البخاری فی باب الأُدْم فاتی بخبز وادم من ادم البیت الخ

لہ فاغیۃ شگوفہ حنا آنکہ شاخ حنا در زمین واژگوں کارند وشگوفہ کہ ازاں ہم رسد ونہایۃ خوشبو بود آں را فاغیہ گویند کذا فی المنتخب۔ وھی نَوْرُ الحنا ای زھرھا ذکرہ الاصمعی کذا فی ثبت الامام العجلونی یعنے فاغیہ حنا کی کلیوں کو کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

الغزی عن[10] الجلال السیوطی عن[11] الکافیجی عن[12] الشمس الجیاری عن[13] اکمل الدین الحنفی عن[14] اثیر الدین ابی حیان عن[15] ابن ابی الاحوص عن[16] ابی علی الشلوبین عن[17] نحر ابن یحیی الرعینی الاشبیلی عن[18] ابی الرماک عن[19] ابن الاخضر عن[20] ابن طراوة عن[21] یونس ابن عیسی الاعلم عن[22] ابی علی القالی عن[23] ابن درستویة عن[24] المبرد عن[25] المازنی عن[26] الاخفش الاوسط سعید بن مسعدة عن[27] سیبویہ عن[28] الخلیل بن احمد عن[29] عیسی بن عمر عن[30] ابی عمرو ابن العلاء عن[31] نصر بن عاصم عن[32] ابی الاسود الدولی عن علی رضی اللہ عنہ وھو اول من امر ابا الاسود بوضع النحو لما کتب۔ قال العجلونی ذکرہ السیوطی فی شرح الفیتہ فی النحو وکذا فی الاشباہ والنظائر النحویۃ لہ اھ

اس حدیث میں محدث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک	الحدیث الثانی والخمسون[۵۲] المسلسل بالشعراء	تیئیس (۲۳) واسطے ہیں۔

۵۲

وانا لی شعر فی الجملۃ حدثنا اجازۃ شیخنا العلامۃ عبد الجلیل برادۃ ولہ شعر ومن ذلک قولہ ؎

[۵۲] یہ باونویں حدیث ہے۔ جس میں شعراء کا سلسلہ ہے یعنی اس کا ہر راوی شاعر ہے ۱۲

ممارأيت من الأنام ومكرهم	اصبحت افرق ان ارى انسانا
واجانب المرأة خوفا ان ترى	عيني بها من عكسها انسانا

لا انظر

ولہ ایضاً

اما رأيت الدهر اخرج شوكته	من رحل شخص عاجز متوان
فاعلم بان مراده من نقشها	ادخالها فى عين شخص ثان

ولہ مقطعات تشتمل على معان بديعة ومقاصد مخترعة غريبة اوردتها فى غير هذا الكتاب ـ قال حدثنا احمد منة الله وله شعر حدثنا احمد بن عبيد العطار وله شعر حدثنا الامام العجلونى وله شعر قال فى ثبته حدثنا اجازة شيخنا العارف عبد الغنى النابلسى وله شعر ملأ الخافقين مسطر فى دواوينه وغيرها ثم حدثنا شيخنا عبد الباقى الحنبلى وله شعر ثم حدثنا الشيخ موسى الحجاوى وكان له شعر عن الشيخ زين الدين بن سلطان

وكان يشعر انبانا[١٠] الشمس بن طولون وكان شاعرا انبانا
ابو الفتح محمد بن محمد المزي الشاعر المغلق اخبرنا[١١] شهاب الدين
ابو الطيب الخزرجي الشاعر اخبرنا[١٢] الحافظ زين الدين عبد الرحيم العراقي
وكان ينظم الشعر قال انبانا[١٣] صلاح الدين خليل بن كيكلدي الصفدي
وكان يشعر اخبرنا[١٤] شرف الدين احمد الخطيب وكان له شعر
انبانا[١٥] ابو الحسن علي السخاوي ذو النظم الشهير انبانا[١٦] ابو طاهر
السلفي ذو الشعر الكثير انبانا[١٧] ابو الوفا علي بن شهريار الزعفراني
وكان يشعر اخبرنا[١٨] ابو القاسم عبد الملك ابن المظفر الشاعر
انبانا[١٩] ابو جعفر محمد بن الحسين الزاهد وكان يشعر انبانا[٢٠]
ابو بكر عبد الله بن احمد القاري الشاعر اخبرنا[٢١] ابو عثمان سعيد
ابن زيد الشاعر حدثنا[٢٢] عبد السلام بن عباد الشاعر الشهير
بديك الجن اخبرنا[٢٣] خالي همام بن غالب الفرزدق الشاعر فقال
انشدت النبي صلى الله عليه وسلم بلغنا السماء مجدنا وجدودنا
وفي رواية ذكرها شيخنا عقيلة في مسلسلاته بلفظ بلغنا السما
مجدا وعزا وسوددا ؛ وانا لنرجو فوق ذلك مظهرا ؛ فقال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم "این المظہر یا ابا لیلی" قلت الجنة قال "اجل ان شاء اللہ تعالی" قال ثم قلت ؎ ولا خیر فی حلم اذا لم یکن له ؎ بوادر تحمی صفوه ان یکدرا ؎ ولا خیر فی جهل اذا لم یکن له ؎ حلیم اذا ما اورد الامر اصدرا ؎ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یفضض اللہ فاك مرتین"

الحدیث الثالث[53] والخمسون[54] المسلسل بانفراد کل راو من رواته بصفة عظیمة فی زمانه

٥٣

ارویه عن مولانا عبد الجلیل المدنی ادیب عصره وشاعر دهره

[51] یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرزدق شاعر کے اشعار سنکر دعا فرمائی کہ اللہ تعالی تمہارے منہ کو نہ توڑے یعنے تمہارے دانت گرنے نہ پائیں جسطرح عباس رضی اللہ عنہ کے اس معروضہ پر (کہ یا رسول اللہ میں آپکی مدح کرنا چاہتا ہوں) اور نابغہ جعدی کے قصیدہ رائیہ کو سنکر آپ نے یہی دعا دی تھی۔ پس نابغہ ایکسو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے اور انکا کوئی دانت نہ گرا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپکی مدح وثنا کرنی آپ کی خوشنودی کا باعث ہے مگر تعریف وہی پسندیدہ محبوب ہوتی ہے جو اطاعت کیساتھ ہو اور جو بغیر اطاعت کے صرف تعریف کیجائے تو وہ چنداں معتبر اور موجب خوشنودی نہیں ہو سکتی۔ (اللہ پاک ہم سبکو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور تعریف کرنی نصیب فرمائے۔ آمین ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

[52] ترپنویں حدیث۔ اسکا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی ایک صفت میں اپنے زمانہ کا یکتا تھا ١٢

عن السید اسمعیل البرزنجی زاہد عصرہ عن صالح الفلانی صوفی
زمانہ عن محمد بن سنہ الفلانی محدث زمانہ عن الشریف
محمد بن عبد اللہ نادر وقتہ عن عمر بن الجائی سراج عصرہ عن
الحافظ السیوطی مجدد زمانہ و محدث اوانہ عن عمر بن فہد اوحد
عصرہ عن الامام الجزری قاری وقتہ و محدث دہرہ قال اخبرنا
الامام جمال الدین محمد بن محمد بن محمد الجمالی زاہد عصرہ
اخبرنا الامام سعید الدین محمد بن مسعود محدث فارس فی زمانہ
انا الشیخ ظہیر الدین اسماعیل بن المظفر بن محمد الشیرازی
عالم وقتہ انا ابو طاہر عبد السلام بن ابی الربیع الحنفی محدث
زمانہ انا ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن شابور القلانسی شیخ عصرہ
انا ابو المبارک عبد العزیز بن محمد بن منصور الادمی
امام اوانہ انا سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نادر
دہرہ حدثنا ابو صالح احمد بن عبد الملک بن علی النیسابوری
غریب وقتہ حدثنا ابو طاہر محمد بن محمد بن محمش الزیادی
نزیل دہرہ ثنا ابو حامد احمد بن محمد بن ہاشم البلاذری

حافظ زمانہ ثنا محمد بن الحسن بن علی امام عصرہ ثنا ابی الحسن
ابن علی السید المحجوب ثنا ابی علی بن موسیٰ الرضی ثنا ابی موسیٰ
ابن جعفر الکاظم ثنا ابی جعفر بن محمد الصادق ثنا ابی محمد بن علی
الباقر ثنا ابی علی بن الحسین زین العابدین ثنا ابی الحسین
ابن علی سید الشہداء ثنا ابی علی بن ابی طالب سید الاولیاء
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اخبرنی سید الانبیاء محمد بن
عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ”اخبرنی[1] جبرئیل سید
الملائکۃ قال قال اللہ سید السادات انی انا اللہ
لا الٰہ الا انا من اقرلی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل
حصنی امن من عذابی“ قال الامام الجزری فی اسنی
المطالب کذا وقع ہذا الحدیث بہذا السیاق من المسلسلات
السعدیۃ والعہدۃ علی البلاذری واللہ تعالیٰ اعلم

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو فرشتوں کے سردار جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی کہ تمام سرداروں کے سردار اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ میں ہی معبود حقیقی ہوں میرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے جس نے میری وحدانیت کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ (حفاظت) میں داخل ہوگیا اور میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے بچ گیا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چوبیس واسطے ہیں

الحدیث الرابع والخمسون المسلسل بکون کل راو من بلد

ارویہ[1] عن مولانا عبد الجلیل المدنی عن[2] منۃ اللہ المصری الازہری عن[3] عبد الرحمن الکزبری الدمشقی عن[4] ابن بدیر المقدسی عن[5] ابی النصر مصطفے الدمیاطی عن[6] ابن عقیلۃ المکی عن[7] ابی المواہب البعلی عن[8] والدہ الدمشقی عن[9] احمد الفرغانی البقاعی عن[10] ابن حجر المکی عن[11] زکریا الانصاری عن[12] عمر بن فہد المکی عن[13] الحافظ ابی عبد اللہ محمد الدمشقی انا[14] ابو عبد اللہ محمد بن محمد البالسی انا[15] ابو العباس احمد بن ابی طالب الدیر مقرنی انا[16] ابو النجا عبد اللہ بن عمر الحریمی انا[17] ابو الوقت السجزی انا[18] ابو عبد اللہ محمد بن عبد العزیز الفارسی انا[19] ابو محمد عبد الرحیم بن احمد بن ابی شرح الانصاری الازدی انا[20] ابو القاسم عبد اللہ بن محمد البغوی ثنا[21] العلاء بن موسیٰ البغدادی ثنا[22] اللیث ابن سعد المصری عن[23] ابی الزبیر المکی

سلہ یہ چوبنویں حدیث ہے۔ اسکا ہر ایک راوی ایک شہر کا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

عن[54] جابر بن عبد الله الانصاری المدنی قم[2] قم رسول الله صلی الله علیہ وسلم "لا یدخل احد ممن بایع تحت الشجرۃ النار" قال ابن عقیلۃ و بالسند الی ناصر الدین قال ھذا حدیث صحیح عال واخرجہ الترمذی وغیرہ

اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الخامس والخمسون[55] المسلسل بالمحمدیین	علیہ وسلم تک تینتیس[33] واسطے ہیں

علی ذات نبینا واسمہ الصلوۃ والسلام من ذالک متصل بالبخاری قدس سرہ اللہ عزوجل لی روایتہ بکرمہ وجودہ فللہ الحمد علی ذلک حق حمدہ۔

ارویہ عن[1] العلامۃ المفسر محمد بن سلیمان حسب اللہ عن[2] محمد القاوقجی عن[3] محمد العدوی ابن صالح عن[4] محمد الامیر عن[5] محمد الحفنی عن[6] محمد البدیری عن[7] محمد قاسم مقری الدیار المصریہ

---

[54] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنہوں نے درخت (ببول) کے نیچے (مجھ سے) بیعت کی انہیں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں داخل نہوگا ماشاء اللہ یہ انکے حق میں بڑی خوشخبری ہے ۱۲

[55] یہ پچپنویں حدیث اسکا ہر راوی محمد نامی ہے یہ روایت امام بخاری کے طریقہ سے متصل ہے اللہ تعالی نے اپنے جود وکرم سے اسکی روایت مجھپر آسان فرمائی فللہ الحمد علی ذلک ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

عن محمد بن صلاح الدین البابلی الازہری عن محمد بن عبداللہ
حجازی الواعظ عن محمد الغیطی عن محمد بن محمد الدلجی عن
الشمس محمد السخاوی عن محمد بن نجم الدین العلوی المکی انا
الحافظ جمال الدین محمد المخزومی انا الضیاء ابو الفضل محمد
ابن عبدالرحمن المالکی انا محمد بن محمد بن علی الطبری انا
ابو عبداللہ محمد بن علی انا محمد بن مہاجر الموصلی انا ابوبکر محمد
ابن علی بن یاسر الجیانی انا فقیہ الحرم ابو عبداللہ محمد بن الفضل
ابن احمد الصاعدی الفراوی انا محمد بن علی بن الحسین انا
محمد بن احمد بن عبداللہ الحمصی المروزی انا ابو الہیثم محمد
ابن علی بن محمد المکی الکشمیہنی قال اخبرنا ابو عبداللہ محمد بن یوسف
الفربری انا محمد بن اسمعیل البخاری الحافظ حدثنا محمد بن
خالد بن محمد بن یحیی بن عبداللہ بن خالد الذہبی ثنا محمد
ابن وہب بن عطیہ ہو الدمشقی ثنا محمد بن حرب ثنا محمد
ابن الولید الزبیدی ثنا محمد بن شہاب الزہری عن عروۃ
ابن الزبیر عن زینب بنت ابی سلمۃ عن ام سلمۃ زوج النبی

رضی اللہ تعالےٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی فی بیتہا جاریۃ وفی وجہہا سفعۃ[۵۱] فقال "استرقوا[۵۲] لہا فان بہا النظرۃ"

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث السادس[۵۳] والخمسون[۵۴] المسلسل کذلک	کے درمیان اٹھائیس[۲۸] واسطے ہیں۔

۵۶

ارویہ عن[۱] الشیخ المذکور محمد بن سلیمان عن محمد[۲] القاوقجی قال حدثنی[۳] محمد عابد السندی عن محمد[۴] یوسف بن محمد المزجاجی[۵] عن محمد عبد الخالق المزجاجی عن[۶] محمد عقیلۃ عن[۷] محمد بن عبد الباقی[۸] الحنبلی عن محمد بن النجم الغزی عن[۹] ابیہ محمد البدر[۱۰] الغزی عن محمد بن محمد المری السکندری عن[۱۱] محمد بن محمد الجزری انا[۱۲] محمد ابن احمد بن مرزوق التلمسانی مشافہۃ انا[۱۳] القاضی محمد بن

۵۱ السفعۃ بفتح السین المہملۃ وضمہا وسکون الفاء بعدہا عین مہملۃ ہی صفرۃ الوجہ وفی مجمع البحار ناقلا عن الکرمانی اراد بالسفعۃ مسۃ من الجن وعن النہایۃ قولہ فان بہا النظرۃ ای بہا عین اصابتہا من نظر الجن اھ۔

۵۲ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں ایک لونڈی کو ملاحظہ فرمایا کہ جسکے چہرہ نظر جن کے اثر سے زردی نمایاں تھی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسپر منتر پڑھاؤ کہ اسکو نظر جن کا اثر ہوا ہے۔ اس حدیث سے جن کا وجود اور انسان پر اسکا اثر ہونا اور اس کے دفعیہ کے لئے منتر کا جواز ثابت ہوا۔ مگر شرع نے جسطرح کے منتر سے منع کیا ہے اس سے احتراز لازم ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

۵۳ یہ چھپنویں حدیث بھی مسلسل بالمحمدین ہے یعنے اسکے بھی ہر راوی کا نام محمد ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

احمد الحسینی انا محمد بن محمد الحصین التلمسانی انا محمد بن
یوسف البرزالی انا محمد بن ابی الحسین الصوفی انا محمد بن محمد
الطائی انا محمد بن عبد الواحد الدقاق انا محمد بن علی الکرخی
ثنا محمد بن اسحٰق بن یحیی بن مندۃ الاصبهانی العبدی انا
محمد ابو منصور سعد البارودی کاتب الواقدی انا محمد
ابن عبد الله الحضرمی انا محمد بن عبد الله المثنی انا محمد
ابن بشر انا محمد بن عمرو الانصاری ثنا محمد بن سیرین انا
محمد بن محمد بن عبد الله بن جحش انا ابی عن محمد رسول الله
صلی الله علیه وسلم انه مر فی السوق برجل مکشوف فخذه
فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم "غط فخذک[1]
فانها عورۃ" قال المسکین قال السیوطی فی جیاد المسلسلات
نقلا عن الحافظ ابن حجر فی امالیه وهذا حدیث عجیب التسلسل
بالمحمدین لیس فی اسناده من ینظر فی حاله سوی محمد بن عمرو
واسم جده سهل ضعفه یحیی القطان ووثقه ابن حبان وله
متابع رواه احمد وابن خزیمہ من طریق العلاء بن عبد الرحمٰن

البارودی (حاشیہ)

[1] وفی العزیزی صفحہ ۳۳ قاله لما مر علی جرهد الاسلمی من اهل الصفة وهو کاشف فخذه اھ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بازار میں (اصحاب صفہ میں سے) ایک صحابی جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ پر گزرے جنکی ران کھلی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا اپنی ران کو چھپا کیونکہ وہ عورت یعنے چھپانے کی چیز ہے ۱۲

عن ابی کثیر اتم منه والحدیث علقه البخاری فی صحیحه اه
ای عن محمد بن جحش رضی الله عنه قال العجلونی وقال
السخاوی الحدیث حسن وقال شیخ مشائخنا فی مسالک الابرار
قال الحافظ فی فتح الباری لمحمد بن جحش وابیه عبد الله بن جحش
صحبته وزینب بنت جحش احدی امهات المؤمنین عمته وکان
محمد صغیرا فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وقد حفظ عنه وهذا
بین فی حدیثه هذا فقد وصله احمد والبخاری فی التاریخ والحاکم
فی المستدرک کلهم من طریق اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن
عبد الرحمن عن ابی کثیر مولی محمد بن جحش عنه قال مر النبی
صلی الله علیه وسلم وانا معه علی معمر فخذاه مکشوفتان
فقال ویا معمر[1] غط علیک فخذیک فان الفخذین عورة
رجاله رجال الصحیح غیر ابی کثیر وقد روی عنه جماعة لکن لم
اجد فیه تصریحا بتعدیل انتهی یقول الجامع المسکین قال

[1] یعنے دوسری ایک روایت میں اسطرح آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمر صحابی رضی اللہ عنہ پر گزرے درانحالیکہ انکی ہر دو ران کھلی ہوئی تھی تو آپنے فرمایا کہ اے معمر تیری ہر دو ران چھپا اس لئے کہ رانیں عورت یعنے چھپانیکی چیز ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ

العلامة محمد عابد فی ثبتہ ولا یخفی ان شیخنا العارف باللہ الشیخ
یوسف المزجاجی وشیخہ الشیخ عبد الخالق بن ابی بکر المزجاجی
سمی کل واحد منہما عند ولادتہ بمحمد وھذہ عادۃ بیت المزجاجی
یقطعون السرۃ علی اسم محمد تبرکا ثم یسمیہ ابوہ بعد ذلک
بما شاء قالہ الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی فی النزھۃ المستطابۃ
انتھی قولہ فلم یکن فی السند الا عبد اللہ بن جحش۔ و
قد قال العلامۃ القاوقجی فی مسلسلاتہ ویروی ان ولدہ
محمدا روی عنہ وعن سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیکون مسلسلا بالمحمدیین من اولہ الی اٰخرہ انتھی
وقد مر قول الحافظ ابن حجر فی فتح الباری ان لمحمد بن جحش ولابیہ
عبد اللہ بن جحش صحبۃ اھ وقال حافظ الغرب ابن عبد البر
فی کتاب الاستیعاب محمد بن عبد اللہ بن جحش یکنی ابا
عبد اللہ کان قد ھاجر مع ابیہ وعمیہ الی ارض الحبشۃ ثم
ھاجر من مکۃ الی المدینۃ مع ابیہ لہ صحبۃ وروایۃ انتھی
فافہم وتدبر

السواء

ع ۵۷

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پچیس واسطے ہیں۔

الحدیث السابع والخمسون
المسلسل بالاحمدین

اَرویہ عن[١] مولانا الشیخ احمد المکی عن[٢] الشیخ احمد دحلان عن[٣] عثمان الدمیاطی عن[٤] محمد الشنوانی عن[٥] الامام احمد الدردیری بالاجازۃ العامۃ عن[٦] احمد الملوی واحمد الجوھری عن[٧] احمد بن مکی النخلی عن[٨] احمد القشاشی عن[٩] احمد بن علی بن عبد القدوس الھاشمی بالاجازۃ العامۃ عن[١٠] احمد النھروانی المکی عن[١١] والدہ احمد بن عبد اللہ عن[١٢] احمد بن محمد القرشی العدوی عن[١٣] احمد بن عبد الرحمن المقدسی عن[١٤] احمد بن شیبان عن[١٥] ابی عبد اللہ احمد بن منصور الجوینی عن[١٦] الحافظ احمد بن محمد السلفی عن[١٧] ابی بکر احمد بن علی بن عبد اللہ بروایۃ عن[١٨] القاضی احمد بن الحسین محمد بن الدینوری عن[١٩] احمد بن محمد بن سلیمان المعروف بابن السنی عن[٢٠] الامام ابی عبد الرحمن احمد النسائی نا[٢١] عثمان ھو ابن سعید الحمصی عن[٢٢] شعیب بن

ؔ٥١ ستاونویں حدیث ۔ اسکے اکثر راوی کا نام احمد ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

دینار الحمصی عن[۲۳] الزهری[۲۴] حدثنی سعید بن المسیب ان ابا هریرة[۲۵]
رضی اللہ عنہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

"امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ

فمن قالہا فقد عصم منی نفسہ ومالہ الا بحقہ وحسابہ
علی اللہ تعالی" قال الجامع اخرجہ النسائی فی
سننہ بالسند المتقدم بعینہ وبلفظ الحدیث واخرجہ الشیخان
ایضا عن ابن عمر رضی اللہ عنہما لکن بزیادة بعض الالفاظ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الثامن والخمسون المسلسل بالمکیین	تک ستائیس[۲۷] واسطے ہیں۔

۵۸

وقد اقمت بمکة المکرمة بفضل اللہ تعالی ستة عشر شہرا
لاغتنام الفیوض من علمائہا۔ ارویہ عن الحبیب[۱] حسین المکی عن والدہ[۲]

سلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالی کی جانب سے مامور ہوں کہ لوگوں سے اسوقت تک جہاد کروں کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ پس جس نے یہ کہدیا اسنے مجھ سے اپنی جان اور اپنا مال بچالیا۔ مگر حق اسلام سے۔ اور اسکا حساب اللہ تعالی پر ہے۔ اور یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسطرح مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ لوگ جبتک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ کہیں اور نماز پنجگانہ قائم نکریں اور زکوٰة ندیں اسوقت تک مجھکو ان سے جہاد کرنیکا حکم ہوا ہے۔ پس جب وہ ان امور مذکورہ پر عامل ہوجائیں تو انکی جانیں اور انکے اموال قتال اور لوٹ وغیرہ سے محفوظ ہوگئے۔ مگر حقوق اسلامیہ مثلا زنا و قصاص و سرقہ وغیرہ کے سبب سے کہ ایسی صورتوں میں وہ محفوظ نہ ہونگے۔ اور اسکے بعد پھر جو کچھ کفر و معاصی پوشیدہ کرینگے اسکا حساب اللہ تعالے لیگا ۱۲ سلہ اٹھانویں حدیث۔ اسکا ہر راوی مکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ ولوالدیہ

محمد المکی عن الشیخ عمر العطار المکی عن الشیخ محمد طاہر سنبل المکی عن
الشیخ احمد النخلی المکی عن امام المقام زین العابدین بن عبد القادر
ابن محمد بن یحیی بن مکرم الحسینی الطبری المکی اجازۃ عن والدہ
عبد القادر امام المقام عن جدہ الامام یحیی بن مکرم بن محمد المحب
الاخیر المکی عن جدہ الامام ابی المعالی محب الدین محمد بن
رضی الدین محمد بن المحب الاوسط محمد المکی عن عم ابیہ الامام
العلامۃ ابی الیمن محمد بن احمد المکی انا والدی الامام شہاب الدین
ابو العباس احمد بن رضی الدین الطبری المکی قال انا والدی امام
مقام الخلیل العلامۃ رضی الدین ابراہیم بن محمد بن ابراہیم
ابی بکر بن علی بن فارس الحسینی الطبری المکی وقاضی القضاۃ
نجم الدین ابو احمد محمد بن قاضی القضاۃ جمال الدین محمد بن
الحافظ محب الدین بن عبد اللہ الطبری المکی قال ہو واحمد بن
الرضی ایضا انا بہ الامام عماد الدین ابو محمد عبد الرحمن بن
محمد بن علی بن الحسین الطبری المکی انا بہ الشیخ رکن الدین ابو القاسم
عبد الرحمن بن ابی حرمی فتوح بن بنین الکاتب المکی انا

به الامام الحافظ خطيب مكة ابو حفص عمر بن عبد المجيد القرشي المعروف بالميانشي المكي سماعا انا[١٧] به الامام ركن الدين قاضي الحرمين ابو المظفر محمد بن علي الشيباني الطبري المكي بقرأتي عليه انا[١٨] جدي الامام القاضي ابو عبد الله الحسين بن علي بن الحسين الطبري المكي انا[١٨] به ابو القاسم خلف بن هبة الله ثنا[١٩] به ابو محمد الحسين بن احمد بن ابراهيم العبقسي المكي سنة عشرين واربع مائة انا[٢٠] به ابو الحسن محمد بن نافع بن احمد المكي وابو بكر احمد بن عبد الله ابن عبد المؤمن قالا حدثنا[٢١] ابو محمد اسحق بن احمد الخزاعي المكي مقريها في حدود سنة ست وثلاث مائة انا[٢٢] به الامام المؤرخ ابو الوليد محمد بن عبد الله الازرقي المكي ثنا حدثني[٢٣] جدي احمد بن محمد المكي عن[٢٤] سعيد بن سالم هو ابو عثمان القداح المكي وسليم بن مسلم المكي عن[٢٥] ابن جريج هو مفتي مكة عبد الملك بن عبد العزيز المكي عن[٢٦] عطاء بن ابي رباح المكي عن[٢٧] عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ينزل الله تعالى على هذا البيت كل يوم وليلة

سه[٢٨] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی فضیلت میں یہ حدیث فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس (مبارک) مکان پر ہر رات دن میں ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے انمیں سے طواف کرنیوالوں کو ساٹھ اور نماز پڑھنے والوں کو چالیس اور اسپر نظر کرنیوالوں کو بیس رحمتیں ملتی ہیں ۱۲ محمد عبد الباری غفر لہٗ

عشرين ومائة رحمة ستون منها للطائفين واربعون للمصلين وعشرون للناظرين"

رواه البيهقي في شعب الايمان والخطيب في تاريخه والصابوني في الجزء الثاني من المائتين له۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث التاسع والخمسون[۵۹] المسلسل بالمدنيين في اكثره	تک چھبیس[۲۶] واسطے ہیں

نمبر ۵۹

فاقول وقد اقمت بمدينة المنورة لتحصيل الزيارة واغتنام الفيوض من علمائها الكرام ۔ حدثني به شيخنا الفاضل عبد الجليل برادة المدني[۱] عن المعمر مفتي الشافعية بالمدينة المنورة السيد اسماعيل البرزنجي المدني عن صالح الفلاني المدني عن محمد سعيد سفر المدني عن محمد ابي طاهر المدني عن والده ابراهيم الكردي المدني ح وحدثني به احمد بن محمد القشاشي المدني عن ابي المواهب احمد بن علي الشناوي المدني عن السيد غضنفر بن جعفر الحسيني النهروالي المدني عن عبد الحق السنباطي المجاور بالمدينة عن محمد بن عبد الرحمن

ف[۱] اس حدیث کے اکثر راوی مدنی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

السخاوی نزیل المدینۃ المدفون بالبقیع شمال قبۃ الامام مالک رضی اللہ عنہ عن[١٢] ابی الفتح العثمانی المدنی عن[١٣] ابیہ قاضی المدینۃ وخطیبہا زین الدین بن ابی بکر المراغی عن[١٤] شیخ المحدثین بالحرم المدنی عفیف الدین بن عبد اللہ بن الجمال المطری عن[١٥] الرضی ابراھیم بن محمد الطبری عن[١٦] عم ابیہ یعقوب الطبری عن[١٧] یحیی ابن یونس الہاشمی اخبرنا[١٨] ابو الوقت السجزی انا[١٩] ابو الحسن الداودی انا[٢٠] ابو محمد الحموی السرخسی انا[٢١] ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الفربری انا[٢٢] محمد بن اسماعیل البخاری المجاور بالمدینۃ مدۃ انا[٢٣] عبد العزیز ابو عبد اللہ الاویسی ہو ابو القاسم المدنی عن[٢٤] ابن شہاب الزہری المدنی ان عطاء بن یزید اللیثی المدنی اخبرہ[٢٥] ان حمران المدنی مولی عثمان اخبرہ[٢٦] انہ رای عثمان ابن عفان وھو مکی مدنی دعا باناء فافرغ علی کفیہ ثلاث مرات فغسلہما ثم ادخل یمینہ فی الاناء فمضمض واستنشق ثم غسل وجہہ ثلاثا ویدیہ الی المرفقین ثلاث مرات ثم مسح برأسہ ثم غسل رجلیہ الی الکعبین ثلاث مرار ثم قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ نحو وضوئی هذا ثم صلی

رکعتین لا یحدث فیهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه

هذا روایة البخاری وفیه ثلاثة من التابعین الزهری وعطاء وحمران[1]

اس حدیث میں محبہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الستون[2] المسلسل مثله	تک انتیس (۲۹) واسطے ہیں۔

بهذا السند الی عفیف الدین ابن عبد الله بن الجمال المصری

بسماعه عن[15] عبد المؤمن بن خاف باجازته عن[16] المؤید الطوسی

عن[17] محمد الفراوی عن[18] الغافر الفارسی عن[19] محمد بن عیسی الجلودی

عن[20] ابراهیم المروزی عن[21] الامام مسلم القشیری حدثنا[22]

زهیر بن حرب ای البغدادی حدثنا[23] یعقوب ابن ابراهیم المدنی اخبرنا[24] ابی ای ابراهیم بن سعد

ابن ابراهیم بن عبد الرحمن بن عوف الزهری المدنی عن[25] صالح

سلہ حُمران مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک روز دیکھا کہ انہوں نے پانی کا برتن منگا کر ہر دو ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئے اور کلی تین بار کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی لیا پھر منہ اور ہر دو ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے اور مسح سر کیا اور ٹخنوں تک ہر دو پیر تین بار دھوئے پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کے جیسا وضو کیا پھر دو رکعتیں اسطرح پڑھیں کہ انمیں کوئی خیال دل میں نہ گزرے تو اس کے پچھلے گناہ بخشے جائینگے ۱۲

سلہ یہ ساٹھویں حدیث۔ اس میں بھی مدنیین کا سلسلہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

ابن كيسان المدني التابعي ثم قم[٧٦] ابن شهاب اي محمد بن مسلم
المدني التابعي عن عروة بن الزبير التابعي يحدث عن حمران
المدني هو مولى عثمان بن عفان قال فلما توضأ عثمان قال والله
لاحدثنكم حديثا لولا اية في كتاب الله ما حدثتكموه اني سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول "لا يتوضأ الرجل
فيحسن وضوءه ثم يصلي الصلوة الا غفر له ما بينه
وبين الصلوة التي تليها" قال عروة الاية ان الذين
يكتمون ما انزلنا من البينت والهدى الى
قوله اللاعنون ٥ هذا حديث صحيح اتفق الشيخان على
معناه قال الملا ابراهيم هذا حديث صحيح المتن والتسلسل
وقال الامام النووي رحمهم الله القوي هذا اسناد اجتمع
فيه اربعة تابعيون مدنيون يروي بعضهم عن بعض اهـ قال

٧٥ حمران رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب وضو کیا تو فرمایا کہ بخدا میں تمکو ایک حدیث سناتا ہوں - اگر کتاب اللہ میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمکو یہ حدیث نہ سناتا تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص اچھی طرح یعنے موافق سنت وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس نماز اور اسکے بعد والی نماز کے درمیان جو کچھ گناہ (صغیرہ) ہو بخشدئے جائینگے - عروہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس آیت کا اشارہ حضرت عثمان رضؓ نے کیا وہ آیت ان الذین سے لاعنون تک ہے ۱۲ محمد عبدالہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

شیخ شیخنا محمد القاوقجی فی مسلسلاته وفیه لطیفة اخری وهی روایة الاکابر عن الاصاغر فان صالح بن کیسان اکبر سنا من الزهری اھ

۶۱

اس حدیث میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان بائیس (۲۲) واسطے ہیں۔

الحدیث الحادی والستون المسلسل بالدمشقیین الثقات

وهو حدیث صحیح عظیم القدر اجتمع فیه جمل من الفوائد منها صحة اسناده ومتنه وعلوه وتسلسله وقد نقل عن ابی ادریس الخولانی انه کان اذا حدث به جثا علی رکبتیه اجلالا له۔ کذا فی شرح مسلم للامام النووی رحمه الله تعالی فاقول حدثنی به السید عبد الرزاق البیطار الدمشقی عن والده السید حسن البیطار الدمشقی عن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی ح وارویه عالیا بدرجة کما حدثنی به العلامة المحدث عبد الله القدومی النابلسی الدمشقی عن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی عن ابیه محمد الکزبری الدمشقی عن احمد بن عبید العطار الدمشقی عن محدث الشام العلامة

ف یکسٹھویں حدیث۔ اسکے سب راوی دمشقی ہیں۔ یہ بڑی عظیم القدر صحیح حدیث ہے۔ اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالی سے بلا واسطہ جبریل روایت فرماتے ہیں۔ ایسی حدیث کو حدیث قدسی کہتے ہیں ۱۲
محمد عبد الهادی غفر الله له

العجلونی الدمشقی حدثنا[۷] به مشائخنا الثلاثة ابوالمواهب الحنبلی
وعبدالغنی النابلسی الحنفی ومحمد الکاملی الشافعی الدمشقیون
قال کل واحد منهم حدثنا[۸] به شیخنا عبدالباقی الحنبلی الدمشقی قال
حدثنا[۹] به محمد شمس الدین المیدانی الشافعی الدمشقی قال
ثنا به شهاب الدین احمد الطیبی الکبیر الدمشقی ثم حدثنا[۱۰] به السید
محمد ابوالبقا کمال الدین ابن حمزة الحسینی الدمشقی حدثنا[۱۱] ابوالعباس
احمد بن عبدالهادی الحافظ الشهیر الدمشقی قال حدثنا[۱۲]
به الصلاح محمد بن ابی عمر احمد الصالحی الدمشقی قال ثنا[۱۳]
به ابوالحسن علی بن احمد فخر الدین الصالحی الدمشقی ثنا[۱۴] به عمی محمد
ابن عبدالله ضیاء الدین المقدسی الدمشقی ثنا[۱۵] به ابوالمجد
الفضل بن الحسین البانیاسی الدمشقی اخبرنا[۱۶] ابوالقاسم
المؤذن الدمشقی ثنا[۱۷] ابوبکر عبدالرحمن بن القاسم الهاشمی
الدمشقی ثنا[۱۸] ابومسهر عبدالاعلی بن مسهر الغسانی الدمشقی
ثنا[۱۹] سعید بن عبدالعزیز الدمشقی حدثنا[۲۰] ربیعة بن یزید الدمشقی
حدثنا[۲۱] ابوادریس عائذ الله بن عبدالله الخولانی الدمشقی

۲۲

حدثنا ابو ذر جندب بن جنادة الغفاری رضی اللہ عنہ
وقد دخل ایضا دمشق عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیما روی عن اللہ تبارک وتعالیٰ انہ قال ''یا عبادی[۱] انی
حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرماً فلا تظالموا
یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ فاستھدونی اھدکم
یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی
اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی
اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنہار وانا
اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی
انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی

[۱] ''ترجمہ'' اے میرے بندو تحقیق میں نے میری ذات پر ظلم کو حرام کر لیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسکو حرام کر دیا ہے پس تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر میں نے جسکو ہدایت دی۔ یعنے بعثت رسول سے پہلے سب کے سب گمراہ تھے۔ اللہ پاک نے بذریعۂ رسول جسکو ہدایت دی وہ ہدایت پر آئے ورنہ سب گمراہ رہتے۔ پس تم مجھ سے طلب ہدایت کرو میں تمکو ہدایت کرونگا۔ اے میرے بندو تم سب کے سب بھوکے ہو مگر جسکو میں نے کھلایا۔ پس تم مجھ سے طلب طعام کرو میں تمکو کھلاؤنگا۔ اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں نے پہنایا۔ پس تم مجھ سے طلب لباس کرو میں تمہیں کپڑے پہناؤنگا۔ اے میرے بندو یقیناً تم شب و روز خطا کرتے ہو اور میں تمام گناہ بخشتا ہوں۔ پس تم مجھ سے طلب مغفرت کرو میں تمہیں بخشونگا۔ اے میرے بندو تحقیق تم مجھے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے ہو تاکہ تم مجھے نقصان پہنچاؤ اور ہرگز مجھے نفع نہیں پہنچا سکتے ہو تاکہ تم مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین و آخرین اور تم تمام

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

يا عبادي لو ان اولكم واخركم وانسكم وجنكم كانوا على
اتقى قلب رجل واحد منكم ما زاد ذلك في ملكي شيئا
يا عبادي لو ان اولكم (واخركم) وانسكم وجنكم كانوا على افجر
قلب رجل واحد منكم ما نقص ذلك من ملكي شيئا يا
عبادي لو ان اولكم واخركم وانسكم وجنكم قاموا في
صعيد واحد فسألوني فاعطيت كل انسان مسألته
ما نقص ذلك مما عندي الا كما ينقص المخيط اذا
ادخل البحر يا عبادي انما هي اعمالكم احصيها
عليكم[1] ثم اوفيكم اياها فمن وجد خيرا فليحمد الله ومن

(بقیہ حاشیہ سابقہ) انس وجن تم میں کے سب سے بڑے متقی (یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک میں کچھ اضافہ نہ ہو جائیگا۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین وآخرین اور تم تمام انس وجن تم میں سے سب سے بڑے نافرمان (یعنے ابلیس علیہ اللعنہ) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک سے کچھ گھٹ نجائیگا۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولیں وآخریں اور انس وجن ایک زمیں میں کھڑے ہو کر یعنے سب کے سب اکٹھے ہو کر مجھ سے سوال کریں۔ پھر میں ہر شخص کو اسکی مطلوب چیز عطا کروں تو بھی میرے خزانہ میں سے اسیقدر کمی ہوگی جسقدر سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے پانی کی کمی ہوگی۔ یعنے اسقدر بے حساب عطا کرنے پر بھی میرے خزانہ میں کسی طرح کمی واقع نہ ہوگی۔ اے میرے بندو میں تمھارے کل اعمال کو ضرور گن رکھتا ہوں پھر تمکو ان کے موافق پوری جزا دونگا۔ پس جو شخص بھلائی کو پائے تو وہ اللہ پاک کی حمد کرے اور جو اسکے خلاف پائے تو وہ محض اپنے ہی نفس کو ملامت کرے نہ کہ اور کسی کو ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[1] كذا في الاصول المعتمدة وهو المناسب للمقام ووقع في اصل ابن حجر لكم وقال وفي نسخة عليكم ۱۲ مرقاة بحذف يسير ۱۲ محمد عبد الهادي عفا الله عنه

وجد غیر ذلك فلا یلومن الا نفسه" هذه روایة مسلم فی صحیحه۔

٦٢

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثانی والستون المسلسل بالمصریین	علیہ وسلم کے درمیان چھبیس[٢٦] واسطے ہیں۔

ارویه عن الشیخ العلامة محمد حسب الله المصری[١] عن[٢] الشیخ احمد منة الله المصری عن[٣] الامیر الکبیر المصری عن[٤] شیخ الاسلام علی الصعیدی المصری عن[٥] محمد السلمونی المصری وعبد الله البنانی المصری کل منهما عن[٦] محمد الخرشی وعبد الباقی الزرقانی المصریین کلاهما عن[٧] ابی الامداد برهان الدین ابراهیم بن ابراهیم بن علی الحسنی العلوی المصری عن[٨] الشیخ السنهوری المصری عن[٩] محمد الغیطی المصری عن[١٠] قاضی مصر نور الدین علی بن یس عن[١١] محمد السخاوی المصری ثم حدثنی[١٢] الحافظ احمد بن حجر العسقلانی المصری حدثنا[١٣] ابو محمد عبد الله بن عمر بن علی السعودی المصری حدثنا[١٤] ابو محمد بن ابراهیم بن علی المصری حدثنا[١٥] ابو الحسن

ف[١] اس حدیث کے سب راوی مصری ہیں ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله له

يحيى القرشي المصري حدثنا ابو عيسى عبد الله بن عبد الواحد المصري
[١٧] ثنا ابو القاسم هبة الله بن علي البوصيري المصري [١٨] ثنا ابو صادق مرشد
ابن يحيى المدني المصري [١٩] ثنا ابو الحسن علي بن عمر الحراني الصواف المصري
[٢٠] ثنا ابو القاسم حمزة بن محمد الكناني الحافظ المصري [٢١] ثنا عمران بن
موسى المصري [٢٢] ثنا يحيى بن عبد الله المصري [٢٣] ثنا الليث بن سعد المصري
[٢٤] ثنا عامر بن يحيى المغافري المصري [٢٥] ثنا ابو عبد الرحمن الحبلي المصري [٢٦] ثنا
عبد الله بن عمرو ابن العاص رضي الله تعالى عنهما يقول قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم "يصاح برجل من امتي على رؤس
الخلائق يوم القيمة فينشر له تسعة وتسعون سجلا كل
سجل منها مد البصر ثم يقول الله تعالى له أتنكر من هذا
شيئا فيقول لا يا رب فيقول الله تعالى ألك عذر
وحسنة فيقول لا يا رب فيقول الله عز وجل بلى ان

---

[٥١] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری امت میں سے ایک شخص کو تمام مخلوق کے روبرو دربار الٰہی میں پکارا جائیگا پس اسکے اعمال نامہ کے بڑے بڑے ننانوے دفتر کھولے جائینگے ۔ ہر ایک کی درازی مد بصر تک ہوگی ۔ پھر اسکو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ اے بندے، کیا تو ان اعمال میں سے کسی کا منکر ہے وہ کہیگا کہ نہیں اے رب میرے ۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ آیا تیرا کوئی عذر یا تیری کوئی نیکی ہے کہیگا کہ نہیں اے رب میرے (بقیہ صفحہ آیندہ)

لك عندنا حسنات وانه لا ظلم عليك اليوم فيخرج الله
تعالى له بطاقة فيها اشهد ان لا اله الا الله واشهد
ان محمدا عبده ورسوله فيقول يا رب ما هذه
البطاقة مع هذه السجلات فيقول انك لا تظلم
فتوضع السجلات فى كفة والبطاقة فى كفة فطاشت
السجلات وثقلت البطاقة" قلت وفى رواية
بقدر الانملة فيها شهادة ان لا اله الا الله الخ"
وفى رواية الترمذى " ولا يثقل مع اسم الله تعالى شيئ"
قال السخاوى هذا حديث جيد الاسناد عظيم المواقع مسلسل
بالمصريين الى منتهاه وصحابيه سكن مصر مع ابيه واقام بعده

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) پس اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ (اے بندے) کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس تیری نیکیاں ہیں۔ اور آج تجھ پر کسیطرح ظلم نہ ہوگا۔ (یہ فرماکر) اللہ پاک ایک چھوٹا ٹکڑا نکالیگا جس میں کلمۂ شہادت مرقوم ہوگا (بندہ یہ دیکھکر) کہیگا اے میرے رب ان دفتروں کے مقابلہ میں یہ ذرا سا ٹکڑا کیا (حقیقت رکھتا) ہے پس اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تجھ پر کچھ ظلم نہ کیا جائیگا۔ پس وہ تمام دفاتر میزان کے ایک پلے میں اور وہ ٹکڑا ایک پلے میں رکھا جائیگا۔ پس وہ دفاتر ہلکے اور وہ ٹکڑا بھاری ہو جائیگا۔ راقم آثم کہتا ہے کہ دوسری ایک روایت میں یہ جملہ زیادہ ہے کہ وہ ٹکڑا ایک انگل کے مقدار کا ہوگا جس میں کلمۂ شہادت لکھا ہوا ہوگا اور ترمذی کی روایت میں آخری میں اس جملہ کی زیادتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کیساتھ کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔ یہ حدیث شریف جید الاسناد اور عظیم الشان ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ ذو الایادی

مدة يسيرة ثم تحول منها ورواه الحاكم في صحيحه وهو صحيح على شرط
مسلم كذا في ثبت الامير الكبير وحصر الشارد انتهى وفي جياد
المسلسلات ما نصه اخرجه الترمذي وحسنه وابن حبان والحاكم
وصححه من طرق عن الليث وزاد فيه فيهاب العبد
قبل قوله فيقول لا يا رب انتهى

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث الثالث والستون[1] المسلسل بالمعمرين	تک بیس (۲۰) واسطے ہیں۔

٦٣

ليس فيهم الا من جاوز الثمانين - وبالسند الى الامام السيوطي
قال في الجياد قرأت على ام الفضل القدسية ان ابا اسحق
التنوخي اخبرها قال اخبرنا احمد بن ابي طالب قال اخبرنا عبد الله
ابن عمر قال اخبرنا عبد الاول بن عيسى قال اخبرنا محمد بن ابي
مسعود الفارسي قال اخبرنا عبد الرحمن بن احمد الانصاري قال
اخبرنا ابو القاسم عبد الله بن محمد البغوي قال حدثنا العلاء بن
موسى قال حدثنا سفيان بن عيينة عن الاسود بن قيس انه

[1] یہ ترسٹھویں حدیث ہے جسکے راوی معمرین ہیں یعنے ہر راوی اسّی سال سے بڑھکر عمر والا ہے ۱۲ محمد عبد الهادی عفی عنہ

سمع جندب بن عبد الله يقول شهدت الاضحى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهم "من كان ذبح قبل الصلوٰة فليعد ومن لا فليذبح على اسم الله" اخرجه مسلم و ابن ماجه من طريق ابن عيينة به واخرجه الشيخان والنسائى من طريق عن الاسود بن قيس به انتهى

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث الرابع والستون المسلسل بالحسن	تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں۔

۶۴

حدثنى الشيخ اسعد بن احمد الدهان الحنفى المكى وخلقه حسن اخبرنا الشيخ حسين الجسر الطرابلسى وعلمه حسن انا علاء الدين عابدين وتقريره حسن حدثنا والدى محمد امين عابدين مؤلف رد المحتار وتاليفه حسن انا الشيخ محمد شاكر وعلمه وخلقه حسن انا الملا على ابن محمد بن سالم التركمانى الحنفى وفتواه حسن اخبرنا محمد بن عقيلة وعلمه وخلقه حسن ح واخبرنى العلامة الشيخ صالح كمال

سلہ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عید الضحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کی ہے اسکو چاہئے کہ (بعد نماز) دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں ذبح کیا تو وہ ذبح کرے اللہ تعالیٰ کے نام پر ۱۲ سلہ چونسٹھویں حدیث مسلسل بالحسن ہے ۱۲

مفتي الاحناف وشيخ العلماء بمكة المكرمة وخلقه وفتواه حسن
الى الشيخ محمد على بن الظاهر الوتري وتقريره حسن انا
الشيخ العلامة عبد الغني المجددي وسمته حسن انا العلامة
الحافظ محمد عابد وحفظه وتاليفه حسن انا العلامة السيد
عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل وحديثه
حسن انا العلامة امر الله المزجاجي وفقهه حسن انا العلامة
محمد بن عقيلة وهديه حسن اخبرنا شيخنا حسن بن على العجيمي
واسمه وعلمه حسن اخبرنا الشيخ عبد الرحيم الحنفي اجازة وحاله
حسن انا السيد طاهر بن الحسين الاهدل اجازة وخلقه
حسن انا وجيه الدين عبد الرحمن بن على الديبع وحفظه حسن انبانا
خادم السنة الحافظ ابو العباس احمد بن عبد اللطيف الشرجي
وكل حاله حسن اخبرنا شمس الدين محمد الجزري ووجهه وخلقه
حسن انبانا الحسن بن احمد بن هلال الصالحي فيما شافهني بلفظه
الحسن عن على بن احمد المقدسي ابي الحسن انا الحافظ عبد الرحمن
ابن على الشهير بابن الجوزي صاحب الوعظ الحسن انا ابو نعيم محمد

ابن عبد الباقی ذو الخلق الحسن انا ابو بکر احمد بن علی الطرثیثی وسمتہ حسن انا ابو سعید فضل اللہ بن احمد النیسابوری وحالہ حسن انا ابو العباس احمد بن محمد المستغفری بجدہ حسن انا ابی العباس بن ابی الحسن حدثنا ابی احمد عمر بن الاشبانی ابو الحسن حدثنا محمد بن زکریا العلائی وکل حالہ حسن حدثنا الحسن عن الحسن حدثنی الحسن بن ابی الحسن عن الحسن رضی اللہ تعالٰی

عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "احسن الحسن الخلق الحسن"[1]
قال العلامۃ العجلونی رحمہ اللہ تعالٰی فی ثبتہ وذکرہ شیخ مشایخنا الکورانی فی مسالک الابرار قال فیہ انا شیخنا صفی الدین احمد بن محمد المدنی القشاشی وجدہ الاعلی اسمہ حسن عن شیخہ ابی المواھب بن ابی الحسن عن الشیخ محمد بن ابی الحسن عن والدہ ابی الحسن عن العز بن زکریا الفقیہ الحسن عن الحافظ ابی الفضل احمد بن ابی الحسن باجازتہ العامۃ من ابی حفص عمر بن حسن عن علی بن البخاری ابی الحسن عن ابی الیمن زید بن

الزین

[1] نیک خلقی نیکیوں سے بہترین نیکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

الحسن عن القاضی ابی بکر محمد بن عبد الباقی الفقیہ الحسن
عن القاضی ابی عبد اللہ محمد بن سلامۃ القضاعی القاضی
الحسن حدثنا محمد بن اسماعیل الکیسی وکان ذا خلق حسن — الکشنی
ثنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری بحدیث حسن ثنا ابو العباس
ابن ابی الحسن ثنا ابی ابو الحسن یعنی احمد بن عمر الاشبانی ثنا محمد
ابن زکریا العلائی رجل حدیثہ حسن حدثنا الحسن عن الحسن
عن الحسن ابن ابی الحسن عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم "ان احسن[5] الحسن الخلق الحسن"
قال القضاعی الحسن الاول ھو ابن سھل والثانی ابن دینار
والثالث البصری والرابع ابن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ انتھی

اس حدیث کی روایت میں مجھ سے رسول اکرم	الحدیث الخامس و[6] الستون المسلسل باثنی عشر ابا فی نسق واحد فی اخرہ یقول سمعت	صلی اللہ علیہ وسلم تک اٹھائیس واسطے ہیں

۶۵

فاقول حدثنی اجازۃ شیخی القدومی عن عبد الرحمن الکزبری

---

[5] اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ [6] پینسٹھویں حدیث۔ اس حدیث کا ایسا سلسلہ ہے کہ آخر کے بارہ راویوں سے ہر راوی اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سمعت ابی یعنی میں نے اپنے باپ سے سنا پھر وہ کہتا ہے سمعت ابی اسیطرح آخر تک ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

عن ابیہ عن احمد العطار عن العجلونی قال فی ثبتہ حدثنا اجازۃ
شیخنا محمد ابو الطاہر المدنی ح حدثنا والدی ابراہیم الکورانی ح حدثنا
صفی الدین القشاشی باجازتہ من الشمس الرملی عن القاضی زکریا
عن الحافظ ابن حجر عن زین الدین العراقی عن صلاح الدین
خلیل بن کیکلدی العلائی اخبرتنا کریمۃ بنت عبد الوہاب
حضورا قالت انبانا القاسم بن الفضل الصیدلانی و محمد بن علی
الباغبان وقالا حدثنا رزق اللہ بن عبد الوہاب التمیمی قال
سمعت ابی ابا الفرج عبد الوہاب یقول سمعت ابی ابا الحسن عبد العزیز
یقول سمعت ابی ابا بکر الحرث یقول سمعت ابی اسد یقول سمعت
ابی اللیث یقول سمعت ابی سلیمان یقول سمعت ابی الاسود
یقول سمعت ابی سفیان یقول سمعت ابی یزید یقول سمعت
ابی الہیثم یقول سمعت ابی اکینۃ یقول سمعت ابی عبد اللہ یقول
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول "ما اجتمع قوم
علی ذکر اللہ الا حفتہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ"

ـــــ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی ذکر الٰہی کی مجلس منعقد ہوتی ہے تو (رحمت کے) فرشتے انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی انکو ڈھانپ لیتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ۔

قال العلامة العجلونی فی ثبتہ قال العلائی ھذا حدیث غریب التسلسل بھؤلاء الآباء وفیھم جماعة لا یعرفون الا بھذا الطریق انتھی قال المسکین لکن الحدیث صحیح فقد اخرجہ مسلم فی صحیحہ عن ابی ھریرة بلفظ "ما[1] جلس قوم یذکرون اللہ تعالیٰ الا حفت بھم الملائکة وغشیتھم الرحمة وذکرھم اللہ فیمن عندہ"

اس حدیث کی روایت میں مجھ سے رسول اللہ	**الحدیث السادس والستون[2] المسلسل بحرف العین فی اول اسم کل من رواتہ**	صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس واسطے ہیں

۶۶

اَرویہ عن[1] الشیخ عمر شطا عن[2] السید عیدروس عن[3] والدہ السید عمر عن[4] الشیخ عبد الرحمن الاھدل عن[5] الشیخ عبد الخالق بن علی عن[6] شیخہ عبد الخالق بن ابی بکر ووالدہ علی بن الزین المزجاجیین قالا اخبرنا[7] عبد اللہ الصدیق انا[8] والدنا عبد اللہ الزین ابن الصدیق المزجاجی انا[9] شیخنا عبد اللہ المدعو یحیی بن محمد الخطاب انا[10]

---

[1] کوئی قوم والے اللہ کا ذکر کرتے ہوے بیٹھتے ہیں تو ملائکۂ رحمت انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت خداوندی انکو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ پاک اپنے مقرب فرشتوں میں انکا ذکر خیر فرماتے ہیں ۱۲ [2] یہ حدیث مشہور ہے اسکے ہر راوی کے نام کا سر حرف عین ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

عبد الحق السنباطی و عبد العزیز بن فهد قالا انا عبد الرحمٰن بن محمد الناقوسی انا[12] ابو هریرة عبد الرحمٰن ابن الحافظ شمس الدین الذهبی انا[13] عیسی بن عبد الرحمٰن بن مطعم ثنا[14] عبد اللہ بن عمر بن اللتی انا[15] عبد الاول بن عیسی السجزی انا[16] عبد الرحمٰن بن محمد الداؤدی انا[17] عبد اللہ بن احمد السرخسی انا[18] عیسی بن عمر السمرقندی انا[19] عبد اللہ بن عبد الرحمٰن الدارمی انا[20] عبد اللہ بن یزید انا[21] عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم عن[22] عبد الرحمٰن بن رافع عن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

مر بمجلسین فی مسجدہ قال[1] "کلاھما علی خیر واحدھما افضل من صاحبہ اما ھؤلاء فیدعون اللہ ویرغبون الیہ فان شاء اعطاھم وان شاء منعھم واما ھؤلاء فیتعلمون الفقہ والعلم ویعلمون الجاھل فھم افضل وانما بعثت معلما ثم جلس معھم"

[1] ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ایکروز) مسجد (نبوی) میں دو مجلسوں پر گزرے اور فرمایا کہ ہر دو مجلس خیر پر ہیں اور ان دونوں میں سے ایک افضل ہے (اسکے بعد دعا اور ذکر کی مجلس کو فرمایا) کہ یہ لوگ اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں اور اسکی طرف راغب ہیں پس وہ انکو چاہے دے چاہے نہ دے (پھر تعلم و تعلیم کی مجلس کو فرمایا) لیکن یہ لوگ فقہ اور علم سیکھتے اور جاہل کو سکھلاتے ہیں پس یہ افضل ہیں۔ اور میں معلم ہی بھیجا گیا ہوں یعنے سکھلانے والا ہی بنکر آیا ہوں۔ پھر آپنے اپنی شرکت سے اسی مجلس کو

عزت و سرفرازی بخشی سبحان اللہ اس حدیث سے مذاکرۂ علم و تحصیل فقہ کی کسقدر فضیلت ثابت ہوی اللہ پاک سب مسلمانوں کو اسکی توفیق عطا فرما۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

قال الجامع المسلسلين قال شيخ شيخنا العلامة القاوقجي رحمه الله تعالى في مسلسلاته هكذا اخرجه الدارمي في مسنده واخرجه ابن ماجه من طريق بكر بن خنيس عن عبد الله بن زياد عن عبد الله بن يزيد بن عبد الرحمن الحبلي به نحوه فكان الحديث عن ابن زياد عنهما معا عن ابن عمر الا ان شيخنا ذكر احدهما مكان هؤلاء والله تعالى اعلم انتهى وفي ثبت العجلوني رحمه الله تعالى ما نصه وقال السخاوي هذا حديث غريب وابن انعم هو الافريقي ضعيف لسوء حفظه ولكن للمتن شواهد اهـ وذكره شيخنا محمد عقيلة في مسلسلاته عن الشيخ حسن العجيمي قال وسماه شيخه عيسى الجعفري بعبد المؤمن اي ليتم التسلسل فيه بحرف العين وذكر فيها ايضا عن الكاشف للذهبي ان الافريقي ضعفوه وقال الترمذي رأيت البخاري يقوي امره ويقول هو مقارب الحديث انتهى

الجيلي

الحديث السابع والستون المسلسل بحرف النون في اخر اسم كل راو من رواته وهو اثر عن سيدنا عثمان رضي الله عنه

اس حدیث میں مجھ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک

۶۷

سلہ یہ سینسٹھویں حدیث ہے اس کے ہر راوی کے نام کا حرف آخر نون ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ۔

حدثنی[1] اجازۃ عبد الجلیل برادہ ادیب الزمان عن[2] السید اسمعیل البرزنجی زاہد الاوان عن[3] صالح المنسوب الی الفلان عن[4] محمد بن سنۃ محدث الزمان عن[5] الشریف محمد بن عبد اللہ الفائق علی الاقران عن[6] عمر ابن الجائی سراج العلماء الاعیان عن[7] الحافظ السیوطی مجدد الزمان قال فی الجیاد اخبرنی[8] مناولۃ واجازۃ قاضی القضاۃ علم الدین البلقینی فقیہ الزمان عن[9] والدہ سراج الدین ابی حفص بن رسلان قال[10] اجاز لنا عبد اللہ ابن محمد بن احمد بن عثمان قال[11] اخبرنا ابو الہدی السبتی سنۃ خمس وتسعین وستمائۃ فی شعبان ثنا اخبرنا[12] بشیر بن حامد ابو النعمان ثنا حدثنا[13] محمد بن ہبۃ اللہ باصبہان ثنا اخبرنا[14] والدی وکان کبیر الشان ثنا اخبرنا[15] تمیم بن عبد الواحد بدرب جیلان ثنا اخبرنا[16] ابوبکر بن احمد بن عبد الرحمن ثنا حدثنا[17] ابو القاسم الطبرانی واسمہ سلیمان ثنا حدثنا[18] محمد بن جعفر بن سنان ثنا اخبرنا[19] الولید بن الزنیبان ثنا حدثنا[20] المعافا بن عمران عن[21] جعفر بن برقان عن[22]

ميمون بن مهران عن حمران بن ابان عن ابان بن عثمان عن

عثمان بن عفان رض في المحرم[1] يدخل البستان و يشم الريحان

أخرجه البخاري في تاريخ بغداد من وجه اخر عن المعافى بن عمران اهـ

اس حدیث میں محمد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بیس واسطے ہیں

الحديث الثامن و الستون المسلسل بالاخرية[2]

ص ۶۸

و بالسند الى الامام المحدث العجلوني رحمه الله تعالى قال في

ثبته حدثنا اجازة شيخنا محمد عقيلة المكي قال في مسلسلاته

المسمى بالفوائد الجليلة في مسلسلات محمد عقيلة - اخبرنا شيخنا

الشيخ حسن بن على العجيمي وانا اخر من اخبر عنه بالاجازة العامة

قال اذن لنا الشيخ المعمر الولي الرباني سيدي ابو الوفا احمد بن

محمد بن العجل اليمني فيما كتبه لي اجازة وانا اخر من حدث

عنه عن الامام المسند الكبير يحيى بن مكرم الطبري الحسني اجازة

وهو اخر من حدث عنه قال اخبرنا خاتمة الحفاظ من المحدثين

---

[1] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محرم میں باغ کو تشریف لیجاتے اور پھول سونگھتے تھے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

[2] اڑسٹھویں حدیث اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں اپنے شیخ کا آخری راوی ہوں یعنے اسکی روایت کے بعد شیخ نے دوسرے کسی کو روایت نہ کی ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

شمس الدین ابو الخیر محمد بن عبد الرحمن السخاوی اجازۃ
مشافہۃ بعد سماع المسلسل بالاولیۃ منہ وھو اٰخر من حدث
عنہ قال[11] انبانا المسند شمس الدین محمد بن احمد بن محمد الدمیری
الخلیلی وانا اٰخر من حدث بالاستدعاء الذی اجازنیہ قال[12]
اخبرنا ابو الفتح محمد بن ابراھیم المیدومی وانا اٰخر من حدث
عنہ بالخصوص علی وجہ الارض اخبرنا[13] ابو الفرج عبد اللطیف
ابن عبد المنعم الحرانی وھو اٰخر من حدث عنہ بالسماع علی وجہ
الارض اخبرنا[14] ابو الفرج عبد المنعم بن عبد الواحد بن سعید بن
کلیب وھو اٰخر من حدث عنہ بالسماع قال[15] اخبرنا ابو القاسم علی
ابن احمد بن محمد بن بیان وھو اٰخر من حدث عنہ اخبرنا[16] ابو الحسن محمد بن محمد
ابن اسماعیل الصفار وھو اٰخر من حدث عنہ ثنا[17] ابو علی الحسن بن عرفۃ بن یزید
العبدی وھو اٰخر من حدث عنہ بجزئہ المشھور حدثنا[18] عمار بن محمد وھو اٰخر من حدث
عنہ عن[19] الصلت بن تویل الخنفی وھو اٰخر من حدث عنہ قال[20] سمعت
اباھریرۃ رضی اللہ عنہ یقول والصلت اٰخر من حدث عنہ قال
سمعت خلیلی اباالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول

"لا تقوم الساعة حتى لا تنطح ذات قرن جماء" والحديث ذكره العلائي في مسلسلاته وتلميذه العراقي (وهي التي لا قرن لها ۱۲ عبد) وحسن اسناده وقال ابن كثير لا بأس باسناده ورواه احمد في مسنده عن عمار بن محمد انتهى قال العلامة ابن حجر المكي رحمه الله تعالى في كتاب مسانيده هذا حديث حسن الاسناد عال عجيب التسلسل بالأخرية ولا ينافي كونه حسنا قول النسائي في الصلت انه منكر الحديث لان ابن حبان وثقه وجزم بكونه من التابعين والضيا فللمتن شواهد انتهى مختصرا

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحديث التاسع والستون[۲۵] المسلسل بقول كل راو في العزلة سلامة	وسلم کے درمیان ستائیس واسطے ہیں

۶۹

اخبرني[۱] الشيخ عبد الباري قدم اخبرني[۲] شيخي الوتري قدم انا[۳] الشيخ عبد الغني المجددي عن[۴] الشيخ محمد عابد عن[۵] صالح الفلاني عن[۶]

۲۴ دوسری روایت میں اس طرح آیا ہے تقوم الساعة حين لا تنطح ذات قرن جماء - ہر دو کا مطلب یہ ہے کہ قریب قیامت میں ایسا ہوگا کہ سینگھ والا جانور بے سینگھ جانور کو نہ ماریگا جب تک یہ بات ظاہر نہ ہو قیامت نہ آئیگی جیسا کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ زمین اپنی برکتوں کو ظاہر کریگی یہاں تک کہ آدمی کا بچہ اژدہے کیساتھ کھیلیگا اور وہ اسکو ضرر نہ پہنچائیگا اور بھیڑیا بکریوں کی اور شیر گائے کی چرواہی کرینگے لیکن وہ انکو کچھ ضرر نہ پہنچائینگے اور یہ اس وقت ہوگا کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے زمین پر نازل ہونگے ۱۲ محمد عبد الهادی عفا اللہ عنہ

۲۵ یہ انہترویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ تنہائی میں سلامتی ہے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

محمد بن سنة عن مولائی الشریف عن محمد بن ارکماش الحنفی
عن الحافظ ابن حجر انه قرأ علی ابی عبدالله بن سکر بمکة انا[11]
ابو العباس احمد بن طیبی الخطیب ابو الفتح ابن عبد الکریم القیسی
انا[12] الحافظ ابو الحسن بن المفضل انا[13] احمد بن محمد الحافظ انا[14] الحسن بن
احمد المقری انا[15] اسمعیل بن علی الحافظ وهو ابو سعید السمان
ثنا[16] ابو الفتح ابن ابی العباس المقری لفظا ثنا[17] ابو الفتح ثنا[18] محمد بن
علی الصوفی الکوفی بمصر ثنا[19] ابو عبدالرحمن محمد بن الحسین الاخیاری
هو السلمی ثنا[20] ابو سلیمان محمد بن محمد بن علی الطالقانی حدثنا[21]
ابی ثنا[22] ابو عمران الهیثم بن ایوب السلمی ثنا[23] عبدالله بن عبدالرحمن
الدمشقی عن[24] الولید بن مسلم عن[25] ابی جریج عن[26] عطاء عن[27] ابی
موسی الاشعری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم "سلامة[1] الرجل فی الفتنة ان یلزم بیته" و
قال ابو موسی رضی الله عنه صدق رسول الله صلی الله علیه
وسلم فی العزلة سلامة نفرحنا وندمنا وقم عطاء صدق رسول الله

---

[1] فتنہ کے زمانہ میں آدمی کی سلامتی گھر بیٹھنے میں ہے ۱۲ محمد عبدالہادی غفر اللہ لہ

صلی اللہ علیہ وسلم فی العزلۃ سلامۃ و کذلک قال کل واحد من رجال السند حتی قال شیخنا ونحن نقول کذلک ایضا قلت ونحن نقول فی العزلۃ سلامۃ۔

اس سلسلہ میں مجھ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

الحدیث السبعون المسلسل بختم المجلس بالدعاء

تک اکیس [۲۱] واسطے ہیں۔

عنک

ارویہ عن محمد بن سلیمان حسب اللہ المفسر المکی المصری وکان اذا فرغ من القرأۃ دعا للسامعین وختم المجلس بالدعاء عن احمد منۃ اللہ المصری عن احمد بن عبید العطار عن العلامۃ العجلونی وقد ذکرہ العلامۃ المذکور فی ثبتہ انہ قد ذکرہ الشیخ نجم الدین الغیطی فی مسلسلاتہ بقولہ اخبرنا الامامان شیخ مشائخ الاسلام ابو یحیی زکریا الانصاری وشیخ الشیوخ ابو الفضائل عبد الحق السنباطی الشافعیان اجازۃ وکانا کثیرا ما یختمان مجلسھما بالدعاء قالا انبأنا الشیخ العالم القدوۃ شرف الدین ابو الفتح بن العلامۃ زین الدین ابی بکر بن الحسین

[۱] سترویں حدیث ، جس پر اس مسکین کے احادیث مسلسلات کا خاتمہ ہے ، ایسی ہے کہ جس میں مجلس کو دعا پر ختم کرنے کا سلسلہ مذکور ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس دعا پر اپنی مجلس کو ختم فرماتے تھے وہ دعا اس روایت کے آخر میں آتی ہے بعد

المراغی المدنی نزیل مکۃ المشرفۃ اجازۃ مشافہۃ للاول ومکاتبۃ
للثانی وکان اذا فرغ من القرأۃ دعا للسامعین وختم المجلس
بالدعاء قالا انبانا الحافظ بہاء الدین ابو محمد عبد اللہ العثمانی
فیما اجاز لی رحمہ ابیہ وکان اذا فرغ دعا للسامعین وختم المجلس
بالدعاء انبانا الاخوان ابی اسحق ابراہیم وابو العباس احمد ولدا
محمد بن ابراہیم الطبری بقرأتی فلما فرغنا من القرأۃ دعوا لنا
وختما مجلسہما بالدعاء قالا انبانا ابو القاسم عبد الرحمن ابن ابی
حرمی فتوح بن بنین الکاتب فلما فرغ من القرأۃ دعا لنا وختم
المجلس بالدعاء اخبرنی جمال الاسلام قاضی الحرمین الشریفین
ابو المظفر محمد بن علی الشیبانی الطبری فلما فرغ من القرأۃ
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا مفتی الحرمین ابو طاہر یحیی
ابن محمد بن احمد المحاملی فلما فرغ من القرأۃ دعا لنا وختم
المجلس بالدعاء انبانا ابو الحسن جابر بن یسر الحنائی فلما فرغ من القرأۃ
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا ابو طاہر محمد بن عبد الرحمن
المخلص فلما فرغ من القرأۃ دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا

عبد الرحمن بن مهدی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس
بالدعاء حدثنا[۱۷] ابو جعفر احمد بن اسحٰق بن بهلول بن حسان
التنوخی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء
حدثنا[۱۸] ابی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء
حدثنا مالک بن انس یعنی امام دار الہجرۃ فلما فرغ من القرأة
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[۱۹] محمد بن شہاب الزہری
فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[۲۰] عروۃ فلما
فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثتنی[۲۱] عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا فلما فرغت من حدیثہا دعت لنا و
ختمت بالدعاء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا فرغ من حدیثہ واراد ان یقوم من مجلسہ یقول [۱] اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا مَا اَخْطَأْنَا وَمَا تَعَمَّدْنَا وَمَا اَسْرَرْنَا وَمَا اَعْلَنَّا
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ - حدیث ضعیف غریب التسلسل بجمیع

---

[۱] اے ہمارے معبود ہمارے گناہ بخشدے وہ جو ہم سے ہو گیا ہے اور جو عمداً کیا ہے اور جو پوشیدہ کیا ہے اور جو ظاہر کیا ہے اور جو گناہ کہ تو انکو ہم سے بہتر جانتا ہے - تو ہی مقدم اور تو ہی موخر ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے ۱۲ عبد الہادی

المجلس بالدعاء۔ وقد وردت فی هذا الباب ادعیة مختلفة اورد‌ها
المحدثون فی کتبهم ولا سیما ذکر الحافظ ابن حجر فی اواخر فتح
الباری فی حدیث ختم المجلس روایات منها ما اخرجه الترمذی
فی جامعه والنسائی فی الیوم واللیلة وابن حبان فی صحیحه والطبرانی
فی الدعاء والحاکم فی المستدرک کلهم من روایة حجاج بن محمد
عن ابن جریج عن موسی بن عقبة عن سهیل بن ابی صالح
عن ابیه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم "من جلس فی مجلس فکثر فیه لغطه
فقال قبل ان یقوم من مجلسه ذلک سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ
وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ - الا غفر له ما کان فی مجلسه ذلک"
هذا لفظ الترمذی وقال حسن صحیح غریب لا نعرفه من حدیث

سلہ احادیث شریفہ میں ختم مجلس پر پڑھنے کی دعائیں مختلف وارد ہوئی ہیں جنکو محدثین نے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے منجملہ انکے ایک وہ جو گزری اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو کسی مجلس میں زیادہ چیخ پکار کا اتفاق پڑے اور وہ اس مجلس سے برخاست کرنے کے آگے مذکور دعا یعنی سبحانک اللہم سے واتوب الیک تک پڑھے تو اس مجلس میں جو کچھ لغویات و بکواس ہوئے ہوں وہ سب بخشے جائیںگے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ۔

سهيل الا من هذا الوجه وفى الباب عن ابى برزة وعائشة رضى الله عنها۔ انتهى مختصراً۔

الحمد لله خالق البريات۔ قد تمت سبعون حديثا من الاحاديث المسلسلات وقد بقى بعضها ولكن تركته خوفا من التطويل ولئن امهلنى العمر لاصنفن فى هذا الباب تصنيفا لطيفا بعون الله الجليل ولنختم هذه الحصة الثالثة على زيادات۔ بعون الله عالم السر والخفيات۔

الزيادة الاولى فى المسلسل بالسبحة الى الامام الحسن البصرى رضى الله عنه

ناولنى السبحة شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشى ثم ناولنيها الشيخ احمد الرفاعى المصرى ثم ناولنيها الشيخ ابراهيم الباجورى ثم ناولنيها الشيخ محمد الامير الكبير ثم ناولنيها الشيخ شهاب الدين احمد الجوهرى ثم ناولنيها الشيخ عبد الله بن سالم البصرى وقد ناولها له الشيخ محمد بن سليمان المغربى ناولها له ابو عثمان الجزائرى عن ابى عثمان المقرى عن السيد احمد حجى عن سيدى ابراهيم التازى عن ابى الفتح المراغى عن ابى العباس احمد بن ابى بكر الرداد عن مجد الدين محمد بن يعقوب بن محمد الفيروزآبادى اللغوى ح وناولنيها الشيخ

المقرى

العلامة عبد الجليل برادة المدنی قال نا ولنیها الشیخ عبد الغنی
ثم نا ولنیها الشیخ عابد ثم نا ولنیها الشیخ یوسف بن محمد بن علاء
الدین المزجاجی ثم نا ولنیها الشیخ عبد الخالق المزجاجی ثم نا ولنیها
الشیخ حیات السندی ثم نا ولنیها الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری
ثم نا ولنیها الشیخ علاء البابلی ثم نا ولنیها ابو النجا سالم بن محمد
السنهوری ثم نا ولنیها الشیخ النجم محمد بن احمد بن علی الغیطی ثم
نا ولنیها شیخ الاسلام زکریا الانصاری ثم نا ولنیها الحافظ ابن
حجر ثم نا ولنیها مجد الدین ابو الطاهر محمد بن یعقوب بن محمد
الفیروز آبادی اللغوی ثم نا ولنیها جمال الدین یوسف بن محمد
الششتری عن تقی الدین بن ابی الثنا محمد بن علی عن مجد الدین عبد الصمد
ابن ابی الجیش المقری عن ابیه عن ابی الفضل محمد بن الناصر
عن محمد بن عبد اللہ بن احمد السمرقندی عن ابی بکر محمد بن
علی السلامی الحداد عن ابی النصر عبد الوهاب بن عبد اللہ بن
عمر عن ابی الحسن علی بن الحسن بن قاسم الصوفی قال سمعت ابا الحسن
المالکی وقد رأیته وفی یده سبحة فقلت یا استاذی وانت

عبد الخالق بن ابی بکر

محمد حیوة

محمد بن علاء الدین

الی محمد عبد اللہ

الی الآن مع السبحۃ فقال کذلک رأیت[۲۴] استاذی الجنید و فی
یدہ سبحۃ فقلت یا استاذی وانت الی الآن مع السبحۃ فقال
کذلک رأیت[۲۵] استاذی سری السقطی فقلت لہ کما قلت
فقال کذلک رأیت استاذی معروف[۲۶] الکرخی فقلت لہ
کما قلت فقال کذلک رأیت استاذی بشر الحافی فقلت لہ
کذلک فقر کذلک رأیت استاذی عمر[۲۸] المکی فسألتہ عما سألتنی
عنہ فقال رأیت استاذی الحسن البصری[۱] وفی یدہ سبحۃ[۵] فقلت لہ
یا استاذی مع عظم شانک وحسن عبادتک وانت الی الآن
مع السبحۃ فقال[ب] ھذا شیئ[۵۲] قد استعملناہ فی البدایات ما کنا

فقال لی کنا[ب]

---

[۱] حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تسبیح کے گیارہ دانوں کی زیارت سے الحمد للہ یہ بندہ مشرف ہوا ہے ۱۲

[۵۲] انتباہ میں شیخ ابو العباس الرداد سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حسن بصری کے اس قول (ھذا شیئ کنا استعملناہ فی البدایات) سے ظاہر ہوا کہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں تسبیح موجود تھی۔ اس لیے کہ حسن رضی کا ابتدائی زمانہ بلاریب صحابہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا کیونکہ آپ نے اسوقت ولادت پائی کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دو سال باقی تھے اور آپ نے عثمان و علی و طلحہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے اور قضیۂ عثمان رضی اللہ عنہ میں یوم الدار میں حاضر تھے اور اسوقت انکی عمر چودہ سال کی تھی۔ اور عثمان و علی و عمران بن حصین و معقل بن یسار و ابی بکرہ و ابی موسیٰ و ابن عباس و جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم اور صحابہ کی بڑی جماعت سے آپ نے حدیث کی روایت کی ہے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپکی روایۃ میں اختلاف مشہور رہے اھ مسکین کہتا ہے کہ اس باب میں محدثین کرام علی الخصوص امام سیوطی نے اتحاف الفرقۃ بوصل الخرقۃ میں اور علامۂ جزری نے اسنی المطالب میں اور علامہ ہیتمی نے کتاب المسانید میں خوب بحث کی اور سماع حسن بصری کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بخوبی ثابت کیا ہے جو موجب علم قطعی و یقینی ہے۔ اور تحقیق جواز سبحہ میں علامۂ شامی نے رد المحتار حاشیہ در مختار میں اور محقق لکھنوی نے نزہۃ الفکر فی سبحۃ الذکر میں خوب تفصیل لکھی ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ۔

نترکہ فی النھایات انا احب ان اذکر اللہ بقلبی ولسانی ویدی۔

الزیادۃ الثانیۃ فی سند المد النبوی صلے اللہ علیہ وسلم

یقول العبد الراجی عفو ربہ ذی الایادی ابوسعید محمد عبد الھادی کان اللہ لہ فی العواقب والمبادی۔ الحمد للہ انا صنعت ھذا المد المبارک المشرف بمکۃ المکرمۃ فی سنۃ خمسۃ وعشرین وثلثمائۃ والف علی المد الذی حققہ الشیخ الاکمل والفقیہ الاجل مولانا محمد عبد الحق المکی علی مد مولانا الشیخ عبد الغنی المدنی علی مد مولانا السید احمد بن طاھر مفتی المدینۃ المطھرۃ علی مد مولانا احمد بن علی الادریسی واضعالہ علی مد امیر المومنین ابی الحسین ابن امیر المومنین ابی سعید ابن امیر المومنین ابی یوسف عبد الحق علی مد امیر الموالمنین ابی یعقوب علی مد الشیخ ابی علی القواس علی مد ابی جعفر احمد بن علی بن غزلون علی مد الفقیہ القاضی احمد بن الاخطل علی مد خالد بن اسماعیل علی مد ابی بکر احمد بن حنبل علی مد سیدنا ومولانا صاحب رسول اللہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ وتاریخہ سنۃ الف وصانعہ عبد اللہ

ہ ھکذا مکتوب فی سند المد الذی کتبہ شیخی محمد عبد الحق المکی واللہ تعالی اعلم بالصواب ۱۲

تعالیٰ محمد بن جلون کان اللہ لہ امین وعن[۱] ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعا فی حدیث طویل اللھم بارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا رواہ مسلم وغیرہ ۔ وکان صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع الی خمسۃ امداد ۔ متفق علیہ

الزیادۃ الثالثۃ فی سلسلۃ الباس الخرقۃ[۲] الصوفیۃ وتلقین الذکر

[۱] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث طویل میں مرفوعا روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت دے اور دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو اور چار یا پانچ مد پانی سے غسل فرماتے تھے ۔ مد ایک عربی پیمانہ ۔ مکہ مکرمہ کے ربع کیلہ سے کسیقدر چھوٹا ہوتا ہے جسمیں تقریباً دو رطل گندم سماتی ہے اور رطل کا وزن قریب آدھ سیر کے ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا یعنے تقریباً چار سیر کا اور نصف صاع تقریباً دو سیر کا ہوا خلاصہ یہ کہ صدقۂ فطر کی مقدار اسی روپیہ سکۂ انگریزی کے حساب سے کچھ کم دو سیر گندم ہوی اگر پورے دو سیر دیں تو بہتر ہے ومن تطوع خیرا فھو خیر لہ ۔ اور صاع مذہب شافعی کا چار مد کا ہوتا ہے اور صاع حنفی چھ مد کا اگر صدقۂ فطر مد سے دینا چاہیں تو شافعی دو مد اور حنفی تین مد گندم جو لی نکالکر دیں یا اسکی قیمت ادا کریں ۔ اور یہ مد کہ مکہ میں میرے شیخ کے مد سے برابر کیا ہوا میرے پاس موجود ہے جس میں سکہ عثمانیہ کے (۶۰) روپیہ وزن کی گندم سماتی ہے اسکی سند کا ایک طریقہ تو متن کتاب میں ذکر کیا گیا اور دوسرے طریقہ سے بھی یہ مد مجھے پہنچا ہے وہ یہ ہے کہ میں نے اپنے مد کو مولانا احمد مکی کے مد سے برابر کیا اور انکا مولانا عبد القیوم کے مد سے برابر کیا گیا اور انکا مد مولانا اسحاق کے مد سے برابر کیا گیا انکا مد مولانا رفیع الدین کے مد سے اور انکا مد مولانا حافظ محمد حیات کے مد سے انکا مد مولانا ابو الحسن بن محمد صادق کے مد سے انکا ابو الحسن بن ابی سعید کے مد سے انکا ابو یعقوب کے مد سے انکا حسین بن یحییٰ کے مد سے انکا ابراہیم بن عبد الرحمٰن کے مد سے انکا منصور بن یوسف کے مد سے انکا احمد بن علی کے مد سے انکا احمد بن اخطل کے مد سے انکا خالد بن اسماعیل کے مد سے انکا احمد بن حنبل کے مد سے انکا ابراہیم بن شنظیر اور ابو جعفر بن میمون کے مدوں سے انکا زید بن ثابت کے مد سے برابر کیا گیا ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ

[۲] البسنی الخرقۃ الصوفیۃ مولانا الشیخ عبد الجلیل الحنفی ۔ والبسنیھما مولانا عبد الغنی المکی ومولانا السید نعمۃ الجفری الخ ۔ والبسنیھما ایضا مولانا الشیخ صالح کمال الخ ۱۲

(بقیہ برصفحہ آیندہ)

اخذت الطريقة الجشتية والقادرية والنقشبندية والسهروردية

وتلقين الذكر[١] عن مولائى وشيخى وسندى شمس العلماء الفحول مولانا

الحاج الفاضل الشيخ غلام رسول وكذلك عن العلامة الجليل

المحدث النبيل مولائى وشيخى وسيدى ووسيلة يومى وغدى الصوفى

الكامل مولانا الفاضل الحافظ الحاج الشيخ رشيد احمد قدس سرهما

وهما عن[٢] قدوة العارفين وزبدة السالكين وامام المتقين

ذى الكرامات الظاهرة والمكاشفات الباهرة مولانا الحاج الحافظ

الشاه امداد الله قدس سره العزيز عن[٣] سيدى العارف بالله

الشيخ نور محمد الجهنجانوى رحمه الله تعالى عن سيدى الحاج

عبد الرحيم الشهيد الولايتى رحمه الله تعالى عن سيدى عبد البارى

الامروهى عن سيدى عبد الهادى الامروهى عن سيدى الشاه

عضد الدين عن سيدى الشاه محمد المكى عن سيدى الشاه محمدى

(بقيه حاشيه صفحه گزشته) ٣٥ اى تلقين كلمة لا اله الا الله وكيفيته ان يغمض الطالب عينيه ثم يقول الشيخ لا اله الا الله ثلاث مرات والطالب يسمع ثم يقول الطالب مثله والشيخ يسمع ٣ شيخى عبد الجليل المذكور سمعت ذلك الشيخ عبد الغنى وهو سمع عن الشيخ عابد وهو تلقن عن الشيخ السيد عبد الرحمن الاهدل الخ ١٢

محمد عبد الهادى عفا الله عنه

عن[۱۰] سیدی محب اللہ الٰہ آبادی عن[۱۱] سیدی ابی سعید الگنگوہی
عن[۱۲] سیدی نظام الدین البلخی عن[۱۳] سیدی جلال الدین التھانیسری
عن[۱۴] سیدی قطب العالم عبد القدوس الگنگوھی عن[۱۵] سیدی محمد عارف الردولوی
عن[۱۶] سیدی عارف بن احمد الردولوی عن[۱۷] سیدی احمد عبد الحق
الردولوی عن[۱۸] سیدی جلال الدین البانی پتی عن[۱۹] سیدی
شمس الدین الترک البانی پتی عن[۲۰] سیدی المخدوم علاء الدین
الصابر عن[۲۱] سیدی فرید الدین شکر گنج عن[۲۲] سیدی قطب
الدین بختیار الکاکی عن[۲۳] سیدی امام الطریقۃ معین الدین
حسن السنجری عن[۲۴] سیدی عثمان الهارونی عن[۲۵] سیدی
الحاج الشریف الزندنی عن[۲۶] سیدی مودود الچشتی عن[۲۷] سیدی
ابی یوسف الچشتی عن[۲۸] سیدی ابی محمد المحترم عن[۲۹] سیدی ابی
احمد ابدال الچشتی عن[۳۰] سیدی ابی اسحاق الشامی عن[۳۱] سیدی
ممشاد علو الدینوری عن[۳۲] سیدی ابی هبیرة البصری عن[۳۳]
ابی حذیفۃ المرعشی عن[۳۴] سیدی السلطان ابراهیم بن ادھم
عن[۳۵] سیدی فضیل بن عیاض عن[۳۶] سیدی عبد الواحد بن زید

الکعکی

اسمہ سدید الدین ۱۲

عن[۴۷] سیدنا الامام الحسن البصری رح عن[۴۹] سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

۱۔ السلسلة الچشتیة النظامیة القدوسیة

وبالسند الی الشیخ عبد القدوس الگنگوهی قدس سره اخذت الطریقة النظامیة عن[۱۵] الشیخ درویش بن محمد قاسم الاودهی عن[۱۶] السید بدهن بهرائچی عن[۱۷] السید اجمل بهرائچی عن[۱۸] السید جلال الدین البخاری مخدوم جهانیان جهان گشت[ل] عن[۱۹] خواجه نصیر الدین درویش چراغ الدهلوی عن[۲۰] سلطان المشائخ الشیخ نظام الدین اولیا بن محمد بن احمد البدایونی عن[۲۱] خواجه فرید الدین شکر گنج الی آخر السند المذکور

۲۔ السلسلة القادریة القدوسیة

بالسند الی الشیخ عبد القدوس عن[۱۵] الشیخ محمد قاسم الاودهی عن[۱۶] السید بدهن عن[۱۷] السید اجمل عن[۱۸] مخدوم جهانیان عن[۱۹] السید

[ل] ابن السید السلطان احمد کبیر ابن السید جلال سرخ بخاری ۱۲ ضیاء
عبد ذلیل محمد عبد الهادی غفر له

جلال الدین البخاری عن[21] الشیخ عبید بن عیسی عن[22] الشیخ عبید بن ابی القاسم عن[23] الشیخ ابی المکارم فاضل عن[24] الشیخ قطب الدین ابی الغیث عن[25] الشیخ شمس الدین علی افلح عن[26] الشیخ شمس الدین الحداد عن[27] امام الاولیاء القطب الربانی القندیل النورانی السید عبد القادر الجیلانی عن[28] الشیخ ابی سعید المخزومی عن[29] الشیخ ابی الحسن القرشی عن[30] علی الھنکاری عن الشیخ ابی الفرج الطرطوسی عن[31] عبد الواحد بن عبد العزیز التمیمی عن[32] الشیخ ابی بکر الشبلی عن[33] الشیخ جنید البغدادی عن[34] الشیخ سری السقطی عن[35] الشیخ معروف الکرخی عن[36] الشیخ داؤد الطائی عن[37] الشیخ حبیب العجمی عن[38] الامام الحسن البصری عن[39] سیدنا امیر المؤمنین یعسوب المسلمین اسد اللہ الغالب ابی الحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

(ب: الیمنی)

السلسلة القادریة القمیصیة

(۳۰)

بالسند الی الحاج عبد الرحیم شہید الولایتی عن[1] السید علی رحم شاہ عن[2] السید عبد الرزاق عن[3] السید عبد الحی عن[4]

السید محمد غوث عن[9] السید ابی محمد عن[10] السید شاہ محمد عن[11]
السید قمیص الاعظم عن[12] السید الیاس المغربی عن[13] السید عبد الحق
المغربی عن[14] السید مولانا المغربی عن[15] السید احمد القدسی عن[16]
السید عبد القادر راسی عن[17] السید عبد الوہاب عن[18] السید موسے
عن[19] السید یحییٰ زاہد عن[20] السید زین الدین عن[21] السید عبد الرزاق
عن[22] غوث الثقلین السید عبد القادر الجیلانی قدس سرہ العزیز

الی اخر السند المتقدم

السلسلة النقشبندیة القدوسیة

۴

بالسند الی السید[17] اجمل بہرائچی عن[18] الشاہ عبد الحق عن[19] خواجہ
عبید اللہ الاحرار عن[20] مولانا یعقوب الچرخی عن[21] خواجہ علاء الدین
العطار عن[22] خواجہ بہاء الدین نقشبند عن[23] خواجہ السید امیر کلال
عن[24] خواجہ محمد بابا سماسی عن[25] خواجہ علی الرامیتنی عن[26] خواجہ محمود
ابی الخیر فغنوی عن[27] خواجہ محمد عارف ریوکری عن[28] خواجہ عبد الخالق
الغجدوانی عن[29] خواجہ یوسف الہمدانی عن[30] خواجہ ابی علی فارمدی
عن[31] خواجہ ابی القاسم القشیری عن[32] خواجہ ابی علی الدقاق عن[33]

خواجه ابی القاسم النصیر ابادی عن[34] خواجه ابی بکر الشبلی عن[35] سید الطائفة الجنید البغدادی عن[36] سری السقطی عن[37] معروف الکرخی عن[38] داؤد الطائی عن[39] حبیب العجمی عن[40] الحسن البصری عن امیر المومنین وصی النبی الامین علی ابن ابی طالب رضی الله عنہ عن النبی صلی الله علیہ وسلم

السلسلة النقشبندیة المجددیة

۵

بالسند الی مولانا میا نجیو نور محمد شاہ عن[1] السید احمد شہید عن[2] مولانا عبد العزیز المحدث بن العلامة ولی الله المحدث الدهلوی عن[3] والدہ عن[4] ابیہ الشاہ عبد الرحیم عن[5] السید عبد الله عن[6] السید آدم البنوری عن[7] الامام الربانی الشیخ احمد مجدد الالف ثانی عن[8] خواجہ باقی بالله[1] عن[9] خواجہ امکنگی عن[10] والدہ مولانا محمد درویش عن[11] مولانا محمد زاهد عن[12] خواجه عبید الله الاحرار الی آخر السند المذکور

---

[1] و فی القول الجمیل محمد باقی والله تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الهادی عفا الله عنہ

۶ــــ

السلسلة النقشبندية الآفاقية

اخذها شیخ شیخنا القطب[۲] الفرد الکامل مولانا الشاہ امداد اللہ قدس سرہ عن[۳] مولانا النصیر الدین الدھلوی عن[۴] الشاہ محمد آفاق الدھلوی عن[۵] خواجہ ضیاء اللہ عن[۶] خواجہ محمد زبیر عن[۷] خواجہ حجۃ اللہ محمد نقشبند الثانی عن[۸] خواجہ محمد معصوم عن[۹] مجدد الالف الثانی الی اٰخر السند المتقدم

۷ــــ

الطریقۃ السھروردیۃ القدوسیۃ

بالسند الی الشیخ عبد القدوس عن السید اجمل بھرائجی عن السید جلال الدین البخاری عن الشیخ رکن الدین ابی الفتح عن والدہ صدر الدین عن والدہ الشیخ بھاء الدین زکریا الملتانی عن امام الطریقۃ الشیخ شھاب الدین السھروردی عن الشیخ ضیاء الدین ابی النجیب السھروردی عن الشیخ وجیہ الدین عبد القاھر السھروردی عن الشیخ ابی محمد بن عبد اللہ عن الشیخ احمد الدینوری عن الشیخ ممشاد علو[له] الدینوری[به] عن

له علو بکسر العین و سکون اللام و واو موقوف بعدھا بمعنی الاعظم واھل العرب والعراق یعبرون العظماء والفضلاء بھذا الاسم و دینور اسم قصبۃ ۱۲ ملفوظات الشاہ عبد العزیز الدھلوی

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

سید الطائفہ جنید البغدادی عن معروف الکرخی الی آخر السند

السلسلة الکبرویة[1] القدوسیة

۸۔

بالسند الی الشیخ جلال الدین البخاری عن الشیخ حمید الدین السمرقندی عن شمس الدین ابی محمد بن محمود بن ابراھیم بن ادھم عن الشیخ عطاء الخالدی عن الشیخ احمد بابا کمال خجندی عن الشیخ نجم الدین الکبری عن الشیخ عمار یاسر عن ابی النجیب السہروردی عن الشیخ احمد الغزالی عن ابی بکر النساج عن ابی القاسم الجرجانی عن خواجہ ابی عثمان المغربی عن ابی علی الکاتب عن الشیخ علی الرودباری عن الجنید البغدادی الی آخر السند۔ والطریقة الشطاریة منسوبة الی الشیخ عبداللہ الشطار من اولاد شیخ الشیوخ شہاب الدین السہروردی رحمہ اللہ تعالی وسلسلتہ تصل الی نجم الدین الکبری رحمہ اللہ تعالی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) الدینوری بکسر الدال المھملة وقال السمعانی بفتحھا وسکون الیاء المثناة من تحتھا وفتح النون والواو وبعدھا راء ھذہ النسبة الی دینور وھی بلدة من بلاد الجبل عند قرمیسین خرج منھا خلق کثیر ۱ھ ابن خلکان۔

[1] الکبرویة طریقة منسوبة الی الشیخ نجم الدین الکبری رضی اللہ عنہ المتوفی سنة ۶۱۸ھ ۱۲ من حاشیة انفاس رحمانی۔

٩

السلسلة المدارية

بالسند الى السيد اجمل عن صاحب هذه الطريقة الشاه بدر الدين طه بديع الزمان شاه مدار عن صيفور الشامي عن عين الدين الشامي عن يمين الدين الشامي عن حامل العلم الامام عبد الله عن اميري المؤمنين ابي بكر الصديق وعلي رضي الله تعالى عنهما عن خاتم الانبياء والمرسلين حبيب رب العالمين سيدنا ومولانا وشفيعنا يوم الدين محمد صلى الله وسلم عليه وعلى آله وصحبه اجمعين

١٠

واخذت الطريقة العلوية العيدروسية والخرقة وتلقين الذكر

عن شيخنا العلامة الفهامة العارف بالله الحسيب النسيب مولانا الحبيب حسين بن الحبيب محمد الحبشي وهو عن والده عن السيد طاهر ابن حسين بن طاهر عن السيد حسن بن السيد الجليل عبد الله الحداد وهو عن والده السيد عبد الله بن علوي الحداد رح

واخذ شيخنا الحبيب حسين الطريقة والخرقة عن العلامة الحبيب

ـه توفي رحمه الله سنة ٨٤٠ھ عن ١٢٢ سنة ودفن بمكن نور مهد قصبة كانپور (حاشية افضال)

عيدروس بن عمر صاحب عقد اليواقيت الجوهرية عن مشائخه
المذكورين فيها منهم والده العلامة السيد عمر وعمه العلامة
السيد محمد ابنا عيدروس وهما عن الحبيب عمر وعلوي ابنا احمد
ابن حسن الحداد وهما لبسا الخرقة واخذ التلقين عن جدهما
الحسن بن عبد الله الحداد وهو عن والده السيد عبد الله الحداد
ومنهم العلامة السيد احمد بن عمر بن زين بن سميط وهو اخذ
عن الحبيب حامد بن عمر بن حامد المنفر باعلوي عن والده
عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم السيد محمد بن عبد الرحمن
ابن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد وهو عن السيد
عمر بن طه بن عمر البار عن والده طه عن والده السيد عمر البار
عن السيد عبد الله الحداد ومنهم السيد عمر بن محمد بن عمر بن
سميط عن السيد عبد الله بن جعفر مدهر عن الحبيب احمد
ابن زين بن علوي الحبشي عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم
العلامة الشيخ عبد الله باسودان وهو اخذ عن الشيخ الجامع
الحبيب عمر بن عبد الرحمن البار عن عمه العارف بالله السيد

حسن بن عمر البار عن ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار
عن السيد عبد الله الحداد ح واخذ شيخنا العلامة ايضا الطريقة
والخرقة عن العلامة السيد محسن بن علوى بن سقاف وهو
اخذ ولبس الخرقة عن العلامة السيد حسن بن صالح البحر عن الحبيب
شيخ بن محمد الجفرى عن السيد حسن بن عبد الله الحداد عن
والده السيد عبد الله الحداد والسيد عبد الله الحداد اخذ
الخرقة وتلقن الذكر عن شيخه السيد عقيل بن عبد الرحمن بن محمد
ابن على بن عقيل بن احمد بن الشيخ ابى بكر السكران وهو عن والده السيد
عبد الرحمن بن محمد عن السيد محمد بن على بن عبد الرحمن السقاف
عن والده السيد على بن عبد الرحمن السقاف عن القاضى الفاضل
السيد محمد بن حسن عن السيد احمد بن علوى باجحدب والسيد
محمد بن على خرد وهما عن الشيخ عبد الرحمن بن على بن ابى بكر السكران
ابن الشيخ عبد الرحمن السقاف ح والشيخ عبد الله الحداد اخذ الطريقة
ولبس خرقة التصوف ايضا عن الشيخ عمر بن عبد الرحمن العطاس
عن الشيخ الامام السيد حسين بن ابى بكر بن سالم عن اخيه

السید عمر بن ابی بکر عن والدہما السید ابی بکر بن سالم عن الشیخ
شہاب الدین احمد بن عبد الرحمن عن والدہ الشیخ عبد الرحمن بن
الشیخ علی بن ابی بکر السکران بن الشیخ عبد الرحمن السقاف
عن ابیہ السید علی بن ابی بکر عن عمہ السید عمر المحضار
عن ابیہ القطب العارف السید عبد الرحمن السقاف ح والسید
عبد اللہ الحداد اخذ ایضا عن السید محمد بن علوی نزیل مکۃ
المکرمہ عن السید عبد اللہ صاحب الوہط عن السید
شیخ بن عبد اللہ العیدروس صاحب العقد النبوی عن والدہ السید
عبد اللہ بن شیخ العیدروس وہو اخذ عن عمہ القطب السید
ابی بکر بن عبد اللہ العیدروس صاحب عدن عن والدہ السید
عبد اللہ بن ابی بکر عن والدہ السید ابی بکر السکران عن والدہ
الشیخ عبد الرحمن السقاف عن والدہ السید محمد المعروف بمولی
الدویلۃ عن عمہ السید عبد اللہ باعلوی عن والدہ ابی عبد اللہ
السید علوی بن الفقیہ المقدم السید محمد عن الامام شیخ الاسلام شعیب
ابن حسین الشہیر بابی مدین بواسطۃ الشیخین العارفین الشیخ عبد اللہ بن علی

المغربي عن عبد الرحمن المقعد بن محمد الحضرمي المغربي وهو اخذ الطريقة و لبس
الخرقة عن جمع كثير من اهل الطريقة منهم الشيخ الامام ابو بكر
الطرطوشي عن الشيخ ابي بكر الشاشي عن الشبلي و اخذها ايضا
عن شيخه الشيخ الكبير العارف بالله تعالى ابو يعزى وهو اخذ
الخرقة عن جمع كثير من اهل الطريقة منهم الشيخ ابو يعقوب السائح
عن عبد الجليل عن ابي الفضل الجوهري عن والده عبد الله عن
ابي الحسين النوري عن السري و منهم الشيخ ابو البركات عن
ابي الفضل البغدادي عن احمد الغزالي بسنده و اخذها ايضا
عن الشيخ الامام نور الدين علي بن حرزهم بكسر الحاء المهملة
واسكان الراء وهو اخذ الخرقة عن الامام الكبير الشيخ الشهير
ابي بكر محمد بن عبد الله بن العربي المعافري بفتح الميم والعين
المهملة وكسر الفاء عن الامام ابي بكر الشاشي بسنده واخذها
ايضا عن شيخه الامام الفرد الجامع حجة الاسلام الغزالي
الطوسي وهو اخذ الخرقة عن جملة من الاشياخ منهم ابو بكر
النساج عن ابي علي الفارمدي بسنده الى رويم ثم الى ابي يزيد

ومنهم الشيخ الكبير امام الائمة فی زمانه ابو المعالی عبد الملك
ابن ابی محمد الجوینی الملقب بامام الحرمین وهو اخذ الخرقة
عن جماعة منهم الشيخ ابو القاسم القشيری بسنده الی
الجنید ومنهم والده جسما وروحا ورضیع لبانه تربیة و
فتوحا الشیخ ابو محمد عبد بن یوسف بن عبد الجوینی وهو اخذها
عن الشیخ بحر المعارف والعلوم قدوة الاولیاء الکرام وزبدة
العلماء الاعلام ابی طالب المکی محمد بن علی بن عطیة الحارثی
الواعظ وهو اخذ الخرقة عن عدة اشیاخ منهم ابو عثمان المغربی
عن ابی عمر محمد بن ابراهیم الزجاجی عن الجنید ومنهم
شیخ الشیوخ استاذ الاکابر قدوة ارباب البصائر فخر الدین
ابوبکر دلف بن جحدر الشبلی وهو لبس الخرقة عن سید الطائفة
الصوفیة ابی القاسم الجنید بن محمد وهو اخذ الخرقة عن جماعة
من المشائخ منهم جعفر الحداد عن ابی عبد الله عمرو الاصطخری
عن ابی تراب عسکر النخشبی عن حاتم الاصم عن ابی شقیق
البلخی عن ابراهیم بن ادهم عن ابی عمران موسی بن زید الراعی

عن سید التابعین اویس بن عمران القرنی عن امیر المؤمنین
عمر بن الخطاب و علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہما۔
واخذ الخرقۃ الجنید ایضا عن محمد بن علی القصار بسندہ
الی کمیل بن زیاد و عن ابی سعید الخراز بسندہ الی الامام موسی
الکاظم و بسندہ ایضا الی الفضیل بن عیاض باسنادہ الی سیدنا
ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ و عن ابی یزید البسطامی عن
علی الرضا واخذھا الجنید ایضا عن ابی الخیر محمد بن اسمٰعیل
النساج بسندہ الی معروف الکرخی واخذھا الجنید عن الحارث
المحاسبی بسندہ واخذھا ایضا عن شیخہ وخالہ الشیخ الکبیر العارف
باللہ الشہیر ابی الحسن السری بن المُغَلِّس بضم المیم وفتح الغین
وکسر اللام المشددۃ وبعدھا سین مھملۃ السقطی عن جماعۃ
منھم الامام جعفر الصادق عن الامام علی الرضا ومنھم الشیخ معروف
ابن فیروز الکرخی وھو اخذ الخرقۃ عن الامام علی الرضا واخذہ
ایضا عن الشیخ الامام احد الابدال حبیب بن عیسی العجمی الخراسانی
وھو اخذ عن الامام علم التابعین و زبدۃ الشیوخ ابی سعید

الحسن البصري عن امير المومنين علي بن ابي طالب كرم الله وجهه

عن رسول رب العلمين وخاتم الانبياء والمرسلين سيدنا

محمد صلى الله عليه وآله وسلم عن الروح الامين عن رب العلمين

ح والاستاذ الاعظم الفقيه المقدم اخذ الخرقة وتربي وتادب

بابيه الشيخ علي وعمه علوي وهما تادبا بابيهما محمد صاحب مرباط و

هو تادب بابيه الشيخ علي خالع قسم وهو تادب بوالده علوي بن

محمد وهو تادب بابيه محمد بن علوي وهو تادب بابيه علوي

ابن عبيد الله وهو تادب بابيه عبيد الله بن احمد وهو تادب

بابيه الشيخ المهاجر احمد بن عيسى وهو تادب بابيه الشيخ عيسى

ابن محمد وهو تادب بابيه محمد بن علي وهو تادب بابيه علي بن الامام

جعفر الصادق وباخيه موسى الكاظم بن جعفر الصادق والامام

جعفر تادب بوالده الامام محمد الباقر وهو تادب بوالده الامام

زين العابدين ابن الحسين وهو تادب بوالده وعمه سبطي الرسول

ونجلي البتول الحسن والحسين وهما تادبا بابيهما الامام علي بن ابي

طالب رضوان الله تعالى عليهم اجمعين وعلى رضي الله تعالى عنه

تادب بالنبي صلى الله عليه وسلم والنبي صلى الله عليه وسلم يقول ادبني ربي فاحسن تاديبي۔

١١۔

طريقة اخرى للسلسلة العلوية

واخذ شيخ شيخنا السيد عيدروس الطريقة العلوية عن الشيخ عبد الله ابن احمد باسودان وهو عن الحبيب جعفر بن محمد بن علي بن حسين ابن عمر العطاس عن الشيخ الامام علي بن حسن بن عبد الله بن حسين ابن عمر العطاس عن جد ابيه الحسين بن عمر بن عبد الرحمن عن والده الحبيب عمر العطاس عن السيد حسين بن ابي بكر بن سالم الى اخر السند المتقدم

١٢۔

طريقة اخرى واخذ الشيخ عبد الله باسودان عن الحبيب عمر بن عبد الرحمن البار عن الشيخ احمد بن قاطن الصنعاني عن السيد يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن الشيخ حسن العجيمي عن الشيخ صفي الدين عن الشيخ احمد الشناوي عن ابيه الشيخ علي بن عبد القدوس عن الشيخ عبد الوهاب الشعراني عن الحافظ السيوطي عن الشيخ عبد الكبير بن محمد بن احمد الحضرمي عن الشيخ عبد الرحمن السقاف

عن والده السيد محمد المشهور بمولى الدويلة الى آخر السند المتقدم

١٣ طريقة أخرى وأخذ السيد عيدروس بن عمر الطريقة العلوية أيضا عن الشيخ العارف المكين الحبيب عبد الله بن علي بن شهاب الدين وهو عن الشيخ المعلم عمر بن عبد الله باغريب عن الحبيب عبد الرحمن بن الحبيب مصطفى العيدروس عن جده العلامة السيد شيخ بن مصطفى عن السيد العلامة على زين العابدين ابن السيد مصطفى عن والده السيد مصطفى بن علي زين العابدين بن عبد الله بن شيخ عن والده السيد علي زين العابدين عن والده السيد عبد الله ابن شيخ عن والده السيد شيخ بن عبد الله عن والده عن عمه القطب السيد ابي بكر العدني الى آخر السند الذي مر۔

١٤ طريقة أخرى وأخذ السيد عيدروس بن عمر أيضا عن شيخه السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه عن والده السيد حسين عن خاله العلامة السيد عيدروس بن الامام الشيخ الوجيه السيد عبد الرحمن بن العلامة السيد عبد الله بلفقيه عن والده السيد عبد الرحمن وهو عن والده

السید عبد اللہ بلفقیہ عن الشیخ الجامع للعلوم السید ابو علوی
محمد بن ابی بکر بن احمد الشلی عن والدہ السید ابی بکر عن السید
الامام احمد بن عمر العیدروس عن والدہ السید عمر بن عبد اللہ
عن والدہ السید عبد اللہ بن علوی عن والدہ السید علوی بن
الشیخ عبد اللہ العیدروس وھو عن اخیہ السید ابی بکر العدنی
الی اخر السند

و اخذ الفقیر الجامع الخرقۃ الفقریۃ ایضا عن العلامۃ
العارف مولانا الحافظ عبد العزیز الادھونوی عن مولانا المنشی
محمد یس عن الشاہ ھدایۃ الحق الاورنگابادی عن الشاہ
عبد اللہ حسین البیجا فوری عن الشاہ محمد الغوث الثانی عن
وجیہ الدین الثانی عن الشاہ مرتضی حسین عن الشاہ برھان
الدین عن الشاہ داد اشاہ ھاشم دستگیر البیجا فوری عن الشاہ
عبد اللہ حسین احمد ابادی عن الشاہ وجیہ الدین الگجراتی عن
الشاہ محمد غوث الگوالیاری عن الشاہ ظھور عن ابی الفتح شاہ
ھدایۃ اللہ عن الشاہ علاء الدین القاضی القادری عن

الشاہ عبد الوہاب عن الشاہ عبد الرؤف عن الشاہ محمود القادری
عن الشاہ عبد الغفار عن الشاہ محمد القادری عن الشاہ علی
القادری عن الشاہ جعفر عن احمد شاہ عن ابراھیم الحسینی
عن الشاہ عبد اللہ الحسینی عن السید الشاہ عبد الرزاق
عن السید القطب عبد القادر الجیلانی عن الشیخ ابی سعید
مبارک المخزومی عن ابی الحسن الشیخ علی الھنکاری عن الشیخ یوسف
الطرطوسی عن الشیخ عبد الواحد التمیمی الصدیقی عن الشیخ
عبد العزیز الیمنی عن الشبلی عن جنید البغدادی عن السری السقطی
عن معروف الکرخی عن داؤد الطائی عن الحبیب العجمی عن
الحسن البصری عن علی رضی اللہ تعالی عنہ وعنہم اجمعین

واعلموا یا اخوانی ان لی اسانید کثیرۃ عن ائمۃ شہیرۃ
لکن قصدی الاختصار۔ والایماء الی ما یحصل بہ الاستبصار۔
ولنختم بما کان یختم بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما رواھا
عبد اللہ بن عمرو بن العاص وعبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما انہما قالا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو

بهذه الدعوات ونختم بها وهي۔ اللهم اصلح ذات بيننا واهدنا
سبل السلام واخرجنا من الظلمات الى النور وعافنا في اسماعنا
وابصارنا وازواجنا وذرياتنا ومعاشنا وتب علينا انك انت
التواب الرحيم۔ اللهم اجعلنا منيبين لنعمتك شاكرين لها يا
ارحم الراحمين۔ هذا ما اردنا ايراده في اخر هذا الكتاب۔ والله
تعالى اعلم بالصواب۔ والحمد لله اولا واخرا ونرجو مولانا
سبحانه وتعالے ان يحسن اخلاقنا ويرزقنا النظر الى وجهه الكريم۔
في دار الجزاء والنعيم۔ مع احبابنا وعلائقنا وسائر المسلمين
برحمته وهو ارحم الراحمين. وصلے الله تعالے وسلم على سيدنا
محمد الداعي الى النهج القويم۔ المبعوث متمما لمحاسن الاخلاق
وانه لعلى خلق عظيم۔ وعلى اله واصحابه ازكى الصلوات وانمى
التسليمات والحمد لله رب الارضين والسماوات۔

واوصي نفسي واولادي وسائر الاحباب الاطياب والاصحاب
ذوي الالباب۔ وكافة المسلمين بتقوى الله تعالى وطاعته في
كل وقت وحال وحين۔ وامتثال اوامره واجتناب نواهيه

ولزوم خشیتہ فی السر والاعلان۔ والمواظبۃ علی تلاوۃ
القرآن۔ مع آدابہ وترتیلہ وکمال تدبرہ بخلوص الجنان۔ فانہا
من اعظم القربات وافضل المثوبات لاہل الایمان۔ واوصیہم
ایضا بملازمۃ السنۃ السنیۃ۔ ومہاجرۃ البدعۃ الشنیعۃ۔ و
مطالعۃ کتب التفسیر والحدیث والفقہ والرقائق۔ مثل احیاء
علوم الدین للامام صاحب الحقائق الشیخ العلامۃ الغزالی۔ نفعنا اللہ
بہ وبعلومہ وببرکاتہ مادامت الایام واللیالی۔ وینبغی للمؤمن
ان یجاہد فی تحصیل العلوم النافعۃ ویکون تابعا للآثار السلف
الصالح وملازما السنۃ والجماعۃ وملتزما الصحبۃ المشائخ الکاملین
ومجتنبا عن الصوفیۃ الجاہلین۔ ولا یترک الصلوات الخمس
بالجماعۃ۔ ولا یکون طالبا للشہرۃ ففیہا آفات۔ بل یکون
کاحد من الناس ولا یکون مقیدا بمنصب ووظیفۃ ولو کان
محمودا کالقضا والفتوی ولا یکون کفیل احد ولا وصیۃ
ویکون علی حذر بان یکون مصاحبا للملوک والامراء والمرد
والنساء والمبتدع والعوام فانہم کالہوام ویکون قلیل الکلام

والطعام والمنام وقليل الاختلاط مع الانام عن ابن عباس رضي الله عنهما

اذا اكثر الكلام فسكتوني	فان الدين يهدمه الكلام
اذا اكثر الطعام فجذوني	فان القلب يفسده الطعام
اذا اكثر المنام فنبهوني	فان العمر ينقصه المنام

ولقائل رحمه الله

لقاء الناس ليس يفيد شيئا	سوى الهذيان من قيل وقال
فاقلل من لقاء الناس الا	لطلب العلم او اصلاح حال

ويكون ملتزما للخلوة واكل الحلال ولا يضحك كثيرا لان كثرة الضحك تميت القلب ولا ينظر الى احد بالتحقير ولا يجادل مع الخلق ولا يسئل عن احد ولا يأخذ احدا لخدمته ويخدم المشائخ بالبدن والمال ولا ينكر على افعالهم الا بقصد الاصلاح ولا يغتر بالدنيا واهلها وينبغي ان يكون قلبك محزونا ومغموما وبدنك مريضا وعينك باكية وعملك خالصا ودعاؤك بتضرع ولباسك خلقا ورفقاؤك الفقراء ولتكن عملك الفقه وموئنسك الحق واوصيهم باجتناب الهوى

قال تعالی واما من خاف مقام ربه ونهی النفس عن الهوی
فان الجنة هی الماوی فعلم منه ان تارک الهوی فی روضة
من ریاض الجنة واوصیهم ان لا یترکوا قرأة سورة یس لاسیما
بعد صلوة الفجر ففی ذلک الکفایة من المضار ودفع المکاره۔
ورد الحدیث انها قلب القران وسورة الملک کل لیلة قبل النوم
والواقعة فانها امان من الفاقة ویقرأ دبر کل صلوة سورة الاخلاص
عشر مرات ففی الدر المنثور عند مسند ابی یعلی انه اخرج عن
جابر ابن عبد الله رضی الله عنه قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ثلاث خصال من جاء بهن مع الایمان دخل الجنة من ای
باب شاء وتزوج مع الحور العین حیث شاء وذکر منها من
قرأ فی دبر کل صلوة مکتوبة قل هو الله احد عشر مرات اه ودوام
الصلوة والسلام علی سید الانام فهو یکفی الهموم وتغفر به الذنوب
والاثام
والحاصل انی اجزت بهذا الکتاب لمن ادرک حیاتی من العلماء
العاملین لینفع الله به الاقطار ونظهر به خصائص السنة

فی القری والامصار وبرا وبحرا وعنی جمیع ماذکرته فی هذه الورقات وکذا غیره مما یجوز لی روایته بشرطه المعتبر عند ائمة الحدیث والاثر من مقروء ومسموع ومجاز اجازة خاصة وعامة ومناولة ومکاتبة ومراسلة من منقول ومعقول وفروع واصول ومن تالیف وتخریج وتصنیف وجمیع کتب القرات والتفسیر والحدیث والفقه للائمة الاربعة رضی الله تعالی عنهم وغیر ذلک من کل العلوم وسائر الفنون والمسلسلات مما اخذته ودریته او وجدته او رویته نعوذ بالله من شرور انفسنا وسیئات اعمالنا وطهر الله قلوبنا من النفاق واعمالنا من الریاء وجعل سعینا مشکورا وعملنا مبرورا وذنبنا مغفورا انه علی ما یشاء قدیر وبالاجابة جدیر ۔

وههنا فوائد وافادات تنشط بسمعها الاذان وتفرح بالاطلاع علیها الاذهان

فائدة عظیمة۔ فی ذکر اسماء الاعلام الذین اجاز والمن ادرک حیاتهم اولا هل عصرهم

(۱) العلامة ابن حجر المکی المتوفی ۹۹۵ھ او ۹۷۳ھ۔ قال فی آخر مسانیدہ والحاصل انی اجزت لمن ادرک حیاتی من المسلمین علی مذھب من یری ذلک من ائمۃ المحدثین المتقدمین والمتاخرین المشھور ذلک والعمل بہ فیما بینھم فی القدیم والحدیث انتھی

(۲) الامام الجلال السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ قال ابن حجر المکی فی مسانیدہ ما نصہ شیخ مشائخنا بالاجازۃ الخاصۃ وشیخنا بالاجازۃ العامۃ لانہ اجاز لمن ادرک حیاتہ وانی ولدت قبل وفاتہ بنحو ثلاث سنین فکنت ممن شملتہ اجازۃ حافظ عصرہ باتفاق اھل مصرہ الجلال السیوطی انتھی

(۳) الامام محی الدین محمد بن علی بن عربی الحاتمی ۶۳۸ھ۔ قال فی اجازتہ التی کتبھا لبعض ملوک وقتہ ما نصھا بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نقتی الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین۔ اقول وانا محمد بن علی بن العربی الحاتمی وھذا لفظی استخرت اللہ تعالی واجزت السلطان الملک المظفر بھاء الدین غازی ابن الملک العادل المرحوم انشاء اللہ تعالی

ابی بکر بن ایوب وا ولاده ولمن ادرک حیاتی الروایة عنی من جمیع مارویته عن اشیاخی الخ ثم ذکر اسماء اشیاخه۔ نقله العیاشی رح فی النصف الاول من کتاب رحلته۔

(۴) الامام القاضی زکریا المتوفی سنه ۹۲۶ھ۔ وقد اجاز من ادرک حیاته کتابة وتلفظها۔ قال العیاشی رحمه الله تعالیٰ فی النصف الاول من رحلته۔

(۵) العلامة الشیخ مصطفیٰ زین الدین ابو البرکات ابن محمد بن رحمة الله بن عبد المحسن الایوبی الانصاری الحنفی الدمشقی المتوفی سنه ۱۲۰۵ھ اجاز لاهل عصره ولمن ادرک جزءا من حیاته بجمیع مرویاته کما قاله العلامة ابن عابدین فی ثبته وقد رأیته فی اجازة منه للسید محمد کمال الدین الغزی مفتی الشافعیة بدمشق۔

(۶) العلامة الشمس محمد بن احمد الرملی۔ تلمیذ الشیخ زکریا الانصاری۔

(۷) العلامة الشیخ علی البشراملسی۔ یروی عن الرملی

بالاجازة العامة فان الرملی اجاز اهل عصرہ وکان اذ ذاک عمر الشبراملسی اربع سنین

(۸) العلامة الشیخ عابد السندی شیخ مشائخنا

(۹) العلامة الشیخ السید عبد الرحمن الاهدل مفتی زبید

(۱۰) العلامة الشیخ مصطفی فتح الله البیروتی

(۱۱) العلامة الشیخ ابراهیم الکورانی - ممن اجاز اهل عصرہ - ذکرہ العلامة ابن عابدین فی ثبتہ ناقلا من القول السدید باتصال الاسانید ثبت الشیخ احمد المنینی فانه قال فیه وقد اخبرنی باذنه لاهل عصرہ الشیخ محمد بن الطیب المغربی نزیل المدینة المنورة وهو ثقة ثبت والله اعلم اھ

(۱۲) العلامة الشیخ فالح المدنی - صاحب حسن الوفا لاخوان الصفا

(۱۳) العلامة الشیخ یوسف بن اسماعیل بن یوسف بن اسماعیل ابن محمد ناصر الدین النبهانی صاحب التصانیف الکثیرة والتآلیف المفیدة الشهیرة -

(۱۴) العلامة الشیخ محمد عثمان بن عبد السلام المدنی الداغستانی

(۱۵) العلامة الشیخ السید عبد الحی بن السید عبد الکبیر

الكتاني الفاسي المغربي ثم المكي۔

(۱۲) العلامة الشيخ محمد بن ناصر شيخ حسين بن محسن الانصاري
اجاز لمن ادرك حياته وللاولاد الصغار نقله شيخي احمد جمال المكي
في معجمه ص ۴۳ النفح المسكي

فائدة عزيزة۔ في ذكر اسماء الاثبات التي ذكر فيها العلماء الاعلام
اسانيدهم واسماء اشياخهم واتصالاتهم الى النبي عليه الصلوة والسلام
غير الاسماء التي ذكرتها في آخر الحصة الثانية من هذا الكتاب

(۱) بركة الدنيا والاخرى في الاجازة الكبرى۔ للسيد عبد الرحمن
الاهدل۔

(۲) رياض الجنة في اسانيد الكتاب والسنة۔

(۳) الارشاد لمهمات الاسناد للعلامة ولي الله المحدث الدهلوي

(۴) حسن الوفا لاخوان الصفا۔ للعلامة فالح ابن محمد السنوسي
المالكي الظاهري المدني۔

(۵) مدارج الاسناد۔ للعلامة القاضي ارتضا عليخان الصفوي
تلميذ الشيخ عمر بن عبد الكريم۔

(۶) فتح القوی لصلة الطرائط المستوی الی اسانید العلامة الحبیب الحسین العلوی للعلامة الحافظ عبد الله بن محمد غازی الحنفی المکی

(۷) مقالید الاسانید۔ ثبت الشیخ عیسی المغربی۔

(۸) صلة الخلف بموصول السلف ثبت الشیخ محمد بن سلیمان الروانی المغربی المکی المتوفی بدمشق سنہ ۱۰۹۶

(۹) ثبت الشیخ عبد الباقی البعلی الدمشقی المقری الحنبلی والد الشیخ محمد ابی المواھب الدمشقی المتوفی سنہ ۱۱۲۶

(۱۰) منتخب الاسانید۔ ثبت الشیخ البابلی

(۱۱) اتحاف الفرقة الفقریة الوفیہ۔ باسانید الخرقة الصوفیہ للشیخ العجیمی۔

(۱۲) کنز الرواة المجموع من جواھر المجاز ویواقیت المسموع ثبت الشیخ ابی مھدی عیسی الثعالبی الجعفری المتوفی بمکة سنہ ۱۰۸۰

(۱۳) ثبت الشبراوی۔ للشیخ العلامة عبد الله بن محمد الشبراوی

(۱۴) الامداد بمعرفة علو الاسناد۔ للشیخ المحدث عبد الله بن سالم البصری المکی المتوفی بھا سنہ ۱۱۳۴

(۱۵) لقط اللآلی من الجواهر الغوالی۔ للشیخ امام اللغة والحدیث السید محمد بن محمد مرتضی الزبیدی وھو فی اسانید شیخہ محمد الحفنی

(۱۶) واسطة العقد الفرید۔ المنظوم مما ناثر من فرائد جواھر الاسانید للشیخ عباس بن محمد بن احمد بن العلامة السید رضوان المدنی الشافعی۔

(۱۷) ثبت العلامة الحافظ احمد جمعة الشافعی البجیرمی۔ شیخ حسن ابن درویش القویسنی الشافعی الازھری البصیر بقلبہ

(۱۸) الدرر السنیہ فیما علا من الاسانید الشنوانیہ۔ ثبت الشیخ محمد بن علی الشنوانی المدرس بالجامع الازھر شیخ الشیخ مصطفی المبلط المصری۔

(۱۹) المنح البادیہ فی الاسانید العالیہ۔ للشیخ محمد بن عبد الرحمن الفاسی شیخ ابراھیم بن عبد القادر الریاحی

(۲۰) ثبت الشیخ احمد بن عبد الفتاح الملوی الشافعی الازھری۔

(۲۱) شیم البارق من دیم المھارق۔ ثبت الشیخ صالح بن محمد السنوسی المالکی المذکور وحسن الوفا ثبتہ ایضا لکن اختصرہ من ھذا الثبت الکبیر

(۲۲) ثبت الشیخ احمد بن الحسن الجوهری الخالدی الشافعی الازہری

(۲۳) اعلام ائمۃ الاعلام واساتیذھا بما لنا من المرویات واسانیدھا للعلامۃ الشریف جعفر ابن الشریف ادریس الکتانی المالکی الحسنی الفاسی المدنی۔

(۲۴) اسعاف المریدین باسانید الصحبۃ والمشابکۃ والتلقین۔ للشیخ العجیمی۔

(۲۵) ثبت الشیخ محمد بن عبد الرحمن الکزبری۔

(۲۶) ثبت الشیخ عبد الرحمن الکزبری۔

(۲۷) اصح الاسانید للشیخ محمد گل الکابلی المرادآبادی۔

(۲۸) منحۃ الفتاح الفاطر باسانید السادات الاکابر للعلامۃ السید عیدروس بن عمر۔

(۲۹) ثبت العلامۃ محمد ہاشم بن عبد الغفور التتوی شیخ الشیخ مراد بن یعقوب الانصاری۔

(۳۰) اتحاف الاکابر باسناد الدفاتر للامام القاضی الشوکانی

(۳۱) الدر الفرید فی معرفۃ الاسانید للشیخ حسن بن علی النظیفی النعمانی

القدوسی الگنگوهی (صغیر)

(۳۲) بغیة الطالبین ۔ ثبت الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی المتوفی بہا سنہ ۱۱۳۰ھ ۔

(۳۳) ثبت الشیخ محمد سعید المدراسی مفتی المحکمۃ العالیہ فی الحیدر آباد الدکن (صغیر جداً)

(۳۴) اتحاف الاخوان باسانید مولانا فضل الرحمن للعلامۃ الشیخ احمد جمال المکی (صغیر)

(۳۵) المعجم المفہرس والجامع المؤسس ۔ للامام ابن حجر العسقلانی

فائدۃ جلیلۃ ۔ فی ذکر بعض اسماء کتب السلاسل والمسلسلات

(۱) اسنی المطالب فی مناقب سیدنا علی بن ابی طالب ۔ للامام الجزری ۔

(۲) الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

(۳) القول الجمیل ۔ کلاھما لولی اللہ المحدث الدھلوی ۔

(۴) ضیاء القلوب لمولانا شیخ المشائخ الحافظ الحاج امداد اللہ

(۵) مسلسلات الشیخ محمد بن عقیلۃ المسماۃ بالفوائد الجلیلہ

(۶) جیاد المسلسلات للامام السیوطی۔

(۷) مسلسلات العلامۃ القاوقجی الطرابلسی۔

(۸) مسلسلات الامام السخاوی۔

(۹) مسلسلات العلامۃ الکورانی۔

(۱۰) الروضۃ المکللہ فی الاحادیث المسلسلہ للشیخ عبید اللہ بن القاضی صبغۃ اللہ المدراسی۔

(۱۱) نظام الزبرجد فی اربعین المسلسلۃ باحمد للشیخ ابراھیم۔

(۱۲) مسلسلات العلامۃ النجم الغیطی تلمیذ شیخ الاسلام زکریا۔

(۱۳) مسلسلات الشیخ عز الدین بن فہد المسمی بالعقود الغوالی۔

(۱۴) المواھب السنیہ فی مسلسلات امام الحنفیہ۔

(۱۵) اتحاف النفوس الزکیہ فی سلاسل السادۃ القادریہ۔

(۱۶) نشر الروائح الذکیۃ بسلاسل السادۃ الاحمدیہ للشیخ حسن العجیمی۔

(۱۷) اتصال الرحمات الالھیہ فی المسلسلات النبویہ۔

(۱۸) نشر المعطار فی اسانید جملۃ من الاحزاب الاذکار للشیخ العجیمی۔

(۱۹) بہجۃ السنیہ فی اداب الطریقۃ النقشبندیۃ للخانی۔

خاتمة

الحمد لله الذى هدنا لهذا وما كنا لنهتدى لولا ان هدنا الله۔ واشكره شكرا جميلا على اختتام هذا الثبت المبارك۔ اللهم لك الحمد بقدر عظمة ذاتك وحمدا يليق لذاتك۔ اسئلك بوجهك الكريم ان تصلى وتسلم على قائد ركب الانبياء والمكرمين وافضل الخلق اجمعين۔ حامل لواء الاعلى ومالك ازمة المجد الاسنى روح جسد الكونين وعين حيات الدارين الجليل الاعظم والحبيب الاكرم سيدنا محمد وعلى اله واصحابه بقدر عظمة ذاتك وعدد معلوماتك ومداد كلماتك فى كل وقت وحين واعطه الوسيلة واجزه عنا ما انت اهله وما هو اهله آمين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

حصل الفراغ من تبييضه مستقبلاً بالقبلة الشريفة۔ يوم الجمعة المبارک سيد الايام۔ وذالك ليلتين مضتا من النصف الاول من الشهر الثانى من العام الخامس من العشر السادس من المائة الرابعة من الالف الثانى من هجرة من هو دينى وايمانى

کتبہ فقیر عفو ربہ ذی الایادی خادم العلم والسنۃ ابو سعید محمد عبد الہادی ابن الحاج محمد عبد الکریم بن الشیخ احمد المدراسی وطناً والحیدرابادی مسکناً والحنفی مذہباً والماتریدی معتقداً والطفیلی علی بساط کرم المولی محتقراً ذلیلاً عفی اللہ عنہ وعن مشائخہ وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین برحمتہ وہو ارحم الراحمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما والحمد للہ رب العلمین

یا خالق الخلق طوراً بعد اطوار	یا عالم السر من جہر واضمار
اغفر لکاتبہ ایضاً فما لکہ	والمستعیر لہ ان ردّ والقاری
وارزق مرتبہ یا رب مغفرۃ	یوم الحساب ولا تحرقہ بالنار

تقریظ العلامۃ الفہامۃ فقیہ الزمان شیخی المتورع مولانا الحاج محمد عبد الرحیم ناظم المدرسۃ المسماۃ بالمفید عام الواقعۃ بوانمباڑی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء فی الدین المتین ۔ والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وآلہ وصحبہ ومن تبعھم اجمعین باحسان الی یوم یجمع اللہ تعالٰی فیہ الاولین والاٰخرین اما بعد فانی طالعت کتابا فی علم الاسناد الذی الّفہ وجمعہ ورتبہ الشیخ الحافظ العالم الواعظ مولانا الحاج الفقیہ النبیل الحبر الجلیل المولوی محمد عبد الہادی ادام اللہ تعالٰی فیضہ الی یوم التنادی فوجدتہ محتویا حافلا فی اسناد العلوم لا سیما فی اسناد کتب علوم الدین الذی خصہ اللہ تعالٰی ھذہ الامۃ مرحومۃ وانی اظن مؤلفہ قد سعی فی ھذا الباب سعیا جمیلا موفورا واللہ تعالٰی اسأل ان یجعل سعیہ المنیف سعیا مشکورا ۔ قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ العبد الضعیف

محمد عبد الرحیم عفی عنہ ۱۳۵۵ھ

تقريظ العلامة عمدة الزمان الفائق بين الاقران الفاضل الاوحد الاديب المفرد مولانا المفتي محمد تميم ابن محمد المدراسي ادام الله افاضاتهم العلية وافاداتهم السنية

بسم الله الرحمن الرحيم

لقد جمع الاسناد عمدة حافظ — وزبدة وعاظ وكان عليما

بعلم وتجويد القراءة جيدا — وذا في مجال الوعظ بان فخيما

وقد حج بيت الله زار نبيه — وفي مكة قد كان ذاك مقيما

وقد اخذ الاسناد من اهل مكة — ومن طيبة بالجد جاء سليما

له من نظام الملك سلطان دكن — وظائف وعظ دائما ونعيما

وذا عبد هاديا ونافع قومنا — بيوم وليل ناصحا وكليما

كما با جميلا بل جليلا لانه — حوى كل اثبات فصار فخيما

جزى الله عنا كل من كان نافعا

جزاء جميلا وافرا وعظيما

قطعہ تاریخ طبع کتاب تقریب المراد طبعزاد شاعر بلاغت نہاد نیر برج لیاقت گوہر درج فصاحت حضرت استاذی مولانا جلیل صاحب نواب فصاحت جنگ بہادر دام مجدہٗ استاد اعلیٰ حضرت حضور پرنور نظام خلد اللہ ملکہٗ الیٰ یوم القیام

کیا مقدس ہے کتاب لاجواب
جسپہ قدسی کرتے ہیں آنکھوں سی صاد

ہیں مصنف اسکے فخر الواعظیں
پاک دل پاکیزہ سیرت خوش نہاد

عبد ہادی عالم فقہ و حدیث
مصحف باری تعالےٰ جنکو یاد

حاجی و قاری بھی خوش آواز بھی
انکسار طبع اس پر مستزاد

ان کی یہ تصنیف ہو مقبول عام
یا خدائے ذو المنن رب العباد

فیض سے اس کے وہ پھیلے روشنی
جس سے ہوں پر نور امصار و بلاد

مصرع تاریخ لکھ روشن جلیل
ہے سراج دین یہ تقریب المراد



جناب ایس۔ جے عبدالغفور صاحب تاجر اچپہ بوارڈہ
جناب نواب نور اللہ صاحب والد حاجی قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ ہمشیر جناب شیخ محمود صاحب صوفی بلندہ
جناب حاجی شیخ ابراہیم صاحب وکیل بیدر
جناب نور الدین صاحب قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ زوجہ حاجی بسم اللہ خان صاحب چوراہا عنبر پیٹ
جناب حاجی محمد یوسف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
جناب حاجی محمد فرید صاحب سوداگر جام باغ حیدرآباد
جناب ابو سیٹھ صاحب تاجر اچپہ گودام پیٹ
جناب حاجی محمد یٰسین صاحب سوداگر عثمان گنج حیدرآباد
جناب محمد اکبر صاحب انجن ڈرائیور بوارڈہ
جناب شیخ حسین صاحب تاجر روغن گاز عثمان گنج حیدرآباد
جناب حاجی محمد عبدالعزیز صاحب جیولر۔ کاچی گوڑہ 〃
جناب عبدالکریم خان صاحب توپخانہ گوشہ محل 〃
جناب سعید الدین صاحب چشتی گلبرگہ
جناب عبدالرحمٰن صاحب تاجر چرم بڑی مسجد 〃
جناب سید ولی اللہ حسینی صاحب اتالیق لال ٹیکری
جناب محمد بسم اللہ خان صاحب تحصیلدار توپخانہ گوشہ محل
جناب شیخ محمود صاحب صوفی چشتی بلندہ
جناب عبدالغفور صاحب مدرس بیست گر

جناب حکیم حبیب اللہ صاحب سلطان شاہی حیدرآباد
جناب حاجی الٰہ دین صاحب سوداگر بیگم بازار 〃
جناب محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
محترمہ ہمشیرہ مولوی محمد عبدالصمد خان صاحب چوراہا عنبر پیٹ
جناب حاجی محبوب علی صاحب سابق مددگار کوتوالی 〃
جناب افضل حسین صاحب توپخانہ گوشہ محل 〃
جناب نور الدین صاحب نقی جال بازار افضل گنج 〃
جناب شیخ میراں صاحب بلندہ
جناب منشی عبدالوہاب صاحب مانڈور
جناب محمد اسحٰق صاحب منتظم صدر محاسبی حیدرآباد
جناب غالب خان صاحب بلندہ
جناب محمد عبدالحکیم صاحب والد جناب محمد قاسم صاحب 〃
جناب عبدالعلیم صاحب 〃
جناب ڈاکٹر عظیم خان صاحب بڑی مسجد 〃
محترمہ ہمشیر زادی جناب محمد قاسم صاحب بلندہ
جناب عبدالرحیم صاحب تاجر قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ والدہ مولوی عبدالصمد خان صاحب حیدرآباد
محترمہ والدہ جناب سید احمد صاحب حیدرآباد
جناب علی اکبر علی خان صاحب کاغذی گوڑہ حیدرآباد
جناب غلام رسول صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

جناب محمد حنیف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
جناب حاجی قاری محمد علی خان صاحب توپخانہ گوشہ محل 〃
جناب محمد خان صاحب 〃 〃
جناب ڈاکٹر حاجی سید عبداللطیف صاحب کاچی گوڑہ 〃
جناب حافظ سید اکبر حسین صاحب امام مسجد بلندہ
جناب محمد مخدوم صاحب منشی محمد قاسم صاحب 〃
جناب الف خان صاحب کاچی گوڑہ حیدرآباد
جناب کپتان صاحب 〃 〃
جناب سید برہان الدین صاحب افسر سکریٹریٹ 〃
جناب کریم الدین صاحب ڈاکٹر اسپاں رسالہ حبشی 〃
جناب حاجی محمد قدرت خان صاحب لشکر گوڑہ 〃
جناب سید قاسم الدین صاحب امین کوتوالی 〃
جناب محمد عبدالقوی صاحب طالب العلم دارالعلوم چوراہا عنبر پیٹ
جناب ابو خان صاحب توپخانہ گوشہ محل حیدرآباد
جناب شہاب الدین صاحب چوڑی بازار 〃
جناب حافظ عبدالرحمٰن صاحب امام مسجد عثمان گنج 〃
جناب احمد اللہ صاحب فرزند جناب محمد قاسم صاحب بلندہ
محترمہ ہمشیر زادی جناب شیخ محمود صاحب صوفی 〃
جناب منشی محمد اکبر صاحب جام باغ حیدرآباد
محترمہ زوجہ فرزند غالب خان صاحب بلندہ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

کتاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین

تالیف و تصنیف حضرت حاج حافظ قاری مولانا عبید الہادی صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہ زمناً طویلاً

یہ علم الاسناد کی ایک جامع کتاب ہے۔ یہ وہ اہم ترین فن شریف ہے کہ جس پر تمام اسلامی روایات کا دارومدار ہے۔
خصوصاً علم حدیث سے اس کا گہرا تعلق ہے کیونکہ بغیر اس (سند) کے کوئی روایت قبول نہیں کیجا سکتی۔ اور یہی وہ فن جلیل ہے کہ جس نے
حدیث اور غیر حدیث میں امتیاز پیدا کر دیا۔

مولانا معظم لہ نے یہ کتاب کیا تالیف فرمائی گویا کہ پھر از سر نو علماء سلف کی یاد تازہ کر دی۔ جنہوں نے اس فن لطیف کی تحصیل میں
نہایت تن دہی اور انہماک کے ساتھ حصہ لیا۔ اور اس فن کی اہمیت کا انہوں نے جس قدر احساس کیا اس کا ثبوت اس سے
مل سکتا ہے کہ انہوں نے ایک جید سند کی تحصیل میں دور و دراز مقامات کے دشوار گزار راہ کو طے کر کے مسافرت کی تکالیف و مشقتیں اٹھائیں
حقیقت یہ ہے کہ یہ فن اسلامی تعلیم کی ان خصوصیات میں سے ہے جس کو دنیا کی کوئی متمدن قوم کا سلسلۂ تعلیم پیش نہیں کر سکتا۔

لیکن جب سے علوم اسلامیہ کو تنزل ہوا اور لوگوں کا وہ علمی شغف نہ رہا تو یہ علم بھی بالکل نسیاً منسیاً ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ
زمانہ میں مشکل سے ایسے افراد نکلیں گے وہ بھی علماء جو علم الاسناد سے واقف ہوں یا کوئی مسلسل مرفوع روایت سنا سکیں۔ افسوس کہ
آج مسلمان اپنے ذاتی مفاد اور دیگر اقوام کی کورانہ تقلید کا دلدادہ ہیں کہ اپنی خصوصیات اور اپنی ان اسلامی روایات کو جس میں انکی تمدنی
اور معاشی زندگی کے ہر شعبہ پر اصولانہ روشنی ڈالی گئی تھی بھلا بیٹھے۔ واقعہ یہ ہے کہ ترقی کا راز اگر مضمر ہے تو صرف اپنی خصوصیات کے تحفظ اور اپنی تعلیم کے بقاء
میں ہے چنانچہ یہ روز روشن کی طرح ہویدا ہے کہ ظاہر بین وہ مسلمان جنہوں نے زمانہ کی نیرنگیاں اور موجودہ سوسائٹی کے ماحول سے متاثر ہو کر زمانہ کا ساتھ دیا
اور اپنے اسلاف کے کارناموں اور اپنی اسلامی خصوصیات سے منہ موڑا انہوں نے کیا ترقی کی برخلاف اسکے وہ غیر مہذب قومیں جو تہذیب کے نام سے بھی ناآشنا تھیں
اور سینکڑوں صدیوں میں کبھی انکے کانوں میں بھی نہ پہونچی تھیں انہوں نے اسلامی تعلیم اور مسلمانوں کے اسلاف کے لائف سے سبق سیکھ کر جو ترقی کی وہ ظاہر ہے کہ آج بہت سی
چیزوں میں ہم سے سبقت لے گئیں۔ مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے گم گشتگان طریق ہدایت کیلئے اسلامی خصوصیات میں سے ایک نمونہ پیش کر کے موجودہ
مسلمانوں کے لئے ایک مشعل ہدایت قائم کر دی جسکی روشنی میں وہ اپنی خصوصیات سے کسی قدر واقف ہو سکیں۔ اس نمونہ کی مختصر اور اجمالی کیفیت یہ ہے کہ تین مضامین پر
مشتمل ہے۔ (۱) سب سے پہلے مولانا موصوف نے روایت کے مسلسل اور مرفوع کرنے کی غرض سے اپنے ان اشیاخ اور اساتذہ کا تذکرہ کیا ہے جن سے علم کی دولت حاصل کی
اور انکی ضروری اور دلچسپ مختصر واقعات لکھ کر دور حاضرہ کے مذاق کے لحاظ سے اور بھی اسکا حسن دوبالا کر دیا۔ (۲) تفسیر و حدیث و مذاہب اربعہ کی مشہور و مستند و معتبر کتابوں کے
اتصال سند کو ان کے مصنفین تک پہونچایا ہے (۳) ان تمام احادیث شریفہ کا ذکر فرمایا ہے جو عالی اور جید سند رکھتی ہیں اور انکا سلسلہ آنحضرت صلعم یا صحابی تک مسلسل پہونچتا ہے اور سب سے آخر میں
اس حصہ میں جدید غیر مسلسل کیا ہے کہ مسلسل احادیث میں تتبع کر کے بڑی خوش اسلوبی اور ترتیب کے ساتھ جمع کر دیا ہے مثلاً ایک حدیث کی روایت اپنے حنفی شیخ سے کی ہے تو تمام سند میں احناف ہی کی روایت
اور اگر شافعی سے مروی ہے تو آخر سند تک تمام راوی شافعی ہیں اسی طرح مالکی و حنبلی سے روایت ہے تو آخر تک مالکی و حنبلی ہی ہیں [illegible] صوفی سے صوفی اور نحوی سے نحوی [illegible]
[illegible] کچھ کہ عالم کی [illegible] ہے اور اسکے علاوہ جو لطف فرح و انبساط قلب ہوتا ہے وہ دیکھنے والے ہی کا دل جانتا ہے [illegible]
[illegible] تصنیف کہیں تو بجا اور [illegible] خصوصیت کیساتھ طالبان و شیفتگان علوم مذہبیہ کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے کہ وہ علم
حدیث کی تحصیل کیساتھ علم الاسناد کی اہمیت کو بھی پہچانیں اور متصل و مسلسل مرفوع روایتیں یاد کریں تا کہ ان کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
درست ہو جائے واللہ الموفق والمعین۔ ۵ شیخ محمد عفا اللہ عنہ وعن والدیہ مہتمم مطبع عنایت دکن حیدرآباد صانہا اللہ عن الشر والفساد۔